سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل، 12۔ ستمبر 2017

(یوم الثلاثہ، 20۔ ذوالحج 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 2

91

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں وکھیلیں اور کانکنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 23۔ مئی 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

2۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ مزدور کی یومیہ اجرت کم از کم ایک ہزار روپے اور

ماہانہ 5 ہزار روپے کی جائے نیز مزدوروں کو لیبر لاز کے تحت تمام مراعات دی جائیں اور پنشن، میرج گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ ڈگنا کی جائیں۔

92

(موجودہ قراردادیں)

1۔ سردار وقاص حسن موکل: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں عطیات اور گفٹ کی بنیاد پر داخلوں پر مکمل پابندی کو برقرار رکھا جائے اور میرٹ کی بنیاد پر داخلوں کو یقینی بنایا جائے تاکہ میڈیکل کی تعلیم کو تنزلی سے بچایا جائے نیز پرائیویٹ میڈیکل کالج کی داخلہ فیس، سالانہ فیس اور دوسرے واجبات حکومت خود مقرر کرے۔

2۔ محترمہ نگہت شیخ: یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائیت نیز تعویذ گنڈے، جادو ٹونہ کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاون کیا جائے نیز اس گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے قانون سازی کی جائے اور اس کی الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا پر تشہیر پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

3۔ محترمہ کنول نعمان: اس ایوان کی رائے ہے کہ سولر انرجی بجلی پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور دیگر سرکاری اداروں کی چھتوں پر سولر انرجی پینل لگا کر بڑی مقدار میں بجلی کی پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے جو ان اداروں کی ضرورت کو پورا کر سکتی ہے اور اضافی بجلی نیشنل گرڈ میں شامل ہو سکتی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور دیگر سرکاری اداروں کی عمارتوں کی چھتوں پر سولر پینل لگا کر خصوصی سولر انرجی پاور پراجیکٹ کا آغاز کیا جائے۔

4۔ میاں محمود الرشید: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چینی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مصنوعی قلت پیدا کرنے والے شوگر مل مافیا کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان کے لائسنس منسوخ کئے جائیں اور بھاری جرمانہ عائد کیا جائے۔

5۔ ڈاکٹر نجمہ افضل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں

سالانہ طبی معائنہ ضروری ہے تا کہ بیماریوں کی بروقت تشخیص ہو سکے لہٰذا صوبہ میں سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں طلباء و طالبات کے سالانہ طبی معائنہ کے لئے قانون سازی کی جائے۔

93

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

منگل، 12۔ ستمبر 2017

(یوم الثلاثۃ، 20۔ ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾
وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ
لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾
فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

سورة الزّلزلة آيات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہو گا) (5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا (8)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

چوکھٹ نبیؐ کی چھوڑ کے جاتا کہاں کہاں
ان کا فقیر ٹھوکریں کھاتا کہاں کہاں
جیسے بیاں حضورؐ کی خدمت میں کر دیا
ایسے میں دل کا حال سناتا کہاں کہاں
ہوتی اگر نہ آپؐ کی چوکھٹ اسے نصیب
آنسو گنہگار بہاتا کہاں کہاں
اچھا ہوا دیار سخاوت پہ پڑا رہا
پھر کر صدا فقیر لگاتا کہاں کہاں

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں و کھیلیں اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجواناں و کھیلیں اور کانکنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 7736 جناب احمد خان بھچر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ آجائیں تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 7629 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ آجائیں تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8611 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8464 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8612 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8689 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور اس لئے نہیں کر سکتی کیونکہ اس کا جواب بہت لمبا ہے اور یہ جواب مجھے ایک منٹ پہلے دیا گیا ہے اس کے لئے مجھے تھوڑا ٹائم دیا جائے تاکہ میں اس جواب کو دیکھ لوں یا پھر منسٹر صاحب خود جواب دے دیں کہ جز (الف) میں سوال تھا کہ کتنا فنڈ ان دو سالوں میں رکھا گیا تھا؟

صوبہ ہذا میں کھیلوں کے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8689: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　2015-16 اور 2016-17 میں کھیلوں کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا سال وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ فنڈ کون کون سی کھیلوں پر ضلعی سطح پر خرچ کیا گیا ضلع وار کھیلوں کے نام مع فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کھیلوں کا فنڈ بے دریغ خرچ کیا گیا ہے جبکہ کھیلوں کے فروغ کے لئے رقم نہ ہونے کے برابر لگائی گئی اگر ہاں تو حکومت اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) 16-2015اور17-2016میں کھیلوں کے لئے ضلعی سطح پر مختص فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ فنڈز کھیلوں کے انعقاد پر قواعد وضوابط کے مطابق خرچ کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! محترمہ کے سوال کی ساری تفصیل آپ کے ٹیبل پر رکھ دی گئی ہے سپورٹس کی ڈسٹرکٹ وار اور پورے پنجاب کا جو بجٹ تھا اُس کی تفصیل آپ کے ٹیبل پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ کا سوال اتنا لمبا ہے تو پھر جواب بھی اتنا ہی آئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں صرف اتنا بتا دیں کے کتنا فنڈ رکھا گیا ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ضلع وار پڑھنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ تمام اضلاع کا ریکارڈ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کہہ رہی ہیں کہ آپ ٹوٹل فنڈ کا بتا دیں جو آپ نے ان دو سالوں میں رکھا ہے۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! میں آپ کو چیک کر کے بتا دیتا ہوں کیونکہ ہم نے اس کو پورا ڈسٹرکٹ وار segregate کر کے آپ کو دیا ہے تا کہ اس میں ساری details آجائیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں بتا دیتی ہوں کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ 16-2015 اور 17-2016 میں 12 لاکھ روپے فنڈ رکھا گیا ہے تو کیا اتنے بڑے صوبے کے لئے اتنا فنڈ پورے سال کے لئے کافی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو شاید کوئی پڑھنے میں غلطی لگ رہی ہو ایسے نہیں ہو سکتا۔ منسٹر صاحب! محترمہ فرما رہی ہیں کہ آپ نے سارے اضلاع کا فنڈ 12 لاکھ روپے رکھا ہے؟

وزیر امور نوجواناں وکھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! 5 ملین روپے کی figure ہیں---

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بھی اور محترمہ آپ بھی اس کو مزید پڑھ لیں۔ اس کو بعد میں take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8614 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8716 حاجی عمران ظفر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8782 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8766 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے--- موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9037 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کو وقفہ سوالات کے ختم ہونے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگر وقفہ سوالات کے دوران آپ کی باری آگئی تو ٹھیک، نہیں تو یہ سوال dispose of سمجھا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8816 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8883 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے--- اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8937 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے--- موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا

سوال نمبر 9240 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9352 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9353 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کا جواب موصول نہیں لہٰذا اس سوال کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب سوالوں کو دوبارہ سے پھر شروع کرتا ہوں جو معزز ممبران تشریف فرما نہیں ہوں گے ان سوالوں کو dispose of کر دیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر 7736 جناب احمد خان بھچر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No Point of Order, No Point of Order during Question Hour.

اگلا سوال نمبر 7629 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8611 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8464 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8612 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ ڈاکٹر نوشین حامد آپ کا ہے اب اس سوال کا کیا کیا جائے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جو انہوں نے جواب دیا ہے میں نے اس جواب میں سے تین مختلف پیپر نکالے ہیں ایک پیج نمبر 21، دوسرا پیج نمبر 25 اور تیسرا پیج نمبر 38 ہے تینوں پیجز پر مختلف figures دیئے گئے ہیں۔ایک پیج پر 12 لاکھ، دوسرے پیج پر 40 لاکھ اور تیسرے پیج پر ایک لاکھ 18 ہزار کچھ کا figure دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کون سے پیج ہیں منسٹر صاحب کو بھی بتائیں وہ دیکھ کر آپ کو بتا دیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ڈائریکٹر جنرل سپورٹس نے الگ جواب دیا ہے، پیج 21 پر اُس کے answer کا فرق ہے اور پیج 38 پر الگ ہے۔شاید مختلف ڈیپارٹمنٹ کو یہ سوال بھیجا گیا اور ہر ایک کے

مختلف جواب آرہے ہیں۔ اس میں confusion ہے کوئی ایک سیدھا جواب نہیں ہے اتنے سارے documentلگادیئے گئے ہیں اور ہر ایک پر مختلف جواب ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ سوال ہیconfusionوالا تھاوہ کیا کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! آپannexureکا پیج 21دیکھ لیں، پیج 25پر دیکھ لیں اور پیج 38پر دیکھ لیں۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! محترمہ نے پورے پنجاب کا پوچھا ہے مختلف اضلاع میں مختلف سپورٹس کا خرچہ ہوا ہے وہ تفصیل ہم نے ڈسٹرکٹ وار دی ہوئی ہے۔ انہوں نے اگر مزید پوچھنا ہے تو بتادیں۔

جناب سپیکر: وہparticular districtپوچھ رہی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے ڈسٹرکٹ وار بھی دیا ہوا ہے مگر یہاں پر پورے صوبے کا جواب ہے۔ ڈائریکٹر جنرل سپورٹس کی طرف سے جواب کچھ ہے اور منسٹر صاحب کی طرف سے جواب کچھ اور دیا گیا ہے اس میں فرق ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھ رہی ہوں کہ ان لوگوں کو خود اس کےdifferenceکا نہیں پتا کہ انہوں نے کتنا بجٹ صوبے کے لئے رکھا تھا اور اس میں سے کتناutilizeہوا ہے۔ اسی کے اندر انہوں نے یہ بھی جواب دیا ہے کہ جنوری تا جون 2017 کا بجٹ ابھی تک استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ چھ مہینے گزر گئے بلکہ زیادہ گزر گئے ہیں اب تو اکتوبر کا مہینہ آنے والا ہے۔ نو مہینے گزرنے کے بعد بھی یہ پہلے چھ مہینے والا فنڈ کیوں نہیں استعمال کر سکے اور یہ رکھا کتنا گیا تھا؟ چونکہ اس میں ٹوٹل confusion ہے اس لئے میری آپ سے request ہے کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ یہ ایک دفعہ sort out ہو جائے۔ ویسے بھی کھیلوں کے فنڈ میں بہت ساری complaints ہیں کہ یہ misuse ہوا ہے اور اس میں clarity نہیں ہے۔ ہمیں اس کو ایک دفعہ sort out کرنا چاہئے کہ یہ فنڈ صحیح طریقے سے استعمال ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! انہوں نے ڈسٹرکٹ وار پوچھا ہے اور ہم نے ڈسٹرکٹ وار ہی جواب دیا ہوا ہے اگر ان کو مزید انفارمیشن چاہئے تو وہ ہم ان کو دے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جو آپ نے پڑھا ہے اس کا صفحہ نمبر کیا ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ صفحہ نمبر 25 ہے اس پر ڈائریکٹر جنرل کی طرف سے جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! صفحہ نمبر 25 دیکھیں جو آپ نے یہاں اسمبلی میں جواب جمع کروایا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تو میرے چھوٹے بھائی ہیں انہوں نے join بھی ذرا لیٹ کیا ہے اس لئے مجھے پتا ہے کہ update ہونے میں تھوڑا وقت لگتا ہے۔ میں اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ یہ پورا ایک دفعہ sort out ہو جائے کہ کھیلوں پر کیا خرچ ہو رہا ہے اور کتنا ہو رہا ہے۔ یہ تمام چیزیں clarity کے ساتھ سامنے آنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: اس سوال نمبر 8689 کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months پیش کی جائے۔ اگلا سوال نمبر 8614 جناب عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 8716 حاجی عمران ظفر کا ہے۔ بھچر صاحب! آپ اب آئے ہیں آپ کا سوال تو dispose of ہو گیا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! کیا اس سوال کو pending نہیں کیا تھا؟

جناب سپیکر: پہلے یہ pending ہی تھا جب نام پکارا تو آپ نہیں تھے اس لئے اس سوال کو dispose of کر دیا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! مجھے route تبدیل کر کے آنا پڑا ہے اس لئے آتے ہوئے کافی مسئلہ رہا ہے۔ اگر آپ سپیشل اجازت دے کر اسے take up کر لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی کیونکہ یہ میرے ڈسٹرکٹ کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: میں تو اس سوال کو dispose of کر چکا ہوں لیکن چلیں آپ کی request پر اجازت دے دیتے ہیں۔ آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7736 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے سندھ کی OWL سے لوہا کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*7736: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی اور دیگر علاقہ جات یہاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے دریا کے علاقہ میں جو OWL پائی جاتی ہے اس میں 60 سے 70 فیصد تک لوہا پایا جاتا ہے جبکہ حکومت باہر سے جو خام مال لوہے کی تیاری کے لئے خریدتی ہے اس میں 50 سے 60 فیصد لوہا ہوتا ہے؟

(ب) کیا حکومت دریائے سندھ کے ان علاقوں میں پائی جانے والی OWL سے لوہے کی تیاری کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) غالباً معزز ممبر اسمبلی کی مراد آئرن اور (Iron ore) ہے۔ دریائے سندھ کا پانی کروڑوں سال سے بالائی پہاڑی علاقوں / چٹانوں سے گزر رہا ہے جو کہ پتھروں کے توڑ پھوڑ کا سبب بنتا ہے اور آخری مرحلہ میں یہ ریت / مٹی کی شکل اختیار کر لیتا ہے یہی ریت دریائے سندھ، ضلع میانوالی و دیگر علاقہ جات میں پائی جاتی ہے۔ اس ریت میں مختلف معدنیات کے ذرات بشمول سونا و خام لوہا انتہائی معمولی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ان معدنیات کو Placer Deposits کہا جاتا ہے۔ اس خام لوہے میں 60 سے 70 فیصد تک لوہا موجود ہونا یقینی نہ ہے۔

(ب) میانوالی اور دیگر علاقہ جات جہاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے، مقامی لوگ بذریعہ panning یعنی چھاننا سے سونے کے ذرات کی معمولی مقدار نکالتے رہتے ہیں۔ اس کے پیش نظر محکمہ معدنیات حکومت پنجاب نے پنجاب میں پائی جانے والی دیگر معدنیات کے تفصیلی

سروے کے ساتھ ساتھ ان Placer Gold Deposits کے سروے کا پراجیکٹ برائے سال 2016-19 تک بنایا ہوا ہے تاکہ اس کے economical ہونے کا جائزہ لیا جا سکے۔ تاہم دریائے سندھ کی ریت میں خام لوہے کے ذرات چونکہ انتہائی کم مقدار میں پائے جاتے ہیں اور اس کی مالیت بھی انتہائی کم ہوتی ہے لہٰذا uneconomical ہونے کی وجہ سے لوہے کے یہ معمولی مقدار کے ذرات صنعتی لوہا بنانے کے قابل نہ ہیں۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! یہ بتائیں کہ آپ نے سوال میں OWL لکھا ہے۔ یہ کیا ہوتا ہے، کس کو کہتے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس میں لوہے کی مقدار ہوتی ہے---

جناب سپیکر: جو میں پوچھ رہا ہوں آپ وہی جواب دیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس میں لوہے کی جو مقدار ہوتی ہے اس کا ایک معیار ہوتا ہے اور میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ---

جناب سپیکر: یہ OWL کیا ہوتا ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ لوہے کی مقدار کے بارے میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کا لفظی معنی بتائیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ لوہے کی مقدار کے بارے میں پوچھا گیا تھا اور یہ کہتے ہیں کہ یہ uneconomical ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ uneconomical کا معیار کیا ہے؟ انہوں نے جو لکھا ہے کہ اس کی مالیت انتہائی کم ہوتی ہے لہٰذا uneconomical ہونے کی وجہ سے لوہے کے یہ معمولی مقدار کے ذرات صنعتی لوہا بنانے کے قابل نہ ہیں۔

حناب سپیکر! میں اس کا معیار پوچھنا چاہتا ہوں کہ uneconomical کا معیار تعین ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ سوال بڑا ہی confusing تھا اور ہمیں یہ سمجھنے میں بڑا ٹائم لگا کہ OWL کیا ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے پوچھا تھا کہ OWL کا مطلب کیا ہوتا ہے تو غالباً اردو میں اس کو "اُلو" کہتے ہیں۔ یہ ہم سے pertain ہی نہیں کر رہا تھا پھر بعد میں سمجھ آئی کہ یہ Iron ore کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ جو یہ non feasible کی بات کر رہے ہیں تو اس کے اندر ذرات ہوتے ہیں کیونکہ جب دریا پہاڑوں سے بہہ کر آتا ہے تو جو بھی minerals ہوتے ہیں ان کے کچھ traces پانی کے اندر آتے ہیں اور وہاں پر ریت deposit کر جاتے ہیں پھر اس کو لوگ چھاننا لگا کر ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ذرات ریگولر نہیں ہوتے اور یہ کسی paten کے اوپر نہیں پائے جاتے۔ شاید "Iron ore" یا کسی اور منرل کے deposits پائے جاتے ہیں۔ جو انہوں نے uneconomical کی بات کی ہے تو اس کی مقدار ایک percent سے بھی بہت کم ہوتی ہے۔ اس کو چھاننے سے نکال کر فروخت کیا جاتا ہے اور اس کی قیمت مارکیٹ میں بالکل uneconomical ہے۔ اگر یہ economical ہوتا تو اس پر بہت بڑی انڈسٹری قائم ہوتی۔ اسی وجہ سے ہم کوئی blocks بھی نہیں بناتے اور اس کام کے لئے دیتے بھی نہیں ہیں اور لوگ بھی لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ traces بہت کم ہیں، اگر ہوں بھی تو ان ذرات کو علیحدہ کرنا بڑا مشکل ہے اور اگر وہ علیحدہ ہو بھی جائیں تو اس کے اوپر اتنا خرچہ آجائے گا کہ وہ uneconomical ہوں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں آپ کو کل کا ہی واقعہ بتاتا ہوں۔ میں حکومت کی توجہ اس طرف دلوانا چاہ رہا ہوں کہ کل اسی وجہ سے میانوالی میں دریائے سندھ کے کنارے روکھڑی کے مقام پر دو قتل ہوئے ہیں۔ ان کا بنیادی جھگڑا معدنیات کا ٹھیکہ ہی تھا۔ لوہے اور سونے کے جو ذرات آتے ہیں جیسا کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ بہت ہی معمولی ہوتے ہیں لیکن اس کا معیار مقرر کر دیں تا کہ وہاں پر جو روز روز کے جھگڑے ہو رہے ہیں وہ نہ ہوں۔ منسٹر صاحب بے شک چیک کروالیں کل دو قتل اسی وجہ سے ہوئے ہیں اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ اپنا چیک اینڈ بیلنس رکھیں اور اس سے حکومت کو ریونیو بھی آئے گا۔ جو مقامی لوگ ہوتے ہیں وہ جا کر ریت اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو کچھ لوگ کہتے

ہیں کہ یہ ہماری ذاتی زمین ہے لہٰذا وہ اٹھانے نہیں دیتے۔ منسٹر صاحب میانوالی کے حالات سے واقف ہیں وہاں اسی وجہ سے دو قتل ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس بارے میں انہیں مقامی طور پر ایک لائحہ عمل بنانا چاہئے جتنے بھی معدنیات ہوتے ہیں چونکہ وہ حکومتی ملکیت ہوتے ہیں اس لئے ان کو وہاں پر کوئی initiative لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ تو ایڈمنسٹریشن کی بات کر رہے ہیں بات تو وہ ہے جو منسٹر صاحب نے بتائی ہے کہ اس پر اخراجات بہت زیادہ آتے ہیں اور اس سے حاصل کچھ نہیں ہوتا اس لئے گورنمنٹ اس کو encourage نہیں کرتی۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پالیسی کے مطابق جتنے بھی بلاکس بنائے جاتے ہیں چاہے وہ ریت کے ہوں یا کسی بھی mineral کے ہوں تو ان کو open auction کے ذریعے نیلام کیا جاتا ہے۔ ٹھیکیدار کا تنازع کسی وجہ سے زمین مالک سے ہوا ہو تو وہ ایک علیحدہ issue ہے۔ محکمہ معدنیات و کانکنی اس کو auction کرتا ہے اور contractor یہ mineral extract کرتا ہے۔ وہاں پر اگر کسی وجہ سے ریت کے بلاکس بنائے گئے ہوں گے یا ان کی کوئی حد بندی کا issue ہوگا اور اس وجہ سے کسی کا جھگڑا ہوا ہے تو اس کا Mineral Department سے directly relation بنتا نہیں ہے۔ یہ جو deposit کا جس طرح میں نے پہلے بتایا ہے یہ اتنے تھوڑے ذرات ہیں، ہم تو ان کے ہاں بھی open auction کرنے کے لئے تیار ہیں اگر وہاں پر لوگ اس منرل کو explore کرنے کے لئے تیار ہوں، اس سے پہلے ایک بلاک بنایا گیا تھا مگر اس پر کوئی bid نہیں آئی تھی لہٰذا ہم نے اس کو disband کر دیا۔ اگر معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ وہاں پر اس طرح کا بلاک لینے کے لئے کوئی کنٹریکٹر تیار ہے تو ہم بلاک بنانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو سفارش نہیں کر رہے، وہ تو محکمہ کو کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ feasible ہے تو اس پر آپ ریسرچ وغیرہ کروائیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ہماری ریسرچ کے مطابق this is unfeasible. This is not feasible at all.

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7629 محمد نعیم انور کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8611 میاں نصیر احمد کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8612 بھی میاں نصیر احمد کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8689 ڈاکٹر نوشین حامد کا جو کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8614 حاجی ملک محمد فاروق کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8716 حاجی عمران ظفر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8782 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 8766 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے ممبران اور کھلاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8766: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال کی ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدے اور کمیٹی کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ کمیٹی کو گزشتہ دو سالوں میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کہاں خرچ کئے گئے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ضلع ہذا میں ان دو سالوں کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے کھلاڑیوں کو کیا سہولیات بہم پہنچائی گئیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا ضلع ساہیوال میں خواتین کی سپورٹس ٹیمیں بنائی گئی ہیں اور کیا خواتین کی اتھلیٹکس، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، ہاکی اور نیٹ بال کی ٹیمیں ہیں اگر ہاں تو مکمل تفصیل بتائیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کی وجہ سے 2001-08-14 سے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں غیر فعال ہیں۔ تاہم سول ایڈمنسٹریشن آرڈیننس 2017 کے نفاذ کے بعد ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کی بحالی کے لئے سپورٹس بورڈ پنجاب اقدامات کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ سالوں میں حکومت پنجاب نے ضلعی سطح پر کوئی سپورٹس فنڈز فراہم نہ کئے ہیں۔

(ج) کھلاڑیوں کو بہترین سہولیات مہیا کرنے کے لئے ظفر علی سٹیڈیم گراؤنڈ، سپورٹس ہاکی گراؤنڈ، فٹبال گراؤنڈز کی حالت کو بہتر کیا گیا ہے۔

مزید برآں نئے گراؤنڈز چک نمبر 95/6R، 96/6R، 45/12L اور قائدِ اعظم کرکٹ سٹیڈیم ساہیوال تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ سپورٹس کے فروغ کے لئے ڈویژن کی سطح پر انٹر تحصیل سپورٹس مقابلوں کا انعقاد کیا گیا اور نئے کھلاڑی تلاش کئے گئے اور نقد انعامات سے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

(د) ضلع ساہیوال میں خواتین کی سپورٹس ٹیمیں محکمہ تعلیم کے تعاون سے اوپن میرٹ پر تشکیل دی جاتی ہیں۔

مزید برآں اتھلیٹکس، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، کی تربیت ظفر علی سٹیڈیم اور ڈویژنل جیمنیزیم میں جدید طریقوں سے فراہم کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں سپورٹس کمیٹیاں فعال نہیں تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کمیٹیاں کب تک بن جائیں گی اور منسٹر صاحب اس کا کوئی ٹائم فریم دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! بالکل ان کی نشاندہی ٹھیک ہے۔ انشاءاللہ upcoming دس دن تک سپورٹس بورڈ کی میٹنگ ہے اس میں اس پر فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ کمیٹیاں بحال ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال کی جز(ب) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ کھلاڑیوں کو بہترین سہولیات مہیا کرنے کے لئے ظفر علی سٹیڈیم گراؤنڈ، سپورٹس ہاکی گراؤنڈ اور فٹبال گراؤنڈ کی حالت کو بہتر کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ سٹیڈیم کی بہتر حالت بنانے کے لئے کیا کام کئے گئے ہیں تو ان کی تھوڑی تفصیل سے بتا دیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب ایک mega initiative لے رہی ہے ہم نئے گراؤنڈ بھی بنا رہے ہیں اور پرانے سٹیڈیم کو بھی renovate کر رہے ہیں۔ اس میں جہاں missing facilities ہیں ان کو پورا کیا جا رہا ہے، جہاں تھوڑی duration ہوئی ہے ان کو ٹھیک کیا جا رہا ہے۔ جہاں electrical appliances missing تھے وہ دور کئے جا رہے ہیں، جہاں floors ناقص تھے وہ update کئے جا رہے ہیں تو overall infrastructure کو update کیا جا رہا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کام اب تک ہوا کیا ہے؟ کیا جا رہا نہیں، جو ہو چکا ہے میں صرف اس کے بارے میں جاننا چاہتی ہیں کہ کیا ہو چکا ہے؟ مجھے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہو گیا ہے تو اس لئے میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہو گیا ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ floors ہو گئے ہوں گے، infrastructure overall upgrade کر دیا ہو گا۔ ہم ایک specific چیز کو نہیں لیتے بلکہ ہم پورا infrastructure لے کر اس کو develop کرتے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ قائد اعظم کرکٹ سٹیڈیم ساہیوال میں تعمیر کئے جا رہے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قائد اعظم کرکٹ سٹیڈیم کی ساہیوال میں کس جگہ پر تعمیر ہو رہی ہیں مجھے اس بارے میں please بتایا جائے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ہماری ADP کی سکیموں کے مطابق تقریباً کوئی 131 ڈویلپمنٹ پراجیکٹس ہیں جن کو ہم اپ گریڈ یا renovate کر رہے ہیں۔ یہ بھی اسی کا ایک حصہ ہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ یہ قائد اعظم کرکٹ سٹیڈیم کس جگہ پر واقع ہے۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! اگر محترمہ ایڈریس پوچھ رہی ہیں تو ایڈریس میرے پاس available نہیں ہو گا مگر ادھر چک نمبر 96/6R اور 95/6R دیئے ہوئے ہیں---

جناب سپیکر: جی، یہ ساہیوال سٹی میں تعمیر کر رہے ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! جی، یہ ساہیوال سٹی میں تعمیر ہو رہے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اس کی تھوڑی سی detail share کرنا چاہوں گی جو سوال میں second line کے اندر بتایا گیا ہے کہ مزید برآں نئے گراؤنڈز چک نمبر 45/12L,96/6R, 95/6R اور قائد اعظم کرکٹ سٹیڈیم ساہیوال تعمیر کئے جا رہے ہیں تو یہ سوال کے جواب میں تحریر ہے اس لئے میرا specific سوال یہ تھا کہ اس کی location بتا دیں اور یہاں پر جس گراؤنڈ کا ذکر کیا گیا، ابھی تو میں نے اس کی detail بھی نہیں پوچھی۔ میں نے تو صرف partially جواب مانگا ہے کہ کم از کم

جو لکھا گیا ہے اور جس کا نام تحریر کیا گیا ہے اس کا ہی بتادیں کہ وہ کہاں واقع ہے تا کہ ہم main stadium بھی جا کر دیکھیں کہ ہمارے ضلع میں کیا سپورٹس کے لئے کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بتا تو دیا ہے، سارے چکوک کا نام لے دیا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! چکوک کے نام تحریر ہیں اور لفظ قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم بھی لکھا گیا ہے تو مجھے اس کی location کے بارے میں جاننا ہے کہ اگر وہ مجھے بتادی جائے کہ یہ ساہیوال میں کہاں اور کس جگہ پر ہے؟ اگر یہ سارے قائداعظم سٹیڈیم کے نام سے تعمیر ہو چکے ہیں تو یہ الگ بات ہے۔ اگر پرچی آگئی ہے تو جواب clear ہو جائے گا۔ بہت شکریہ

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! سٹیڈیم ساہیوال سٹی میں واقع ہے اور اگر انہیں کوئی exact address چاہئے تو وہ میں لے کر انہیں دے دوں گا کیونکہ اس وقت میرے پاس exact location موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بن بھی رہا ہے یا نہیں بن رہا؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! یہ سٹیڈیم بن رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کس جگہ پر بن رہا ہے اتنا بھی تو بتا سکتے ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! یہ ساہیوال سٹی میں ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اگر ان کے پاس بوٹی آئی ہے تو اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میرے خیال میں اس سوال کو pending کیا جائے تا کہ صحیح طور پر اس کا جواب آنا چاہئے۔ ہمارے منسٹر صاحب کو location خود بھی پتا ہونی چاہئے کہ کون سے ضلع میں کیا کام ہو رہا ہے لیکن افسوس کے ساتھ۔۔۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ایڈریس لے کر آج ہی ان کو بتا دیا جائے گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا ایک اور بھی ضمنی سوال تھا لیکن میں وہ نہیں کر رہی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی مہربانی شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9037 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں قدرتی ذخائر کی تلاش کے لئے مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*9037: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں سال 2015 کے دوران کتنے ذخائر دریافت ہوئے؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں سال 2015 میں قدرتی ذخائر کی تلاش کے لئے کون کون سی مشینری کہاں سے، کتنے میں خریدی گئی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب منرل کمپنی نے سال 2014 سے 2016 کے دوران چنیوٹ رجوعہ کے قریب فیز۔1 برائے تخمینہ خام لوہا و دیگر دھاتوں کی exploration کا کام جرمن کنسلٹنٹ (GEOS) کے زیرِ نگرانی اور چینی کمپنی MCC کے ذریعے مکمل کیا جس کے نتیجے میں بین الاقوامی معیار N143-101 کے مطابق تخمینہ جات مرتب کئے گئے۔ کنسلٹنٹ کی رپورٹ کے مطابق 150 ملین ٹن خام لوہے کے وسائل کی نشاندہی ہوئی ہے جبکہ چینی معیار کے مطابق یہ مقدار تقریباً 190 ملین ٹن ہے۔

(ب) پنجاب منرل کمپنی نے سال 2014 سے 2016 کے دوران چنیوٹ رجوعہ فیز۔1 میں کسی بھی قسم کی مشینری نہیں خریدی۔ ایکسپلوریشن کا تمام تر کام PPRA رولز کے مطابق بین الاقوامی معیار کے مطابق MCC نے بطور کنٹریکٹر کیا جس کی نگرانی جرمن کنسلٹنٹ (GEOS) نے کی۔ ساری مشینری و آلات مذکورہ چینی کمپنی نے اپنے ذاتی استعمال کئے۔ اس مقصد

کے لئے 71 بور ہولز کی ڈرلنگ 62,000 میٹر سے زائد) کے لئے تقریباً 10 ڈرلنگ رگز (drilling rigs) استعمال ہوئیں جو کہ مذکوہ کمپنی نے چائنا سے منگوائیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2014 سے 2016 تک کتنا خام لوہا اب تک نکالا جا چکا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی جو آمدن ہے وہ کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر موصوف!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بڑا clearly بتایا گیا ہے کہ ابھی وہاں پر mining activities شروع نہیں کی گئی اور ابھی تو ہم exploration کے فیز میں ہیں۔ وہ منرل جو زمین کے نیچے موجود ہے اس کو انٹرنیشنل۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز، listen carefully، یہ بڑے ضروری سوال کا جواب دے رہے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چنیوٹ میں جو آئرن کا deposit پنجاب کے پاس موجود ہے اس کو explore کرنے کے لئے انٹرنیشنل کمپنیوں کو invite کیا گیا اور چار consortium نے bidding process میں حصہ لیا اور MCC چائنا کی کمپنی a which is footune 500 company ہے اس کو یہ ٹھیکہ دیا گیا انہوں نے جو international standard on رپورٹ generate کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 150 ملین ٹن Iron ore موجود ہے اگر اس کو extract کر کے process کیا جائے تو یہ 33 million tons of steel کو translate کرتا ہے۔ ایک ملین ٹن کی سٹیل مل جو کہ اگر کراچی سٹیل مل کے برابر لگائی جائے تو اس کے لئے 33 سال کا خام مال موجود ہے۔ اس کی feasibility study اور financial model بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! وہ بھی انشاء اللہ اس سال کے آخر تک جب تمام feasibility اور financial model تیار ہو گا تو ہم internationally road shows کریں گے اور جو کمپنیز mining activity میں interest لیں گی ان کو انشاء اللہ یہ کام دیا جائے گا۔ میں یہاں پر ایک بات اور بھی واضح کر دوں کہ mining کے متعلق بہت ساری miss conception ہوتی ہے، کسی بھی underground mineral کی

کہ ہم mine develop کرنے کے اوپر بھی ہمیں کم از کم دو سے اڑھائی سال درکار ہوتے ہیں کہ ہم mine develop کریں اور کسی بھی قسم کا اگر mineral extract کرنا ہو تو اس کے mining کا طریقہ جو ہے اس کے لئے انٹرنیشنل سٹینڈرڈز جو ماڈرن مائننگ کی techniques ہیں ان کو adopt کرنے کے لئے یہ ایک بہت لمبا process ہے۔

جناب سپیکر! فاضل ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ وہاں سے یہ آئرن کتنا اور extract کیا جا چکا ہے اور اب اس میں کتنی آمدن ہوئی ہے تو میں تمام ایوان کے knowledge کے لئے یہ بتاؤں کہ ابھی وہاں پر mining activity نہیں ہوئی، ابھی صرف exploration ہوئی ہے اور اس کے سیکنڈ فیز کے لئے 28 square kilometer کے ایریا کے اوپر چنیوٹ رجوعہ کے اندر ہم نے یہ activity کی تھی، اب اس کو 18 ہزار square kilometer کے اوپر expand کر دیا گیا ہے۔ اس کے فیز۔2 کا کام شروع ہے۔ اس 15۔ ستمبر کو اس کے financial bids کھلیں گے اور پھر وہ کام بھی award کر دیا جائے گا جس سے پورے پنجاب کے اندر اور خاص طور پر اس ایریا کے اندر اور بھی جو ہمیں جہاں پر anomalies ملی ہیں ان کو بھی ہم explore کریں گے اور انشاءاللہ اس کے اوپر mining activity بھی شروع کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: سونا بھی نکلے گا، اس میں سونا بھی ہو گا؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کے جو allied metals ہیں، basically تو یہ iron ore کا پراجیکٹ ہے۔ کہیں کہیں ہمیں copper کے traces ملے ہیں، اللہ کرے کہ وہ اس مقدار میں ہو کہ وہ financially viable ہو، یہ اس طرح کے iron ore اور placer gold جس طرح ریت کے اندر فاضل ممبر نے پہلے کہا کہ یہاں پر شاید اس کے اندر سونے کے ذرات پائے جاتے ہیں تو ذرات تو شاید اس کے اندر بھی ہوں گے، اب وہ financially viable ہیں یا نہیں یہ later stage پر بتایا جائے گا۔ اگر ہمارے پاس copper deposit ہو تو اس کے ساتھ پھر deposit gold بھی ہوتا ہے لیکن وہ ایک بہت later stage کی بات ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک تو یہ جو منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہاں بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے، میں نے بار بار اس جواب کو پڑھا ہے مجھے تو کہیں نظر نہیں آیا کہ mining شروع نہیں ہوئی، یہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا، لکھا ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ MCC کو کس سال میں contract دیا گیا تھا اور جو mining ہے وہ کب تک متوقع ہے کہ شروع ہو جائے گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ دو سال کا پراجیکٹ تھا اور 2014 کے اندر یہ شروع کیا گیا اور پچھلے سال انہوں نے اپنی رپورٹ مکمل کی۔ اس میں بالکل واضح لکھا ہے کہ کنسلٹنٹ کی رپورٹ کے مطابق 150 ملین ٹن خام لوہے کے وسائل کی نشاندہی ہوئی ہے، چائنا سٹینڈرڈ اور کینیڈین سٹینڈرڈ ذرا مختلف ہوتا ہے۔ یہ کینیڈین سٹینڈرڈ پر 150 ملین ٹن ہے اور چائنا سٹینڈرڈ پر 190 ملین ٹن ہے اور کوئی بھی mining activity، میں اس چیز کو elaborate دوبارہ اس لئے کر رہا ہوں کہ انہوں نے دوبارہ وہی بات کی ہے کہ یہاں کہیں لکھا نہیں ہے۔ This is understood for any mining اگر آپ نے کسی mineral کو کرنا ہے تو پہلے تو آپ explore کریں گے کہ یہ کس quantity میں ہے، پھر اس کی feasibility بنے گی کہ اس کو extract کرنے کے اوپر خرچہ کتنا آئے گا اور کیا یہ feasible ہو گا، مارکیٹ میں جو mineral available ہے اس کی price کیا ہے اور اس کو extract کرنے کی price کیا ہے اور اس کے بعد کوئی investor آ کر وہاں پر mining کرے گا۔ So mining activity is at a very later stage کا کام ہے، جب یہ ساری activity ہو جاتی ہے تو پھر mining شروع کی جاتی ہے، یہ ایسے نہیں ہے کہ آپ کو کہا جائے کہ اس پہاڑ کے اندر لوہا ہے تو آپ اس کو کھودنا شروع کر دیں گے، یہ اس طرح کا کام نہیں ہوتا،

Mining is totally different technical work that has to be done very scientifically; otherwise you will waste your minerals. Thank you.

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ مجھے صرف یہ بتا دیں، ٹھیک ہے کہ منسٹر صاحب نے بتا دیا کہ mining کا کیا مطلب ہے۔ اب 150 ملین ٹن خام لوہا explore تو ہو چکا ہے، چینی کمپنی کے مطابق 190 ملین ٹن، تو میرا سوال صرف یہ ہے کہ یہ 2016 تک کا پراجیکٹ ہے جس طرح منسٹر صاحب نے خود کہا، اب 2017 بھی ختم ہونے والا ہے، کچھ مہینے رہ گئے ہیں، تو یہ update کر دیں کہ اب اس پر کیا working ہو رہی ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں نے گزارش کی ہے کہ یہ جو activityہوئی تھی اس کے اندر 62ہزار میٹر سے زیادہ کیdrillingہوئی ہے، اس کے تقریباً10 ہزار samples سوئزرلینڈ بھیجے گئے اور وہاں سے اس رپورٹ کو مرتب کیا گیا، اب ایک کنسورشیم ہے، DMTجرمنی کیLead Companyہے، ایک Mines and Metals Company ہے وہ بھی جرمن کمپنی ہے، ایک Endeavour Financial ہے وہ U.Kکی کمپنی ہے اور نیسپاک پاکستان سے ہے۔ یہ کنسورشیم ہے جو اس کےafter this report was finalizedجب یہ رپورٹ گورنمنٹ کوpresent کی گئی تو اس کے بعد اس کےbusiness modelبنانے کے لئے اورfeasibility studyکرنے کے لئے اس کنسورشیم کوthrough open bidding processیہcontract award ہوا ہے، وہ اس کا financial modelبنا رہے ہیں۔ اس ماہ کے آخر تک اس کاbusiness modelاورfeasibility submitکر دی جائے گی، اس کے بعد ہم اس کےshows roadکرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس کے اندر ہمinvestorکو راغب کریں گے کہ وہ آکر یہاں پرminingکریں، جب تکminingنہیں ہو گی اور آپ کے پاس یہ mineral availableنہیں ہو گا تو اس کے اوپر انڈسٹری تو ایکlater stageبات ہے۔

جناب سپیکر!اس کے اندر میں آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہSino Steelچائنا کی ایک کمپنی ہے اور ایکN-steelہے۔ انہوں نے دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ان کا ٹیکنیکل ڈیلیگیشن پاکستانvisitکر گیا ہے، ان کے ساتھ ہماری negotiations جاری ہیں، ہم open bidding کے ذریعے جس کو بھی یہ concessionدیں گے کہ وہminingکرے۔ اس میں، میں ایک اورaddکر دوں کہJCCکی جو سی پیک کی میٹنگ ہوئی ہے اس کے اندر سٹیل مل کا جو پراجیکٹ ہے اسے principally includeکر دیا گیا ہے۔So we are onto it انشاءاللہ اس کےbusiness modelبننے کے بعد اس کے اندرminingکی جبactivityشروع ہو گی تو پھر یہاں پر انشاءاللہat one point in timeیہاں پر سٹیل مل ضرور لگے گی۔

جناب سپیکر:اللہ خیر کرے۔ اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان:جناب سپیکر!On his behalf

جناب سپیکر:جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: سوال نمبر 8816 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے حاجی ملک عمر فاروق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کا قیام سے متعلقہ تفصیلات

*8816: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور کمیٹی کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ کمیٹی کو گزشتہ دو سالوں میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کہاں خرچ ہوئے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں سال 2016 کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کی وجہ سے 2001-08-14 سے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں غیر فعال ہیں۔ تاہم سول ایڈمنسٹریشن آرڈیننس 2017 کے نفاذ کے بعد ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کی بحالی کے لئے سپورٹس بورڈ پنجاب اقدامات کر رہا ہے۔

(ب) کمیٹی کو غیر فعال ہونے کی وجہ سے گزشتہ دو سالوں میں کوئی فنڈز نہ مہیا کئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں سال 2016 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

1. جمنیزیم کی تعمیر کو مکمل کیا گیا ہے اور کھلاڑیوں کو بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، جوڈو، جم اور کراٹے کی سہولیات فراہم کی گئی۔ تاکہ درج بالا کھیلوں کو فروغ دیا جا سکے۔

2. ضلع راولپنڈی میں کرکٹ کے فروغ کے لئے مسلم ہائی سکول میں گراسی کرکٹ گراونڈ، فلڈ لائٹ اور پویلین کی سہولیات میسر کی گئی ہیں جہاں پر کرکٹ کے کھلاڑی یہ سہولت استعمال کر رہے ہیں۔
3. ہاکی کے کھلاڑیوں کے لئے شہناز شیخ ہاکی سٹیڈیم تعمیر کے آخری مراحل میں ہے جس میں ان کو آسٹروٹرف، فلڈ لائٹس، شائقین کے بیٹھنے کی جگہ، کھلاڑیوں کے لئے پویلین تعمیر کیا گیا ہے تاکہ راولپنڈی کے کھلاڑی بھی آسٹروٹرف سے استفادہ کر سکیں اور قومی ٹیم کے ممبر بن سکیں۔
4. نواز شریف پارک ضلع راولپنڈی میں کھلاڑیوں کی سہولت کے لئے e-لائبریری کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔
5. سپورٹس بورڈ پنجاب کی جانب سے ظہیر عباس کرکٹ اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں 70 بوائز کھلاڑی اور 36 خواتین کھلاڑی اس اکیڈمی کے کوچز سے استفادہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) کے حوالے سے ہے کہ:

"کیا ضلع راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور کمیٹی کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں۔"

انہوں نے جواب دیا ہے کہ:

"پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کی وجہ سے 14-08-2001 سے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں غیر فعال ہیں۔ تاہم سول ایڈمنسٹریشن آرڈیننس 2017 کے نفاذ کے بعد ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کی بحالی کے لئے سپورٹس بورڈ پنجاب اقدامات کر رہا ہے۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اقدامات کر رہا ہے اور یہ کمیٹیاں کب تک دوبارہ بنائی جائیں گی؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے اس سوال سے پہلے بھی فرمایا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے فرمایا نہیں، آپ نے بتایا تھا۔ (قہقہے)

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! عرض کیا تھا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جو بھی ہے۔ شاباش، شاباش، کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! سپورٹس بورڈ کی اب ہماری میٹنگ ہو رہی ہے اس میں یہ دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ کوئی بات نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں بھی ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) کے second part میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں کرکٹ کے فروغ کے لئے مسلم ہائی سکول میں گراسی کرکٹ گراؤنڈ، فلڈ لائٹ اور پویلین کی سہولیات میسر کی گئی ہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس میں کون سے لوگوں کو کھیلنے کی اجازت ہوتی ہے اور کھیلنے کے لئے حکومت نے کوئی فیس وغیرہ مقرر کی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کا یہ focus ہے کہ جتنا بھی infrastructure بنائیں اس میں زیادہ سے زیادہ youth کو facilitate کیا جائے۔ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اس میں عام پبلک کو بھی کھیلنے کا موقع ملے کیونکہ یہ ان کے مفاد کے لئے بنا ہے۔

کوئی maintenance feeہو گی یا اگر جنریٹر سے فلڈ لائٹس لگی ہیں تو اس کی فیس ہوتی ہے وہ جمع کروانی ہوتی ہے اس کے علاوہ کوئی فیس نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ محکمے نے خود ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ غیر فعال ہیں۔ پورے راولپنڈی شہر کے اندر تین سے چار ایسے گراؤنڈز تھے جہاں نوجوان شام کے ٹائم کرکٹ، فٹبال اور اس طرح کی sports activityمیں حصہ لیتے تھے۔ حکومت پنجاب اس طرح کے دو تین گراؤنڈز میں فلڈ لائٹس اور پویلین کی facilityدے کر ایک میچ کے چھ سے سات ہزار روپے فیس لیتی ہے۔ چلیں فلڈ لائٹس کی فیس تو ٹھیک ہے کہ وہ رات کے ٹائم ہوتی ہیں لیکن یہاں تو کوئی دن کے ٹائم بھی کھیلنے کے لئے جائے تو اس سے بھی فیس لی جاتی ہے۔ یہاں پر سپورٹس کی کوئی کمیٹی بھی نہیں ہے بلکہ ایک فرد واحد کے حوالے پورا ضلع راولپنڈی کیا ہوا ہے، جو تین چار گراؤنڈ رہتے تھے ان پر گراس وغیرہ لگا کر وہ خود روز کسی ٹورنامنٹ کا افتتاح کر رہے ہوتے ہیں۔ پورے راولپنڈی شہر میں نوجوانوں کے لئے کرکٹ، فٹبال یا ہاکی کا کوئی ایک سنگل گراؤنڈ ہی بتا دیں۔ ان چار گراؤنڈز میں اس طرح کی facilitiesدے کر ایک مخصوص طبقے کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں، اب یہاں کلبز کو کھیلنے کی اجازت ہے یا جو اس کی فیس ادا کرے گا وہ کھیل سکے گا۔ ایک غریب کا بچہ کدھر کھیلے گا؟ وزیر صاحب بتائیں کہ ضلع راولپنڈی میں اگر کوئی غریب آدمی کا بچہ کھیلنا چاہے جس کے پاس اتنے وسائل نہیں تو وہ کدھر کھیلے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی submissionکی ہے کہ ہم یہ گراؤنڈز عام عوام اور غریب بچوں کے لئے بنا رہے ہیں جیسا کہ معزز دوست نے point raiseکیا کہ سکول کے گراؤنڈز after school hours allowنہیں کرتے کہ لوگ ادھر کھیلیں۔ مجھے یاد ہے کہ last Question Hourمیں بھی انہوں نے یہی raise pointکیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ school hoursکے بعد عام پبلک گراؤنڈ utilizeکرے۔ کچھ sensitive districtsہیں جہاں سکیورٹی point of viewسے دیکھنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: میری پوری supportہے اور میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ سکول گراؤنڈز after school hoursپبلک کے لئے openہونے چاہئیں اور انہیں facilityملنی چاہئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے بڑا positively جواب دیا ہے لیکن یہ genuine issue ہے۔ جس محترمہ نے یہ سوال take up کیا ہے یہ بھی پنڈی شہر سے ہیں یہ بھی میری بات کی تائید کریں گی کہ پورے شہر میں کوئی ایک سنگل گراؤنڈ بھی نہیں ہے لہٰذا وزیر صاحب بتا دیں کہ یہ کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں چونکہ تین گراؤنڈز پر تو مخصوص کلبز کو اجازت دے کر اور اس پر فیس وغیرہ رکھ کر عام لوگوں کے لئے داخلہ ہی بند کر دیا ہے لہٰذا منسٹر صاحب بتا دیں کہ یہ اس پر کیا اقدامات کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ADP سکیموں میں 131 گراؤنڈز آئے ہیں۔ معزز ممبر کو راولپنڈی ڈویژن سے متعلق جو انفارمیشن چاہئے وہ ہمارے پاس ہے میں ان سے share کر لوں گا کہ ہم کون سے گراؤنڈ بنا رہے ہیں یا update کر رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کب کر دیں گے؟

معزز ممبران: جناب سپیکر! ان کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بات میں نے کہنی ہے آپ نہ کہیں۔ میں انہیں اجازت دے رہا ہوں۔ منسٹر صاحب! ان کو کوئی ٹائم تو بتا دیں کہ آپ کتنے عرصے میں کیا کچھ کر دیں گے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! 131 گراؤنڈز میں سے 31 ہی بنا دیں تو میں ان کا بڑا مشکور ہوں گا۔ جس کو جو خالی جگہ ملتی ہے وہاں ہاؤسنگ سوسائٹی بن جاتی ہے، ادھر سے بچتی ہے تو فلیٹ کھڑے ہو جاتے ہیں کہیں پر high rise buildings بن جاتی ہیں۔ یہ انتہائی important issue ہے آپ اپنی نوجوان نسل کو لیپ ٹاپ اور ٹیبلٹس کے حوالے کئے جا رہے ہیں۔ راولپنڈی شہر کے اندر نوجوانوں کے کھیلنے کے لئے پانچ مرلے کا گراؤنڈ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ضرور کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! اس سلسلے میں بتا دیں۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اسی مالی سال میں maximum grounds بنا کر handover کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! مجھے صرف یہ بتا دیں کہ وہ انفارمیشن مجھ سے کب share کریں گے؟

جناب سپیکر: جلدی آپ سے انفارمیشن share کر لیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ناں ہی سمجھوں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد share کرا دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ آج معزز ممبر سے میٹنگ کر لیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8883 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں سکوائش کمپلیکس سے متعلقہ تفصیلات

*8883: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سکوائش کمپلیکس کے کل کتنے مرکز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ضلع لاہور سکوائش کمپلیکس کے رقبے پر کیا کیا تعمیرات قائم کی گئی ہیں؟

(ج) ان سکوائش کمپلیکس کی تعمیر کب ہوئی اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئی، اس کی موجودہ صورتحال سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے سکوائش کمپلیکس کی حالت نہایت خستہ ہے؟

(ہ) سکوائش کمپلیکس کس اتھارٹی کے تحت کام کرتا ہے نیز اس اتھارٹی کا سکیل کیا ہے اور اس کو حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس ، لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

(ہ) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے ضلع لاہور میں سکوائش کمپلیکس سے متعلق سوال کیا تھا جبکہ جواب یہ دیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے اور تمام سوالات کے یہی جوابات دیئے گئے ہیں۔ میرا تو یہ سوال ہی نہیں تھا جو جواب دے دیا گیا ہے۔ اب میں اپنا سوال بدل کر پوچھ لیتی ہوں کہ پنجاب سپورٹس کے تحت لاہور میں کتنے سکوائش کمپلیکس ہیں اور حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: کیا آپ نے پڑھا ہے کہ آپ کا سوال کیا تھا؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا کہ ڈسٹرکٹ لاہور کے زیر نگرانی بلکہ میں نے یہ پوچھا ہے کہ ضلع لاہور میں کتنے سکوائش کمپلیکس ہیں لیکن مجھے اس کا جواب نہیں ملا کہ لاہور میں کوئی سکوائش کمپلیکس ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: یہ ضلع لاہور کے ہی زیر نگرانی ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! محترمہ نے ایک بڑا important question raise کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ سکوائش کے میدان میں پوری دنیا میں ہماری حکمرانی تھی

لیکن اب unfortunately اور period over the time بالکل نیچے level تک آ گئے ہیں ۔ اس وقت لاہور میں سپورٹس بورڈ کے under کوئی سپورٹ کمپلیکس نہیں ہے۔ میاں میر میں سکوائش کورٹ ہے جس کی ڈسٹرکٹ آفیسر نگرانی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ سکوائش کو promote کرنے کے لئے سکوائش کمپلیکس نشتر پارک میں بنایا جا رہا ہے، اس کے لئے اس مالی سال میں 40 ملین روپے release ہو گئے ہیں ۔ یہ سکوائش کمپلیکس اس مالی سال نہیں بلکہ انشاء اللہ اگلے مالی سال میں مکمل ہو جائے گا اور یہ انٹرنیشنل لیول کا سکوائش کمپلیکس بن جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ ڈیوس روڈ پر جو پنجاب سکوائش کمپلیکس ہے وہ کس کے زیر نگرانی ہے؟ پورے پاکستان میں ہمارے مایہ ناز کھلاڑی ہیں اور سکوائش میں پوری دنیا میں ہمارا ایک نام تھا لیکن ایک عرصہ سے باقی گیموں کی طرح اس میں بھی ہم پیچھے ہیں۔ میرے خیال میں اس میں زیادہ پیسے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی لہٰذا منسٹر صاحب نے جو نیا کمپلیکس بنانے کی بات کی ہے یہ کب تک بن جائے گا اور سکوائش کو promote کرنے کا حکومت کا مزید کوئی ارادہ ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! میں محترمہ کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں ۔ پنجاب سکوائش کمپلیکس پنجاب سکوائش ایسوسی ایشن کے under آتا ہے لیکن سپورٹس بورڈ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب ہمارا سپورٹس کمپلیکس بنے گا تو definitely اس سے سکوائش promote ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے۔

جناب سپیکر: دیکھتا ہوں اگر آپ کا سوال آ گیا تو بات کریں گے ۔ اگلا سوال نمبر 8937 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال نمبر 9240 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9352 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو جواب کے

لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9353 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس سوال کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اب سوالات مکمل ہو گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع بہاولنگر: چار سالوں کے دوران مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7629: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں سال 13-2012، 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 ان چار سالوں میں حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے اور ان سالوں میں کل کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ب) ان سالوں میں جو بجٹ رکھا گیا وہ کہاں کہاں خرچ ہوا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ضلع بہاولنگر میں ان چار سالوں میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مختلف کھیلوں کے ٹورنامنٹس اور کوچنگ کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ علاوہ ازیں سال 13-2012 اور 14-2013 میں گاؤں کی سطح سے لے کر ضلع کی سطح تک پنجاب یوتھ فیسٹیول کا انعقاد کیا گیا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں جمنیزیم کا قیام اور تحصیل ہارون آباد میں جمنیزیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مختلف سکولوں کے گراؤنڈز کی اپ گریڈیشن اور ضلع بھر میں بیس نئے گراؤنڈز کی تعمیر کے لئے جگہ کا انتخاب اور PC-I تیار ہو کر تکمیل کے مراحل میں ہے۔

ضلعی حکومت بہاولنگر نے ان چار سالوں میں درج ذیل بجٹ ضلع بھر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مختص کیا تھا۔

سال 2012-13 میں 60 لاکھ روپے۔

سال 2013-14 میں 55 لاکھ 50 ہزار روپے۔

سال 2014-15 میں 30 لاکھ روپے۔

سال 2015-16 میں 29 لاکھ 75 ہزار روپے۔

(ب) سال 2012-13 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مبلغ۔/4050119 روپے، سال 2013-14 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مبلغ۔/5375023 روپے، سال 2014-15 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مبلغ۔/2549663 روپے اور سال 2014-15 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مبلغ۔/2975000 روپے ضلعی حکومت کے بجٹ سے خرچ کئے گئے جس میں village، یونین کونسل، تحصیل اور ضلع کی سطح پر 2012-13 اور 2013-14 میں یوتھ فیسٹیول کا انعقاد اور کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال، کبڈی، دیسی کشتیاں، ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن، والی بال، اتھلیٹکس کے ٹورنامنٹس منعقد ہوئے۔ مختلف کھیلوں کے کوچنگ کیمپس بھی لگائے گئے اور ان ایونٹس ڈویژنل اور صوبائی سطح پر ہونے والے مقابلوں میں ضلع بہاولنگر کی ٹیم کی شرکت اور مختلف سکولز اور کلبز کی مالی امداد شامل ہے۔

ضلع بہاولنگر میں سال 2015-16 میں درج ذیل کھیلوں پر 29 لاکھ 74 ہزار 800 روپے خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چنیوٹ میں لوہے کے ذخائر سے متعلقہ تفصیلات

*8611: میاں نصیر احمد: کیا وزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ سے لوہے کے ذخائر دستیاب ہوئے تھے اور حکومت نے کروڑوں روپے کے فنڈز اس پراجیکٹ کے لئے مختص کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پراجیکٹ کی تشہیر کے لئے کروڑوں روپے کے فنڈز استعمال کئے گئے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پراجیکٹ سے آج تک کتنا لوہا اور دیگر معدنیات کی فروخت سے کتنی آمدن وصول ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ چنیوٹ اور رجوعہ میں پچھلے دو سال کی شب و روز محنت کے نتیجہ میں 28 مربع کلو میٹر پر محیط علاقے پر ارضیاتی تحقیق کے نتیجے میں 150 ملین ٹن عمدہ لوہے کے ذخائر ملے ہیں اس سروے کے لئے فنڈز حکومت پنجاب نے مہیا کئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اس پراجیکٹ کی تشہیر کے لئے کروڑوں روپے کے فنڈز استعمال کئے گئے ہیں۔

(ج) اس تحقیقاتی کام کا فیز۔1 مکمل ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں زیر زمین معدنی ذخائر کی تحقیق رپورٹ مکمل ہو چکی ہے یہ سارا تحقیقی کام عالمی معیار کے مطابق چینی، جرمن، کینیڈین اور آسٹریلین ماہرین کی زیر نگرانی مکمل کیا گیا ہے یہ سارا کام حکومت پنجاب نے اپنے مالی ذرائع سے مکمل کروایا ہے زیر زمین ذخائر قوم کی امانت ہیں اور سردست کسی کمپنی کو کان کنی کا کوئی ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔ فیز۔1 میں ہونے والے تحقیقی کام (جس میں 62,000 میٹر سے زیادہ زیر زمین drilling کے نتیجے اور تقریباً 10,000 لیبارٹری ٹیسٹ (سوئزرلینڈ شامل ہیں) سے حوصلہ افزاء نتیجہ سامنے آیا ہے کہ اس خام لوہے کی Ore کے ساتھ موجود دیگر قیمتی دھاتوں کو علیحدہ کرنا بھی ممکن ہے اس تحقیق کے نتیجے میں تین قسم کی درج ذیل صنعتیں / سرمایہ کاری کا قیام زیر غور ہے۔

1. جدید طریقوں پر مبنی زیر زمین کانکنی
2. خام لوہے کی پروسیسنگ کے ذریعے Iron ore concentrate کا حصول
3. سٹیل مل کا قیام ان تینوں سرمایہ کاری اہداف کا جامع Business فزیبلیٹی سٹڈی اور Concession Package بنانے اور ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کا انتخاب کرنے کے لئے بین الاقوامی مسابقتی طریقے سے درج ذیل کنسورشیم پچھلے 9 ماہ سے دن رات محنت سے کام کر رہا ہے۔

1. DMT(Germany)(Lead)
2. Mines & Metals(Germany)
3. Endeavour Financial(UK)

4. Nespak(Pakistan)

اس کنسورشیم کا کام مکمل ہونے پر حکومت پنجاب اس سال ملکی و بیرونی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لئے بین الاقوامی Road Shows کا ارادہ رکھتی ہے مختصراً مقامی لوہے سے چلنے والی پاکستان کی پہلی Steel Mill کے قیام کے لئے سائنسی بنیادوں پر جاری کوشش اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔

چنیوٹ میں کھیلوں کے گراؤنڈز اوران کے لئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8464: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ کے آس پاس کے اضلاع سرگودھا، فیصل آباد، جھنگ اور حافظ آباد میں کن کن گیمز کے لئے گراؤنڈز، جیمنیزیم ان ڈور پروٹوٹائپ ہالز مہیا کئے گئے ہیں اور انہیں سالانہ کتنی گرانٹ دی جاتی ہے اور کتنا کتنا عملہ تعینات ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں دیگر اضلاع کی طرح کون کون سے گراؤنڈز کس کس جگہ واقع ہیں ان میں کتنا کتنا عملہ متعین کیا گیا ہے اور کھیلوں کے میدانوں کو آباد رکھنے کے لئے سالانہ کتنا فنڈ مہیا کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ میں نے بجٹ 17-2016 کے لئے مختلف گراؤنڈز کی تعمیر کے لئے تجاویز دی تھیں دوسرے اضلاع کو اس فنڈ سے کتنا حصہ دیا گیا ہے اور ضلع چنیوٹ کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے کیا حکومت اس سال ضلع چنیوٹ میں گراؤنڈز تعمیر کرنے کے لئے فنڈز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، کراٹے، جم وغیرہ کی سہولیات کے لئے تحصیل سمندری اور تاندلیانوالہ میں پروٹوٹائپ جیمنیزیم مہیا کئے گئے ہیں۔ ان دونوں جیمنیزیم میں missing facilities کا کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ تحصیل جڑانوالہ اور تحصیل چک جھمرہ میں بھی پروٹوٹائپ جیمنیزیم زیر تعمیر ہیں۔

ان پروٹوٹائپ جیمنیزیم کو سالانہ کسی قسم کی کوئی گرانٹ نہیں دی جاتی۔

پروٹوٹائپ جیمنیزیم سمندری سپورٹس بورڈ پنجاب، لاہور کی طرف سے دو چوکیدار عارضی بنیادوں پر فراہم کئے گئے ہیں۔

پروٹوٹائپ جیمنیزیم تاندلیانوالہ میں سپورٹس بورڈ پنجاب لاہور کی جانب سے عارضی بنیادوں پر درج ذیل عملہ تعینات ہے:

الیکٹریشن	تین عدد	پلمبر	ایک عدد
چوکیدار	تین عدد	خاکروب	دو عدد

ضلع جھنگ میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، کراٹے، جم وغیرہ کی سہولیات کے لئے ایک پروٹوٹائپ جیمنیزیم مہیا کیا گیا ہے جبکہ ایک پروٹوٹائپ جیمنیزیم تحصیل شورکوٹ میں زیر تعمیر ہے۔

ان پروٹوٹائپ جمنیزیم کو سالانہ کسی قسم کی کوئی گرانٹ نہیں دی جاتی۔

ان جیمنیزیم کو چلانے کے لئے تاحال مستقل بنیادوں پر کوئی عملہ تعینات نہ کیا گیا ہے۔ ضلع انتظامیہ نے اپنے طور پر کچھ عملہ عارضی بنیادوں پر مہیا کیا ہوا ہے۔

ضلع جھنگ:

ضلع جھنگ میں مندرجہ ذیل تین گراؤنڈز زیر تعمیر ہیں۔

1. تعمیر ہاکی گراؤنڈ، نزد ریاض چوک، سیٹلائٹ ٹاؤن۔
2. تعمیر کرکٹ گراؤنڈ محلہ داؤد شاہ۔
3. تعمیر سپورٹس سٹیڈیم، منڈی شاہ جیونہ۔

ضلع سرگودھا:

ضلع سرگودھا میں ہاکی، فٹبال، باسکٹ بال اور جمنیزیم مہیا کئے گئے ہیں اور ان کا بجٹ بھی چار لاکھ مہیا کیا گیا ہے۔ ہاکی گراؤنڈ میں چار ملازمین بھی کام کر رہے ہیں اور کرکٹ گراؤنڈ میں چار بیلدار کام کر رہے ہیں باقی ضلع بھر میں کسی جگہ کوئی نہیں ہے۔

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں جمنیزیم حافظ آباد اور جمنیزیم پنڈی بھٹیاں ADP Schemes کے تحت منظور کئے گئے جمنیزیم حافظ آباد میں missing facilities کا کام آخری مراحل میں ہے جب کہ جمنیزیم پنڈی بھٹیاں کا کام تقریباً 90 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

علاوہ ازیں Development of Sports Facilities around Schools Clusters in 24 Districts at Tehsil Level in Punjab ADP Scheme(2009-10) کے تحت ضلع حافظ آباد میں مندرجہ ذیل سکول وکالج میں Facilities Sports مہیا کی گئیں۔

1. گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا حافظ آباد اور گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا پنڈی بھٹیاں ہاکی گراؤنڈ اور باسکٹ بال کورٹ۔
2. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ونیکے تارڑ بیڈ منٹن ہال، باسکٹ بال کورٹ، فٹبال گراؤنڈ۔
3. گورنمنٹ کالج حافظ آباد فٹ بال گراؤنڈ۔

مندرجہ بالا گراؤنڈز اور جمنیزیم حافظ آباد کے لئے دو چوکیدار daily wages کے طور پر پنجاب سپورٹس بورڈ کی طرف سے تعینات کئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں میونسپل کمیٹی، چنیوٹ کے زیر انتظام ایک ہی ہاکی کا گراؤنڈ واقع ہے۔ اس کے علاوہ مختلف سکولز اور کالج میں فٹ بال اور کرکٹ گراؤنڈز واقع ہیں۔ ان گراؤنڈز میں سپورٹس کا کوئی عملہ تعینات نہ ہے اور نہ ہی گراؤنڈز کو آباد رکھنے کے لئے سالانہ فنڈ مہیا کیا گیا ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں بجٹ 17-2016 میں صرف دو گراؤنڈز کے لئے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ مگر ان کی تعمیر کا کام ابھی تک شروع نہ ہو سکا ہے۔ مہیا کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. فنڈز برائے تعمیر سٹیڈیم جڑانوالہ 80 لاکھ روپے۔
2. فنڈز برائے تعمیر کوکئے والی گراؤنڈ سمن آباد 50 لاکھ روپے۔

ضلع چنیوٹ میں سال 17-2016 میں تین گراؤنڈز کی تعمیر / اپ گریڈیشن کی سکیمیں زیر غور ہیں جو کہ پنجاب مینجمنٹ یونٹ (PMU) کے زیر انتظام مکمل کی جائیں گی جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. ہاکی گراؤنڈ، سیٹلائٹ ٹاؤن۔

2. فٹبال گراؤنڈ، اسلامیہ کالج فار بوائز۔

3. کرکٹ گراؤنڈ اسلامیہ ہائی سکول۔

پنجاب میں معدنیات کے ذخائر سے متعلقہ تفصیلات

*8612: میاں نصیر احمد: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کون کون سے علاقوں میں معدنیات موجود ہیں؟

(ب) پنجاب میں کانوں کو لیز پر دینے یا فروخت کرنے کے طریق کار سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) جولائی 2013 سے دسمبر 2016 تک کانوں کی لیز یا فروخت سے حکومت کو کتنی آمدن وصول ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب کے مختلف علاقوں میں درج ذیل معدنیات پائی جاتی ہیں۔

راولپنڈی ڈویژن:	کوئلہ، نمک، لائم سٹون، جپسم، سینڈ سٹون، عام ریت اور گریول
سرگودھا ڈویژن:	خام لوہا، کوئلہ، نمک، جپسم، فائر کلے، سلیکا سینڈ، لائم سٹون، سینڈ سٹون / ڈائیورائٹ / ٹف / بسالٹ اور عام ریت
ڈیرہ غازی خان ڈویژن:	کوئلہ، جپسم، فلر ارتھ، لائم سٹون، آئرن اور گریول اور عام ریت

ان تین ڈویژن کے علاوہ پنجاب کے باقی ڈویژنوں میں صرف عام ریت کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

(ب) پنجاب میں کانوں کو لیز پر دینے کے لئے حکومت پنجاب نے پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 نوٹیفائیڈ کئے ہوئے ہیں جن کے تحت کوئلہ، Iron Ore ذخائر کی دریافت کے لئے پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر طویل المیعاد لیز پر دی جاتی ہے باقی تمام معدنیات بذریعہ نیلام عام لیزوں پر دی جاتی ہیں جب کہ سیمنٹ سازی کے کارخانوں کے لئے لائم سٹون و جپسم کی لیزیں بذریعہ درخواست فی ٹن رائیلٹی کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔

(ج) جولائی 2013 سے دسمبر 2016 تک حکومت کو کانوں سے مبلغ -/12,94,85,11,011 روپے آمدن ہوئی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں معدنیات کے ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8614: حاجی ملک عمر فاروق: کیاوزیر کان کنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں معدنیات کے کل کتنے ذخائر کہاں کہاں پائے جاتے ہیں تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان ذخائر کا ٹھیکہ کس کس ٹھیکیدار یا کمپنی کو دیا گیا ہے اور کب سے، معدنیات، ٹھیکیدار یا کمپنی کا نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ معدنیات سے سال 2012 تا 2016 محکمہ کو کل کتنی آمدن حاصل ہوئی علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) تحصیل ٹیکسلا راولپنڈی میں لائم سٹون کے ذخائر وافر مقدار میں مارگلہ ویلی، زیارت، بن بھولہ، چھوکر، ڈھوک گلاب،، بہوٹی پنڈ، باباولی قندھاری، گٹیا بل، بجاڑ میں پائے جاتے ہیں علاوہ ازیں ایک پراسپکٹنگ لائسنس برائے آئرن اور ایک لیٹر ائٹ برائے تلاش معدن الاٹ کئے گئے ہیں جبکہ سینڈ گریول کے ذخائر عثمان کھٹر اور نکو میں موجود ہیں۔

(ب) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں لائم سٹون، سینڈ گریول، اور پراسپکٹنگ لائسنس برائے آئرن اور لیٹرائٹ برائے پٹہ داران / لائسنسداراور تین عدد رقبہ جات سیمنٹ فیکٹریز کو عطا شدہ ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) عرصہ 2012 تا 2016 تحصیل ٹیکسلا راولپنڈی میں مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی۔

سیریل نمبر	سال	آمدنی (روپے)
1	2012-13	6,25,67,785
2	2013-14	8,07,23,631
3	2014-15	8,73,86,544
4	2015-16	7,75,83,466
5	2016-17	53,19,19,287

ضلع گجرات میں کھیلوں کے فروغ پر خرچ ہونے والے بجٹ کی تفصیل

*8716: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں سال 15-2014 اور 16-2015 میں حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ب) ان سالوں میں جو بجٹ رکھا گیا تھا کن کن مدات میں خرچ کیا گیا سال وار مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) 16-2015 میں ہونے والے سپورٹس فیسٹیول اور جشن بہاراں پر کتنے اخراجات کئے گئے، ہر ایونٹ پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ضلعی حکومت کی طرف سے ضلع گجرات میں سال 15۔2014 میں کھیلوں کے لئے 22 لاکھ 75 ہزار روپے مختص کئے گئے اور سال 16۔2015 میں 33 لاکھ 75 ہزار روپے مختص کئے گئے اور یہ بجٹ ڈی سی او کی منظوری کے بعد استعمال کیا جاتا ہے جبکہ پنجاب حکومت کی طرف سے کھیلوں کے انفراسٹرکچر کے لئے سال 15۔2014 میں 18.090 ملین روپے اور سال 16۔2015 میں 88.486 ملین روپے ADP میں رکھے گئے۔

(ب) تفصیل اخراجات برائے سال 15۔2014

1.	14 اگست کے حوالے سے کرکٹ میچ اکتوبر 2014	40 ہزار روپے۔
2.	واک کراچی تا اسلام آباد کھانا	16 ہزار 800 روپے۔
3.	ہاکی میچ 14 اگست 2014	69 ہزار 300 روپے۔
4.	تقریب آزادی مشہور بینر	59 ہزار روپے۔
5.	تقریب آزادی متفرق بل	39 ہزار 500 روپے۔
6.	نیزہ بازی	95 ہزار روپے۔
7.	نیزہ بازی بسلسلہ 14 اگست نومبر 2014	ایک لاکھ 81 ہزار 950 روپے۔
8.	ڈف کرکٹ میچ	6 ہزار روپے۔
9.	ڈف کرکٹ گرانٹ لالہ موسیٰ جنوری 2015	50 ہزار روپے۔

.10	ڈف کرکٹ چیمپئن شپ	50ہزار روپے۔
.11	ڈف کرکٹ کے لئے کھیلوں کا سامان	50ہزار روپے
.12	ڈف کرکٹ سامان برائے چیمپئن شپ	50ہزار روپے۔
.13	انٹر ڈسٹرکٹ ٹیپ بال چیمپئن شپ	29ہزار960روپے۔
.14	ڈف کرکٹ نقد انعام	24ہزار۔
.15	نیزہ بازی کلیوال سیداں نقد انعام	24ہزار۔
.16	نیزابازی کلیوال سیداں نقد انعام	ایک لاکھ روپے۔
.17	نیزابازی جشن بہاراں نقد انعام 2015	6لاکھ30ہزار (ٹرافیاں، گھوڑا ٹرافی، ریفریشمنٹ وغیرہ)
.18	میلہ جشن بہاراں جون، 2015،	95ہزار250روپے۔
.19	فلڈ لائٹ کرکٹ میچ شہباز شریف پارک	25ہزار روپے۔
.20	گرانٹ ان ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن	25ہزار روپے۔
.21	بقیہ گرانٹ ان ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن	25ہزار روپے۔
.22	گرانٹ کراٹے تن شن	50ہزار روپے۔
.23	مٹی نندی پور، سکرین، ٹائیل، سکور بورڈ ظہور الٰہی سٹیڈیم گجرات	ایک لاکھ49ہزار روپے۔

(ج) سال16۔2015میں سپورٹس فیسٹیول منعقد نہ ہوا ہے جبکہ جشن بہاراں کے موقع پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

.1	شہباز شریف فلڈ لائٹ رمضان کرکٹ ٹورنامنٹ	ایک لاکھ54ہزار روپے
.2	جشن آزادی کبڈی میچ / ملی نغمہ مقابلہ سپورٹس ریلی شہباز شریف گراؤنڈ پارک گجرات	دو لاکھ17ہزار960روپے
.3	کرکٹ معین الدین پور کرکٹ کلب	24ہزار750روپے
.4	کبڈی میچ ظہور الٰہی سٹیڈیم	6۔ستمبر46ہزار900روپے۔
.5	ٹینکی گراؤنڈ مٹی	30ہزار روپے۔
.6	شہباز شریف کرکٹ گراؤنڈ لگایا گیا، کلب کا سامان وغیرہ	85ہزار819روپے۔
.7	کرکٹ سٹیڈیم وکٹ اور نٹ لگایا گیا جلال پور جٹاں	46ہزار روپے۔

8.	والی بال میچ شیخوپورہ	25ہزار روپے۔
9.	فٹبال گرانٹ ان ایڈ ایم پی اے چودھری شبیر کوٹلہ	ایک لاکھ 50ہزار روپے۔
10.	ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میچ ظہور الٰہی سٹیڈیم	25ہزار روپے۔
11.	والی بال میچ ظہور الٰہی سٹیڈیم	25ہزار روپے۔
12.	گجرات کبڈی ٹیم فیصل آباد گئی۔	63ہزار 200روپے۔
13.	بیڈ منٹن گرلز / بوائز گولڈ کپ جیمنیزیم ہال	1لاکھ 15ہزار روپے۔
14.	گھاس ظہور الٰہی سٹیڈیم	14ہزار 500روپے۔
15.	بلائنڈ کرکٹ ٹیم انڈیا گئی	75ہزار روپے
16.	پاکستان اسلامیہ سکول سدوال کٹ، یونیفارم وغیرہ	32ہزار 500روپے۔
17.	شہدا آرمی سکول ہاکی میچ زمیندار کالج گجرات (کرسیاں، صوفے، ساؤنڈ سسٹم)	32ہزار 450روپے۔
18.	ڈیف سکول سپورٹس گالا شوز / ٹریک سوٹ / کھانا / ریفریشمنٹ وغیرہ	12ہزار 504روپے۔ 700کھلاڑیوں کے لئے
19.	تیکوانڈو ٹیم گوجرانوالہ گئی	24ہزار 600روپے۔
20.	نٹ بال ایسوسی ایشن کرکٹ ان ایڈ	ایک لاکھ روپے۔
21.	کرکٹ میچ / ضلعی انتظامیہ جج صاحبان	90ہزار 760روپے۔
22.	نیزہ بازی کلیوال سیداں گرانٹ ایڈ	ایک لاکھ روپے۔
23.	سائیکل ریس قصور تا راولپنڈی / کھانا	25ہزار 900روپے۔
24.	ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میچ	49ہزار 700روپے۔
25.	ڈویژن بیڈ منٹن بوائز / گرلز ٹورنامنٹ جیمنیزیم ہال گجرات، کیش پرائز، ٹرافیاں، کرسیاں اور صوفے وغیرہ	ایک لاکھ 18ہزار روپے۔
26.	سامان سپورٹس پریس کلب گجرات	54ہزار 919روپے۔
27.	جشن بہاراں، نیزہ بازی	12لاکھ 95ہزار 48روپے۔
28.	بلائنڈ کرکٹ میچ ٹی ٹوئنٹی	78ہزار 500روپے۔
29.	مسل مینیا ٹورنامنٹ جیمنیزیم ہال	ایک لاکھ روپے۔
30.	باڈی بلڈرز پاکستان نقد انعام	10ہزار روپے۔

31.	جشن جلال پور جٹاں کرکٹ میچ	50ہزار روپے۔
32.	بلائنڈ کرکٹ میچ	21ہزار روپے۔
33.	تیکوانڈو ٹیم ساہیوال گئی۔	32ہزار روپے۔
34.	ڈی سی او گولڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ	50ہزار روپے۔
35.	نقد کیش بلائنڈ کرکٹ ٹینکی والی گراؤنڈ	10ہزار روپے۔

ضلع میانوالی میں معدنیات کی مقدار اور ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8782: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میانوالی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں، کہاں کہاں اور کتنی مقدار، میں ان سے سالانہ کتنی پیداوار حاصل ہوتی ہے؟

(ب) ان سے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے؟

(ج) ان کا ٹھیکہ کن کن افراد کو کب دیا گیا تھا ٹھیکہ دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(د) کیا ٹھیکیدار کے لئے کوئی مقدار مقرر ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کتنی اور کون کون سی معدنیات نکال سکتا ہے؟

(ہ) مذکورہ ٹھیکہ جات کس اتھارٹی نے دیئے تھے اور کون کون سی اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) میانوالی میں چونے کا پتھر (لائم سٹون)، سیلکا سینڈ، فائر کلے، نمک، جپسم، آئرن اور چائنا کلے، آر جیلیشیس کلے، باکسائٹ، اوکر، لیٹرائٹ، کوئلہ و عام ریت کے ذخائر موسیٰ خیل، چھپدرہ، سوائس، پائی خیل، داؤد خیل، کالا باغ، کمر مشانی، خیر آباد، چڑووالا اور مکڑوال کے علاقہ جات میں پائے جاتے ہیں ان معدنیات کی سالانہ پیداوار کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں گزشتہ تین سالوں کے دوران مندرجہ ذیل آمدن ہوئی۔

سال	آمدن(روپے)
2014-15	34,89,81,736
2015-16	11,93,99,037
2016-March,2017	25,19,82,154

(ج) پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت کوئلہ، آئرن اور باکسائٹ وغیرہ کے لائسنس معدن کی تلاش کے لئے پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر عطا کئے جاتے ہیں پھر ان لائسنس کو کارکردگی کی بنیاد پر طویل المیعاد پٹہ جات میں تبدیل کر دیا جاتا ہے تاہم اس کے علاوہ اس رقبہ جات جن میں معدن ثابت ہوا ان کو بذریعہ نیلام عام عطا کیا جاتا ہے مزید یہ کہ ادنیٰ معدنیات جن میں سینڈ سٹون، عام ریت، گریول اور سلیٹ سٹون شامل ہیں اور متعلقہ اضلاع میں بذریعہ نیلام عام لیز پر عطا کی جاتی ہیں ٹھیکیدار ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ٹھیکیدار کے لئے کسی بھی معدن کو نکالنے کی مقدار مقرر نہ ہے البتہ ٹھیکیدار الاٹ شدہ معدن کی مقدار مارکیٹ ڈیمانڈ کے مطابق پیداوار حاصل کرتا ہے اور نکالی گئی مقدار پر حکومت پنجاب کو فی ٹن رائلٹی ادا کرتا ہے تاہم ٹھیکیدار صرف وہی معدن نکال سکتا ہے۔ جس معدن کے لئے اسکو پٹہ عطا کیا گیا ہو۔

(ہ) مذکورہ پٹہ جات لائسنسنگ اتھارٹی دیتی ہے جو کہ ڈائریکٹر معدنیات اور ڈائریکٹر جنرل معدنیات ہیں لائم سٹون کے پٹہ جات الاٹ کرنے کے لئے روزنامہ دنیا، پاکستان اور نوائے وقت جبکہ عام ریت کے پٹہ جات الاٹ کرنے کے لئے روزنامہ جنگ، نوائے وقت، ایکسپریس، خبریں اوصاف اور پاکستان میں اشتہارات شائع کئے گئے تھے۔

ضلع چنیوٹ میں کھیلوں کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8937: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چنیوٹ میں نوجوانوں کے لئے سپورٹس کی کیا کیا سہولیات موجود ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) چنیوٹ میں نوجوانوں کے لئے کون کون سے سپورٹس کے مقابلہ جات ہو پائے ہیں اور آئندہ حکومت اس سلسلہ میں کیا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) چنیوٹ میں سپورٹس کی مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہیں۔

1. ہاکی گراؤنڈ چنیوٹ
2. فٹ بال گراؤنڈ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ جھمرہ روڈ
3. کرکٹ گراؤنڈ کالج چنیوٹ
4. بیڈ منٹن ہال TMA چنیوٹ
5. فٹبال گراؤنڈ بھوآنہ
6. کرکٹ گراؤنڈ بھوآنہ
7. باسکٹ بال بھوآنہ
8. والی بال بھوآنہ
9. فٹبال گراؤنڈ چک نمبر 238 ج ب بھوآنہ
10. باسکٹ بال چک نمبر 238 ج ب بھوآنہ
11. فٹبال گراؤنڈ چک نمبر 157 ج ب بھوآنہ
12. کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 223 ج ب شرقی تحصیل بھوآنہ
13. کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 14، 13 ساڑھ والا تحصیل چنیوٹ
14. چک نمبر 10 دولووالا تحصیل چنیوٹ
15. کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 144 ج ب تحصیل چنیوٹ
16. فٹبال گراؤنڈ چک نمبر 130 ج ب تحصیل چنیوٹ

(ب) چنیوٹ میں دو مرتبہ پنجاب یوتھ فیسٹیول پروگرام ہوئے مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کرکٹ 2۔ ہاکی
3۔ تیکوانڈو 4۔ کبڈی

پنجاب گیمز کرانے کے بارے میں پلاننگ / تیاری ہو رہی ہے۔

صوبہ میں سال 16-2015 میں کھیلوں پر خرچ ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9240: محترمہ شُنیلارُوت: کیاوزیر امور نوجواناں وکھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) کس کھیل پر کتنا بجٹ خرچ ہو اتفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور نوجواناں وکھیلیں(جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب میں لائم سٹون اور سینڈ سٹون سے آمدن ودیگر تفصیلات

1638: رانامنور حسین المعروف رانامنور غوث خان: کیاوزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے لائم سٹون اور سینڈ سٹون کے نیلام عام کی تفصیل سال 16-2015 کی ضلع وار بتائی جائے؟

(ب) محکمہ معدنیات پنجاب نے لائم سٹون اور سینڈ سٹون کے ضلع وار 2008، 2013 اور 2016 میں کتنے بلاک نیلام ہوئے اوران سے ضلع وار کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) نئے معدنی رولز 2016 کے تحت جو بلاک ضلع وار نیلام ہوئے ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) محکمہ معدنیات پنجاب کو جہاں پر لائم سٹون اور سینڈ سٹون سے خاطر خواہ آمدن حاصل ہورہی ہے وہاں پر لوگوں کی فلاح و بہبود، سڑکات کی بہتری اور نئے سکولوں وکالجز کے کیا اقدامات کئے جارہے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات(جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب کے اضلاع سرگودھا، چکوال، اٹک اور خوشاب میں 16-2015 میں سینڈ سٹون کے نیلام عام کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے جبکہ 2015 میں لائم سٹون کی کوئی نیلامی نہ ہوئی البتہ 2016 میں لائم سٹون کی نئی پالیسی اور سپریم کورٹ کے آرڈر

مورخہ 2016-08-03 کی روشنی میں ضلع راولپنڈی میں لائم سٹون کی نیلامی مورخہ 2016-08-19 کو منعقد کی گئی جس کے تحت مارگلہ بفرزون سے باہر 45 بلاکس عرصہ پانچ سال کے لئے نیلام کئے گئے ہیں جن کی تفصیل بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) محکمہ معدنیات پنجاب نے لائم سٹون اور سینڈ سٹون کے ضلع وار 2008، 2013 اور 2016 میں کل ضلع وار 161 بلاکس نیلام ہوئے جن کی تفصیل بطور ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ ان بلاکس سے ضلع وار درج ذیل آمدن ہوئی:

نام ضلع	لائم سٹون (2008)	سینڈ سٹون (2008)
سرگودھا	Nil	5,66,84,222/- روپے
اٹک	1,29,69,750/- روپے	Nil
راولپنڈی	4,77,500/- روپے	Nil
چکوال	17,46,750/- روپے	46,53,000/- روپے
خوشاب	20,49,000/- روپے	72,85,000/- روپے
میانوالی	21,66,250/- روپے	Nil
جہلم	--	77,10,000/- روپے
ڈی.جی.خان	5,20,000/- روپے	Nil
نام ضلع	لائم سٹون (2013)	سینڈ سٹون (2013)
سرگودھا	Nil	5,86,11,000/- روپے
اٹک	Nil	1,85,000/- روپے
خوشاب	Nil	8,30,000/- روپے
چکوال	Nil	47,55,000/- روپے
جہلم	Nil	82,10,000/- روپے
نام ضلع	لائم سٹون (2016)	سینڈ سٹون (2016)
راولپنڈی	7,73,24,810/- روپے	Nil
سرگودھا	Nil	15,82,57,500/- روپے
چکوال	Nil	70,65,000/- روپے
اٹک	Nil	1,75,000/- روپے
خوشاب	Nil	70,000/- روپے
جہلم	Nil	2,80,000/- روپے

(ج) پنجاب معدنی رولز2002میں نئی ترامیم مجریہ2016کے تحت سینڈ سٹون کے بلاکس ضلع چکوال ضلع سرگودھا، ضلع اٹک، ضلع جہلم اور ضلع خوشاب میں نیلام ہوئے جن کی ضلع وار تفصیل بطور ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) جن اضلاع سے لائم سٹون، سینڈ سٹون نکل رہا ہے ان اضلاع میں راولپنڈی، چکوال، جہلم، اٹک، خوشاب، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، اور سرگودھا شامل ہیں۔ ان علاقوں میں محکمہ معدنیات و کانکنی اپنے ذیلی ادارے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے ذریعے مائینز ورکرز کی فلاح و بہبود کے لئے تعلیم، صحت، واٹر سپلائی اور رہائش کے شعبہ میں سہولیات مہیا کر رہا ہے جس کی تفصیل برائے سال16-2015ضمیمہ (ر)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

راولپنڈی: تحصیل ٹیکسلا میں کھیلوں کے فروغ سے متعلقہ تفصیلات

1806: حاجی ملک عمر فاروق: کیاوزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں سال16۔2015اور17۔2016میں حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ب) مذکورہ بجٹ کن کن مدات میں خرچ کیا گیا؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں گزشتہ سال ہونے والے سپورٹس فیسٹیول میں کتنے اخراجات ہوئے، ہر ایونٹ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) سال16-2015کے لئے پنجاب حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے30لاکھ روپے مختص کئے۔

سال17-2016کے لئے پنجاب حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے10لاکھ 60ہزار روپے مختص کئے۔

(ب) سال16-2015میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

سال17-2016 میں کل 2لاکھ 84ہزار 50روپے خرچ کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے
:

1. بینرز، پین، برائے والی بال ٹورنامنٹ-/91050روپے
2. انعامات-/93500روپے
3. نقد انعامات-/99500روپے

ٹوٹل-/284050روپے

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں گزشتہ سال کوئی سپورٹس فیسٹیول نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! کچھ رپورٹیں ہیں اس کے بعد آپ بات کرنا۔ کل معزز ممبر نے ایک issue raise کیا تھا کہ اس پر کمیٹی constitute کی جائے تو میں نے درج ذیل ممبران پر مشتمل یہ کمیٹی constitute کر دی ہے۔

1. انجینئر قمر الاسلام راجہ، ایم پی اے
2. رانا محمد ارشد، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر
3. محترمہ مہوش سلطانہ، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن
4. میاں مرغوب احمد، ایم پی اے
5. چودھری محمد اکرام، ایم پی اے
6. چودھری اشرف علی انصاری، ایم پی اے
7. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے
8. سید حسین جہانیاں گردیزی، ایم پی اے
9. قاضی عدنان فرید، ایم پی اے

10. میاں محمد اسلم اقبال، ایم پی اے

11. سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے

اس کے علاوہ concerned minister بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوگا۔ یہ کمیٹی ایک مہینے کے اندر اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014، میڈیکل سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی، بے ضابطگیوں کے الزام کے حوالے سے اٹھائے گئے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 7148، 3559 اور زیرو آور نوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

(1) The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014. (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)

(2) Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.

(3) Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(4) Starred Question No.3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347)

(5) Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(6) Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)

(7) Zero Hour No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014. (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)

(2) Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.

(3) Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(4) Starred Question No.3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347)

(5) Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(6) Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)

(7) Zero Hour No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1) The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014. (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)
2) Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.
3) Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
4) Starred Question No.3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347)
5) Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
6) Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)

7) Zero Hour No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد انیس قریشی مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد افضل گل مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350 اور 8872 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد افضل گل: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

(1) The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq MPA (W-299)

(2) Starred Question No.7350 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (271)

(3) Starred Question No.8872 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq MPA (W-299)

(2) Starred Question No.7350 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (271)

(3) Starred Question No.8872 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

(1) The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq MPA (W-299)

(2) Starred Question No.7350 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (271)

(3) Starred Question No.8872 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

زیرو آور نوٹس نمبر 175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب آصف محمود: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Zero Hour No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Zero Hour No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Zero Hour No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: باؤ اختر علی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 7108، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

باؤ اختر علی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

(1) Starred Question Nos.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(2) Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(3) Starred Question No.7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) Starred Question Nos.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(2) Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(3) Starred Question No.7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

(1) Starred Question Nos.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(2) Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(3) Starred Question No.7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مراد راس: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.8383 asked by Mr. Asif Mehmood,
MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8383 asked by Mr. Asif Mehmood,
MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8383 asked by Mr. Asif Mehmood,
MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: قاضی احمد سعید مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ میں مجالس قائمہ کی reports پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کروالوں پھر

آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دوں گا تو اب آپ مجھے بات کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاہور ہائی کورٹ نے کل پھر ایک تاریخ ساز فیصلہ سُنایا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے دورُکنی بنچ نے یہ فیصلہ سُنایا ہے جس کی سربراہی چیف جسٹس منصور علی شاہ کر رہے تھے۔ انہوں نے شریف خاندان کی شوگر ملوں کی منتقلی کے فیصلے کو illegal اور غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اسے مسترد کر دیا ہے۔ ہم عدلیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ پاکستان کے کروڑوں عوام جو کہ پسے ہوئے ہیں اور جنہیں کہیں سے بھی انصاف نہیں مل رہا تھا اب انہیں اعلیٰ عدلیہ نے انصاف دینا شروع کر دیا ہے۔ اب مقتدر حلقوں کا countdown شروع ہو گیا ہے اور عدالتیں جرأت مندانہ انداز سے merit پر جمہوریت کے اصل ثمرات عام آدمی کو پہنچا رہی ہیں۔ حکمران خاندان صرف اپنے ہی گرد ساری جمہوریت کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ان فیصلوں سے وسائل کی منصفانہ تقسیم اور
عام آدمی کی زندگی کو relief ملنے کی امید پیدا ہوئی ہے تو جناب میں آپ سے یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ ہم نے وزیر اعلیٰ کے خلاف ایک reference آپ کے پاس پیش کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ sub-judice ہے تو میں اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اب عدالت کی طرف سے فیصلہ آ گیا کہ یہ conflict of interest تھا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے oath سے رُوگردانی کی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے oath لیا تھا کہ عوامی اور قومی مفادات کے اوپر اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح نہیں دیں گے لیکن غیر آئینی طور پر ایک استثناء لیتے ہوئے اپنے ہی خاندان کی تین ملیں جس میں اُن کی بیگم صاحبہ اور اُن کے سارے بچے اُن ملوں کے ڈائریکٹرز ہیں تو بات یہ ہے کہ دنیا کے کس ملک میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک وزیر اعلیٰ قانون کی دھجیاں اُڑائے؟ یہ بات میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ یہ عدلیہ کہہ رہی ہے کہ انتظامیہ نے 8۔ مئی 2015 سے لے کر فروری 2017 تک آٹھ سے زائد مرتبہ عدالتی حکم امتناہی کی خلاف ورزی کی اور عدالت سے جھوٹ بھی بولا۔ ملز انتظامیہ کی طرف سے عدالتی فیصلوں کو ہوا میں اُڑایا گیا، یہ اس سارے معاملے کا سیاہ ترین پہلو ہے۔ سپریم کورٹ کا double bench کسی شخص کے بارے

میں اگر اس طرح کے remarks دے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم reference دوبارہ take up کرتے ہیں یا میں وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو مشورہ دوں گا کہ بجائے اس کے کہ آپ reference کے نتیجے میں de-seat ہوں تو آپ مستعفی ہو جائیں۔ میاں محمد نواز شریف کو ساری قوم کہتی رہی کہ آپ استعفیٰ دے دیں لیکن وہ بضد رہے اور بلآخر سپریم کورٹ نے انہیں نااہل کر دیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ایسے بات نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ایک اچھی روایت ڈالنی چاہئے۔ میاں محمود الرشید سینئر پارلیمنٹیرین ہیں وہ تقریر فرما رہے تھے اور ہم بڑے غور سے سُن رہے تھے اب اخلاقی طور پر ہماری بات بھی سُن لیں۔ میاں صاحب! کل آپ اپنی طرف سے ہمیں بڑا پُر مغز بھاشن دے رہے تھے کہ الیکشن کمیشن نے فلاں کو نوٹس جاری کر دیا، فلاں کو نوٹس جاری کر دیا۔ میاں صاحب! پرسوں سے آپ کو بھی نوٹس جاری ہوا ہے اور آج کے تمام اخبارات میں یہ خبر ہے۔ دوسرے کی آنکھ کا تنکا وہ نکال سکتا ہے جس کی اپنی آنکھ میں شہتیر نہ ہو۔ آپ کی اپنی آنکھ میں شہتیر ہے اس لئے آپ دوسرے کی آنکھ کا تنکا نہیں دیکھ سکتے لہٰذا پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نکالیں اُس کے بعد جواب دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اختلاف کی طرف سے وزیراعلیٰ کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب کی بات بھی سُننے دیں کیونکہ ایسے اچھا نہیں لگتا۔
Order please, order please, order in the house.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہماری خواتین بہنیں آرام سے بیٹھیں۔ ہم ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں جا رہے ہیں اُس کے لئے ہمارے پاس 30 دن کا وقت ہے اور اُس کے بعد کوئی فائنل فیصلہ آتا ہے تو پھر اس پر بات کریں لیکن انتہائی دُکھ اور شرم کی بات ہے کہ ہم دوسروں کی بات کرتے ہیں لیکن اپنی طرف نہیں دیکھتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے وزیراعلیٰ کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر! روزنامہ "دُنیا" کے صفحہ نمبر 8 پر خبر کے مطابق الیکشن کمیشن آف پاکستان نے میاں محمود الرشید کو نوٹس جاری کیا ہے اور یہ اخبار بھی میرے پاس ہے۔ میاں صاحب پہلے اپنی بات کرتے ہیں اور جب ہماری طرف سے جواب کی باری آتی ہے تو اپنے پیچھے سے ایک چھوٹے سے بچے سے شرارت کراتے ہیں کہ شور و واویلا کرو یا پھر اُٹھ کر کورم point out کر دو۔ میاں صاحب بڑے senior parliamentarian ہیں ان کو یہ زیب نہیں دیتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔ آپ کو کچھ خیال کرنا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری ان سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے ملک کے اداروں کو ذاتی دسترس میں نہ لائیں کیونکہ یہ بڑی غلط روایت ڈال رہے ہیں۔ میں آخر میں میاں محمود الرشید کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں:

اکثر دھوکا دے جاندے نیں
شکلوں ویکھے جاپے لوگ
تے سانوں آکے راہواں دسن
اپنے گھروں گواچے لوگ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please, order in the House

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جہانگیر ترین ایک قبضہ گروپ ہے انہوں نے زمین داروں کے پیسے دینے ہیں۔ یہ ایک شوگر مافیا ہے جب انہوں نے دیکھا کہ زمین داروں کے لئے ایک اور مل آگئی ہے تو انہوں نے پراپیگنڈا کیا۔ آج میاں محمد شہباز شریف تو غریب کی بات کرتا ہے، میاں محمد شہباز شریف کسان کی بات کرتا ہے اور یہ عدالتوں کے اشتہاری لوگ ہیں جو یہودی لابی سے فنڈ اکٹھا کرتے ہیں۔ محمد عمران خان نیازی اور مخدوم شاہ محمود قریشی نے UK سے اربوں روپیہ اکٹھا کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کی ترقی کے دشمن ہیں، خیبر پختونخوا عوام کے قاتل ہیں اور آج ان کو

این اے-120 میں شکست نظر آ رہی ہے جس کی وجہ سے یہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ 17- ستمبر کو لاہور میں رہنے والے، داتا کی نگری والے میاں محمد نواز شریف کو دوبارہ فتح سے کامیاب کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف نعرے بازی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب مظہر عباس راں کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید کی ہے۔ جی، قاضی صاحب!

سپرنٹنڈنٹ پراجیکٹ ہائی وے سنٹرل زون لاہور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 16- اگست 2017 کو مفاد عامہ کے حوالے سے ایک کام کے سلسلہ میں تحریری درخواست لے کر جناب خالد جاوید چیف انجینئر ہائی وے سنٹرل زون لاہور کے دفتر گیا۔ انہوں نے میری درخواست ڈپٹی چیف انجینئر ہائی وے سنٹرل زون لاہور کو مارک کر کے بھجوا دی۔ ڈپٹی چیف انجینئر نے مسٹر آصف بٹ سپرنٹنڈنٹ پراجیکٹ پنجاب ہائی وے سنٹرل زون لاہور کو بلایا اُسے میرے کام کا کہا۔ میں جب آفیسر موصوف کے کمرہ میں پہنچا اور مسٹر آصف بٹ کے ساتھ بیٹھ گیا وہاں پہلے سے ایک کبیر نامی شخص ساکن ضلع بھکر بیٹھا ہوا تھا اس شخص نے اپنی درخواست مذکورہ سپرنٹنڈنٹ کو دی ہوئی تھی جس پر وہ تکرار کر رہا تھا کہ میرا کام کرو، جس کے جواب میں مسٹر آصف بٹ سپرنٹنڈنٹ

پراجیکٹ پنجاب ہائی وے سنٹرل زون لاہور نے کہا تم جس قانون کی بات کرتے ہو وہ قانون "بے شرموں کا بنایا ہوا ہے" میں اس قانون کے مطابق کام نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی مرضی کروں گا، سپرنٹنڈنٹ موصوف نے یہی الفاظ تین مرتبہ کمرے میں میرے سامنے دہرائے جس پر میں خاموش نہ رہ سکا میں نے آفیسر موصوف سے کہا کہ آپ جس قانون کی بات کرتے ہیں اس کو صوبائی اسمبلی پنجاب کے معزز ممبران نے منظور کیا ہے آپ کس طرح صوبہ بھر کے اعلیٰ ایوان اور معزز ممبران کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کر سکتے ہیں آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔ جس پر آفیسر موصوف مزید سیخ پا ہو گیا، اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا میں نے آپ جیسے کئی ایم پی ایز دیکھے ہوئے ہیں۔ روزانہ ہمارے آگے پیچھے دھکے کھاتے رہتے ہیں آپ ممبر اسمبلی ہیں تو میں کیا کروں، آپ نے جو کچھ میرے خلاف کرنا ہے کر لیں، میں نے کہا آپ میرا استحقاق مجروح کر رہے ہیں، آپ کو ایک عوامی نمائندہ کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے، موصوف آفیسر نے کہا مجھے آپ کے کسی استحقاق کی کوئی پروا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور عوامی مسائل کے حل کے لئے سرکاری دفاتر جا کر وہاں اُن سے ملنا ہوتا ہے۔ اگر ایک سرکاری آفیسر ایک عوامی نمائندہ کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے تو وہ عام آدمی کا کام کرنا تو درکنار اس کا جینا بھی محال کر دیتا ہے۔

جناب سپیکر! آفیسر موصوف کے میرے ساتھ ہتک آمیز روّیہ اختیار کرنے، معزز ایوان اور اراکین اسمبلی کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں قاضی صاحب کی تحریک کے بارے میں بات کروں، قاضی صاحب کو ایک اور تحریک استحقاق دینی چاہئے کیونکہ ان کو آدھ گھنٹہ اپنی تحریک ہی پیش نہیں کرنے دی گئی۔ ان کے ساتھیوں نے شکست کے خوف

سے اتنا شور مچایا ہے کہ ہمیں کچھ پتا نہیں چلا کہ یہ کیا پڑھ رہے تھے۔ یہ ان کے خلاف بھی ایک تحریک استحقاق دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اس تحریک استحقاق کے بارے میں بات کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! قاضی صاحب کی اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کی جائے گی۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب ممبران کی رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم، ایم پی اے، ڈبلیو-327 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 اور 10- مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ راحیلہ انور

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ راحیلہ انور، ایم پی اے، ڈبلیو-357 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 اور 10- مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی- 73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10- مارچ، 28- اپریل 7 تا 15- جون اور 11 تا 15- ستمبر 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فرزانہ بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فرزانہ بٹ، ایم پی اے، ڈبلیو- 310 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10- مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عذرا صابر خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عذرا صابر خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔330 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13۔ مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ ذکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شبینہ ذکریا بٹ، ایم پی اے، ڈبلیو۔326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14۔ مارچ، 6 اور 8۔ جون 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، پی پی۔236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 اور 17۔ مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) ایم پی اے، پی پی-130 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6 تا 10- مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد شاویز خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد شاویز خان، ایم پی اے، پی پی-17 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 تا -17- مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے، ڈبلیو-320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20- مارچ اور 24 تا 28- اپریل 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب اعجاز حسین بخاری کی تحریک استحقاق ہے۔ (قطع کلامیاں)
شاہ صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق کل پڑھ لیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ آج Private Members Day ہے اور آج ممبران کی قراردادیں پیش ہونی ہیں۔ مجھے 9- ستمبر کو اسمبلی کی طرف سے اطلاع ملی کہ قراردادوں کے لئے جو قرعہ اندازی ہونی ہے وہ 7 یا 8- ستمبر کو ہونی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ اس سسٹم کو بہتر کیا جائے کہ ہمیں وقت سے پہلے اطلاع ملے تاکہ ہم آکر یہاں بات کر سکیں اور قرعہ اندازی میں شامل ہو سکیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: چلیں، آئندہ اس بات کا خیال رکھا جائے۔ جی، اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 17/455 کا جواب دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

چیف انجینئر کی جانب سے نوٹیفکیشن کے باوجود گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں کو پانی کی سپلائی بحال نہ کرنا

(---جاری)

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! گوجرانوالہ ڈویژن یو سی کی حدود میں گندم کی کٹائی کا سیزن چل رہا تھا جس کی وجہ سے علاقہ زمینداران نے نہری پانی کی ڈیمانڈ نہیں کی تھی تاکہ وہ اپنی فصلوں کی کٹائی کر سکیں۔ علاقے کے زمینداروں کی اس ڈیمانڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر دوامی نہروں میں نہری پانی کی سپلائی نہیں دی گئی تھی کیونکہ ان اضلاع میں چاول کی فصل کاشت ہوتی ہے لہٰذا اس فصل کے لئے زمینداران نے پانی کی ڈیمانڈ نہ کی تھی۔ کٹائی کے ختم ہوتے ہی گوجرانوالہ ریجن

کی غیر دوامی نہروں میں ڈیمانڈ کے مطابق نہری پانی کی سپلائی بحال کر دی گئی۔ غیر دوامی نہروں میں پانی کی سپلائی سال 17-2016 کی تفصیل منسلک ہے۔

جناب سپیکر! مزید یہ کہ چند لوگوں کی ڈیمانڈ پر گندیاں راجباہ اور نڈا راجباہ پا میں تھوڑا سا پانی مورخہ 20-05-2017 کو چھوڑا گیا تھا لیکن موگہ جات بند ہونے کی وجہ سے سارا پانی ٹیل پر چلا گیا اور لوگوں کے بھرپور احتجاج پر مورخہ 22-05-2017 کو یہ نہریں بند کرنا پڑیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 593/17 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک پیش کرنے سے پہلے ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو ایک معاملہ MCAT اور ECAT کے حوالے سے debate ہوا تھا وہ یقیناً بہت ہی گھمبیر مسئلہ ہے اور جنوبی پنجاب بہاولپور اس سے کافی متاثر ہوا ہے۔ آپ نے اس حوالے سے سپیشل کمیٹی constitute کر کے بہت اچھا کیا ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ میرا نام بھی اس کمیٹی میں شامل کرنے کا حکم فرما دیں اور اس کے لئے کوئی time limit بھی کر دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں نے اس کے لئے time limit کر دی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا نام بھی مہربانی کر کے اس کمیٹی میں شامل کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کا نام بھی کمیٹی میں شامل کر دیں۔ ڈاکٹر صاحب! کیا میں اپنا نام بھی اس کمیٹی میں شامل کروا لوں؟

سلامت پورہ لاہور میں واٹر سپلائی کا منصوبہ تاخیر کا شکار

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 17۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور سلامت پورہ کے علاقہ میں واٹر سپلائی کا مسئلہ حل کرنے کی بجائے تاخیری حربے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ متعدد بار واسا کو آگاہ کرنے کے باوجود اس طرف توجہ نہیں دی جا رہی جبکہ کینال بنک سکیم میں نیا ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ

بھی کئی ماہ گزرنے کے بعد مکمل نہیں کیا جا سکا۔ انہوں نے کہا صاف پانی کی فراہمی نہ ہونے سے علاقے کے مکینوں کو شدید مشکلات اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور واٹر فلٹریشن پلانٹس میں فنی خرابیوں اور صفائی نہ ہونے سے گندا بدبودار پانی استعمال کرنے سے مکین خطرناک امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ فلٹریشن پلانٹس کی مرمت اور گندے پانی کے حوالے سے بھی شکایات کرنے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ انہوں نے ایم ڈی واسا سے مطالبہ کیا ہے کہ علاقے میں صاف پانی کی فراہمی کے علاوہ کینال بنک میں ٹیوب ویل کی فوری تنصیب کا عمل شروع کروایا جائے جبکہ نئی واٹر سپلائی کی لائینیں بھی بچھائی جائیں تاکہ مکینوں کو پانی کی فراہمی کے حوالے سے کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 594/17 جناب محمد سبطین خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ اس کمیٹی میں متعلقہ منسٹر بھی شامل ہیں اور ایک شاید مزید ممبر بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔

لاہور سمیت صوبہ بھر میں متعدد پرائیویٹ ہسپتالوں کے بلڈ بنکس میں مطلوبہ درجہ حرارت نہ ہونے کا انکشاف

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 15-جون 2017 روزنامہ "جہان پاکستان" کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں متعدد پرائیویٹ ہسپتالوں کے بلڈ بنکس میں مطلوبہ درجہ حرارت میں بلڈ بیگز نہ رکھنے سے بلڈ کی استعداد اور افادیت کم ہو جاتی ہے لیکن محکمہ کی ٹیمیں مسلسل نگرانی کرنے سے قاصر ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں بلڈ بنکس کی checking کا ایک معیار قائم ہے اور یہاں بلڈ ٹرانسفیوزن آفیسر (بی ٹی او) تعینات ہوتے ہیں جو یہاں کوالٹی اور خون کی استعداد کو مانیٹر کرتے ہیں لیکن پرائیویٹ ہسپتالوں میں جو اچھے ہسپتال ہیں وہاں تو بلڈ بنکس بہتر انداز میں کام کرتے ہیں لیکن جو ہسپتال چھوٹے لیول کے ہوتے ہیں وہاں بلڈ بنکس میں parameters کو follow نہیں کیا جاتا۔ بعض

ہسپتالوں میں بلڈ کی سٹوریج کے لئے جو مناسب درجہ حرارت چاہئے ہوتا ہے اس کو بھی follow نہیں کیا جاتا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر بھی جناب محمد سبطین خان کی ہے لیکن وہ اب پڑھی نہیں جا سکتی لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/596 جناب احمد خان بھچر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ہیپاٹائٹس سی کی ادویات مریضوں کے گھر پہنچانے کا منصوبہ تاخیر کا شکار

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 16- جون 2017 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق محکمہ صحت پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ نے گزشتہ سال ہیپاٹائٹس سی کی ادویات ہسپتالوں میں فراہم کرنے کے بجائے مریضوں کے گھر پر کوریئر کمپنی کے ذریعے بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا جس کے بعد 90 ہزار مریضوں کے لئے ادویات خریدنے و مریضوں کے گھر پر پہنچانے کے لئے ایک کمپنی کے ساتھ ٹینڈر ہوا لیکن مریضوں کے گھر پر بھیجنے کا کام تاحال شروع نہیں ہو سکا جبکہ مختلف ہسپتالوں میں رجسٹرڈ ہزاروں مریضوں کا ڈیٹا بھی ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے ہسپتالوں سے حاصل کر لیا ہے لیکن چھ ماہ گزرنے کے باوجود کسی مریض کو کچھ نہ ملا حالانکہ 80 کروڑ سے زائد کی ادویات خریدی جا چکی ہیں حکومت پنجاب فوری طور پر اس معاملے کا سختی سے نوٹس لے تاکہ ہزاروں جانوں کو بچانے کی سبیل ہو سکے۔ مناسب ہو گا کہ ہیپاٹائٹس کی ادویات کا جلد از جلد بندوبست کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر میاں خرم جہانگیر وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک

التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! کیا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر صحیح اور genuine ہو گا؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جی، بالکل صحیح ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو ابھی دیکھتے ہیں۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 604/17 محترمہ خدیجہ عمر اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں داخلے کو سنٹرلائز کرنے کی پالیسی کو ختم کرنے کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" کی اشاعت مورخہ 19۔ جون 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب حکومت پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں داخلے کو centralize کرنے کی پالیسی کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر ختم کرتی ہوئی نظر آرہی ہے جو کہ پچاس لاکھ سے زیادہ ہوں گے لے کر داخلہ دیں گے جبکہ سالانہ فیس بھی 9 لاکھ سے 15 لاکھ سالانہ ہو گی حالانکہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل نے پورے ملک کے پرائیویٹ کالجز میں ایڈمیشن فیس 6 لاکھ مقرر کی تھی۔ پچھلے سال وزیراعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ PMDC کی اس پالیسی پر عملدرآمد کروانے والا پنجاب پہلا صوبہ ہو گا۔ عوام الناس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو کھلی لوٹ کھسوٹ سے ہونہار طلباء اور ان کے والدین کو بچائیں اور میرٹ کو فروغ دیا جائے اور صرف جائز فیس اور داخلہ فیس پر میرٹ کی بنیاد پر داخلے دیئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا۔

جناب سپیکر: اب میں آگے چلا گیا ہوں لیکن اس وقت کون سی نماز ہے کیونکہ ابھی تو اذان ہی نہیں ہوئی؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نماز کا وقت 12 بج کر کچھ منٹ پر شروع ہو جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب ہم قراردادیں لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بڑی اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم سوالات بڑی محنت سے تیار کرتے ہیں اور اس کے evidence collect کرتے ہیں لیکن زیادہ تر سوالات reject ہو جاتے ہیں۔ ایک سوال بے نظیر بھٹو ہسپتال میں ادویات کے بارے میں تھا اور دوسرا میرے حلقے میں ڈویلپمنٹ کے منصوبوں کے بارے میں تھا لیکن میرے یہ دونوں سوالات reject ہوئے ہیں۔ یہ دونوں public interest کے سوالات تھے جو reject ہوئے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایک تو ویسے ہی ہماری بات نہیں سنی جاتی لیکن اگر سوالات کے جوابات بھی حکومت نہیں دینا چاہتی تو پھر ہمارا اس ایوان میں آکر بیٹھنا اور وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ یہ دونوں انتہائی عوامی اہمیت کے حامل سوالات ہیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! یہ سوالات Rules کے مطابق deal ہوتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ کون سے Rules ہیں؟ اگر میں نے ہسپتال اور اپنے حلقے کے ترقیاتی کاموں کے بارے میں پوچھا ہے تو اس میں reject کرنے والی کون سی بات ہے؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ اپنے سوالات کی کاپی دیں، ہم ان کو چیک کروائیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا میں اپنے حلقے کے کاموں کے بارے میں یہاں نہ پوچھوں؟

جناب سپیکر: جی، یہ آپ کی مناسب بات نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بات کیوں مناسب نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ آپ ایسے نہ کریں۔ کیا یہ آپ کو واپس بھیجا گیا ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا مجھے جعلی ادویات کے بارے میں سوال پوچھنے کا حق نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں یا کیا مجھے اپنے حلقے میں ہونے والے کاموں کے بارے میں پوچھنے کا حق نہیں ہے؟ یہ کون سا Rule ہے جو ان سوالات کو reject کر رہا ہے کیونکہ مجھے reject کر کے لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں اس کو دوبارہ چیک کرواتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے finally مجھے موقع دیا۔ میں گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور یہ اسمبلی بھی ہمارے لئے قابل احترام ہے لیکن آپ مجھے یہ بتایئے کہ ہم اپوزیشن کے لوگ ہیں جیسے عارف عباسی صاحب نے بات کی کہ ہمیں وہاں پر کسی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی یا کسی بھی جگہ پر نہیں بلایا جاتا تو پھر یہی فورم بچتا ہے جہاں پر ہم اپنے مسائل کو highlight کر سکیں۔ میں نے اس اسمبلی کے اندر Rules of Procedure میں مختلف ترامیم جمع کروائی تھیں، پرائیویٹ بل جمع کروائے اور ایک تحریک التوائے کار پچھلے سال اگست

سےpendingچلی آ رہی ہے لیکن ان کا یہاں کوئی نام ہی نہیں لیتا۔ مجھے آپ بتائیں کہ ہم نے کس فورم پر جا کر یہ باتیں کرنی ہیں اگر آپ ہمارا خیال نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا؟ میری یہrequestہے کہ جو اسمبلی میںbusinessجمع ہوتا ہےkindlyاُس کے جواب کا اتا پتا بتا دیا کریں کہ وہ کدھر گیا؟

جناب سپیکر: جی، کیوں اتا پتا نہیں ہوتا، ایسے نہیں ہو سکتا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں پر ممبران اسی لئے نہیں آتے لیکن جو آتے ہیں اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھےpagesدیں میں خود چیک کرواؤں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں پانچ منٹ کے لئے باہر گیا تھا۔

جناب سپیکر: جب آپ کا نام پکارا تھا تب آپ نہیں تھے۔ یہ آپ ہی کی قرار دادیں ہیں۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا 15 منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 13۔ ستمبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ، 13۔ ستمبر 2017

(یوم الاربعاء، 21۔ ذوالحج 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 3

165

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات آبکاری و محصولات، انسداد منشیات، ٹرانسپورٹ اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

(i) قواعد وانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 (9 بابت 2017)؛
2. آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017)؛
3. آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمنل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017)؛

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2017 (9 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 (9 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 20۔ جون 2017 میں مورخہ 18۔ ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 21۔ جون 2017 میں مورخہ 19۔ ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

166

3۔ آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 22۔ جون 2017 میں مورخہ 20۔ ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے

۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

167

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

بدھ، 13- ستمبر 2017

(یوم الاربعاء، 21- ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَوۡمَ نَدۡعُوا۟ كُلَّ
أُنَاسِۭ بِإِمَـٰمِهِمۡۖ فَمَنۡ أُوتِىَ كِتَـٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ يَقۡرَءُونَ
كِتَـٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِى هَـٰذِهِۦٓ أَعۡمَىٰ فَهُوَ
فِى ٱلۡـَٔاخِرَةِ أَعۡمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾

سورۃ بنیٓ اسرآئیل 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہو گا (71) اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور (72)

وماعلینا الاا بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
درُود اُن پر سلام ان پر سلام ان پر درُود ان پر
میری نعتیں سجاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ جات آبکاری و محصولات، انسداد منشیات، ٹرانسپورٹ اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات ان کے جوابات

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات، ٹرانسپورٹ اور سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8351 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کر دیتے ہیں اور اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8339 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8339: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں سال 16-2015 میں (یکم جولائی 2015 سے 30۔ جون 2016) تک کس کس تاریخ کو MVE نے گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا اور ایک روز میں کتنی گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا ان میں سے کتنی گاڑیوں کو فٹ قرار دیا گیا اور کتنی گاڑیوں کو reject کیا گیا؟

(ب) MVE کس کس قسم کی گاڑیوں کا فٹنس کے لئے معائنہ کرتے ہیں اور سالانہ کتنی گاڑیوں کو چیک کرنے کا ٹارگٹ ہوتا ہے؟

(ج) مالی سال 16-2015 میں کتنی گاڑیاں بہاولپور میں رجسٹرڈ ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری DRTA بہاولپور سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے:

موٹر وہیکلز ایگزامینر بہاولپور کے دفتری ریکارڈ کے مطابق یکم جولائی 2015 سے 30۔ جون 2016 تک کل 217 دنوں میں 15,847 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا اور ان میں سے 1,448 گاڑیاں مکینیکلی فٹ نہ ہونے کی وجہ سے reject کی گئیں اور 14,399 گاڑیوں کو معائنہ کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا۔ اس طرح اوسطاً 73 گاڑیاں روزانہ چیک کی گئیں جن میں سے 66 گاڑیوں کو فٹ اور سات گاڑیوں کو reject کیا گیا۔ تاریخ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موٹر وہیکلز ایگزامینر (MVE) فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے ہر قسم کی کمرشل گاڑیوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ جبکہ گاڑیوں کو چیک کرنے کے لئے کوئی ٹارگٹ نہیں ہوتا۔

(ج) اس ضمن میں متعلقہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے:
دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بہاولپور کی رپورٹ کے مطابق دوران سال یکم جولائی 2015 سے لے کر 30۔ جون 2016 تک 747 کمرشل گاڑیاں اور 847 رکشے رجسٹرڈ ہوئے۔ اس کے علاوہ 1252 پرائیویٹ کاریں اور 44077 موٹر سائیکل رجسٹرڈ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (الف) پر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ مالی سال یکم جولائی 2015 سے 30۔ جون 2016 تک 1448 گاڑیوں کو mechanically unfit ہونے کی وجہ سے reject کیا گیا۔ میں نے وزیر موصوف سے یہ پوچھا ہے کہ جو گاڑیاں یہ unfit کر دیتے ہیں اس کا کوئی ریکارڈ رکھتے ہیں یا وہ صرف certify کرتے ہیں کہ یہ گاڑی unfit ہے، دوبارہ سڑکوں پر چلی جائے اور وہ accident کا باعث ہو؟ یہ unfit گاڑیوں کی مانیٹرنگ کا محکمے کے پاس کیا mechanism ہے کہ مالکان اس کو fit کروا لیں لہذا اس کی وضاحت فرمائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ unfit گاڑیوں کا mechanism یہ ہے کہ جب کوئی گاڑی چیک کروانے کے لئے آتا ہے تو جو گاڑی mechanically fit ہوتی ہے اُس کو سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے اور جو unfit گاڑی ہوتی ہے وہ ریکارڈ میں آجاتی ہے لہٰذا جب وہ گاڑی دوبارہ آتی ہے تو ریکارڈ کو چیک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تیسری بار پھر وہ گاڑی unfit ہو جائے تو اس کو بند کیا جاتا ہے، اس کے بعد دوبارہ unfit ہو تو پھر ہمیشہ کے لئے گاڑی کو بند کر دیا جاتا ہے اور پھر اُس کو سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جاتا۔ جو گاڑیاں unfit ہوئی ہیں اُن کا تمام تر ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے جو میں پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ وہ ریکارڈ اُن کو بتا دیں کہ اتنی گاڑیاں unfit ہیں اور اس میں دوبارہ اتنی گاڑیوں کو بند کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری جو جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وہ اچھا جواب دے رہے ہیں، کیا کرتے ہیں آپ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ جواب ہمیشہ اچھا ہی دیتے ہیں لیکن اب I.T کا زمانہ ہے۔ انہوں نے جو گاڑی unfit کر دی تو پھر اُس کا مالک گاڑی کو لے کر ایک سال بعد آئے گا، دوسری دفعہ بھی یہ اس کو unfit کر دیں گے کہ تمہاری گاڑی unfit ہے لہٰذا اس کو ٹھیک کرواؤ۔ جب تیسری دفعہ وہ آئے گا تب اس کی گاڑی کو بند کریں گے حالانکہ وہ دو سال unfit گاڑی لے کر سڑکوں پر پھرتا رہے گا اور accident کرے گا تو یہ کیا مینجمنٹ ہے؟ اس مینجمنٹ کو improve کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اس وقت 19ویں صدی میں نہیں بیٹھے ہوئے لہٰذا گاڑی کی مانیٹرنگ ہونی چاہئے کہ وہ اس کو fit کروا رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! 19ویں صدی میں آپ کے پاس I.T آگئی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ آگے ترقی کی بات کریں کیونکہ یہ وہی گھسا پٹا نظام ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی یہ اچھی تجویز ہے بہرحال وہ بعد میں بات کریں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو شاہ صاحب پوچھ رہے ہیں اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے ترقی کی بات کی ہے تو یہ already discuss ہو چکا ہے۔ ہم اس فرسودہ نظام کو ختم کرنے جا رہے ہیں جس کے بعد ایک Vehicle Inspection and Certification System شاہدرہ کے پاس جبکہ دوسرا لاہور میں کام رہا ہے۔ VICS کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر تک تمام اضلاع میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم رائج کر دیا جائے گا۔ اگر یہ پوچھنا چاہیں تو میں ان کو جگہ بھی بتا دیتا ہوں کہ بہاولپور میں کس جگہ پر یہ بنا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جیسے یہ سسٹم کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ ہم لا رہے ہیں تو یہ سسٹم کب تک in practice ہو جائے گا اور کیا یہ صرف لاہور میں ہو گا؟

جناب سپیکر: انہوں نے دسمبر تک کا کہہ دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں ان سے پوچھوں گا کہ یہ سسٹم پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی جائے گا یا صرف لاہور میں ہی رہے گا؟ جیویں اٹھّاونڈے ریوڑیاں تے مڑ مڑ اپنیاں نوں یعنی ہر شے لاہور اچ ای تے اسیں وی ایتھے ای وسدے آں۔

جناب سپیکر: لاہور میں شروع کر لیا ہے تو باقی شہروں میں بھی کریں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بات کی ہے کہ تمام ریکارڈ ان کے پاس بھی موجود ہے، اسمبلی میں جمع کروا دیا گیا ہے اور میری فائل میں بھی موجود ہے۔ یہ VICS کی بات کر رہے ہیں تو بہاولپور میں VICS کے لئے صوبائی حکومت کی ملکیت زمین سے یزمان روڈ پر 20 کنال بہاولپور شہر سے تقریباً 14 کلو میٹر پر لی گئی ہے جس کے ساتھ چائلڈ پروٹیکشن کمپلیکس بھی ہے اور انشاء اللہ یہ دسمبر تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اللہ کرے گا کہ یہ دسمبر تک مکمل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ ان کی تعریف کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، میں تسلیم کرتا ہوں۔ اب جز (ج) کی طرف آتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ بہاولپور میں یکم جولائی 2015 سے 30- جون 2016 تک کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں؟ انہوں نے بتایا ہے کہ 747 کمرشل گاڑیاں، 847 رکشے، 1252 پرائیویٹ گاڑیاں اور 44077 موٹر سائیکل رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ ہر سال سڑکوں پر اتنی بڑی تعداد میں گاڑیوں کی فوج ظفر موج آرہی ہے تو کیا محکمہ اس حوالے سے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو رپورٹ بھیجتا ہے کہ اتنی گاڑیاں سڑکوں پر آگئی ہیں لہٰذا سڑکوں کا بھی بندوبست کریں؟ کیا محکمہ مواصلات و تعمیرات سے یا کسی بھی level پر اس کا جائزہ لینے کا آپ کوئی mechanism رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے تین چار محکموں کا نام لے لیا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے پوچھا ہے کہ کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں تو ہم نے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے موصول شدہ رپورٹ ان کو دے دی ہے باقی یہ سڑکوں کی بات کر رہے ہیں تو یہ سوال ہمارے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے لہٰذا یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے سوال کر لیں وہ ان کو جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ چاہ رہے ہیں کہ آپ اس کی انفارمیشن دے دیں اور کیا ان معاملات میں آپ کی اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کی آپس میں کوآرڈینیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! بالکل کوآرڈینیشن ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے اسی طرح کا ہی جواب دینا تھا جو دے دیا ہے۔ آپ نے جو perceive کیا ہے یہ بالکل درست ہے اور یقیناً آپ بھی اس پوری تشویش میں share کریں گے کہ اتنی بڑی تعداد میں لاہور ملتان اور دیگر شہروں کے اندر گاڑیوں کی رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے کچھ نہ کچھ معلومات لی ہیں تو ان کے ہاں بھی کوئی اس طرح کا میکنزم نہیں ہے کہ وہ محکمہ ایکسائز سے رابطہ کر کے معلومات لیں کہ کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہو گئی ہیں یا

سڑکوں پر چلیں گی اور سڑکوں کے کیا حالات ہوں گے؟ آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ لاہور کے اندر جب peak hours ہوتے ہیں تو اس دوران سفر کرنا عذاب ہوتا ہے۔ ابھی یہ کرکٹ میچ آگیا ہے، چلیں ٹھیک ہے، بہت اچھی ایک creation ہے جس کے لئے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حکومت نے بھی محنت کی اور پی سی بی نے بھی محنت کی ہے کیونکہ یہ انٹرنیشنل کرکٹ کی واپسی ایک اچھی تفریح ہے لیکن جو عذاب شہری بھگتتے ہیں، کل میں نے بھی 3/4 کلومیٹر کا سفر پورے سوا گھنٹے کے اندر کیا۔ ظاہر ہے گاڑیاں کہاں جائیں گی، سڑکوں پر ہی رہیں گی ناں۔ اس کی منصوبہ بندی کا کوئی میکنزم محکمہ ایکسائز سے discussion کرنے کے بعد بننا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اور آپ کی ڈائریکشن بھی چاہوں گا کہ آپ اس پر حکومت کو کوئی ڈائریکشن دیں کہ ان سے سارا data share کرکے کوئی جامع منصوبہ بندی اس حوالے سے کی جائے۔

جناب سپیکر: شاہ جی، جب اورنج لائن ٹرین چل جائے گی تو پھر یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سارے اورنج لائن ٹرین تے ہی چڑھ جان گے۔ (قہقہہ)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے گاڑیوں کی فٹنس کے بارے میں بڑی اچھی بات کی ہے اور اسی حوالے سے گزارش کرتا ہوں کہ آج سے چار روز قبل فتح پور چوک اعظم روڈ پر ایک حادثہ ہوا جس میں گاڑی کی حالت ایسی تھی کہ وہ چلنے کے قابل نہیں تھی جہاں 12 کے لگ بھگ اموات ہوئی ہیں جن میں بچے، خواتین اور مرد شامل ہیں۔ میری اس حوالے سے گزارش ہو گی کہ یہ بڑی serious بات ہے کہ فٹنس کے بغیر گاڑیوں کو سڑکوں پر نہیں چلنا چاہئے کیونکہ آئے روز حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کا بڑا اچھا سوال تھا تو میں چاہوں گا کہ آپ اس پر کوئی ruling دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: میں آپ کی بات کو تھوڑا سا آگے بڑھاتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کچھ ایسے ادارے ہیں جو پک اینڈ ڈراپ کرتے ہیں لیکن ان کی گاڑیاں اس قابل نہیں ہوتیں کہ وہ جی ٹی روڈ پر سفر کر سکیں۔ کسی گاڑی کی بریک کا معاملہ ہوتا ہے، کسی کا کوئی مکینیکل معاملہ ہوتا ہے تو ٹوٹی پھوٹی گاڑیاں ہونے کی وجہ سے پیسے کم لیتے ہیں جس بناء پر ان کو سواری مل جاتی ہے لیکن ایسی گاڑیوں سے نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے جس طرح سردار شہاب الدین خان نے بات کی ہے۔ مجھے بھی اس بات کا پتا ہے لہٰذا انہیں ہدایت کریں کہ ایسی گاڑیاں سڑک پر نہ چلیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! موٹر وہیکل ایگزامینر کی ہر سب ڈویژن کی سطح پر غالباً ایک سیٹ ہے تو میں پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی تمام تحصیلوں میں علیحدہ علیحدہ موٹر وہیکل ایگزامینر تعینات ہیں یا دو، دو، تین، تین تحصیلیں ایک موٹر وہیکل ایگزامینر کو دی ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں 36 اضلاع ہیں تو 22 اضلاع میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے موٹر وہیکل ایگزامینرز سکیل 17 کے ہیں اور ڈویژن کی سطح پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے موٹر وہیکل ایگزامینرز ہیں جن کا سکیل 18 واں ہے لیکن اس وقت تمام اضلاع میں وہ کام کر رہے ہیں مگر کچھ کے پاس چارج ہے اور کچھ کام کر رہے ہیں جبکہ چھ نئے موٹر وہیکل ایگزامینر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے آئے ہیں جو کہ زیر تربیت ہیں اور انشاء اللہ اگلے دو ماہ میں آجائیں گے تو ان کے آنے سے تمام اضلاع میں تعداد پوری ہو جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی بات نہیں کی بلکہ میں نے سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی یعنی تحصیل کی سطح کی دو ٹوک بات پوچھی ہے کہ تمام تحصیلوں میں موٹر وہیکل ایگزامینر تعینات ہیں یا نہیں؟ اس حوالے سے بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! تحصیل میں موٹر وہیکل ایگزامینر کا دفتر ہی نہیں ہے یہ صرف ضلع میں ہوتا ہے جہاں پر ہے۔ تحصیل ضلع کے ساتھ attach ہوتی ہے لہٰذا ضلع میں دفتر ہے اور وہاں پر باقاعدہ عملہ بھی ہے اسی لئے وہاں پر گاڑیوں کی فٹنس کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ یہ دفاتر تحصیل کی سطح پر نہیں ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آخری observation ہے---

جناب سپیکر: شاہ صاحب! سات سوال ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بس آخری سوال ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ کی سطح پر ایک ہی موٹر وہیکل ایگزامینر ہوتا ہے، ضلع بہت بڑا ہوتا ہے اور دور دراز سے گاڑیاں ضلعی ہیڈکوارٹر پر لا کر ایک موٹر وہیکل ایگزامینر کے لئے چیک کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ وہ سارا سال بھی لگا رہے تو اتنی گاڑیوں کی فٹنس کا جائزہ لینا اس کے بس کا کام نہیں ہے۔ یہ اپنی انفارمیشن کو revisit کر لیں۔ تحصیل کی سطح پر اگر موٹر وہیکل ایگزامینر کا دفتر نہیں ہے تو اسے بنایا جائے تاکہ وہاں پر کام speed up ہو اور بہتر بھی ہو۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ وہیکل کے حساب سے ہی رکھتے ہیں ناں۔ چلیں دیکھ لیں گے Is it feasible?

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تحصیل میں ہزاروں گاڑیاں ہیں، موٹر سائیکل ہر گھر میں دو ہیں اوسطاً---

جناب سپیکر: جی، یہ ان کی proposal ہے اور یہ سوال نہیں بنتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ایک اچھی تجویز ہے جسے چیک کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8629 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8752 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8754 بھی جناب محمد ارشد

ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 9025 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بیت المال کا مالی سال 17-2016 کے بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9025: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بیت المال پنجاب کے لئے مالی سال 17-2016 میں کل کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم انتظامی اخراجات اور کتنی مستحق افراد کی امداد کی مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(ج) غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور اس کی ادائیگی کا طریق کار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) بیت المال پنجاب کے لئے مالی سال 17-2016 میں دس کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) انتظامی اخراجات کے لئے۔/2820000 روپے اور مستحق افراد کی امداد کی مد میں ۔/23500000 روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

(ج) غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے۔/23500000 روپے کی رقم مختص کی گئی اور اس کی ادائیگی کا طریق کار یہ ہے کہ درخواست گزار ضلعی بیت المال کمیٹی کو بچی کا نکاح ہونے کے 90 دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں اور چھان بین کے بعد مستحق قرار پانے پر انہیں مالی امداد دی جا سکتی ہے استحقاق طے کرتے وقت مندرجہ ذیل ترجیحات کو بالترتیب مدنظر رکھا جائے گا۔

i- بیوائیں

ii- یتیم بچیوں کے غریب سرپرست

iii۔ غریب اور نادار والدین

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے مختص کی گئی رقم اور اس کی ادائیگی کے طریق کار کا پوچھا تھا جس کے جواب میں ہے کہ غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے دو کروڑ 35 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی اور اس کی ادائیگی کا طریق کار یہ ہے کہ درخواست گزار ضلعی بیت المال کمیٹی کو بچی کا نکاح ہونے کے 90 دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں۔ یہ مجھے تھوڑی سی عجیب بات لگتی ہے کہ ایک غریب خاندان کی بچی کی شادی ہونی ہے اور شادی کے 90 دن کے بعد درخواست دینے والوں کو وہ بیت المال سے پیسے دیں گے تو بہت سے لوگ اس چیز کا تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں شادی سے پہلے رقم ملنی چاہئے تاکہ وہ اپنے اخراجات پورے کر سکیں۔ انہیں پتا ہو کہ ان کے ہاتھ میں کتنا پیسا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی تجویز ہے ناں آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں تجویز دے رہی ہوں اور اگر یہ طریق کار ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اسے درست کرنے کی ضرورت ہے، اسے revisit کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ میں نے تو کئی دفعہ درخواستیں دی ہیں لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ درخواستیں کس کے through ہم نے دینی ہیں اور کون لوگ ہیں جن کے through درخواست دی جائے؟ مجھے اس ضمنی سوال کا جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ بات پہلے بھی کافی دفعہ اسمبلی floor پر ہو چکی ہے تو پچھلے ایک سال سے ہم نے یعنی محکمہ نے یہ ڈائریکشن دی تھی کہ جو لوگ واقعی مستحق ہیں انہیں شادی سے پہلے یہ مدد دی جا سکتی ہے۔ Actual problem اس میں یہ آئی تھی کہ لوگوں نے فراڈ کرنا شروع کر دیا تھا کہ ایک شادی کارڈ بنوا کر ہی beneficiary ہو گئے۔ کسی بھی ضلع کی کمیٹی میں ہمارے منتخب عوامی نمائندے اگر verification کرتے ہیں کہ واقعی یہ صحیح

مستحق آدمی ہے تو ایک سال سے جس نے یہ guarantee کیا ہے جس پی پی حلقہ سے کیا ہے تو ہم نے اسے فنڈ جاری کئے ہیں۔ اگر کوئی شکایت ہے تو اسے انشاءاللہ تعالیٰ ختم کیا جائے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ سوال نمبر بولئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8778 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں 16-2015 میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8778: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں 16-2015 میں پراپرٹی ٹیکس وصولی کا ہدف کتنا رکھا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہدف میں سے آدھا بھی وصول نہ ہوا تھا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو مقررہ ٹارگٹ حاصل نہ کرنے والے ذمہ داران کے خلاف محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور میں 16-2015 میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا ہدف 3700 ملین رکھا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے ریجن اے لاہور میں سال 16-2015 میں 3419 ملین وصول کیا گیا تھا جو کہ ہدف کا 92 فیصد بنتا ہے

(ج) جز (ب) کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ان سے کہا تھا کہ میری اطلاع کے مطابق ہدف میں سے آدھا بھی موصول نہیں ہوا اس سوال کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ 3419 ملین وصول کیا گیا ہے جو کہ 92 فیصد بنتا ہے۔ اسمبلی کے فلور پر اس سے پہلے بھی کئی دفعہ سوالات کے جوابات حقیقت کے برعکس ہوتے ہیں اب یہ simple سا ایک figure دے دیا ہے اس کے ساتھ کوئی supporting document نہیں دیا گیا ہم کیسے مان لیں کہ اگر یہ لکھا ہے 3419 ہے اس کی support میں کوئی document تو ہونا چاہئے تھا یہ ایک simple سا figure دے کر answer نہیں ہے کیونکہ میری اطلاع کے مطابق یہ ہدف اتنا نہیں ہے جتنا یہ بتا رہے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ 3.419 billion tax collection ہوئی۔ یہ ملین لکھا ہے میں 3.419 کہہ رہا ہوں۔ اگر میں 3419 کہوں گا تو ملین ہوگا میں 3.4 بلین کہہ رہا ہوں۔ ہمارا ٹارگٹ 3.7 ملین تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی مجھے بھی سمجھ نہیں آئی بلین یا ملین؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 3.7۔ارب کا ٹارگٹ تھا اُس میں سے ہم نے 3.4۔ارب روپے کا پراپرٹی ٹیکس لاہور میں collect کیا ہے جو کہ تقریباً 92 فیصد بنتا ہے۔ یہ ہمارے لئے مقدم فلور ہے اسمبلی کے فلور پر ہم کیسے غلط figures دے سکتے ہیں یہ figures ایک جگہ نہیں ہوتی یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاتا ہے ظاہر ہے ٹریژری میں یہ پیسے جمع ہوتے ہیں یہ ایک ٹیکس collection ہو رہی ہوتی ہے اگر پھر بھی محترمہ چاہتی ہیں کہ ان کو گورنمنٹ کی طرف سے supporting document attested چاہئے اور اگر محترمہ سمجھتی ہیں کہ اسمبلی کے فلور پر جو جوابات دیئے جاتے ہیں وہ authentic نہیں ہیں تو یہ اسمبلی کی ایک طرح سے تذلیل ہے یہاں پر جو ہم جواب دیتے ہیں ان کے خیال میں ہم وہ جواب صحیح نہیں دے رہے۔ ہم پھر ان کو اس کا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے authentic document بھجوا دیتے ہیں یہ جو ٹیکس ہم collect کرتے ہیں اُسی سے آپ کی budgeting ہوتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ پریکٹس رہی ہے on the floor of the House کئی دفعہ یہ چیز سامنے آئی ہے کہ غلط جواب یہاں پر prove بھی ہو جاتے تھے کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے غلط جواب آئے ہیں اس لئے پچھلی مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے یہ سوال کیا تھا بہر حال اگر supporting document مل جائے گا تو بہتر ہو جائے گا اور میرا دوسرا سوال تھا کہ لاہور میں جو بڑے گھروں کے اوپر ایک ٹیکس لگایا گیا تھا بعد میں اُس کے اوپر سٹے آرڈر لیا گیا تھا کہ وہ بڑے گھروں سے وصولی نہیں کی جا رہی تھی منسٹر صاحب! مجھے اُس کا سٹیٹس بتا دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے مگر میں پھر بھی بتا دیتا ہوں اُس پر سٹے ضرور تھا وہ پچھلے دو سال سے سٹے چلتا رہا پھر اُس کے بعد ہائی کورٹ نے سٹے vacate کر دیا تھا اور ابھی بھی ہم جس طرح بجٹ میں announce کیا گیا تھا luxury tax on houses ہے اُس کی collection کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8827 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9026 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں شیلٹر ہومز اور ان کے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9026: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے شیلٹر ہومز ہیں اور ان میں کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان شیلٹر ہومز میں رہائش پذیر مرد، خواتین اور بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) شیلٹر ہومز میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور کتنے اخراجات ہوئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت ایک شیلٹر ہوم کام کر رہا ہے اور اس میں sanctioned ملازمین کی تعداد 15 ہے اور موجودہ ملازمین کی تعداد 13 ہے۔

(ب) ان شیلٹر ہومز میں صرف خواتین اور ان کے بچوں کو رہائش دی جاتی ہے اور اس وقت 65 خواتین اور 18 بچے رہائش پذیر ہیں۔

(ج) شیلٹر ہومز میں مفت رہائش، کھانا پینا، ووکیشنل ٹریننگ، مذہبی تعلیم، تعلیم بالغاں، بچوں کی تعلیم اور تفریحی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران شیلٹر ہوم لاہور کو کل۔/92,88564 کا بجٹ مختص کیا گیا جس میں سے۔/86,86,667 خرچ کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جز (الف) ضلع لاہور میں کتنے شیلٹر ہومز ہیں اور اُن میں کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا لاہور میں صرف ایک ہی شیلٹر ہوم ہے اور اُس کا معیار کیا ہے؟ کس معیار کے تحت آپ ان خواتین کو ان شیلٹر ہومز میں رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ضلع لاہور میں ایک ہی شیلٹر ہوم کام کر رہا ہے اور اس کے علاوہ جو مختلف این جی اوز ہیں اُنہوں نے بھی شیلٹر ہومز بنائے ہوئے ہیں اور جہاں تک معیار کا تعلق ہے جن خواتین کے کورٹ میں کیسز ہوتے ہیں وہ اُدھر شفٹ ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ خواتین کا کسی بھی معاملے میں clash ہوتا ہے وہ خواتین اور unmarried women کو بھی اُن شیلٹر ہومز میں رکھا جاتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں دوسرا سوال یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ جو عورتیں ان شیلٹر ہومز میں قیام پذیر ہیں کیا وہ مخصوص مدت کے لئے وہاں پر رکھی جاتی ہیں یا unlimited time period کے لئے وہاں پر رہائش پذیر ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: Case to Case دیکھا جاتا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان شیلٹر ہومز میں خواتین کو lawyer کی بھی سروسز دی جاتی ہیں اور جب خواتین کا معاملا settle ہو جاتا ہے تو اُن کو گھر بھیج دیا جاتا ہے اس میں ٹائم فریم نہیں ہوتا کہ وہ آٹھ دن رہ سکتی ہیں دو مہینے رہ سکتی ہیں جتنی دیر اُن کی آپس میں settlement نہیں ہوتی اُس وقت تک وہ خواتین وہاں پر قیام کر سکتی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ شیلٹر ہومز اور دارالامان میں مختلف facilities ہیں یا یہ ایک ہی چیز ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ ایک ہی چیز ہیں ان میں کچھ مختلف نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! دارالامان میں جو بچیوں اور خواتین کو بھیجا جاتا ہے وہ عدالت ہی بھیجتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ عدالت فیصلہ کرتی ہے وہ مخصوص مدت کے لئے ہوتا ہے اور میری اطلاع کے مطابق ہم نے جو دارالامان وزٹ کئے ہیں اُن میں تو ایک ایک کمرے میں پانچ پانچ، چھ چھ عورتیں ہوتی ہیں۔ آپ یہاں پر فرما رہے ہیں کہ 65 خواتین ہیں، 18 بچے ہیں ان کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا ہے وہ 92,88564/ روپے یہ صرف 65 عورتوں کے لئے آپ نے اتنا بجٹ رکھا۔ یہ لاہور شہر اتنا بڑا ہے آئے دن یہاں پر اس قسم کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں جہاں پر خواتین کے ساتھ ظلم و زیادتی کے کیسز رونما ہوتے ہیں تو مجھے بڑی تشویش ہو رہی ہے کہ یہ آپ کا شیلٹر ہوم ایک کیوں ہے اور دوسری بات یہ کہ دارالامان میں تو حالات بہت مختلف ہیں وہاں پر عورتوں کو بہت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے میں اس جواب سے بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں جو آپ جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کے لئے بجٹ کتنا ہے تو جس طرح بھی کوئی موقع آتا ہے جیسے عید کا دن ہوتا ہے، 14- اگست کا دن ہوتا ہے یا کوئی دوسرے تہوار تو ہم بھی visit کرتے ہیں۔ بہت سی این جی اوز تمام علاقوں میں ہوتی ہیں جو اُن کو سپورٹ کرتی ہیں، اُن کو گفٹ دیئے جاتے ہیں، اُن کو ڈریسز دیئے جاتے ہیں اور بچوں کے لئے سپیشل انتظام ہے جیسے فیصل آباد میں ایک مکتب پاک سکول کا arrange بھی

ہے وہاں پر اُن کو ایجوکیشن بھی دی جاتی ہے اور اس طرح جو supported NGOs ہوتی ہیں وہ بھی ان کی help کرتی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اصل سوال یہ ہے کہ حکومت کیا کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! حکومت یہ کر رہی ہے کہ اُن کو کھانے پینے کی تمام سہولیات میسر کی جاتی ہیں اور جو بھی اُن کو facilities چاہئے وہ مہیا کی جاتی ہیں۔ اگر محترمہ کو کسی جگہ کوئی complain ہے تو آپ بتائیں انشاءاللہ اُس کا بھی arrange کیا جائے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں اور اس کے اوپر بات چیت کریں یہ بہت important چیز ہے جب تک عدالتیں فیصلہ نہیں کرتی وہ بچیاں وہاں پر ہی رہتی ہیں میرے خیال میں اس کی facilities کو بڑھانے کی ضرورت ہے میری درخواست ہے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس دفعہ لاہور کے بجٹ کو بڑھا دیا گیا ہے اب 3 ملین بجٹ کو کر دیا گیا ہے اور اگر ہماری معزز ممبر کو کوئی complain ہے وہ سامنے لائیں اُس کو ہم انشاءاللہ observe کریں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا ہے یہ جو شیلٹر ہومز اور دارالامان بنائے ہیں اس میں کیا صرف وہی خواتین کو رکھا جاتا ہے جو کورٹ کیسز میں ہوتی ہیں یا اور بھی ذرائع سے جو خواتین مشکل میں ہوتی ہیں، غریب ہوتی ہیں اُن کا کوئی والی وارث نہیں ہوتا اُن کو بھی ٹھہرانے کا بندوبست ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ ضروری نہیں کہ جن خواتین کے کیسز کورٹ میں ہیں وہ ادھر آئیں اس کے علاوہ اگر پنچائتی طور پر کہا

جاتا ہے کہ ان کو شیلٹر دیا جائے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک تھانہ میں ایک ایف آئی آر درج ہو گئی اور معززین علاقہ کہتے تو اُن عورتوں کو بھی وہاں پر رکھا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! لاہور کے اندر بتدریج یہ کلچر پروان چڑھ رہا ہے کہ ہم لاہور میں سفر کرتے ہیں specially اب پوش علاقوں میں تو تقریباً ہر چوک میں یہ کیفیت ہے کہ جیسے ہی گاڑی اشارے کے پاس رُکتی ہے تو میک اپ کی ہوئی خواتین گاڑیوں کے شیشے نوک کر رہی ہوتی ہیں اس نظام کو چیک کرنے والا کوئی نہیں ہے کیا ان خواتین کے لئے بھی انہوں کوئی سسٹم بنایا ہے تاکہ اُن کو باروزگار کر کے کسی طرف لگایا جائے اور یہ ایک سلسلہ فحاشی عریانی کا لاہور میں شروع ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم سے پہلے یہ ذمہ داری سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی تھی اور وہ اس کو deal کرتا تھا لیکن بعد میں یہ محکمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس چلا گیا اب وہی اس کا بہتر بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ شکریہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ request کرنا چاہوں گی کہ یہ بہت اہم issue ہے جو خواتین سے متعلقہ ہے اور خواتین کے ساتھ ظلم و زیادتی ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں متضاد رائے آ رہی ہے آپ مہربانی فرما کر اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسے نہیں ہوتا، میں کیوں کمیٹی کے سپرد کروں؟ آپ کے جوابات انہوں نے دے دیئے ہیں اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! سوال نمبر 8868 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طارق محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ملازمین اور ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*8868: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور وہ کس کس شعبہ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع گجرات سے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم کس کس ٹیکس کی مد میں وصول ہوئی، تفصیل ٹیکس مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع کے کن کن شہروں / قصبہ جات سے محکمہ پراپرٹی ٹیکس وصول کر رہا ہے ان کے نام بتائیں؟

(د) یہ پراپرٹی ٹیکس کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے کیا یہ پراپرٹی ٹیکس رقبہ پر یا بلڈنگ پر وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس وقت کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا باقی ہے؟

(و) اس ضلع میں تعینات ملازمین کو کون کون سی سہولیات حکومت کی طرف سے مہیا کر دہ ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول آفس گجرات میں تعینات ملازمین کے نام عہدہ، گریڈ اور جس شعبہ میں کام کر رہے ہیں کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات سے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران جن مدوں میں وصولی ہوئی ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

	سال 15-2014	سال 16-2015	سال 17-2016 ماہ مارچ تک
پراپرٹی ٹیکس	173,481,370/-	209,911,566/-	199,976,635/-
موٹرز	151,788,457/-	162,532,861/-	143,182,338/-
ایکسائز	4,275,661/-	3,525,975/-	2,529,501/-
انٹرٹیمنٹ ڈیوٹی	52,310/-	47,365/-	86,620/-

پروفیشنل ٹیکس	6,892,286/-	7,466,267/-	5,870,597/-
ہوٹل ٹیکس	42,657/-	-----	-----
لگژری ہاؤس ٹیکس	750,000/-	900,000/-	250,000/-
میزان	337,282,741/-	384,384,034/-	351,895,691/-

(ج) ضلع گجرات کے جن علاقوں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

گجرات شہر	لالہ موسیٰ	کھاریاں	سرائے عالمگیر
جلالپور جٹاں	ٹانڈہ	کڑیانوالہ	کنجاہ
منگوال	شادیوال		

(د) پراپرٹی ٹیکس سالانہ تشخیص کا پانچ فیصد کی شرح سے وصول کیا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس زمینی رقبہ اور تعمیر شدہ رقبہ کے علاوہ جائیداد مذکورہ کے استعمال کی بنیاد پر علاقہ وار ویلیوایشن ٹیبل کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔

(ہ) اس وقت 46,258,480 پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا باقی ہے۔

(و) حکومت کی طرف سے انسپکٹروں اور کانسٹیبلان کو ملکیتی بنیادوں پر آسان اقساط پر موٹر سائیکل کی سہولت مہیا ہے۔ اس کے علاوہ انسپکٹروں کو 25 لیٹر پٹرول ماہانہ اور کانسٹیبلان کو 20 لیٹر پٹرول ماہانہ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع گجرات کے جن علاقوں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔ گجرات شہر، لالہ موسیٰ، کھاریاں، سرائے عالمگیر، جلالپور جٹاں، ٹانڈہ، کڑیانوالہ کنجاہ اور منگوال۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا "دیوناں منڈی" بھی اس میں شامل ہے؟ یہاں لکھا تو نہیں ہے لیکن وہاں سے ٹیکس وصول کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں دیوناں منڈی شامل نہیں ہے جو وہاں کے بڑے شہر اور قصبے ہیں ان کے نام لئے گئے ہیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! پھر وہاں سے ٹیکس وصول نہیں کرنا چاہئے۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو ایریا شامل نہیں ہے وہاں ہمارا ٹیکس کا نوٹس بھی نہیں جاتا۔ اگر ان کا اس طرح کا کوئی مسئلہ ہے تو یہ مجھے بتائیں بلکہ اجلاس کے فوری بعد بتائیں۔ اگر وہاں کسی کو ٹیکس کا نوٹس گیا ہے تو ہم بالکل اس کو دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: کیا وہ آپ کے حلقے میں آتا ہے؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! یہ میرے حلقے میں آتا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ابھی ان کے ساتھ اس matter کو take up کر لیتا ہوں شاید ان کو بتانے یا میرے سمجھنے میں کوئی غلطی ہو رہی ہو۔ اگر ٹیکس وصول ہو رہا ہے تو پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو ابھی دیکھ لیتے ہیں کیونکہ میرا سارا سٹاف یہاں ہی موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8936 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9218 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9073 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9074 بھی ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے ان کے دونوں سوالوں کو pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں اور لڑنا نہیں ہے آرام سے بات کرنی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9367 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں سماجی بہبود کے دفاتر کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9367: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے سکول / سکل ڈویلپمنٹ کے کتنے ادارے ہیں اور ان میں کون کون سے ہنر کی تعلیم دی جارہی ہے؟

(د) اس ضلع میں کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں اور کس کس این جی اوز کے خلاف محکمہ میں کیسز چل رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ عوامی فلاح کے کون کون سے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع جہلم میں سماجی بہبود کے کل دفاتر کی تعداد 9 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع جہلم میں سماجی بہبود کے تمام دفاتر کا کل خرچہ -/1,02,22,916 ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام ایک صنعت زار کام کر رہا ہے جس میں سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، کمپیوٹر ٹریننگ، گلاس ورک، جیولری میکنگ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(د) ضلع جہلم میں رجسٹرڈ این جی اوز کی کل تعداد 104 ہے اور محکمہ میں کسی بھی این جی او کے خلاف کوئی کیس نہیں چل رہا ہے۔

(ہ) فی الحال ایسا کوئی ادارہ نہ ہے تاہم آئندہ سالوں میں مزید ادارے قائم کئے جاسکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ 9 ہیں پھر میں نے جز (ب) میں ان کے اخراجات کی تفصیل مانگی تھی۔ میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گی کہ مجھے یہ تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق گورنمنٹ کی طرف سے جو پیسے release کئے گئے اور جو اخراجات ہوئے ہیں ان میں فرق ہے۔ اخراجات کم ہیں اور release کئے گئے پیسے زیادہ ہیں۔ سب سے پہلے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہاں پر جتنے بھی آفس ہیں کیا ان کے پاس کرنے کو کوئی کام نہیں ہے؟ اگر پیسا مل ہی رہا ہے تو وہ کیوں spend نہیں ہو رہا ہے، اس کا مطلب تو یہ ہے

کہ کام نہیں ہو رہا ہے؟ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب کام زیادہ ہوتا ہے تو expenditure بھی زیادہ ہوتے ہیں لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک یہ کہا گیا کہ expenditure کم ہیں اور پیسا زیادہ release ہوا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ محکمہ کے پاس اگر کوئی بھی applicant آ کر کہتا ہے کہ مجھے مدد چاہئے تو اس کی مدد کی جاتی ہے اور اگر کوئی یہ شکایت کرتا ہے کہ اسے favour نہیں کیا گیا تو اس کو دیکھا جاتا ہے لیکن اگر کوئی آئے گا ہی نہیں، کہے گا ہی نہیں کہ مجھے facilitate نہیں کیا گیا تو محکمے کا یہ کام تو نہیں ہے کہ وہ ہر دروازے کو knock کر کے کہے کہ آپ آئیں اور ہم سے help لیں۔ اگر انہیں کوئی complaint ہے تو بتائیں، اگر محکمے نے shelterhome میں کسی کو facilities نہیں دیں تو یہ بتائیں۔ ہم عوامی نمائندوں کا کام ہے کہ ہم لوگوں کو aware کریں کہ گورنمنٹ آپ کو یہ یہ facilities دے رہی ہے آپ انہیں avail کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے خود مان لیا ہے کہ awareness دینا گورنمنٹ کا کام ہے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ لوگوں کو awareness نہیں ہے بلکہ سب کو پتا ہے کہ یہ ادارے انہی needy لوگوں کے لئے ہیں۔ ہر جگہ یہی complaints ہیں کہ اگر محکمے کے پاس لوگ جاتے ہیں تو ان کو facilitate نہیں کیا جاتا اسی لئے میں نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر حکومت کے پاس پیسا بھی ہے تو ایسی کیا بات ہے کہ expenditures کم ہیں؟ چلیں، مان لیتے ہیں کہ awareness کا نہ ہونا بھی ایک وجہ ہے لیکن اس کے علاوہ بھی بہت ساری ایسی reasons ہیں جن پر اگر میں debate کرنا چاہوں تو بہت ہو سکتی ہے۔ یہ تو حکومت کا کام ہے اور انہیں اس بات کو تھوڑا serious لینا چاہئے۔ اب اس سے آگے میں ان کو کیا کہوں؟ انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام ایک صنعت زار کام کر رہا ہے۔ اتنا بڑا ضلع جس کی چار تحصیلیں ہیں اس میں صرف ایک صنعت زار کام کر رہا ہے جس میں سلائی، کڑھائی، بیوٹیشن، کمپیوٹر ٹریننگ، گلاس ورک جیولری میکنگ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کیا ہمارے شہر کے لئے ایک ادارہ کافی ہے؟ یہ ادارہ میرے گھر کے سامنے ہے اور میں اپنے بھائی کو بتانا

چاہوں گی کہ اس ادارے کی حالت بہت ابتر ہے۔ یعنی میرے شہر میں صرف ایک ادارہ اور اس کی جو حالت ہے وہ بھی مجھے پتا ہے۔ یہ مجھے اس بات کا جواب دیں کہ صرف ایک ہی ادارہ کیوں ہے؟

جناب سپیکر: آپ سے ایک ہی ٹھیک نہیں ہو رہا ہے تو دوسرے کو کیا کریں گے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اتنے بڑے شہر میں کیا ایک ادارہ کافی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ انہوں نے خود ہی تسلیم کیا ہے کہ ایک ادارہ مزید بھی ہونا چاہئے جبکہ ایک ادارہ ان کے گھر کے بالکل سامنے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری ہم لوگوں کی بنتی ہے کہ ہم ان کو establish کریں، ان کو بہتر بنائیں۔ جس طرح میری بہن نے کہا ہے کہ میرے ضلع میں صرف ایک ہی ادارہ کام کر رہا ہے تو میں اپنی بہن کو کہوں گا کہ اس ادارے کے علاوہ این جی اوز بھی ہیں جو ہر علاقے اور گاؤں میں ہیں وہ دستکاری سکول چلا رہی ہیں۔ مجھے افسوس اس بات کا ہو رہا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ میرے گھر کے سامنے صنعت زار ہے۔ اگر ہم لوگ یہ ذمہ داری بھی نہیں ادا کر سکتے کہ اس کو بہتر بنائیں اور اس کو چیک کریں جیسا کہ فیصل آباد میں ہے۔ وہاں جس نے بھی ڈیمانڈ کی کہ ہمیں "سب صنعت زار" قرار دیا جائے تو ہم نے اس کو بلاشبہ "سب صنعت زار" قرار دیا ہے۔ اگر یہ مزید اور بنوانا چاہتے ہیں تو یہ بتائیں۔ پہلے تو یہ اس کو بہتر کریں جو ان کے گھر کے سامنے ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: نہیں، وہ بھی اپنی ذمہ داری پوری کریں گے، یہ آپ نے کرنا ہے وہ تو اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اگر وہاں پر فلاں فلاں negligence ہیں تو انشاءاللہ ان کو clear کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کسی کی ڈیوٹی لگائیں، ان سے مل کر وہاں جو خامیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ non serious attitude ہے آپ یہاں سے اندازہ کریں کہ اگر ہمارے پاس اختیارات ہوتے تو یہ ضرور کہہ سکتے تھے کہ آپ جائیں اور وہاں جا کر سیدھا کریں۔ ہماری تو شکل دیکھتے ہی گورنمنٹ کے لوگ بدل جاتے ہیں، پتا نہیں کہ یہ کہاں سے خدائی اوتار آ گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایسے ہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے نہ کہا کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے ان سے پوچھا جائے۔

جناب سپیکر: پھر اسی بات پر آ گئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے جو جواب مانگا ہے وہ جواب دیں ناں، میری ذمہ داری تو یہ تب مجھے یاد کروائیں کہ اگر میرے پاس کوئی اختیار ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، میں نے کہہ دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اگر میرے پاس اختیار ہو گا تو میں کیوں نہیں کروں گی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ہمارے اوپر تو نہ تھوپیں کہ ہم لوگ جا کر ٹھیک کریں۔ ہمارا کام اسے ٹھیک کرنا نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ فلاحی ادارے ہیں اس میں اختیارات کا نہیں اخلاق اور پیار کا عنصر ہونا چاہئے۔ یہ فلاحی ادارے ہیں اور اس میں ہر بندہ contribute کرے گا۔ یہ نہیں کہ فلاح کا کام ہے اور کوئی شہری کہے کہ میں نہیں کر سکتا۔

جناب آصف محمود: پارلیمانی سیکرٹری صاحب پھر گھر چلے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کسی کو بات کرنے دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ اگر عام پبلک نے یہ کام کرنا ہے تو پھر ادارے کسی کی ذمہ داری نہیں اور پھر کسی آفس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اچھے کام میں سب کو حصہ ڈالنا چاہئے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آگے انہوں نے کہا کہ این جی اوز وہاں پر کام کر رہی ہیں۔ میں نے ان سے جز(د) میں پوچھا بھی ہے کہ کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں تو کہا گیا ہے کہ وہاں پر 104 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔ جہاں پر ایک صنعت زار اور 104 این جی اوز ہیں تو کیا ہمارا ملک این جی اوز پر dependent ہے؟ آپ جس ادارے میں جائیں وہاں پر آپ کو یہی جواب ملے گا، مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی، این جی اوز پر تو کتنی انگلیاں اٹھائی جا چکی ہیں اور سب کو پتا ہے کہ این جی اوز کس طرح کام کرتی ہیں۔ کچھ این جی اوز ہیں جو واقعی ہمارے ملک کے مفاد کو مد نظر رکھ کر کام کر رہی ہیں۔ کیا ہم اپنا پورا بوجھ این جی اوز پر ڈالیں گے اور ہم بڑے فخر سے کہیں گے کہ 104 این جی اوز جہلم میں کام کر رہی ہیں اور انہوں نے وہاں پر سکولز کھولے ہوئے ہیں۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی ہے، یہ کس طرح کا کام ہے؟ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے این جی اوز کی نہیں ہے تو میرے بھائی جواب دے دیں کہ جہاں پر 104 این جی اوز جہلم میں کام کر رہی ہیں لیکن میں نے کسی این جی او کو وہاں گراؤنڈ پر اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ اگر 104 این جی اوز ہیں، ایک دفتر وہاں پر بنایا ہوا ہے اور وہ بھی لڑکیوں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس میں مزید بہتری لائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9315 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفاتر آمدن اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9315: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع کی سال 17-2016 کی مدوار آمدن کتنی ہوئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں موٹر رجسٹریشن برانچ اور پراپرٹی ٹیکس کے دفاتر میں کتنے آفیسرز اور ملازمین تعینات ہیں؟

(د) اس ضلع میں کس کس ہوٹل سے کس کس مد میں ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس ضلع میں شراب کس کس ہوٹل کو دی جاتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ملتان میں ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول کے کل پانچ دفاتر ہیں اور ان میں 198 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) ضلع ملتان میں سال 17-2016 کی مدوار آمدن درج ذیل ہے:

1. پراپرٹی ٹیکس	386,266,096
2. موٹر ٹیکس	612,527,466
3. ایکسائز ڈیوٹی	87,735,411
4. پروفیشنل ٹیکس	25,704,383
5. کاٹن فیس	12,056,845
6. تفریحی ٹیکس	3,955,691
7. لگژری ہاؤس ٹیکس	223,675
میزان:	1,128,469,567

(ج) ضلع ملتان میں موٹر رجسٹریشن برانچ اور پراپرٹی ٹیکس میں تین آفیسرز اور 195 ملازمین تعینات ہیں۔

(د) ضلع ملتان میں کل دس ہوٹلوں (رمادا، سند باد، شیر ان، ریگس ہوٹل، ہوٹل ون، گریس ہوٹل، منگول ہوٹل، شالامار، رائل پام اور ریجنٹ ان) سے پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جبکہ رمادا ہوٹل سے vend fee بھی وصول کی جاتی ہے۔

(ہ) ضلع ملتان میں صرف رمادا ہوٹل کو شراب دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال کے جز (ہ) میں پوچھا ہے کہ اس ضلع میں شراب کس کس ہوٹل کو دی جاتی ہے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع ملتان میں رمادا ہوٹل کو شراب دی جاتی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ last year میں میرا اس طرح کا سوال تھا جس میں، میں نے یہ سوال کیا تھا کہ یہ شراب کن کن ہوٹلوں کو allow کی جاتی ہے، کس کے لئے کی جاتی ہے اور اس سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی ہے؟ تو وزیر موصوف اس معاملے پر پہلے سر جھکا کر بیٹھے رہے تھے لیکن جب میں نے اس کو مزید probe کیا اور میں نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے شراب حرام ہے پھر انہوں نے یہ کہا کہ یہ تو مسیحی اور عیسائی پیتے ہیں۔ محترمہ شُنیلا رُوت یہاں پر تشریف فرما ہیں تو انہوں نے پھر کھڑے ہو کر کافی اس پر بات کی کہ مسیحوں کے لئے شراب حرام ہے۔ اب آبکاری و محصولات کے وزیر موصوف بیٹھے ہیں تو اس دن اس پر کافی debate ہوئی پھر رانا ثناءاللہ خان ان کی مدد کے لئے آگئے اور کہا کہ اس پر تو وفاقی حکومت نے پابندی لگائی ہے، یعنی شراب کے پیسے لے کر پنجاب کے پورے خزانے کو گندا کر دیتے ہیں اور شراب کی آمدنی اس میں ڈال کر کہیں گے کہ وفاقی حکومت کرے گی۔ جب میں نے stress کیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم وفاقی حکومت سے رابطہ کریں گے۔

جناب سپیکر! آج اتفاق سے یہ سوال آگیا ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے وفاقی حکومت کو لکھا ہے کہ ہوٹلوں کے اندر شراب کے اوپر پابندی لگائی جائے؟ شراب کی فروخت سے جو حرام کی آمدنی اکٹھی ہوتی ہے، کیونکہ شراب پینا حرام ہے تو شراب کی آمدنی بھی حرام ہے۔ اس کو یہ اکٹھا کر کے پورے پنجاب کے خزانے کے اندر ڈال دیتے ہیں اور پورے خزانے کو

پلید کر دیتے ہیں اور انہیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ یہ قیامت والے دن پتا لگے گا جب اللہ پوچھے گا، تو انہوں نے کہا تھا کہ وفاقی حکومت سے اس سلسلے میں رابطہ کر کے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی جنت میں اکٹھے ہوں گے ایسی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف نے وفاقی حکومت سے رابطہ کیا ہے کہ شراب کی فروخت پر مکمل پابندی لگائی جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہ لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Point of Explanation?

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ دوسرے منسٹر صاحب سے جواب لے رہے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کا ویسے یہ fresh question بنتا ہے مگر ہر دفعہ ڈاکٹر صاحب اس issue کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور کہیں اگر یہاں پر ذکر آ ہی گیا ہے جبکہ یہ سوال اس کے related نہیں تھا جو یہ بات کر رہے ہیں۔ اس میں، میں بتا دیتا ہوں کہ ہم تو حد آرڈیننس کے پابند ہیں اس کے مطابق یہ ساری ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور ٹیکس لگایا گیا ہے جو گورنمنٹ وصول کرتی ہے۔ یہ ان لوگوں سے وصول کیا جاتا ہے، ان لوگوں کو یہ شراب provide کی جاتی ہے جو لوگ استعمال کرتے ہیں اور جن کو allowed ہے۔ اس کے حوالے سے یہ ٹیکس اکٹھا کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں تھوڑا explain کر دوں کہ یہ ٹیکس صرف پنجاب میں وصول نہیں کیا جاتا بلکہ سارے صوبوں میں یہ ٹیکس وصول ہوتا ہے اور ماشاءاللہ پچھلے tenure میں خیبر پختونخوا میں ان کی حکومت تھی تو کیا انہوں نے خیبر پختونخوا میں اس کا ٹیکس ختم کروا لیا تھا اور اگر یہ ختم کروا لیتے جب ان کی خیبر پختونخوا میں حکومت تھی، یہ ابھی بھی خیبر پختونخوا حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ایکسائز اینڈ

فنانس کا محکمہ بھی جماعت اسلامی کے پاس ہی ہے وہاں ٹیکس ختم کروالیں تاکہ اس کو دیکھ کر دوسرے صوبے بھی اس طرف چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! ہم next question کی طرف جاتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی! اب آپ اس بات کو چھوڑیں۔ آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ کہ انہوں نے بات کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب ہر وقت یہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں تو یہ بتائیں کہ [**************] میں بھی ادھر کھڑا ہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی، نہیں، ایسے نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک غلط کام پر insist کرنا اور اس کے بعد اس کو justify کرنے کے لئے الٹے سیدھے دلائل دیتے رہنا۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم الٹے سیدھے دلائل نہیں دے رہے۔ ہم ایک ٹیکس وصول کرتے ہیں، ایک ٹیکس لگایا ہوا ہے اور ہمارا کام ٹیکس وصول کرنا ہے۔ ہم کوئی مفتی نہیں ہیں کہ جہاں پر بیٹھ کر فتویٰ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو بات کرنے دیں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے تو بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں اور میں نے تو simple پوچھا ہے کہ رانا ثناء اللہ خان نے کہا تھا کہ وفاقی حکومت سے رابطہ کریں گے تو کیا انہوں نے وفاقی حکومت سے رابطہ کیا ہے یا نہیں؟ مگر انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ اس کا simple جواب آنا چاہئے تھا۔۔۔

جناب سپیکر: کچھ الفاظ ہیں جن کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے اس سارے معاملے کو جس طرح non serious لیا ہے تو میں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے کچھ نہیں کرنا۔ آپ نے تشریف رکھنی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ٹوکن بائیکاٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ نے ٹوکن بائیکاٹ نہیں کرنا۔ شاہ صاحب! آپ واپس تشریف لائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کہنے کو کچھ نہیں ہوتا، مگر یہ اسی طرح ہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ اسے واپس لے کر آئیں۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ شاہ جی! آپ واپس ایوان میں تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ٹوکن بائیکاٹ ختم کرکے واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: شاہ جی! بہت شکریہ۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں مجھے اگلے سوال پر جانے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بڑا important point ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو وقفہ سوالات کے بعد کرلیں۔ منسٹر صاحب! ذرا خیال کریں، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9080 جناب محمد وحید گل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلے دو سوالات نمبر9270 اور 9271 جناب محمد عارف عباسی کے ہیں ان سوالوں کا جواب نہیں آیا ان دونوں سوالوں کو pending کیا جاتا ہے۔ ان کا جواب آنا چاہئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میٹرو سے متعلقہ کوئی بھی سوال آتا ہے تو اس کا جواب کیوں نہیں آتا؟

جناب سپیکر: جتنے سوالات آئے ہیں وہ محکمہ سے متعلقہ سوالات تھے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا میٹرو کے حوالے سے جوابات اگلی اسمبلی میں آجائیں گے؟

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا جواب اگلی اسمبلی میں آئے گا؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جواب تو آنے چاہئیں۔ میں یہی گزارش کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: اگلے ہفتے میں اس کا جواب آئے۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ اس میں جواب آئے گا۔ اگلا سوال نمبر8351 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8339 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر8629 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر8752 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ ایکسائز کے ملازمین اور دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*8752: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں ایکسائز کا دفتر کب قائم ہوا؟

(ب) اس دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال سے 2014-15 اور 2015-16 کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن سے کل کتنی آمدن ہوئی اور مذکورہ عرصہ میں کتنی نئی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی؟

(د) ضلع ساہیوال محکمہ ایکسائز میں اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں اور محکمہ کب تک نئی بھرتیاں کرنے کا ارادہ رکھتا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) دفتر ایکسائز (آبکاری) 1947-09-23 کو ساہیوال میں معرض وجود میں آیا جبکہ 1973 میں ایک الگ محکمہ کے طور پر کام شروع کیا اور موجودہ سرکاری عمارت میں 16-اپریل 1985 کو شفٹ ہوا۔

(ب) اس دفتر میں کل 38 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں 2014-15 میں کل 34,977 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی جس سے 13,04,13,549/- روپے آمدن ہوئی 2015-16 میں 34,719 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی جس سے 13,38,25,690/- روپے آمدن ہوئی۔

(د) ضلعی دفتر ساہیوال میں 30-اپریل 2017 تک 18 ملازمین کی اسامیاں خالی ہیں محکمہ نئی بھرتیوں کا عمل دسمبر 2017 تک مکمل کر لے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں 2014-15 اور 2015-16 کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن سے کل کتنی آمدن ہوئی اور کتنے عرصہ میں کتنی نئی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی؟ جواب میں انہوں نے گاڑیوں کی تعداد بھی بتائی ہے، amount بھی بتائی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ گاڑی کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار ہے اور اس میں گاڑی کی رجسٹریشن کے لئے کیا کیا charges لگائے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ موٹر وہیکل ایکٹ کو پڑھیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کو کوئی problem ہے تو ان کی رجسٹریشن کروا دیتے ہیں۔۔۔(قہقہے)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کی مہربانی ہے۔ میں نے رجسٹرڈ نہیں ہونا، الحمدللہ ہم تو پہلے ہی رجسٹرڈ ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ 15-2014 میں انہوں نے بتایا ہے کہ 34977 گاڑیاں رجسٹرڈ کی گئیں۔ اسمبلی میں ایک already سوال کیا گیا ہے کہ 30 گاڑیاں جو بوگس رجسٹرڈ ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں وہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر انھوں نے 24 سال کا کوئی ٹیکس نہیں لگایا، کچھ نہیں لگایا، ان کا طریق کار کیا ہے، کیا یہ جو لیٹ اندراج کرتے ہیں، جو گاڑی رجسٹرڈ ہونے آتی ہے اس پر جرمانہ عائد کرتے ہیں یا نہیں کرتے، ان 30 گاڑیوں پر تو انھوں نے کوئی جرمانہ نہیں لگایا اور ان کا آیا کوئی آڈٹ ہوتا ہے، ان کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر! میں نے یہ بڑا serious question کیا ہے، وہ ہمارے بھائی ہیں، منسٹر ہیں، وہ جس طرح مرضی ہمیں جواب دے دیں، ہم مان لیں گے، بیٹھ جائیں گے۔ یہ ہے serious، یہ گورنمنٹ آف پنجاب کے خزانے کے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ نے سن لیا ہے تو پھر بیٹھ جائیں، آپ نے جواب سن لیا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جن 30 گاڑیوں کا یہ کہہ رہے ہیں اس پر جناب نے ایک سپیشل کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے اور وہ سارا issue ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہو رہا ہے اور انٹی کرپشن وغیرہ میں بھی سارا چل رہا ہے۔ میں ان سے یہاں پر جو serious طور پر بات کروں گا وہ یہ ہے کہ محکمہ میں کرپشن کی اور دیگر معاملات کی ضرور کوئی problem ہے اس حوالے سے کوشش یہ کی جارہی ہے کہ اللہ کے فضل سے جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ تمام چھتیس کے چھتیس اضلاع کو موٹر وے کے لئے کمپیوٹرائزڈ کر کے data centralize کر دیا گیا ہے اور نیا سسٹم لے کر آرہے ہیں، ان چیزوں کو ختم کرنے کے لئے گورنمنٹ پوری کوشش کر رہی ہے۔ اسی طرح پراپرٹی

ٹیکس میں بھی ہم نے 26 اضلاع کمپیوٹرائزڈ کر دیئے ہیں اور اس سال پراپرٹی ٹیکس کے بھی چھتیس کے چھتیس اضلاع کمپیوٹرائزڈ ہو جائیں گے تو یہ سارا سسٹم ہم اسی لئے لے کر آ رہے ہیں اور محکمہ اس وقت تقریباً 80 فیصد اس کو automation پر اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر لے آیا ہے اور انشاء اللہ اس سال کے آخر تک ہماری کوشش ہے کہ ہمارا ٹیکسز کا جو تمام نظام ہے وہ 100 فیصدی کمپیوٹرائزڈ ہو جائے تاکہ یہ کرپشن کے اور اس طرح کے جو معاملات ہیں جیسے معزز ممبر نے ابھی کہا ہے ان میں کمی آ سکے بلکہ وہ ختم ہو سکیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں، میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑا serious note لیا ہے اور انہوں نے اس بات کو admit کیا ہے کہ محکمے میں ایسے معاملات ہیں۔ میں نے تو پورے پنجاب سے ایک کیس دیا ہے اور بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ اس کا حال یہ ہے کہ اس سوال کے لئے تین دفعہ extension لی جا چکی ہے، سیکرٹری صاحب کو بہت اچھی طرح علم ہے---

جناب سپیکر: نہیں تو extension وہ ایوان نے دی ہے، آپ اس میں کیا کر سکتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تین دفعہ---

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہ کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک گزارش ہے کہ اس میں کوئی ایکشن نہیں لیا گیا، اس میں جرمانہ ہی نہیں لگایا گیا، اس میں کوئی ایک ایکشن تو لے لیں۔

جناب سپیکر: لیں گے۔ کمیٹی جو رپورٹ دے گی اس کے مطابق ایکشن لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس ڈائریکٹر نے سرکاری خزانے سے فراڈ کیا ہے اس کے خلاف ایکشن لیں۔

جناب سپیکر: کمیٹی آپ کی ہے، اس ایوان کی کمیٹی ہے، ایوان کی کمیٹی نے یہ کرنا ہے، وہ کر کے رپورٹ دے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر انہوں نے جرمانہ ہی نہیں لگایا، 24 سال گاڑیوں کا لیٹ اندراج کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ issue جو معزز ممبر یہاں اسمبلی کے سامنے لے کر آئے تھے، اس کے بعد سے اس کی پوری انکوائری ڈیپارٹمنٹل بھی ہو رہی ہے اور جیسے جناب نے اب چونکہ کمیٹی بنائی ہوئی ہے، اب جو کمیٹی کی طرف سے سفارشات آئیں گی اس پر بالکل سزا بھی دی جائے گی اور کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر time limit کروا دیں۔ یہ مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: time limit کیا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر جلد سے جلد کارروائی ہو جائے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے ہی اس پر time limit مقرر کیا ہوتا ہے۔ آپ کو اس بات کا پتا ہونا چاہیئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8754 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8754: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ ٹرانسپورٹ کو مالی سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران کتنی آمدن مدوار وصول ہوئی؟

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے کتنے ملازم، عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال محکمہ ٹرانسپورٹ کے تحت کس کس روٹ پر کتنی بسیں / ویگنیں / گاڑیاں چل رہی ہیں اور کتنے نئے روٹس شروع کئے گئے ہیں۔مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا ضلع ساہیوال میں محکمہ ٹرانسپورٹ خواتین کے لئے دوسرے اضلاع کی طرح علیٰحدہ بس چلانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ویگن سٹینڈز جوگی چوک و ریلوے روڈ گنجان آباد جگہ پر ہیں جس سے ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے تو کیا حکومت ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری DRTA ساہیوال سے جواب طلب کیا گیا جو مندرجہ ذیل ہے:

ضلع ساہیوال میں روٹ پرمٹ و دیگر مدوں میں جو آمدن ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مد	سال	آمدن
روٹ پرمٹ	2015-14	93,99,450
	2015-16	1,27,78,000
فٹنس سرٹیفکیٹ	2014-15	39,46,500
	2015-16	35,90,000
فیس اڈاجات (C&D) کلاس	2014-15	1,75,000
	2015-16	1,75,000
ٹریفک چالان جرمانہ	2014-15	5,40,000
	2015-16	8,42,800
کل میزان		3,14,46,750/-

(ب)

سیریل نمبر	عہدہ		تعداد
1۔	سیکرٹری DRTA ساہیوال	(BS-17)	1
2۔	اسسٹنٹ	(BS-16)	1

3۔	ٹرانسپورٹ سب انسپکٹر	(BS-14)	1
4۔	موٹر وہیکل ایگزامینر	(BS-11)	1
5۔	جونیئر کلرک	(BS-11)	2
6۔	ڈیٹا انٹری آپریٹر	(ایڈہاک)	2
7۔	چوکیدار	(BS-01)	1
	کل تعداد		09

(ج) جہاں تک ضلع ساہیوال میں اربن روٹس کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں کسی کمپنی / بس / ویگن یا کسی بھی کمرشل گاڑی رکھنے والے شخص نے دفتر ہذا میں لوکل روٹ لینے کے لئے کوئی درخواست جمع نہ کروائی ہے اگر کوئی درخواست اس سلسلہ میں دفتر ہذا میں موصول ہوئی تو قوانین کے مطابق اس کو روٹ پرمٹ جاری کر دیا جائے گا۔

موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 میں بیان کئے گئے قوانین کی روشنی میں اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کی ذیلی شق 57-A کے تحت کوئی بھی کمپنی یا شخص روٹ کلاسیفائی کروانے یا گاڑی کا روٹ بنوانے کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور اس سلسلے میں کوئی پابندی عائد نہ ہے۔

(د) ماضی میں حکومت پنجاب نے صرف ضلع لاہور میں خواتین مسافروں کے لئے تین روٹس (B-1,B-12,B-33) پر پنک بس سروس کا آغاز کیا تھا۔ اس کے علاوہ صوبہ پنجاب میں کہیں بھی خواتین کے لئے علیحدہ بس سروس نہیں چل رہی۔ نہ ہی ضلع ساہیوال میں خواتین مسافروں کے لئے علیٰحدہ بس سروس چلانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

(ہ) ویگن سٹینڈز جوگی چوک اور ریلوے روڈ پر واقع اڈہ جات عرصہ پندرہ سال سے رجسٹرڈ ہیں اور باقاعدگی سے گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر رہے ہیں یہ درست ہے کہ یہ اڈا جات گنجان آبادی میں واقع ہیں مگر اس سلسلہ میں نہ تو ٹریفک پولیس ساہیوال اور نہ ہی کسی دوسرے stakeholder کی طرف سے کوئی شکائیت دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہے اور یہ کہ فی الحال ان اڈوں کو کہیں بھی باہر منتقل کرنے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال میں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے جز پر ہیں مجھے بتادیں، اس کے تو پتا نہیں جز بھی کتنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، زیادہ نہیں ہیں، چار ہی جز ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کون سے جز پر ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جز (د) کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح دوسرے اضلاع میں خواتین کے لئے علیحدہ بسیں چلتی ہیں، لاہور میں بھی چل رہی ہیں، ہماری بھی ایک innocent سی خواہش ہے کہ ساہیوال میں بھی کوئی ایسا بسوں کا نظام بنا دیا جائے جہاں خواتین کے لئے علیحدہ بسیں چلائی جائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ مان لیں، ہم پر مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: اگر feasible ہے تو کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! feasible ہے۔ اگر یہ چلانا چاہتے ہیں تو چلالیں۔ ساہیوال میں یہ ٹرانسپورٹ کا کام کرتے ہیں، یہ ٹرانسپورٹر ہیں، ہمارے بھائی ہیں، اگر یہ وہاں پر عورتوں کے لئے facility مہیا کرنا چاہتے ہیں تو ممبر بھی ساہیوال کے ہیں، تو عورتوں کو وہاں پر facility دے دیں، وہاں پر بسیں چلا دیں۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر تو آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر یہ feasible ہے تو پھر آپ کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اگر feasible ہوا تو انشاء اللہ کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اتنا خوبصورت colour ہے، pink colour ہے تو اگر pink colour لاہور میں نظر آ سکتا ہے تو ہمیں ساہیوال میں بھی دکھایا جائے اور اگر لاہور میں انہوں نے اپنے پاس سے، اپنی جیب سے لے کر بسیں دی ہیں تو پھر میں بھی وہاں پر اپنے پاس سے بسیں چلانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسی میں ایک ضمنی سوال ہے۔ جز (ہ) میں پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ ویگن سٹینڈز جوگی چوک وریلوے روڈ گنجان آباد جگہ پر ہیں۔"

جناب سپیکر! جس طرح آپ کا لاہور ہے، مال روڈ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ لاہور میرا ہی نہیں، آپ کا بھی لاہور ہے، سارے پاکستان کا لاہور ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مالک ہیں۔ جس طرح لاہور کا دل مال روڈ ہے اسی طرح ساہیوال کا جو دل ہے، سٹریٹس میں وہ ہائی سٹریٹ ہے، وہ ہمارا بھی مال روڈ ہے، اس جگہ پر اتنا رش ہوتا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کا جواب دیکھ لیں، جس طرح پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دیا کہ اپنے پاس سے بسیں لے لیں، اسی طرح کا یہ جواب ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ پڑھ لیں، انہوں نے کہا ہے کہ "ویگن سٹینڈز جوگی چوک اور ریلوے روڈ پر واقع اڈاجات عرصہ 15 سال سے رجسٹرڈ ہیں اور باقاعدگی سے گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ اڈاجات گنجان آبادی میں واقع ہیں مگر اس سلسلہ میں نہ تو ٹریفک پولیس ساہیوال اور نہ ہی کسی دوسرے stakeholder کی طرف سے کوئی شکایت دفتر ہذا کو موصول ہوئی ہے"۔ اب ان کو شکایت آنی کہاں سے ہے؟ وہاں پر تو کھپتے ہم ہیں۔ وہاں پر تو پریشان ہم ہوتے ہیں۔ یہ وہ روٹ ہے جس پر 1122 بھی واقع ہے۔ عبدالقیوم ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال بھی اسی سٹریٹ پر واقع ہے لیکن یہاں اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ سائیکل اور موٹر سائیکل بھی نہیں گزر سکتا اور موصوف کہتے ہیں کہ ہمیں رپورٹ نہیں آئی۔ آپ ان کے اتنے non-serious attitude کا نوٹس لیں اور ہمیں اس کا کوئی حل نکلوا کر دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اور سیکرٹری ٹرانسپورٹ

سے آٹھ دس دن پہلے میٹنگ ہوئی تھی۔ آپ نے پہلے بھی direction دی تھی کہ یہ ساہیوال جا کر موقع visit کریں تو پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ یہ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: ان کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو visit کی بات کی ہے اجلاس ختم ہونے کے بعد ہم ان کے ساتھ visit کر لیں گے اور ڈی سی صاحب کو لیٹر بھی لکھ دیتے ہیں۔ معزز ممبر جو ایریا بتا رہے ہیں وہاں پندرہ سال سے اڈے چل رہے ہیں اس لئے وہاں پر رش ہوتا ہے اور problem ہوتا ہے۔ چونکہ یہ کام ضلعی حکومت کا ہے اور ڈپٹی کمشنر کے under ہے وہی alteration کر سکتے ہیں لہٰذا ہم visit بھی کر لیتے ہیں اور ڈی سی ساہیوال کو لیٹر بھی لکھ دیتے ہیں اگر ان کو جگہ مل جائے تو اڈے وہاں شفٹ ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تیسری دفعہ یہ سوال دیا ہے۔ آپ مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی تشریف رکھیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ اجلاس کے بعد وہ visit کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک مہربانی فرما دیں کہ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، sorry آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ وہاں کی پبلک کا بہت بڑا issue ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے پتا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ بڑے مہربان ہیں آپ سے درخواست ہے کہ یہ سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ سوال کمیٹی کو refer کرنے کے لئے نہیں بلکہ pending کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ Question Hour is over now جو سوال pending تھے وہ سب کے سب dispose of کئے جاتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

میٹرو بس لاہور کے لئے خرید کردہ بسیں / سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*8351: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس لاہور کے لئے کتنی بسیں خرید کی گئی ہیں، یا خرید کی جارہی ہیں ان کی قیمت کیا ہوگی یہ کہاں سے خرید کی جائیں گی، کمپنی اور ملک کا نام بتائیں؟

(ب) اس بس سروس پر سالانہ کتنی subsidy کس وجہ سے دی جائے گی؟

(ج) اس بس سروس کی تعمیر اور چلانے میں ترکش کمپنی کا کردار کیا ہے اور اس ترک کمپنی کے کتنے افراد نے آج تک اس منصوبہ کا وزٹ کیا ہے؟

(د) کتنی دفعہ صوبہ کے کس کس افسر یا عوامی نمائندے نے اس بس سروس کے لئے ترکی کا وزٹ کیا ہے اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی نے لاہور میٹرو بس سروس کے لئے کوئی بس خرید نہ کی۔ اس وقت اس پراجیکٹ پر کل 64 بسیں چلائی جارہی ہیں جو کہ "M/s Platform Turizm

"Tasimacilik Gida Insaat Temizlik Hizm, SAN, VE TIC.A.S"کی ملکیت ہیں۔ان بسوں کا برانڈ نام Volvo Sunwin جو کہ چائنا میں تیار کی گئیں۔

(ب) پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی لاہور میٹروبس سروس کی مد میں یکم جولائی 2015 سے 30-جون 2016 تک 2,071,993,840 روپے کی رقم بطور سبسڈی ادا کر چکی ہے۔یہ سبسڈی حکومت پنجاب کی طرف سے مسافروں کی مالی استطاعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ناگزیر ہے۔

(ج) میٹروبس سروس لاہور کے لئے ترکش ادارے ulasim نے ابتدائی ڈیزائن میں تعاون فراہم کیا جبکہ لاہور میٹروبس سروس کو چلانے کے لئے platform turizm اور M/s Kentkart نامی ترکش ادارے مختلف شعبہ جات میں خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

پیکج 1/B-2 از قذافی سٹیڈیم تا اچھرہ کا ٹھیکہ ترک کمپنی میسرز البراک اور پاکستانی کمپنی میسرز ایس کے بی نے مشترکہ طور پر لیا، جس میں ترک کمپنی کا حصہ 30 فیصد تھا۔

ترک کمپنی نے اس منصوبے پر اپنا عملہ تعینات کیا ہوا تھا۔ترک کمپنی کے نمائندگان حسب ضرورت آتے جاتے رہتے تھے۔

(د) محکمہ ٹرانسپورٹ کے سابقہ سیکرٹری جناب کیپٹن (ریٹائرڈ) محمد یوسف نے ترکی کا مورخہ یکم جنوری تا 9-جنوری 2012 اور 17-اپریل تا 20-اپریل 2012 دو مرتبہ وزٹ کیا اور ان کے visit پر کل خرچہ بالترتیب مبلغ (3,42,713 اور 2,36,235)=5,78,948 روپے ہوا مزید یہ کہ TEPA کے مطابق بھی دو افسران نے میٹروبس سروس کے سلسلے میں ترکی کا دورہ کیا جس پر کل خرچہ 4,02,717 روپے آیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- مسٹر مظہر حسین خان، ڈائریکٹر انجینئرنگ کنسٹرکشن ٹیپا، خرچہ 1,17,275 روپے

2- مسٹر ذیشان حسین عثمانی اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ ٹیپا، خرچہ 2,85,442 روپے

مندرجہ بالا افسران کے علاوہ LTC کے دو افسران نے بھی سال 2012 میں بس ریپڈ ٹرانزٹ کے سلسلے میں ترکی میں ٹریننگ حاصل کی اور اس پر مبلغ۔/1,96,000 روپے کی لاگت آئی۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے ملازمین کی تعداد
گریڈ اور بجٹ کے حوالے سے تفصیلات

*8629: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ملازمین عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے اور کون کون سے ادارے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے دفاتر کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(د) اس ضلع میں سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران محکمہ نے کون کون سی خدمات سرانجام دی ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی رقم سال 17-2016 کے دوران محکمہ کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(و) اس سال کے دوران کتنی رقم سے فلاحی کام سرانجام دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت جو ملازمین عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیل	ملازمین کی تعداد	عہدہ وار تفصیل
18	03	ڈپٹی ڈائریکٹر 01، مینجر صنعت زار 01، مینجر بے نظیر بھٹو سنٹر 01
17	25	سوشل ویلفیئر آفیسر 13، میڈیکل سوشل آفیسر 08، سپرنٹنڈنٹ دارالامان 01 لاء آفیسر 01، ماہر نفسیات 01، کرافٹ ڈیزائنر 01
16	03	اسسٹنٹ 03
14	06	سینئر کلرک 05، سٹینو گرافر 01
12	01	کمپیوٹر آپریٹر 01
11	26	جونیئر کلرک 18، اکاؤنٹنٹ 01، وارڈن 02، کرافٹ سپروائزر 03، ٹیلر کم کٹر 01، ایم او 01
09	20	سپروائزر 20
08	07	این سی آئی 02، ہینڈی کرافٹ 02، عربی ٹیچر 02، ایل ایچ وی 01
06	02	چائلڈ کیئر ورکر 02

05	02	سٹور کیپر 02
04	08	ڈرائیور 08
01	52	نائب قاصد 25، چوکیدار 09، سویپر 07، کک 04، آیا 04، دھوبی 01، مالی 01، سکیورٹی گارڈ 01

(ب) محکمہ کے تحت ضلع فیصل آباد میں چھ ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
2) ادارہ نگھبان سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
3) ڈے کیئر سنٹر سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
4) ماڈل چلڈرن ہوم سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
5) دارالامان، A-519 غلام محمد آباد فیصل آباد
6) شہید بے نظیر بھٹو وومن سنٹر ریاض شاہد چوک نزد اقبال سٹیڈیم فیصل آباد

(ج)

(الف) فیصل آباد ڈسٹرکٹ میں محکمہ سماجی بہبود کے 21 دفاتر چل رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر و بیت المال، سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
2) مینجر ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
3) سوشل ویلفیئر آفیسر (HQ) سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
4) سوشل ویلفیئر آفیسر ادارہ نگھبان سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
5) سوشل ویلفیئر آفیسر ڈے کیئر سنٹر سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
6) سوشل ویلفیئر آفیسر ماڈل چلڈرن ہوم سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔

7) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 1
سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
8) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 2 نزد
کینال آفس بالمقابل سٹیٹ بنک آف پاکستان فیصل آباد۔
9) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ جڑانوالہ احمد پارک
گلی نمبر 9 بالمقابل حسین شوگر ملز کالونی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔
10) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر آر سی ڈی پراجیکٹ
سرکلر روڈ سمندری ضلع فیصل آباد
11) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر سی ڈی پراجیکٹ چک جھمرہ۔
12) میڈیکل سوشل آفیسر DHQ MSSP ہسپتال فیصل آباد۔
13) میڈیکل سوشل آفیسر ماڈل ڈرگ ابیوزز سنٹر DHQ ہسپتال فیصل آباد۔
14) میڈیکل سوشل آفیسر (MSSP) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد۔
15) میڈیکل سوشل آفیسر THQ MSSP ہسپتال سمندری۔
16) میڈیکل سوشل آفیسر THQ MSSP ہسپتال جڑانوالہ۔
17) سوشل ویلفیئر آفیسر ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد۔
18) سوشل ویلفیئر آفیسر بورسٹل جیل فیصل آباد
19) سپرنٹنڈنٹ دارالامان A-519 غلام محمد آباد فیصل آباد

20) سیکرٹری ضلعی بیت المال کمیٹی سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
21) شہید بے نظیر بھٹو وومن سنٹر ریاض شاہد چوک نزد اقبال سٹیڈیم فیصل آباد

(د) سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران محکمہ کی خدمات درج ذیل ہیں۔

1) این جی اوز کی رجسٹریشن اور ان کی راہنمائی
2) معذور افراد کی رجسٹریشن و بحالی
3) مستحق افراد کی امداد بذریعہ بیت المال
4) بہبودی خواتین بذریعہ صنعت زار، دارالامان
5) قیدی خواتین اور بچوں کی سماجی بہبود اور قانونی امداد
6) غریب / مستحق مریضوں کا علاج
7) گم شدہ بچوں کی تلاش اور بحالی
8) منشیات / گداگری اور دیگر سماجی برائیوں کی روک تھام
9) ریلیف ورک

10) ڈینگی آگاہی مہم
11) پولیو آگاہی مہم اور مانیٹرنگ

(ہ) ضلعی حکومت فیصل آباد کی طرف سے مختص کی گئی رقم جولائی 2016 تا 31۔دسمبر 2016 مبلغ 27253923/۔ روپے ہے اور صوبائی حکومت کی طرف سے 01.01.2017 تا 30.06.2017 تک مبلغ۔/25178200 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

کل سال 17-2016 کے دوران محکمہ کے لئے 52432123 روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس میں تنخواہ، الاؤنسز اور دفاتر واداروں کے دیگر اخراجات وغیرہ شامل ہیں۔

(و) محکمہ سوشل ویلفیئر فلاحی ادارہ ہے اور اس کا سارا بجٹ فلاحی کام پر خرچ ہوتا ہے۔

لاہور: ریلوے سٹیشن سے چلنے والی بسوں سے متعلقہ تفصیلات

*8827: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ریلوے سٹیشن سے براستہ چیرنگ کراس، کلمہ چوک، فیروز پور روڈ، پھاٹک سٹاف، کوٹ لکھپت سٹیشن پیکو موڑ پنڈی سٹاپ، اکبر چوک، کالج روڈ اور اسلم چوک، واپڈا ٹاؤن اور ٹاؤن شپ تک روٹس پر بسیں بند کر دی گئی ہیں جس اتھارٹی کے احکامات کے باعث ایسا ہوا اس کا نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان روٹس پر دوبارہ بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) مذکورہ الائنمنٹ پر بیشتر اربن روٹ جزوی طور پر مسافروں کو بس سروس مہیا کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) B-33

(الف) ریلوے سٹیشن تا شملہ پہاڑی

(ب) ایل او ایس تا اچھرہ پل

(2) B-10

(الف) اکبر چوک تا امیر چوک کالج روڈ

اوراسی طرح نئی بس سروس "سپیڈو" بھی بیشتر الائمنٹ پر بس سروس مہیا کر رہی ہے۔

(2) FR-13

(الف) شوکت علی روڈ، کالج روڈ

(2) FR-09

(الف) ریلوے سٹیشن تا چیرنگ کراس

(2) FR-09

(الف) ریلوے سٹیشن تا چیرنگ کراس

(2) FR-10

(الف) قرطبہ چوک تا مسلم ٹاؤن موڑ

(ب) ایضاً

ضلع چنیوٹ میں منظور شدہ بس سٹینڈ سے متعلقہ تفصیلات

*8936: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ میں حکومت کے کتنے منظور شدہ لاری اڈے کہاں کہاں پر ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا ضلع میں گاڑیوں بسیں، ویگن وغیرہ کو چیک کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا کوئی کمپیوٹرائزڈ سسٹم موجود ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری DRTA چنیوٹ سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے:

ضلع چنیوٹ میں ایک عدد سی کلاس بس سٹینڈ اور ایک عدد پرائیویٹ ڈی کلاس سٹینڈ موجود ہے۔

جنزل بس (سی کلاس) سٹینڈ کا انتظام چیئرمین میونسپل کمیٹی چنیوٹ کے ذمہ ہے جبکہ ڈی کلاس سٹینڈ کا انتظام پرائیویٹ اڈا مالکان خود کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ پورے ضلع میں کوئی اور سرکاری یا پرائیویٹ بس سٹینڈ نہ ہے۔

(ب) سویڈن کی فرم M/s OPUS Inspections (Pvt) Ltd. اور حکومت پنجاب کے مابین معاہدے کے تحت پہلے مرحلے میں لاہور اور شیخوپورہ میں بین الاقوامی معیار کے کمپیوٹرائزڈ انسپکشن سنٹرز نے کام شروع کر دیا ہے اور فی الوقت باقی اضلاع میں موٹر وہیکلز ایگزامینرز ہی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں لیکن دوسرے مرحلے میں معاہدے کے تحت دسمبر 2017 تک پنجاب کے باقی تمام اضلاع بشمول چنیوٹ میں کمپیوٹرائزڈ انسپکشن سنٹرز vics stations اپنا کام شروع کر دیں گے۔

لاہور میں سماجی بہبود کے دفاتر کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9218: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان سماجی بہبود کے دفاتر کے سال 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے سکول / سکل ڈویلپمنٹ کے ادارے کتنے ہیں ان میں کون کون سے ہنر کی تعلیم دی جارہی ہے؟

(د) اس ضلع میں کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں اور کس کس این جی اوز کے خلاف محکمہ میں کیسز چل رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ عوامی فلاح کے مزید کتنے منصوبے مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے 47 دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان سماجی بہبود کے دفاتر کے سال 17۔2016 کے اخراجات 17 کروڑ 28 لاکھ 62 ہزار 474 روپے ہیں۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام سکل ڈویلپمنٹ کے دو ادارے کام کر رہے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1: صنعت زار، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 2۔ منی صنعت زار، گڑھی شاہو، لاہور

ہنر کی تفصیل:

ان اداروں میں ڈریس میکنگ، کٹنگ، سیونگ، مشینی کڑھائی، دستی و مشینی نٹنگ، اوورلاک، تارکشی، سموکنگ، سٹین پینٹنگ، جیولری میکنگ، خطاطی، ہینڈی کرافٹ، ٹیکسٹائل ڈیزائننگ، فیشن ڈیزائننگ، پروفیشنل بیوٹیشن اور جم کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔

سال 17-2016 کے دوران ان اداروں سے کل 33138 خواتین نے مختلف ہنر میں تربیت حاصل کی۔

(د) ضلع لاہور میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 496 ہے اور مندرجہ ذیل سات این جی اوز کے خلاف کیسز چل رہے ہیں:

1- پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی، لیڈی ویلنگڈن ہسپتال لاہور
2- سکینہ طفیل ویلفیئر سوسائٹی
3- پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی، گنگارام ہسپتال لاہور
4- پاکستان فیملی ویلفیئر کونسل
5- نواب ٹاؤن سوسائٹی
6- ادارہ خدمت انسانیت
7- ایجوکیشن پروموشن آرگنائزیشن

(ہ) سال 18-2017 کے دوران ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے اداروں میں محروم سہولیات کی دستیابی کے لئے ایک منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کی لاگت کا تخمینہ تقریباً چار کروڑ روپے ہے اور امید ہے اسی سال یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

سرگودھا ڈویژن میں محکمہ ایکسائز کے عملے اور دفاتر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9073: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا ڈویژن میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر کون کون سے اضلاع میں ہیں ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ڈویژن میں سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں اور ان کی رجسٹریشن سے کتنی آمدن محکمہ کو ہوئی؟

(ج) ان دو سالوں میں محکمہ کو اس ڈویژن سے پراپرٹی ٹیکس اور دیگر کس کس مد سے رقم موصول ہوئی، تفصیل ضلع وار اور مد وار بتائیں؟

(د) اس ڈویژن میں کس کس شہر سے پراپرٹی ٹیکس کس کس شرح سے محکمہ وصول کرتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سرگودھا ڈویژن محکمہ ایکسائز کے 16 دفاتر ہیں اور ان میں 151 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

ضلع	تعداد دفاتر	تعداد ملازمین
سرگودھا	(10) سرگودھا۔ بھلوال، بھیرہ، کوٹ مومن، بھاگٹانوالہ، پل 111، سلانوالی، تحصیل ساہیوال، شاہ پور، جھاوریاں	87
خوشاب	(3) جوہر آباد، قائد آباد، مٹھہ ٹوانہ	21
میانوالی	(1) میانوالی	14
بھکر	(2) بھکر، دریاخان	29
کل تعداد	16	151

(ب) سرگودھا ڈویژن میں دوران مالی سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران 210533 گاڑیاں رجسٹرڈ کی گئیں اور رجسٹریشن فیس کی مد میں 217424687 روپے آمدن ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد رجسٹرڈ گاڑیاں	آمدن بذریعہ رجسٹریشن
2015-16	97429	103,711,856
2016-17 (یکم جولائی 2016 تا 23 جون 2017)	113104	113,712,831
کل میزان	210533	217,424,687

(ج) تفصیل درج ذیل ہے:

مد	ضلع	آمدن 2015-16	آمدن یکم جولائی 2016 تا 22۔جون 2017
پراپرٹی ٹیکس	سرگودھا	148,983,239	164,509,299
	خوشاب	43,988,582	45,224,226
	میانوالی	15,201,577	16,818,866
	بھکر	17,027,936	18,613,933
	میزان	225,201,334	245,166,324
موٹر ٹیکس	سرگودھا	200,585,679	226,990,662

	خوشاب	56,009,063	62,399,042
	میانوالی	72,311,667	76,451,205
	بھکر	63,309,431	67,861,143
	میزان	392,215,840	433,702,052
تفریحی ٹیکس	سرگودھا	78,530	--
	خوشاب	25,600	--
	میانوالی	--	--
	بھکر	168,077	324,565
	میزان	272,207	324,565
کاٹن فیس	سرگودھا	559,047	393172
	خوشاب	--	--
	میانوالی	14,238,342	11,112,030
	بھکر	3,290,853	2,849,604
	میزان	18,088,242	14,354,806
ایکسائز فیس	سرگودھا	12,722,703	12,255,520
	خوشاب	166,850	171,500
	میانوالی	273,612	274,010
	بھکر	156,200	112,150
	میزان	13,319,365	12,813,180
پروفیشنل ٹیکس	سرگودھا	19,580,924	16,368,021
	خوشاب	5,081,000	4,874,970
	میانوالی	4,390,392	3,968,775
	بھکر	5,208,100	4,302,866
	میزان	34,260,416	29,514,632
لگژری ہاؤس ٹیکس	سرگودھا	150,000	325,000
	خوشاب		200,000
	میانوالی		340,000
	بھکر		
	میزان	150,000	865,000
کل میزان	سرگودھا	382,660,122	420,841,674
	خوشاب	105,271,095	112,869,738
	میانوالی	106,415,590	108,964,886

بھکر	89,160,597	94,064,261
میزان	683,507,404	736,740,559

(د) سرگودھاڈویژن میں سالانہ تشخیص کی 5فیصد شرح سے پراپرٹی ٹیکس درج ذیل شہروں سے وصول کیاجاتاہے۔

ضلع	تعداد دفاتر
سرگودھا	سرگودھا۔ سِلاوال، بھیرہ، کوٹ مومن، بھاگٹانوالہ، پل 111، سلانوالی، ساہیوال، شاہپور، جھاوریاں
خوشاب	جوہرآباد، قائدآباد، مٹھہ ٹوانہ
میانوالی	میانوالی
بھکر	بھکر، دریاخان

لاہور میں نئی بسوں کے روٹ اوران سے متعلقہ تفصیلات

*9080: **جناب محمد وحید گل:** کیاوزیرٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں نئی ای ٹکٹنگ 200بسوں میں پہلے مرحلے میں جن روٹس پر چلائی گئی ہیں ان 14روٹس کے نام بتائے جائیں؟

(ب) کیا قائداعظم انٹرچینج رنگ روڈ تابادامی باغ تاپیراگون سٹی برکی روڈتک نئے روٹ تجویز کئے گئے ہیں اگر نہیں تواس کی کیاوجوہات ہیں؟

(ج) ان روڈز پر کب تک نئی بسوں کااجراءہوسکے گا؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی نے پہلے مرحلے میں200نئی بسیں14روٹس پر چلائی ہیں۔ ان روٹس کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! لاری اڈا / بادامی باغ سے ایئرپورٹ براستہ آزادی چوک، نیازی انٹر چینج و قائد اعظم انٹر چینج روٹ تجویز کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا روٹ ائرپورٹ سے برکی روڈ براستہ پیرا گون سٹی اور برکی روڈ ہے۔ ای ٹکٹنگ کے تحت چلنے والے تمام روٹس کو ضم کیا جارہا ہے۔

(ج) ان روٹس پر چوتھے مرحلے میں بسیں چلائی جائیں گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چنیوٹ: بس سروس چلانے سے متعلقہ تفصیلات

966: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے دورہ چنیوٹ کے موقع پر چنیوٹ اور فیصل آباد کے عوام کے پر زور مطالبہ پر اعلان کیا تھا کہ چنیوٹ اور فیصل آباد کے درمیان بس سروس کا آغاز کیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سیکرٹری ٹرانسپورٹ پنجاب کو ہدایت کی تھی کہ دونوں اضلاع کے ڈی سی اوز کو حکم دیا جائے کہ مذکورہ بس سروس چلانے کے لئے ضروری اقدامات کریں اور دونوں افسروں نے اس سلسلہ میں مشاورت بھی کی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بس سروس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی چنیوٹ سے جواب طلب کیا گیا جس کے مطابق دفتر سیکرٹری DRTA کو حکومت پنجاب کی جانب سے تحریری طور پر ایسی کوئی ہدایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا میں ایسا کوئی حکم موصول نہ ہوا ہے تاہم اگر محرک کے پاس ایسا کوئی حکم موجود ہے تو محکمہ کو پیش کر دیں تاکہ اس پر مزید کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

(ج) متعلقہ ڈی سی او کی رپورٹ کے مطابق چنیوٹ تا فیصل آباد روٹ پر فی الوقت درج ذیل پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے:

1) جنرل بس سٹینڈ (سی کلاس) چنیوٹ سے فیصل آباد نان اے سی ویگنیں 65

2) جنرل بس سٹینڈ (سی کلاس) چنیوٹ سے فیصل آباد نان اے سی بسیں 10

3) بلال ٹریولز (ڈی کلاس سٹینڈ) چنیوٹ سے فیصل آباد نان اے سی ویگنیں 110 چل رہی ہیں۔

اس کے علاوہ چنیوٹ سے فیصل آباد روڈ پر سرگودھا، خوشاب، میانوالی، اور بنوں وغیرہ کے اضلاع کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ براستہ چنیوٹ چل رہی ہے اور روزانہ رات گئے تک مسافروں کو سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے ویگن سروس بھی میسر ہے۔

لاہور اورنج لائن ٹرین منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

1423: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب مکمل ہو گا؟

(ب) کیا اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر صوبہ اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے، اگر جواب ناں میں ہے تو کہاں سے کن شرائط پر کتنا قرضہ لیا گیا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبے کی تکمیل مالی سال 18-2017 میں متوقع ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومتِ پنجاب اورنج لائن ٹرین منصوبے پر اپنے وسائل استعمال کر رہی ہے۔

لاہور: ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور تا نارنگ منڈی روٹ سے متعلقہ تفصیلات

1768: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے لاہور تا نارنگ منڈی روٹ نمبر 32بی پر چودہ بسیں چلانے کا اعلان کیا تھاجب کہ گزشتہ دو سال سے مذکورہ روٹ پر صرف ایک بس چل رہی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو بقیہ 13 بسیں کب چلیں گی؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

جی! یہ درست ہے کہ لاہور تا نارنگ منڈی روٹ پر ایک بس چلائی جارہی ہے۔ مگر جلد ہی مزید بسیں مذکورہ روٹ پر چلادی جائیں گی جس کے لئے بس آپریٹر کو ہدایات جاری کی جاچکی ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

1798: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں میں سال 16-2015 کے دوران کتنے مریضوں کو چیک کیا گیا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام ضلع ننکانہ صاحب میں کوئی ڈسپنسری کام نہ کر رہی ہے۔

(ب) ایضاً

جناب سپیکر: (معزز ممبر میاں محمد رفیق) ماشاء اللہ تشریف لے آئے ہیں thank you, salute آپ کل بھی مل کر نہیں گئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جب ہم ساہیوال کا visit کریں گے تو معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک ہمارے ساتھ ہوں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ہمیں آرڈر کر دیتے ہیں لیکن خود وہاں جاتے نہیں ہیں لہٰذا اب جب ہم visit کریں گے تو یہ ہمارے ساتھ ہوں گے۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ ہوں گے اگر یہ وہاں ساتھ نہیں ہوں گے تو آپ بھی visit نہیں کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، ان کو اپنے کام سے خود دلچسپی ہونی چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ میاں صاحب! میں رپورٹیں پڑھنا چاہتا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ پہلے پڑھ لیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: محترمہ سعدیہ سہیل رانا مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے

مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood MPA, PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood MPA, PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood MPA, PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ ملک صاحب! آپ پہلے میری بات سنیں کہ آپ یہ توسیع کیوں لے رہے ہیں؟ کیا آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: پھر آپ توسیع کیوں لے رہے ہیں؟ آپ دوسروں کو کہتے ہیں کہ یہ توسیع کیوں لے رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے ٹائم دیں، میں ادب سے گزارش کرتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم ماتحت ہیں۔

جناب سپیکر: آپ میرے ماتحت نہیں بلکہ میرے برابر کے ہیں۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ سینئر ہیں اور ہم جونیئر ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس ایوان کے ایک معزز ممبر ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ادب سے گزارش ہے کہ جس کمیٹی کا میں ممبر ہوں الحمدللہ اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ایک سوال ہے اور وہ بھی پورا نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میٹنگ میں سیکرٹری فوڈ نہیں آئے تھے تو کمیٹی کے ممبران اور چیئرمین صاحب نے کہا کہ اگلی میٹنگ میں سیکرٹری فوڈ آئیں گے تو اس کی conclusion کریں گے اس لئے یہ matter pending کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: اسی طرح کی justifications ادھر بھی ہوتی ہیں لیکن آپ کہہ رہے تھے کہ ابھی تک رپورٹ پیش کیوں نہیں کی گئی۔ اب آپ تحریک پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف تیس سیکنڈ کی بات سن لیں الحمد للہ میں On the floor of the House بات کر رہا ہوں کہ آج تک ایکسائز کی کمیٹی کی میٹنگ ہی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: یہ بات آپ کے لئے نقصان دہ ہوگی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے آپ کی مہربانی سے دو تین دفعہ توسیع کرائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ابھی یہ تحریک پیش کریں۔ اس پر بعد میں بات کریں گے۔

نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal MPA, PP-148

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal MPA, PP-148

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal MPA, PP-148

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لیناچاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔جی، میجر صاحب!

مسودہ قانون جیل خانہ جات 2016، نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1) The Prisons (Amendment) Bill 2016. (Bill No. 30) of 2016 moved by Ms Hina Parvez Butt, MPA W-353.
2) Starred Question No. 8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatiana MPA, PP-58
3) Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi MPA, PP-13.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1) The Prisons (Amendment) Bill 2016. (Bill No. 30) of 2016 moved by Ms Hina Parvez Butt, MPA W-353.
2) Starred Question No. 8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatiana MPA, PP-58
3) Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi MPA, PP-13.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1) The Prisons (Amendment) Bill 2016. (Bill No. 30) of 2016 moved by Ms Hina Parvez Butt, MPA W-353.
2) Starred Question No. 8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatiana MPA, PP-58

3) Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi MPA, PP-13.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر سید وسیم اختر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2008-09 اور دورویہ فیصل آباد سمندری روڈ پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 2012-13 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report on dualization of Faisalabad Samundri Road Section between Faisalabad bypass to Samundri Communication and Work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ اگست 2017 سے مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report on dualization of Faisalabad Samundri Road Section between Faisalabad bypass to Samundri Communication and Work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اگست 2017 سے مورخہ 31- مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report on dualization of Faisalabad Samundri Road Section between Faisalabad bypass to Samundri Communication and Work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اگست 2017 سے مورخہ 31- مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! I am on a Point of Order.

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے میاں صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ کسی پریشانی میں تو نہیں ہیں؟

لاہور میں بین الاقوامی کھلاڑیوں کی آمد اور کرکٹ میچ کی وجہ سے ٹریفک جام

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بڑی خوشی کی بات ہے کہ پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ کی بحالی ہوئی ہے اور بین الاقوامی کھلاڑی بھی آئے ہیں، لاہوریئے میچ کو enjoy بھی کر رہے ہیں۔ لاہور کی دو کروڑ کی آبادی ہے لیکن پچھلے تقریباً ایک ہفتے سے آدھا لاہور یعنی ایک کروڑ کی آبادی جس اذیت ناک صورتحال سے دوچار ہے اس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ایم پی ایز میں سے کوئی ٹریفک میں لگا ہو تو اس کو اندازہ ہو گا کہ ایک سے دوسرے مقام پر جانے کے لئے کئی کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تماشا ختم ہونا چاہئے یا تو ٹریفک کنٹرول کا نظام اتنا بہتر ہو، آدمی تھوڑی بہت تو قربانی دیتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کی آدھی آبادی انتہائی زیادہ ٹریفک کے دباؤ کی وجہ سے کئی کئی گھنٹے لائنوں میں لگی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کو تجویز دوں گا کہ اگر ہمارے کھلاڑی PC میں ٹھہرے ہیں اور یہ ٹریفک کا روٹ بحال نہیں کیا جاسکتا تو آپ مال روڈ سے قذافی سٹیڈیم تک کوئی ایک سڑک بلاک کر دیں لیکن یہ کیا تماشا ہے کہ آپ دو گھنٹے پہلے اور اس کے بعد رات 12 بجے تک آدھا لاہور jam کر دیں؟ عورتوں، مردوں، بچوں، مریضوں، سکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں میں جانے والوں کے لئے یہ بہت زیادہ پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب کو تجویز دوں گا کہ آپ پی سی ہوٹل میں دو ہیلی کاپٹر رکھیں، وہاں سے کھلاڑیوں کو اس پر بٹھائیں اور قذافی سٹیڈیم میں اس کی landing کروا دیں۔ ٹریفک jam ہونے کی وجہ سے کروڑوں لوگ پریشانی سے دوچار ہیں۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے کہ اس ٹریفک پلان کو فوری طور پر revise کریں اور اگر یہ نااہل ہیں تو اس ایوان کی ایک کمیٹی بنا دیں جو ان معاملات کو دیکھے لیکن ٹریفک کی روانی متاثر نہیں ہونی چاہئے۔ ایک آدھ گھنٹے کے لئے تو آدمی برداشت کرتا ہے لیکن اگر چھ دن اسی طرح سے پورا دن اور آدھی رات تک ٹریفک jam رہنی ہے تو پھر یہ بہت زیادہ پریشانی، سُبکی اور شرمندگی کا باعث ہو گا لہٰذا ان انتظامات کا از سر نو جائزہ لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ سیف سٹی پراجیکٹ کا ٹھیکہ جس contractor کو دیا گیا ہے اس نے پورے لاہور کو اُدھیڑ کر رکھ دیا ہے، چھ ماہ ہو چکے ہیں جہاں سے بھی

انہوں نے کھدائی کی تھی اس کو دوبارہ fill نہیں کیا گیا، جگہ جگہ کٹ لگے ہوئے ہیں، ہر چوک، چوراہے اور سڑک پر پتھر بکھرے پڑے ہیں اور ملبہ باہر پڑا ہوا ہے لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ان road cuts، سڑکوں کی repair اور چوکوں کی بحالی کے لئے اس پراجیکٹ میں لازماً funds رکھے گئے ہوں گے تو پھر ان سڑکوں اور cuts کو فوری طور پر کیوں repair نہیں کیا جا رہا مجھے وزیر موصوف اس کا جواب دے دیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! معزز قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے میچ کی وجہ سے ٹریفک jam ہونے کے بارے میں بات کی ہے۔ میں اس بات سے قطعی طور پر انکاری نہیں کہ میچ کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل ہیں لیکن ہمیں بطور nation سوچنا پڑے گا۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب پاکستان میں کوئی ٹیم آنے کے لئے تیار نہیں تھی اور لوگ پاکستان کو غیر محفوظ ملک سمجھتے تھے لیکن آج وہ وقت آ گیا ہے کہ انگلینڈ سمیت سارے ممالک کی ٹیمیں پاکستان آ کر کھیلنا چاہتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا بہت sacrifice کرنا پڑے گا۔ قائد حزب اختلاف نے سکولوں اور کالجز کے بچوں اور مریضوں کے حوالے سے point out کیا ہے کہ انہیں بھی آنے جانے میں دشواری ہو رہی ہے تو میں انہیں یقین دہانی کراتا ہوں کہ آج ہی CTO اور CCPO سے بات کر کے اس مسئلے کا فوری طور پر کوئی حل نکالا جائے گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں بطور nation سوچنا چاہئے کہ یہ پاکستان کی نیک نامی ہے کسی ایک فرد کی نیک نامی نہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف بھی بطور nation ہی یہ بات کہہ رہے ہیں۔ آپ اس بات کو ensure کروائیں کہ دوسری سڑکوں پر ٹریفک روانی سے چلتی رہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے قائد حزب اختلاف کی nationhood پر کوئی suspicious نہیں اور آپ نے جو فرمایا ہے اس کی تعمیل ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے جو بات کی ہے وہ بالکل genuine ہے اور میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ایوان میں تذکرہ کیا ہے کہ کل تین چار کلومیٹر کا سفر میں کوئی سوا گھنٹے کے اندر طے کر سکا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن انہوں نے کچھ alternate routes تو بنائے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کافی مشکل صورتحال اس وقت درپیش ہوتی ہے جب پیش بندی کے طور پر یہ قُرب وجوار کے routes بھی بند کر دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی مثبت تجویز ہے کہ کھلاڑیوں کے لئے ہیلی کاپٹر کی سروس مہیا کر دی جائے جو انہیں پی سی ہوٹل سے اُٹھائے اور قذافی سٹیڈیم میں اُتار دے۔ اس سے سارا شہر سکھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہماری کرکٹ ٹیم نے کل بہت اچھا کھیل پیش کیا ہے۔ میں اپنی اور اس ایوان کی طرف سے کرکٹ ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کو یہاں کھانے پر مدعو کریں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! باقی باتیں ہم بعد میں مل بیٹھ کر طے کر لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں بھی اس سلسلے میں ایک بہت ضروری بات عرض کرنی چاہتا ہوں کیونکہ میرے حلقے کے اندر قذافی سٹیڈیم ہے اور وہاں پر ساری ٹریفک سائیڈ کی سڑکوں پر آ گئی ہے۔ میری پانچ سکولوں کے سربراہان سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ ایک یا دو بجے کا انتظار نہ کریں بلکہ جس وقت چاہیں اپنے بچوں کو واپس لے جائیں۔ اسی طرح ہسپتالوں میں آنے جانے والوں کو بھی بڑی دُشواری ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ تجویز ہے کہ چونکہ ان دنوں وزیراعلیٰ ملک میں موجود نہیں ہیں تو ان کا ہیلی کاپٹر کھلاڑیوں کو قذافی سٹیڈیم میں لانے اور واپس لے جانے کے لئے استعمال کر لیا جائے تاکہ لوگوں کو ٹریفک jam ہونے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس تجویز پر بھی غور کر لیتے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ بڑا گھمبیر مسئلہ ہے اور اس حوالے سے میں بھی ایک تجویز دوں گا کہ پنجاب صرف لاہور نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لاہور کے خلاف کیوں ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سُن لیں۔ اگر یہی کرکٹ میچ ملتان، فیصل آباد یا راولپنڈی میں کروایا جائے تو شاید ٹریفک کے اتنے زیادہ مسائل درپیش نہ ہوں گے۔

جناب سپیکر: کیا کرکٹ میچ لیہ میں کروادیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! لیہ میں تو سٹیڈیم ہی نہیں ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ ملک مظہر عباس راں کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 10 جناب اعجاز حسین بخاری کی ہے۔ جی، بخاری صاحب!

اکاؤنٹنٹ سوئی گیس اٹک کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

جناب اعجاز حسین بخاری: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حنیف نیازی اکاؤنٹنٹ سوئی گیس اٹک کو میں نے مورخہ 19- اگست 2017 کو فون کیا اور اسے کہا کہ میرے حلقے کے چند افراد سوئی گیس کے معاملات کے بارے میں آپ سے ملاقات کرنے آرہے ہیں تو آپ ان کی بات سُن لیں۔ جب وہ افراد حنیف نیازی کے پاس گئے تو مذکورہ اکاؤنٹنٹ نے نہ صرف ان کی بات سُننے سے انکار کیا بلکہ میرے خلاف غلط زبان استعمال کی اور کہا کہ میں کسی

ایم پی اے کا ملازم نہیں، مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں اور بخاری صاحب جو میرا بگاڑنا چاہتے ہیں بگاڑ لیں۔ مذکورہ اکاؤنٹنٹ کے روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس

تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز حسین بخاری کی اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار میاں محمود الرشید کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے دو تین دن پہلے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی اور یہ انتہائی اہم موضوع کے حوالے سے ہے کہ مارکیٹ کے اندر اشیاء صرف خاص طور پر سبزیاں، ٹماٹر اور پیاز کی قیمتیں سو روپے فی کلوگرام سے متجاوز ہو گئی ہیں۔ یہی حال چینی کا ہے تو میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اس تحریک التوائے کار کو out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میں قائد حزب اختلاف کو ان کی تحریک التوائے کار کو out of turn پیش کرنے کی اجازت دے رہا ہوں۔ جی، میاں صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

وحدت کالونی اور لاہور بھر کے ماڈل اور اتوار بازاروں میں سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں میں بے جا اضافہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 11-09-2017 کی خبر کے مطابق وحدت کالونی بازار سمیت لاہور بھر کے بازاروں میں عوام کو سہولیات کی فراہمی بے نقاب ہو گئی۔ پنجاب بازار مینجمنٹ کمپنی کی کارکردگی پر سوالیہ نشان لگ گیا، ٹماٹر اور پیاز پورے لاہور میں نایاب ہو گئے ہیں، ناپ تول میں کمی پر سبزیوں اور پھلوں کے معیار اور قیمتوں پر عوام پھٹ پڑے۔ انہوں نے کہا کہ سبزیاں اور پھل مہنگے تو

ہیں ہی تول میں بھی کمی دیکھنے میں آرہی ہے۔خریداروں نے کہا کہ فائدہ کے لئے ماڈل بازار کا رُخ کرتے ہیں لیکن یہاں آکر اُلٹا نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔وحدت کالونی ماڈل بازار کے شکایت کیمپ میں بھی کوئی موجود نہیں۔صارف شکایت کرنے کے لئے کہاں جائیں؟ماڈل ٹاؤن اتوار بازار کی ریٹ لسٹ میں بھی پیاز اور ٹماٹر موجود نہ تھے۔خریدار سستی چیزوں کی خریداری کے شوق میں اتوار بازاروں میں خوار ہو گئے۔حکومت پنجاب اور وزیر خوراک کے دعوے غلط نکلے۔عیدالاضحیٰ کو ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود اشیاء خوردونوش کی قیمتیں کم نہ ہو سکیں۔پیاز 120 روپے جبکہ ٹماٹر 150 روپے کلو تک فروخت ہو رہے ہیں۔شہری اتوار بازاروں میں ٹماٹر اور پیاز ڈھونڈتے رہ گئے۔شہریوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ منڈیوں میں کارروائی کر کے قیمتوں میں اضافے کی روک تھام کے لئے اقدامات اُٹھائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف کی تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب next week میں آجانا چاہئے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 607 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

واسا 126-ارب روپے خرچ کرنے کے باوجود لاہور کے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے میں ناکام

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 12-جون 2017 کی خبر کے مطابق واٹر سپلائی اینڈ سینی ٹیشن (واسا) اور دیگر محکمہ لاہور سمیت پنجاب بھر میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے 16 سالوں سے 70 سے زائد منصوبوں پر 126-ارب روپے خرچ کئے گئے۔واٹر سپلائی پائپ لائنوں سے زیر زمین پانی تک رسائی، واٹر فلٹریشن پلانٹس سے مہلک پانی کی ٹیسٹنگ تک خرچ کئے گئے پیسے شہریوں کو مہلک پانی سے بچاؤ میں ناکام رہے۔45 منرل واٹر کمپنیز اور 3 ہزار صاف پانی فراہم کرنے والے پرائیویٹ یونٹ

منصوبوں میں رکاوٹ بن گئے۔ واسا کی کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر ملکی کمپنیاں بھی سرگرم ہو کر شہریوں کو صاف پانی کی فراہمی میں رکاوٹ بن کر پینے کے لئے پانی فروخت کریں گی۔ عام مارکیٹ میں پانی مہنگا اور مشروبات سستے فروخت ہونے پر بھی حکومت حرکت میں نہ آسکی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ کی تحریک التوائے کار کا جواب next week میں آنا چاہئے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 595/17 جناب محمد سبطین خان کی ہے۔ جی، جناب محمد سبطین خان!

صوبائی دارالحکومت سمیت پنجاب کے تمام اضلاع
بین الاقوامی معیار کے ٹراما سنٹر سے محروم

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 16۔ جون 2017 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق لاہور 70 سال گزرنے کے باوجود صوبائی دارالحکومت سمیت پنجاب کے کسی ضلع میں بین الاقوامی معیار کا ٹراما سنٹر نہیں، یہاں تک کہ ٹراماٹالوجی کا سرجن سرے سے ہی موجود نہیں۔ روزنامہ "دنیا" کی تحقیقات کے مطابق مشہور شاہراہوں پر بڑی تعداد میں حادثات رونما ہوتے ہیں اس لئے ایک گھنٹہ کے سفر پر ٹراما سنٹر ہونا ضروری ہے۔ لاہور سمیت پنجاب کی ایمرجنسیوں میں ٹراما (شدید چوٹ صدمہ وغیرہ) کے مریضوں کی تعداد 30 فیصد تک ہے پنجاب میں آنے والی حکومتوں نے ہسپتالوں کو تو بہتر بنانے کی کوشش کی مگر حادثات سے مرنے اور عمر بھر کے لئے اپاہج ہونے والے مریضوں کے بارے میں کبھی سوچا ہے اور نہ ہی مشہور شاہراہوں پر ٹراما سنٹر بنانے کا کوئی پلان تیار کیا۔ ہمارے ہاں ٹراماٹالوجی کی تعلیم ہے اور نہ ہی ٹراما ٹالوجسٹ یعنی ٹراما سرجن موجود ہے۔ ہماری موجودہ سرجری میں ہڈی اور دماغ کے ڈاکٹر کے درمیان ایمرجنسی میں اکثر بحث و تکرار جاری رہتی ہے کیونکہ جس مریض کو دماغ کی چوٹ آئے اس کو ٹانگ یا بازو کا فریکچر بھی ہوتا ہے مگر جان بچانے کے لئے دماغ کا آپریشن پہلے کیا جاتا ہے اور اس کے انتظار میں ہڈی کے فریکچر میں پیپ پڑ جاتی ہے اس لئے دونوں آپریشنز کا بیک وقت اور ایک ہی چھت تلے ہونا

ضروری ہے۔ ٹراما سنٹر ایسی علاج گاہ کو کہا جاتا ہے جہاں پر سڑک حادثہ اور بم دھماکے جیسے زخمی افراد کا علاج کیا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد سبطین خان کی تحریک التوائے کار کا جواب next week میں آنا چاہیے۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کے لئے adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی ہوئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 1:50 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. A Minister may move the motion for leave of the Assembly.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:
>
> 1. The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017)
> 2. The Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017)
> 3. The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017 (XI of 2017)"

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move a Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:
>
> 1. The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017)
> 2. The Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017)

3. The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017 (XI of 2017)"

Those in favour, may raise and stand in front of their seats.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، سیکرٹری صاحب! گنتی ہو گئی ہے؟

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی کی طرف سے بتایا گیا کہ

معزز ممبران کی تعداد 93 more than ہے)

More than 93.

(The motion was carried.)

قراردادیں

(آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع)

آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for Extension of the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017). A Minister may move the Resolution for extension of the Ordinance.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017), promulgated on 20th June 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th September 2017".

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017), promulgated on 20th June 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th September 2017".

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017), promulgated on 20th June 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th September 2017".

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for Extension of the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017). A Minister may move the Resolution for extension of the Ordinance.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017), promulgated on 21st June 2017, for a further period of ninety days with effect from 19th September 2017".

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017), promulgated on 21st June 2017, for a further period of ninety days with effect from 19th September 2017".

None oppose.

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017), promulgated on 21st June 2017, for a further period of ninety days with effect from 19th September 2017".

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس (ترمیم)(تشکیل، فرائض واختیارات) کریمنل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for the Extension of the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017 (XI of 2017). A Minister may move the Resolution for extension of the Ordinance.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the validity of the Punjab Criminal Prosecution Service(Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017(XI of 2017), promulgated on 22nd June 2017, for a further period of ninety days with effect from 20th September 2017."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the validity of the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017(XI of 2017), promulgated on 22nd June 2017, for a further period of ninety days with effect from 20th September 2017. "

Now, the Resolution moved and the question is:

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، ابھی 83 ممبران موجود ہیں۔ اب کورم کے بغیر ایوان کی کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: ایسا نہ کیا کریں۔ جب question put کیا گیا ہو تو اس دوران آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the validity of the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017(XI of 2017), promulgated on 22nd June 2017, for a further period of ninety days with effect from 20th September 2017. "

(The Resolution is passed.)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017. A Minister may lay the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Housing & Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017. A Minister may lay the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred

to the Standing Committee on Housing and Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017. A Minister may lay the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017.

جناب سپیکر: احسان الدین قریشی! بتائیں کہ ابھی کیا پیش ہوا ہے؟ قریشی صاحب! بتائیں کہ ابھی منسٹر صاحب نے کیا پیش کیا ہے؟ بڑا افسوس ہے۔ افسوس ہی کر سکتا ہوں۔

> The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Law with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017. A Minister may lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017. A Minister may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017. A Minister may lay the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ehtram-E-Ramazan (Amendment) Bill 2017. A Minister to introduce the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Ehtram-E-Ramazan (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Ehtram-E-Ramazan (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under rule 91(5) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017. A Minister to introduce the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under rule 91(5) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017. A Minister to introduce the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017has been introduced in the House under 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Environment Protection for report within two months.

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور جناب خلیل طاہر سندھو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد

میاں محمد نواز شریف کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ ایوان چور اور ڈاکوؤں کے حق میں قرارداد پیش کرنے کے لئے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! مہربانی کر کے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔ آپ الفاظ کا استعمال اچھے طریقے سے کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

قرارداد

جناب سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے منصوبے بنانے پر خراج تحسین پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے، سی پیک جیسے تاریخ ساز اور خطے کی تقدیر بدلنے والے منصوبے

کے آغاز اور اس پر تیزی سے ہونے والے کام، دہشت گردی کے خاتمے اور ملک و قوم کی سلامتی اور بقا کے لئے نیشنل ایکشن پلان، آپریشن ضرب عضب اور آپریشن ضرب ردالفساد جیسے دلیرانہ فیصلے کرنے، توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے مختلف منصوبے بنانے پر پاکستان کے ہر دلعزیز قائد میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُن پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والے اور عالمی برادری میں باعزت مقام دلوانے والے مقبول عوامی راہنما کے خلاف ہونے والی ہر سازش کا قانونی اور سیاسی محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا اور ملک میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے گا بلکہ سازشی عناصر کی مذموم سیاست کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔

یہ ایوان ان عناصر کی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی نیز عوام کی فلاح اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف تصور کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملکی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے، سی پیک جیسے تاریخ ساز اور خطے کی تقدیر بدلنے والے منصوبے کے آغاز اور اس پر تیزی سے ہونے والے کام، دہشت گردی کے خاتمے اور ملک و قوم کی سلامتی اور بقا کے لئے نیشنل ایکشن پلان، آپریشن ضرب عضب اور آپریشن ضرب ردالفساد جیسے دلیرانہ فیصلے کرنے، توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے مختلف منصوبے بنانے پر پاکستان کے ہر دلعزیز قائد میاں محمد نواز شریف

کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُن پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والے اور عالمی برادری میں باعزت مقام دلوانے والے مقبول عوامی راہنما کے خلاف ہونے والی ہر سازش کا قانونی اور سیاسی محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا اور ملک میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے گا بلکہ سازشی عناصر کی مذموم سیاست کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔

یہ ایوان ان عناصر کی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی نیز عوام کی فلاح اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملکی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے، سی پیک جیسے تاریخ ساز اور خطے کی تقدیر بدلنے والے منصوبے کے آغاز اور اس پر تیزی سے ہونے والے کام، دہشت گردی کے خاتمے اور ملک و قوم کی سلامتی اور بقا کے لئے نیشنل ایکشن پلان، اپریشن ضرب عضب اور آپریشن ضرب ردالفساد جیسے دلیرانہ فیصلے کرنے، توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے مختلف منصوبے بنانے پر پاکستان کے ہر دلعزیز قائد میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُن پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والے اور عالمی برادری میں باعزت مقام دلوانے والے مقبول عوامی راہنما کے خلاف ہونے والی ہر سازش کا قانونی اور سیاسی محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا اور ملک میں

جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے گا بلکہ سازشی عناصر کی مذموم سیاست کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔
یہ ایوان ان عناصر کی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی نیز عوام کی فلاح اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملکی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔"

(قرارداد کثرت رائے سے منظور ہوئی)

زیرو آرنوٹس

(کوئی زیرو آرنوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب زیرو آرنوٹس شروع ہوتا ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"وزیر اعظم نواز شریف اور نواز شریف زندہ باد" کی نعرہ بازی کی گئی)

کیا آپ زیرو آر نوٹس take up کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ Order please. Order in the House.

(قطع کلامیاں، شور و غل، نعرے بازی)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 14۔ ستمبر 2017 صبح 10:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات،14۔ ستمبر 2017

(یوم الخمیس،22۔ ذوالحج 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 4

253

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ14۔ستمبر2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال2009-10،2010-11،2011-12، 2012-13،2013-14اور2014-15ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 2009-10، 2010-11، 2011-12، 2012-13،2013-14اور2014-15ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال2012-13ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال2012-13ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

255

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعرات، 14۔ ستمبر 2017

(یوم الخمیس، 22۔ ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠

سورۃ الشّمس آیات 1 تا 10

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی (1) اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے (2) اور دن کی جب اُسے چمکا دے (3) اور رات کی جب اُسے چھپا لے (4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا (5) اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا (6) اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضاء) کو برابر کیا (7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی (8) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا (9) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا (10)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خاک سورج سے اندھیروں کا ازالہ ہو گا
آپ آئیں تو میرے گھر میں اجالا ہو گا
عشق سرکار کی اک شمع جلا لو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اُجالا ہو گا
حشر میں ہو گا وہ سرکار کے جھنڈے کے تلے
میرے سرکار کا جو چاہنے والا ہو گا
جب بھی مانگو تو وسیلے کے نبیؐ کے مانگو
اس وسیلے سے کرم اور دوبالا ہو گا

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات تحفظ ماحول اور بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد آپ کو ضرور ٹائم دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بڑی اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے حکومت کو یہ پیغام دینا چاہتا تھا کہ ایک بھی منسٹر یہاں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ تشریف رکھتی ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ ہماری بہن ہیں جو واقعی بیٹھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ seriousness کا حال دیکھ لیں۔ اگر ایسے ہی ایوان چلانا ہے تو بس چلتا رہے۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔ پہلا سوال نمبر 8483 میاں طارق محمود کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے، اگر آ گئے تو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8593 محترمہ نگہت شیخ کا ہے لیکن منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں بلکہ mover بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ اس پر کوئی Ruling ہی دے دیں۔ منسٹر صاحب نہیں ہیں تو کم از کم پارلیمانی سیکرٹری کو تو آنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے یہ سوموار تک کے لئے pending کر دیا ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! منسٹر صاحب out of country ہیں جبکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے آنا تھا لیکن کسی ایمرجنسی کی وجہ سے نہیں آ سکے۔ آپ یہ سوموار تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، محکمہ بہبود آبادی سے متعلقہ تمام سوالات سوموار کو take up ہوں گے۔ اگلا سوال نمبر 8587 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے آنے تک pending کیا جاتا ہے، اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو یہ سوال take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8871 میاں طارق محمود کا ہے جو بہبود آبادی سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ تحسین فواد کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8694 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین
اور ماحولیاتی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8694: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع روالپنڈی محکمہ تحفظ ماحول میں فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کو کون کون سا ایریا دیا گیا ہے؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں اس وقت ماحولیاتی آلودگی کا لیول کتنا ہے؟

(ج) محکمہ نے پچھلے دو سالوں کے دوران راولپنڈی میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں اور ان اقدامات سے کتنے فیصد آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے؟

(د) کیا پلاسٹک کے شاپنگ بیگ آلودگی کا باعث نہیں بنتے اگر بنتے ہیں تو ان کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ادارہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر راولپنڈی میں فضائی آلودگی و دیگر ماحولیاتی تحفظ کے کاموں کے لئے دو انسپکٹر کام کر رہے ہیں اور ایک فیلڈ اسسٹنٹ جس کے پاس انسپکٹر کا اضافی چارج ہے بھی کام کر رہا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

1. عبدالسلام (بی ایس۔13) ایریا: راول ٹاؤن، تحصیل گجر خان، تحصیل کہوٹہ اور تحصیل کلر سیداں
2. مقبول حسین بی ایس۔13 ایریا: پوٹھوار ٹاؤن، تحصیل ٹیکسلا اور تحصیل کوٹلی ستیاں
3. انعام الحق انسپکٹر / فیلڈ اسسٹنٹ (بی ایس۔6) ایریا: راولپنڈی کینٹ، چکلالہ کینٹ اور تحصیل مری۔

(ب) ماحولیاتی آلودگی کی پیمائش کے لئے محکمہ ہذا کی ریجنل لیبارٹری راولپنڈی کی restructuring جاری ہے۔ آلات کی maintenance کرائی جا رہی ہے اور نئے کیمیکلز خریدے جا رہے ہیں جو نہی لیب فنکشنل ہوگی تو ماحولیاتی آلودگی کی پیمائش شروع کر دی جائے گی۔

(ج) ادارہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر راولپنڈی نے پچھلے دو سالوں میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

i. 2760 گاڑیوں کو سٹی ٹریفک پولیس کے تعاون سے ماحولیاتی معیار برائے دھواں اور شور کے مطابق چیک کیا گیا جن میں سے 670 گاڑیوں کو ماحولیاتی معیار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا گیا۔ ان کو اس خلاف ورزی پر۔/2,35,850 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

ii. گرد و غبار اور شور پھیلانے والے 31 عدد ماربل کٹرز کے خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ کے ایکٹ 1997 کے تحت قانونی کارروائی کی گئی۔ سات یونٹوں کے کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ راولپنڈی کی عدالت میں دائر کئے گئے جہاں یہ زیر سماعت ہیں۔

iii. گردو غبار اور شور پھیلانے والے 53عدد دستون کرشر زیونٹ واقع تحصیل ٹیکسلا کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی جو کہ ابھی جاری ہے، مزید برآں 32عدد Limestone Mining Lease Holders واقع مارگلہ ہلز ٹیکسلا کیخلاف غیر قانونی Mining/Crushing سرگرمیاں شروع کرنے پر ان کے خلاف مذکورہ ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

(د) پلاسٹک کے شاپر بیگ سے ماحول پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اس لئے محکمہ تحفظ ماحول نے پلاسٹک بیگ کے بارے میں قانون سازی کر رکھی ہے جس کے تحت کالا شاپر بیگ بنانے اور سیل کرنے پر پابندی ہے جبکہ دیگر شاپر بیگ پندرہ مائیکرون سے کم موٹائی پر بنانے پر بھی پابندی ہے لہٰذا محکمہ نے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر 103 کیسز اس بابت انوائرمنٹل مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کئے ہیں۔ جس میں سے 62 کے خلاف فیصلہ سنا دیا گیا ہے اور 2,85,000روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ جبکہ 41 کیسز زیر سماعت ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع راولپنڈی محکمہ تحفظ ماحول میں فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں جس کا جواب آیا ہے کہ دو انسپکٹر کام کر رہے ہیں تو کیا پورے ضلع رالپنڈی کے لئے دو انسپکٹر کافی ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! راولپنڈی میں ہماری ایک lab ہے جو state of the art بن رہی ہے جو کہ testing lab ہو گی۔ چونکہ وہ lab testing ابھی مکمل نہیں ہوئی اسی لئے فی الحال ہمارے پاس دو انسپکٹر ہیں۔ جب وہ lab مکمل طور پر کام کرنے لگ جائے گی تو پھر lab testing کرے گی۔ پہلے ہمارے پاس صرف ایک air pointer تھا لیکن اب ہمارے پاس پانچ air pointers آ گئے ہیں۔ یہ air pointers ہوا کی آلودگی کا 100 فیصد بتاتے ہیں کہ کتنی آلودگی ہے؟ یہ چونکہ air pointers ابھی آئے ہیں تو جب ہم راولپنڈی میں رکھیں گے تب ہمیں معلوم ہو گا کہ وہاں ہوا میں کتنی pollution ہے۔

Then we can ascertain measures of pollution

جناب سپیکر: آپ اس پر کوئی ٹائم دے سکتی ہیں کہ کتنے عرصے میں آپ کی یہ lab مکمل ہو جائے گی؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ہم بہت جلد اسے مکمل کریں گے کیونکہ ہمارے air pointers پہنچ چکے ہیں۔ اب ہم نے air pointers کو install کرنا ہے جو کہ moveable ہیں۔ جس جگہ ہم یہ سمجھیں گے کہ آلودگی زیادہ ہے تو air pointers اس شہر میں بھیج دیں گے اور اگر ہمیں محسوس ہوا کہ راولپنڈی میں آلودگی کم ہے تو پھر وہاں نہیں بھیجیں گے۔ جس شہر میں محسوس ہوگا کہ زیادہ آلودگی ہے وہاں air pointers ہم بھیجیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں پوچھا ہے کہ کیا پلاسٹک کے شاپنگ بیگ آلودگی کے باعث نہیں بنتے، اگر بنتے ہیں تو ان کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ کالے شاپنگ بیگ بند ہو گئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ کالے شاپنگ بیگ مل رہے ہیں۔ ہماری نہیں بلکہ پوری قوم کی یہ خواہش ہے کہ پلاسٹک بیگ کو بند کیا جائے۔ آپ کو پتا ہے کہ پہلے پلاسٹک کے شاپنگ بیگ نہیں ہوتے تھے اور ہم جب شاپنگ کرنے جاتے تھے تب ٹوکریاں یا کاغذ کے لفافے ہوتے تھے۔ اب یہ پلاسٹک کے شاپنگ بیگ نہ صرف گندگی کا بلکہ بیماریوں کا بھی باعث بن رہے ہیں۔ یہ بیگ نہ تو پگھلتے ہیں اور نہ ہی جلتے ہیں۔

جناب سپیکر: جلنے میں دیر نہیں لگتی۔ یہ پلاسٹک شاپنگ بیگ بہت جلد جل جاتے ہیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! یہ آلودگی اور انسانی صحت کے لئے بہت نقصان دہ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ بات صحیح ہے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ پلاسٹک بیگ کی بات کر رہے ہیں تو اس کے بنانے والے manufacturers چھوٹے چھوٹے ہیں جن کی یونین اور صدر کو بلایا ہے، ہم نے ان سے یہی کہا ہے کہ آپ پہلے فیز میں کالے شاپر بالکل بند کریں، انتہائی پتلے شاپر جو پچاس مائیکرون کے ہوتے ہیں وہ بھی بند کریں اور اگر فی الحال کوئی بیگ بنا رہے ہیں تو وہ change کریں تاکہ وہ ختم ہو

جائیں۔ اس کے علاوہ اُن سے یہ بھی کہا کہ کوئی ایسا کیمیکل اس میں ڈالیں تا کہ تھوڑے عرصے کے بعد یہ disintegrate کر جائیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ وہ بھی سوچ سمجھ کر کرنا ہو گا کیونکہ ان کو disintegrate کرنے کے لئے کیمیکل ڈالیں گے تو وہ بھی انسانی صحت کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ ہماری یہی کوشش ہے کہ بیگ موٹے بنیں اور لوگ خریدیں۔ یورپ میں بھی یہی ہوتا ہے کہ ایک طرف کاغذ کا یا کپڑے کا بیگ اور ایک طرف موٹا بیگ رکھتے ہیں۔ جو لوگ موٹا بیگ دو چار روپے میں خریدتے ہیں وہ اسے آسانی سے نہیں پھینکتے کیونکہ اُن کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ اس کو ہم استعمال کریں۔ جو شاپر بیگ بہت باریک ہوتا ہے اُس کو ہم لیتے ہیں تو فوری پھینک دیتے ہیں جس سے زیادہ آلودگی پھیلتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس پر یہی کہوں گی کہ ان manufacturers کے 103 کیسز Environment Court میں ہیں جن کو fine بھی ہو چکے ہیں اور مزید fining بھی ہو گی۔ ہم نے کچھ فیکٹریاں بند بھی کروائی ہیں اور جو ہمارے ساتھ تعاون نہیں کریں گے یا violators ہوں گے ان کی فیکٹریاں بھی بند کروائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8983 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لیکن اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8798 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9133 جناب محمد ثاقب خورشید کا بہبود آبادی سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8864 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال محکمہ تحفظ ماحول میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے افسران و ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8864: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کے جو ملازمین اس وقت ضلعی حکومت ساہیوال میں ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ گریڈ بھرتی کی تاریخ اور وہ کب سے ڈیپوٹیشن پر ہیں اور وہ کس قانون کے تحت ڈیپوٹیشن پر بھیجے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک ملازم حکومت کی ڈیپوٹیشن پالیسی کے مطابق زیادہ سے زیادہ تین سال تک ڈیپوٹیشن پر تعینات کیا جاسکتا ہے اگر ہاں تو کتنے ملازم ایسے ہیں جو کہ عرصہ تین سال سے زائد اس محکمہ سے دوسرے محکمہ جات میں ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ تحفظ ماحول ان کو مستقل طور پر ان کے ڈیپوٹیشن والے محکمہ میں آرڈر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے مکمل ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا کوئی ملازم ڈیپوٹیشن پر ضلعی حکومت میں کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا اس وقت کوئی ملازم عرصہ تین سال سے ڈیپوٹیشن پر کہیں کام نہیں کر رہا ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا اس وقت کوئی ملازم ڈیپوٹیشن پر کام نہیں کر رہا ہے۔ لہذا کوئی آرڈر کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چونکہ ڈیپوٹیشن کا کوئی کام ہو ہی نہیں رہا اس لئے میں جواب سے مطمئن ہوں اور کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کو مبارک ہو۔ (قہقہہ)

اگلا سوال نمبر 9245 جناب ثاقب خورشید کا ہے لہٰذا اس سوال کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ میں جو سوالات سوموار تک کے دن کے لئے pending کر رہا ہوں ان کے جوابات positively آنے چاہئیں۔ مہربانی کر کے متعلقہ سیکرٹری صاحب کو بھی بتادیں۔ منسٹر صاحب چونکہ ملک سے باہر ہیں اس لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو پابند کریں۔ ارشد ملک صاحب کا ایک سوال اور بھی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8865 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر و ملازمین پر خرچ ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8865: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں نیز یہ دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس ضلع میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کی وجوہات کیا ہیں کس کس جگہ فضائی آلودگی اور آبی آلودگی مقررہ لیول سے زیادہ ہے اس کے خاتمہ کے لئے 15-2014 اور 16-2015 سے آج تک کتنی رقم فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کے لئے خرچ ہوئی ہے علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ نے کتنا جرمانہ اور سزائیں جنوری 16-2015 سے آج تک کن کن افراد / فیکٹری / ادارہ جات کو دی گئی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع ساہیوال میں SPM کا لیول کیا ہے کس شہر یا علاقہ میں تحفظ ماحول کے معیار سے زیادہ SPM لیول ہے؟

(ہ) حکومت اس ضلع سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک ہی دفتر ہے جو حمید اللہ کالونی، نور شاہ روڈ پر واقع ہے اور اس میں 13 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال چونکہ ایک زرعی علاقہ ہے اس میں صنعتیں /کارخانہ جات دیگر اضلاع کی نسبت کم ہیں۔ البتہ جو کارخانہ جات / فیکٹریاں فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ شہری علاقوں میں فضائی / آبی آلودگی دیہاتی علاقوں کی نسبت زیادہ ہے جس کی وجہ بڑھتی ہوئی ٹریفک و دیگر عوامل ہیں۔ ضلع ساہیوال میں محکمہ کا کوئی پراجیکٹ نہ ہے اور نہ اس کے لئے رقم خرچ ہوئی ہے

(ج) ضلع ساہیوال میں فضائی / آبی آلودگی کا سبب بننے والی رائس ملز / ماربل یونٹس / بھٹہ خشت کو پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کی طرف سے۔/4,78000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا، تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) محکمہ کے ایک سروے کے مطابق آلودگی والی گیس وغیرہ کا معیار پنجاب انوائرنمنٹل کوالٹی سٹینڈرڈ کی حدود کے اندر ہے۔ البتہ particulate matters کا معیار زیادہ ہے جس کی وجہ بڑھتی ہوئی ٹریفک و دیگر عوامل ہیں۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ہ) ضلع ساہیوال جو کارخانہ جات فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ مزید فیکٹری مالکان / متعلقہ یونٹس کو فضائی / آبی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ان کے پاس 13 ملازمین ہیں جس کی تفصیل بھی دے دی گئی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اور خالی اسامیاں کتنی ہیں اور SNE کے مطابق وہاں پر جو کمی ہے اس کے متعلق بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ 13 سیٹیں ہیں اور اس میں دو سیٹوں کی کمی ہے کیونکہ دو انسپکٹروں کے court cases میں چل رہے ہیں۔ جب ان کے cases ختم ہو جائیں گے تو یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی پوری کوشش ہے کہ ہیومن ریسورس پورا ہو کیونکہ دنیا بھر میں

> Environment climate change is on top of the map in the world, so, we are trying our best to fight this menace of air pollution and water pollution.

تو کوشش یہی ہو گی کہ ہیومن ریسورس اور ہمارے experts ہر وقت available ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ تو ڈیپارٹمنٹ کی مرضی ہے کہ جب چاہے وہ اس کمی کو پورا کر دے لیکن کرنا چاہئے تا کہ محکمہ کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر: جو بات انہوں نے کی ہے وہ آپ نے سنی نہیں ہے کہ دو سیٹیں خالی تھیں؟

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات سننے کے بعد ہی تو میں نے comment کیا ہے۔ اصل issue جز(ب) میں ہے کہ فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کے level کے سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ نے admit کیا ہے شہری علاقوں میں فضائی آبی آلودگی دیہاتی علاقوں میں نسبتاً زیادہ ہے اور انہوں نے خود admit کیا ہے۔ ضلع ساہیوال چونکہ ایک زرعی علاقہ ہے جہاں پر صنعتیں اور کارخانہ جات دیگر اضلاع کی نسبت کم ہیں البتہ جو کارخانہ جات اور فیکٹریاں فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ فضائی آلودگی چونکہ زیادہ ہے تو اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے اور یہ کارخانوں کی تعداد بتا دیں کہ ضلع ساہیوال میں کتنے کارخانے ہیں جو کہ فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں آلودگی کا سبب کارخانے ہیں، ملز ہیں اور چھوٹے چھوٹے کارخانے و brick kilns ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ جو gas emission کارخانے ہیں پہلے ہم ان کو نوٹس دے کر hearing کرتے ہیں، پھر ان

کوwarn کرتے ہیں کہ اپنے کارخانوں میںdevicesلگائیں جس سےgas emissionsاور carbon emissionsختم ہوں اور وہ اگر نہیں کرتے تو پھر ہم ان کےcasesٹربیونل کورٹ میں بھیج دیتے ہیں۔ جب ٹربیونل میں جاتے ہیں تو وہاں سے کسی کو بہت بھاری جرمانہ کر کےwarning دیتے ہیں اور کئی کارخانوں کو وہ بند کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتی ہوں کہ اب حال ہی میں ہم نےbrick kilnsکے حوالے سے نیپال سےexperts بلائے ہیں کیونکہ وہاں پر انہوں نے ایک ایسی ٹیکنالوجی بنائی ہے جہاں پرbrick kilnsکا دھواں 40 فیصد کم ہو جاتا ہے جبکہ بھٹوں کی کارکردگی زیادہ بڑھ جاتی ہے، خرچ بھی کم ہوتا ہے اورpollutionبھی کم ہوتی ہے۔ کالے دھوئیں کی جگہ وہ سفید دھواں ہو گا اورpollution totally ختم نہیں ہو گی مگر ہم کسی حد تک ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے کارخانوں کوnoticesدیئے ہوئے ہیں اور بہت سارے کارخانوں میں devices بھی لگا لئے ہیں جن سےgas emissionsکم ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی تھی کہ حکومت کوawarenessہے کہ ہم نے یہ سارا کرنا ہے۔ ہم صرفawareنہیں ہیں بلکہ ہم پوری کوشش میں ہیں کہ نئی ٹیکنالوجی لائیں اور ہم جو این او سی مزید دیں وہwith new technology, with less gas emissionsکے مطابق ہوں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنے کارخانے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! صفحہ 5,6اور 7 میں لسٹ دی گئی ہے جسے وہ خود بھی پڑھ سکتے ہیں کہ کتنے کارخانے ہیںthe list is on the table with himمہربانی کر کے آپ تھوڑا سا اسے دیکھ لیجئے۔

جناب سپیکر: ارشد صاحب! انہوں نے لسٹ دی ہوئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وہ لسٹ پڑھ کر ہی آپ کو اور ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر بہت سارے کارخانے ہیں لیکن لسٹ میں کم ہیں جو کہ تین صفحات پر آئے ہیں کیونکہ وہاں پر کارخانوں کی کافی تعداد ہے لیکن محکمہ کی لسٹ کے مطابق کم ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو کارخانے نہیں چلانے بلکہ انہوں نے کارخانے چیک کرنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! واقعی صحیح بات ہے کہ میری بہن منسٹر صاحبہ نے تو نہیں چلانے لیکن ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ آپ دیکھیں کہ پوچھا گیا ہے کہ 15-2014 اور 16-2015 میں آج تک فضائی اور آبی آلودگی ختم کرنے کے لئے کتنی رقم خرچ ہوئی ہے تو انہوں نے straight away جواب دیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ کا کوئی پراجیکٹ نہ ہے اور نہ ہی اس کے لئے کوئی رقم خرچ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اتنے کارخانے ہیں اور اتنا کاروبار وہاں پر ہو رہا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ ساہیوال کے لوگوں کو انسان ہی نہیں سمجھتا، وہاں پر فضائی آلودگی کو یہ خود admit کر رہے ہیں کہ فضائی اور آبی آلودگی زیادہ ہے لیکن عملی طور پر کر کچھ بھی نہیں رہے؟ اگلے جز میں انہوں نے خود کہا ہے کہ چار لاکھ 78 ہزار روپے دو سالوں میں جرمانہ کیا ہے۔ وہ فیکٹریوں، بھٹوں اور کارخانے والے تو ہماری زندگیوں سے کھیل رہے ہیں لیکن انہیں صرف چار لاکھ 78 ہزار روپے جرمانہ کر کے ڈیپارٹمنٹ کیا ثابت کرنا چاہ رہا ہے؟ یہ کروڑوں روپے کی آمدن ڈیپارٹمنٹ کو ہو رہی ہے اور چار لاکھ 78 ہزار روپے حکومت کو دے کر انہیں این او سی دیا ہوا ہے کہ وہ جو مرضی pollution پھیلاتے رہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر کوئی کام کریں تو ہمیں بتائیں کیونکہ دو سالوں کے متعلق تو انہوں نے خود لکھ کر دیا ہے کہ محکمہ نے کچھ بھی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: محکمہ آپ لوگوں کو pollution سے محفوظ کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دو سالوں کے متعلق ڈیپارٹمنٹ نے لکھ کر دیا ہے کہ ایک penny خرچ نہیں ہوئی۔ میں آپ کی اجازت سے ایک اور بات add کر دوں کہ الحمدللہ آج ساہیوال میں coal fire project چل رہا ہے جس پر ہم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے ممنون ہیں۔ انہوں نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ لوگوں کی جو باتیں تھیں کہ کوئلہ نیچے آجائے گا اور کوئی کہہ رہا تھا کہ گھروں میں آجائے گا لیکن آج اللہ کا شکر ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس وقت بھی

on the floor of the houseایک بات ہوئی تھی کہ ہم اس کے لئے ان کو ایک پلانٹ لگا کر دیں گے۔ اگر آپ کو یاد ہو اور آپ اسمبلی سے ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ شفیق صاحب منسٹر صاحب تھے جن کی اس وقت ایوان میں statement تھی۔ آج تک ڈیپارٹمنٹ خود جواب دے گا کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کرنا۔ یہ بات بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ کی بات سنیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! آپ کے ضلع ساہیوال کے لوگ کارخانے لگاتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ آپ کی صحت کے اوپر بہت برا اثر ہوتا ہے تو آپ ہی کے بھائی اور برادری کارخانے لگاتی ہے ان کو خود خیال ہونا چاہئے۔ ہم ریگولیٹری باڈی ہیں ہم کارخانے نہیں لگاتے یا ہم ان کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اتنے کارخانے نہ لگائیں مگر sense as civilian they also have and responsibility to the country کہ یہ اپنی devices لگائیں اور gas emissions نہ کریں۔ اس کے باوجود ان کی gas emissions کا level اتنا زیادہ ابھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کئی اور شہروں میں emissions آپ سے بہت زیادہ ہیں اور وہاں کام ہو رہا ہے۔ آپ کے ضلع ساہیوال میں بھی آپ کو ہم ایک air pointer دے دیں گے جس سے آپ کی air monitoring ہو گی۔

جناب سپیکر! میرا آپ کے ساتھ یہ وعدہ ہے تاکہ آپ اس کی air کو یعنی suspended matters کو monitor کرتے رہیں۔ مگر آپ سب کا بھی اور سول سوسائٹی کا بھی، میں کہتی ہوں کہ سب پیسے بناتے کارخانوں کی طرح ہو گئے ہیں جو آج ہم پاکستان میں بھگت رہے ہیں ان کو چاہئے یہ پیسا تیزی کے ساتھ بناتے ہیں اور ٹیکنالوجی کو تبدیل کرنے کو یہ تیار نہیں ہوتے۔

They want to take the maximum out of their factories. They should not be doing that and we are going to clamp down on them through the Tribunals cases and we will also close down factories who are violators.

جناب سپیکر! یہ ہم کریں گے۔ پھر آپ لوگوں کا رونا ہوتا ہے ہائے ہمارے ساتھ کیا ہو گیا، ہم آپ کو وارننگ دیتے ہیں، سمجھاتے ہیں اس کے باوجود اگر آپ لوگ نہ کریں تو آپ کی بھی یہ ذمہ داری ہوتی ہے اور جو ہم این او سی دیتے ہیں اس کے باوجود بھی violations ہوتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ کی مہربانی یہ ہماری بہن ہیں انہوں نے on the floor of the house commit کیا ہے کہ ہم وہ دینے جا رہے ہیں ہمیں اُس بلا کا نام نہیں یاد شاید air controller دیں گے۔ انہوں نے دو سالوں میں 4 لاکھ 78 ہزار روپے فائن کیا ہے اُس کا معیار کیا ہے ہمارے گھروں کے باہر populated area ہے---

جناب سپیکر: جب کوئی جرم نہیں کرے گا تو جرمانہ کیسے کریں گے؟ آپ ایسے نہ کریں۔ جو جرم کرتا اُس کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پولٹری فارمز اور جو شیڈز ہیں populated areas میں لگ چکے ہیں آپ تجربہ رکھتے ہیں گھروں کے باہر populated area میں اُس کی گیس باہر جاتی ہے اور اس کی گرد و غبار پنکھے اُٹھا کر باہر بھیجتے ہیں ڈیپارٹمنٹ نے اُنہیں این او سی دیئے ہوئے ہیں۔ یہ recorded بات ہیں میں ساہیوال کی گزارش کر رہا ہوں میں specific بات کر رہا ہوں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ میں سیکرٹری صاحب سے ملا تھا اگر وہ آج ہوتے تو اُن سے پوچھتے میں خود سیکرٹری صاحب کو آفس میں جا کر بتا کر آیا ہوں کہ ایسے ہو رہا ہے۔ مہربانی کریں اب محکمے کے سروے کے مطابق انہوں نے environmental quality---

جناب سپیکر: یہ آپ کا آخری سوال ہے مجھے آگے چلنے دیں اب آپ صرف آخری ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تکمیل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ میرے حکم کی تکمیل نہ کریں آپ کی جو آپس میں بات ہوئی ہے---

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں جز (ہ) میں جواب دیا ہے ضلع ساہیوال جو کارخانہ جات فضائی اور آبی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے تو یہ بتا دیں کیا کارروائی کر رہے ہیں؟ مزید فیکٹری مالکان / متعلقہ یونٹس کو فضائی / آبی آلودگی کنٹرول کرنے

کے لئے مناسب اقدامات کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ سوال تین دفعہ ہو چکا ہے کیا اقدامات کر رہے ہیں میری آپ سے ادب سے submission ہے کہ یہ ساہیوال کی پبلک کی ضرورت کا سوال ہے ---

جناب سپیکر: آپ پر اتنی تو مہربانیاں ہو رہی ہیں آپ ابھی کچھ کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مہربانی کریں۔ اس سوال کو pending کر دیں مجھے معلوم آپ ناراض ہو جاتے ہیں آپ کو اچھا نہیں لگتا اگر میں اس کو کمیٹی میں بھیجنے کا کہوں گا۔

جناب سپیکر: ایسے pending نہیں کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں ڈیپارٹمنٹ کوئی اقدامات نہیں کر رہا یا پھر اقدامات کروا دیں۔ 4 لاکھ 78 ہزار جرمانہ ضرور کیا ہے کوئی کارخانے بند کئے ہیں، سیل کئے ہیں، بتا دیں کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! یہ Tribunals fine کرتے ہیں ہم نہیں کرتے اُن کی مرضی ہے وہ جتنا فائن کریں۔ جیسے کہتے ہیں فائن زیادہ ہو یا تھوڑا ہو فائن فائن ہوتا ہے اور جو سمجھ دار ہوتا ہے وہ تھوڑے کو بہت سمجھ کر اپنی چیز درست کر لیتا ہے میں وہ لفظ استعمال نہیں کرتی جس کو نہیں پرواہ ہوتی اُس کو آپ جتنا بھی فائن کریں وہ کرتے ہیں اُس کا ایک علاج ہوتا ہے کہ کارخانہ بند کر دیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: آپ کو منسٹر صاحبہ نے اچھے جواب دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ چیئر سے آرڈر کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا جواب آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کوئی کارروائی تو کروادیں یہ تیسری دفعہ آبی آلودگی پر سوال ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ ان کا جو کوئی مسئلہ ہے اُن کو آپ حل کروادیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ان سے یہ کہتی ہوں یہ ہمارے بہت معزز ممبر اسمبلی ہیں ان کا کام ہے یہ ہمارے ساتھ علیحدہ میٹنگ کر لیں۔ ہم ان کی ہر جائز بات پر تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں اور اگر معزز ممبر کہتے ہیں تو ساہیوال کی کمیٹی کا ان کو چیئر پرسن بنا دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بہن منسٹر ہیں مجھے چیئر پرسن بننے کی کیا ضرورت ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس سوال پر تو ضمنی سوال ہوگئے ہیں اب آپ اسی محکمے کے متعلقہ سوال آگے آرہے ہیں اُس پر ضمنی سوال کر لیں۔ جی، اگلا سوال نمبر 8906 جناب آصف محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8943 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8943: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم شہر کا SPM کا لیول کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ SPM Level اب Critical حد عبور کر چکا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو جہلم شہر میں فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیا جہلم شہر میں چلنے والی گاڑیوں و دیگر ٹریفک کی روانی کو کم کرنے کے لئے حکومت نے کوئی ٹارگٹس مقرر کر کے ضروری اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) جہلم شہر میں SPM لیول نہ پایا گیا ہے اس مقصد کے لئے چار ایئر پوائنٹرز حال ہی میں پنجاب کی سطح پر خریدے گئے ہیں جس کی مدد سے جہلم شہر کا SPM لیول بھی ناپا جائے گا۔

(ب) ایضاً

(ج) 64 انڈسٹریوں کو Environment Protection Orders (EPO) جاری ہو چکے ہیں۔ جن میں 13 انڈسٹریل یونٹس کو ٹربیونل نے جرمانہ کیا اور باقی کیسز مختلف مراحل میں زیر کارروائی ہیں۔

(د) ٹریفک کی روانی کو کنٹرول کرنے کے اقدامات ٹریفک پولیس کے متعلق ہیں تاہم محکمہ تحفظ ماحول ٹریفک پولیس کے تعاون سے ضلع جہلم میں دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا تھا اُس کا جو جواب ہے وہ یہ ہے جہلم شہر میں SPM لیول نہ پایا گیا ہے اس مقصد کے لئے چار ایئر پوائنٹرز حال ہی میں پنجاب کی سطح پر خریدے گئے ہیں جس کی مدد سے جہلم شہر کا SPM لیول بھی ناپا جائے گا۔ جز (ب) کا بھی same ہی جواب ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحبہ سے جو میری بڑی بہن بھی ہیں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو انہوں نے پوائنٹرز خریدے ہیں کیا وہ خریدے جا چکے ہیں اور کیا وہ کام کرنا شروع ہو گئے ہیں تاکہ تسلی ہو جائے کہ یہ ہمارے بھی شہر تک پہنچ جائیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! وہ خریدے جا چکے ہیں اور معزز ممبر کے شہر میں جو ابھی ہمیں حالات نظر آئے ہیں کیوں پہلے ہماری measurement نہیں ہوئی تھیں۔ We had no air pointers and we had no specific measurement کہ کتنا آپ کا particular

matters in the airہیں اب ہم انشاءاللہ آپ کو جلد air pointers بھیج دیں گے، چیک کر لیں گے اگر آپ کے شہر میں آلودگی زیادہ ہوگی اورto health which is injuriousاور اُس کے ساتھ clamp downتو پہلے بھی ہم کر رہے ہیںindustriesکے اوپر اور ہماری یہاں انوائرمنٹل پروٹیکشن آرڈرز64 فیکٹریز کو ہم نے دیا ہوا ہے اُس میں 13 فیکٹریز کو fineکیا ہوا ہے اور کئی کے کیسزpendingہیں ٹریفک بھی ایک بہت بڑا معاملہ ہے جس کی وجہ سےgas emissionsہوتی ہیں اور آلودگی پھیلتی ہے ٹریفک کے ساتھ مل کر ہم نے چلان بھی کئے ہیں، فائن بھی کئے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہے کہ ہمgas emissionsجو ہمارےvehiclesسے ہوتے ہیں اُس سے بھی ہم بہت حد تک کنٹرول کر لیں اورspecially vehicles which are not fit to be on the roadاُن کو ہم روک دیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی صاحب! آئندہ آپ تحفظ ماحول اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کو ایک دن میں ہی رکھیں گے تاکہ وہ ایک دوسرے پر ذمہ داری نہ ڈالیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ سےhumble requestہے کہ جہلم شہر کا یہproblemہے کہ وہاں پر چنگ چی رکشے میرے خیال میں ایشیاء میں سب سے پہلے نمبر پر جہلم آرہا ہے تو وہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے ابھی منسٹر صاحبہ نے بات بھی کی ہے کہ وہ اس کو بھی کنٹرول کر رہے ہیں تو میں اُن سےrequestکروں گی کہ یہ ٹریفک پولیس کا معاملہ ہے یہ اُن کے ساتھ مل کر اگر اس مسئلے کو ذراpriority basisپر ہمارے لئے حل کروا سکیں کیوں چنگ چی رکشہ نے ہمارے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دونوں بہنیں آپس میں مل بیٹھ کر میٹنگ کر لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں بالکلrequestبھی کرنے لگی تھی اگر میری بہن چاہیں گی تو اُن کے ساتھ بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کریں گے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ان سے اتنا فرماؤں گی۔ معاف کیجئے گا! میری اردو اتنی اچھی نہیں اگر میں کچھ غلط کہہ جاؤں میں پوری کوشش کرتی

ہوں کہ میں آپ کے ساتھ اردو میں اچھے طریقے سے بات کر سکوں۔بات یہ ہے کہ جو چنگ چی رکشے ہیں یہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کا معاملہ ہے ۔ہم کوشش کریں گے کہ چنگ چی کے سائلنسر in order ہوں پھر اتنا دھواں نہیں نکلے گا۔ ہم ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے یہ کہیں گے آپ کے شہر میں اس کی روک تھام کی جائے ۔یہ ہم بھی کریں گے اور جیسے سپیکر صاحب !نے کہا ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور ہم اکٹھے بیٹھ کر we will try to resolve this, Thank you.

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر !میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر !شکریہ۔یہ environment کے حوالے سے جز(ب) میں لکھا ہے "ایضاً"یعنی کہ yes۔اتنی آلودگی پھیل رہی ہے منسٹر صاحبہ میری بڑی بہن اور senior parliamentarian ہیں۔ میں تو بہت عرصے سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ پنجاب اسمبلی کی ممبر رہی ہیں۔ آج اس اہم issue پر ان کے محکمے کے سیکرٹری صاحب کو موجود ہونا چاہئے تھا جو کہ موجود نہیں ہیں۔اس کے علاوہ میری اپنی بڑی بہن سے یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ آج ماحولیات ایک اہم issue ہے اس لئے kindly یہ اپنی وزارت پر کنٹرول رکھیں اور یہ جواب میں جو "ایضاً" لکھا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ ہاں ٹھیک ہے۔اس سے بات تو نہیں چلتی کہ ہاں سب کچھ ٹھیک ہے۔اگر یہی سلسلہ رہا کہ سیکرٹری موجود نہ ہو اور وزارت سے جواب آجائے کہ ہاں ٹھیک ہے۔ اگر اس کا کوئی حل نہ نکالا جائے تو پھر میں کیا سمجھوں گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر !میں اس کا جواب دیتی ہوں۔جو میرے بھائی بات کر رہے ہیں ہمیں اس بات کا پورا خیال ہے کہ ہمارے پورے ملک میں آلودگی بہت زیادہ پھیل گئی ہے اور اس کی وجوہات بھی ان کو معلوم ہے۔ جو developing countries ہیں انہوں نے تو اپنی ڈویلپمنٹ کرلی ہے ہم under developed country ہیں۔ کچھ آلودگی ہماری اپنی ہے اور کچھ neighboring country سے بھی یہاں آجاتی ہے۔اب ہم ہوا میں تو barriers ڈال نہیں سکتے لیکن ہم

پوری کوشش کر رہے ہیں کہ آلودگی کو کم کریں۔ ساتھ ملک سے بھی آلودگی آ رہی ہو اور اگر ہماری آلودگی بھی زیادہ ہو جائے پھر تو ہم سانس بھی نہیں لے سکیں گے۔ جو پچھلے سال حال ہوا تھا اس کا بھی ہمیں علم ہے۔ We are trying to control that. جو انہوں نے سیکرٹری صاحب کی بات کی تو ابھی ورلڈ بنک کی اسی حوالے سے ٹیم آئی ہوئی ہے سیکرٹری صاحب ان کے ساتھ ہیں۔ وہ ٹیم اسی ماحول کی improvement کے لئے آئی ہوئی ہے اور ان کے experts بھی ہیں اس لئے وہ ان کے ساتھ میٹنگ میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے بھی اس میٹنگ میں جانا تھا لیکن میں نے کہا کہ میں پہلے اسمبلی سوالات کے جوابات دوں گی کیونکہ after this. I will go to the first my duties are to the House and meeting. سیکرٹری صاحب نے مجھ سے اجازت لی تھی اور میں نے انہیں اجازت دے دی تھی کہ آپ ورلڈ بنک والوں سے بات کریں کیونکہ وہ environment کے حوالے سے ہمارا future ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8944 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں آبی اور فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8944: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنی اور کون کون سی فیکٹریاں آبی، فضائی اور دیگر آلودگی کا باعث بن رہی ہے؟

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک کس کس فیکٹری/کارخانہ کے خلاف آلودگی میں اضافہ کرنے کی بناء پر محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے تفصیل فیکٹری وار علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) کون کون سی فیکٹری کو محکمہ نے کیا کیا اور کون کون سی مشینری آلودگی کے خاتمہ کے لئے ایڈوائس کی ہے؟

(د) محکمہ آلودگی کا باعث بننے والی ان فیکٹریوں کو کب تک بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع جہلم میں انڈسٹریل اسٹیٹ ہے جس کا نام راٹھیاں انڈسٹریل اسٹیٹ ہے جس میں چھوٹی بڑی 62 فیکٹریاں ہیں جن میں سے تقریباً آدھی بند ہو چکی ہیں۔ لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں چھوٹی فیکٹریاں نصب ہیں جو کہ آلودگی کا باعث نہ ہیں۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع جہلم نے 2014 سے آج تک جن فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی اور جن کو انوائرنمنٹ ٹربیونل نے جرمانہ کیا ہے لسٹ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور باقی متعدد فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ج) جن فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات لگا رکھے ہیں اور جن کو ماحولیاتی آرڈرز جاری ہوئے ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل میں پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کی جاتی ہے اور ان کے کیس دائر کئے جاتے ہیں اور یہ عدالت کا اختیار ہے کہ ان کو جرمانہ کرے یا بند کرنے کا حکم صادر فرمائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! محکمہ تحفظ ماحول ضلع جہلم نے 2014 سے آج تک جن فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی اور جن کو Environment Tribunal نے جرمانہ کیا ہے اس کی لسٹ مجھے دی گئی ہے۔ میری پھر آپ کے توسط سے بڑی humble request ہے کہ "ڈنڈوٹ سیمنٹ" کھیوڑہ کو جرمانہ کیا گیا، "آئی سی آئی سوڈا ایش" فیکٹری کو جرمانہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ بے شمار فیکٹریاں ہیں جن کو جرمانہ کیا گیا اور آگے کہا گیا ہے کہ انہوں نے devices install کر لی ہیں۔ وہاں کوئی بھی شخص جا کر اس علاقے کے حالات دیکھے کہ ان فیکٹریوں، چھوٹے چھوٹے "جپسم" اور "تھریش" پلانٹس کی وجہ سے ایسے حالات

پیدا ہوگئے ہیں کہ وہاں کی چراگاہیں dust کی وجہ سے سفید ہو چکی ہیں۔ لوگوں کے جانور مر رہے ہیں کیونکہ وہ علاقہ ایسا ہے کہ وہاں پر میٹھا پانی نہیں ہے۔ وہ لوگ اپنا چارہ وغیرہ بھی نہیں اُگا سکتے اور وہ اسی گھاس پر dependent ہیں۔ ان کی بڑی genuine problem ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر اپنی بہن کو یہ request کروں گی کہ priority basis پر اگر ہمارے علاقہ کھیوڑہ کے حالات کو دیکھ لیا جائے تو بہتر ہوگا۔ Although انہوں نے اس چیز کو کنٹرول کرنے کے لئے ان فیکٹریوں کو جرمانے کئے ہیں اور installations بھی کی ہیں لیکن وہاں پر کچھ نظر نہیں آرہا ہے کہ کوئی فرق پڑا ہو اس لئے میں ان سے یہی request کروں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی آپس میں میٹنگ تو ہونی ہے اس میں ان معاملات پر بھی مزید discussion کر لینا۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ان سے یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ کا علاقہ جہاں یہ فیکٹریاں ہیں ان میں سے آدھی فیکٹریاں تو بند ہو گئی ہیں اور آدھی چل رہی ہیں۔ آپ سوچیں کہ اگر ساری چل رہی ہوتی تو کتنی آلودگی ہوتی؟ اب جو آدھی فیکٹریاں ہیں ان پر ہم نے یہ کہا ہے کہ اِن کی correction کریں اور آلودگی کو کنٹرول کریں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کہنا بہت آسان ہے لیکن کرنے میں وقت لگتا ہے۔ یہ کارخانے step by step اپنی emissions کو کنٹرول بھی کریں گے اور وہ دن دور نہیں ہے جب انشاء اللہ ہمارے بھی نیلے آسمان ہوں گے، فضا صاف ہوگی مگر اس کے لئے تھوڑا ٹائم چاہئے۔ اس کے لئے کام ہو رہا ہے اور توجہ بھی ہے۔ اُن کی بھی توجہ ہے اور ہماری بھی ہے۔ جب اپوزیشن کے ممبران ہمیں healthy criticism اور point out کرتے ہیں۔

I welcome to all that. Because if you don't point us these things you asked I feel that it is your duty and it is my duty to make the correction.

جناب سپیکر! ہم آپ کے اس طرح کے points پر بھی خوش ہوتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8982 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین کی تعداد اور فضائی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*8982: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 17-2016 کا محکمہ تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کس کس جگہ ڈیوٹی دے رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں آلودگی کے خاتمے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات پر محکمہ کام کر رہا ہے؟

(د) اس ضلع میں گاڑیوں کی آلودگی روکنے کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں فضائی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) مالی سال 17۔2016 میں ضلع فیصل آباد کا کل بجٹ۔/8913500 روپے ہے:

i۔	تنخواہ	=	۔/7764000 روپے
Ii۔	کمیونیکیشن	=	۔/32000 روپے
Iii۔	یوٹیلٹی بلز	=	۔/67000 روپے
iv۔	پٹرول اور TA/DA	=	۔/250,000 روپے
v۔	سٹیشنری پرنٹنگ، اخبار وغیرہ		۔/80500 روپے
vi۔	LPR اور Financial Assistance		۔/6720000 روپے
vii۔	گاڑی اور مشینری کی مرمت		۔/48000 روپے

تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں 31 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ تحفظ ماحول ایک ریگولیٹری اتھارٹی ہے آلودگی پھیلانے والے یونٹس کا وقتاً فوقتاً سروے کیا جاتا ہے اور آلودگی پھیلانے والے یونٹس کے خلاف تحفظ ماحولیات قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور تحفظ ماحول عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کی طرف سے سال 2014 سے 2017 تک آلودگی پھیلانے والے 264 یونٹس کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر (EPO) جاری کئے گئے۔ اس کے علاوہ روزانہ کی بنیاد پر کارروائیاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی کے معیار کا جائزہ لینے کے لئے حال ہی میں 80 ملین روپے کی لاگت سے پانچ عدد air pointer خریدے ہیں۔ ان میں سے ایک عدد Air Pointer ضلع فیصل آباد میں بھی نصب کیا جائے گا۔ جس سے آلودگی کی مقدار جاننے میں مدد ملے گی۔

(د) ضلع فیصل آباد میں اس وقت ایک انسپکٹر مع دو فیلڈ اسسٹنٹ روزانہ کی بنیاد پر گاڑیوں کی چیکنگ اور چالاننگ پر مامور ہیں۔ سال 2015 میں 1815 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان سے قومی خزانہ میں جمع کرائی گئی رقم۔/99400 روپے ہے جبکہ سال 2016 میں 311 گاڑیوں کے چالان کئے گئے ہیں اور ان سے جرمانے کی مد میں۔/207600 روپے قومی خزانہ میں جمع کرائے گئے۔

(ہ) جی ہاں! فضائی آلودگی کے سدباب کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے صنعتوں میں استعمال ہونے والے ایندھن کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے ہدایات جاری کیں اور غیر معیاری ایندھن کے استعمال پر گزشتہ سال 479 صنعتی یونٹس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اور ان اداروں میں سائکلیون اور wet scrubber لگوائے گئے۔ اس وقت 303 یونٹس میں wet scrubber اور سائکلون لگ چکے ہیں اور اس کے علاوہ آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے محکمہ کی کاوشوں سے 23 بڑے صنعتی یونٹس نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگالئے ہیں اور باقی کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ مالی سال 17-2016 میں ضلع فیصل آباد کا کل بجٹ -/8913500 روپے ہے۔ تنخواہ کی مد میں -/7764000 روپے، کمیونیکیشن کی مد میں -/32000 روپے، یوٹیلٹی بلز کی مد میں -/67000 روپے، پٹرول اور ٹی اے/ڈی اے پر -/250000 روپے اور سٹیشنری پرنٹنگ، اخبار وغیرہ کے لئے -/80500 روپے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ یہ محکمہ کیا کر رہا ہے؟ میں معزز بہن سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جتنا بجٹ رکھا گیا ہے اگر محکمے کو اتنا ہی بجٹ دینا ہے، اس محکمے کے کسی بندے نے کوئی کام نہیں کرنا ہے بس ٹی اے/ڈی اے ہی وصول کرنا ہے اور سٹیشنری لے کر چیک دینے کو ہی خرچ کرنا سمجھنا ہے تو پھر اس محکمے کو بند کر دیا جائے۔ یہاں جواب آیا ہوا ہے اسے آپ خود پڑھ لیں۔ کیا یہ صوبے پر burden نہیں ہے؟ اگر میری بہن اس کا جواب دے سکتی ہیں تو دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو جواب دیں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں پوری کوشش کرتی ہوں کہ میں ان کو satisfy کر سکوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ environment پر دنیا اب جاگی ہے۔ یہ صرف پاکستان کی بات نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کی بات ہے کہ وہ اب جاگی ہے۔ پہلے تمام developing countries آلودگی اور pollution کرتے گئے، اپنے کارخانے بنا لئے جب ہماری باری آئی ہے تو سب کو خیال آیا کہ: .Just too much pollution in the atmosphere

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ ہم ریگولیٹری باڈی ہیں، یہ نہیں ہے کہ ہمیں بہت بڑا سٹاف چاہئے کہ ہم جا کر کارخانوں میں devices لگوائیں۔

We just have to point out and give the cases to the Tribunal and Tribunal has to see

کہ ہم نے کس طرح سے ڈیل کرنا ہے، فائن کرنا ہے یا کارخانے بند کرنے ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم کارخانے بند نہ کرائیں بلکہ ان کو بلائیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کریں اور انہیں رضامند کریں کہ for God Sake اب جو ہو گیا سو ہو گیا آئندہ آپ Rules and Regulations کو follow

کریں۔جبfollow Rules and Regulations ہوں گے اور جب لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں گے تو پھر ہمیں مانیٹر کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔جب عوام ذمہ دار ہو گی توخود بخود حالات بہتر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر!اب دیکھیں، میں آپ کو صحیح بات بتاتی ہوں اس میں بہت ساری چیزیں ہیں یہ کوئی ایک دن کا کام نہیں ہے۔ہم سوکوشش کرتے ہیں کہ elite areas میں گندگی نہ ہو مگر آپ دیکھیں کہ گھر بہت بڑا ہو گا، گند کا ڈھیر سامنے پڑا ہو گا، پھر وہ ہٹے گا اور دوسرے دن وہی حال ہو گا۔ابھی ہمارے میں وہCivic senseاورresponsibilitiesجو ہیں We have to do that. It is a long march and it is not a sort of an easy task butانشاءاللہ جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ we are always ready کہ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں، آپ ہمیں بتاتے رہیں and we will do a best.(نعرہ ہائے تحسین)

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر:نہیں، آخری سوال نہیں ہے آپ کے بعد اور بھی پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ تحفظ ماحول پر 1992 سے کام شروع ہوا اور آج 2017 ہے ابھی تک ہم نہ ڈیپارٹمنٹ، نہ پبلک، نہ فیکٹری کے مالکان اور نہ ہی کسی اور کو awareness نہیں دے سکے ہیں کہ آلودگی مت پھیلائیں۔اس ایوان میں مجھے اپنی بہن کا احترام ہے، میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ سینئر پارلیمنٹیرین ہونے کے ناتے یا تو یہ وزارت چھوڑ دیں یا اس پر کنٹرول رکھیں اتنے سال۔۔۔

جناب سپیکر:آپ اپنی بہن کی بڑی خیر خواہی کر رہے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!میری بڑی بہن ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں۔ 1992 سے لے کر ابھی تکawarenessجاری ہے۔۔۔

جناب سپیکر:اگر 1992 تک جائیں گے تو پھر کچھ اور ہو گا، پھر آپ کچھ اور سوچیں گے۔کیا کریں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اچھا، میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں، 1992 سے لے کر اب تک کم از کم کتنے سال ہو گئے ہیں ابھی تک awareness نہیں آئی، اس کو میں کیسے justify کر لوں کہ یہ جواب صحیح ہے---

جناب سپیکر! اس سے پہلے اس میں کافی حصہ آپ کا بھی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! نہیں---

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ اس کو چھوڑ دیں۔ جی، محترمہ! آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب ہے کہ ادارہ تحفظ ماحول ایک ریگولیٹری اتھارٹی ہے آلودگی پھیلانے والے یونٹس کا وقتاً فوقتاً سروے کیا جاتا ہے اور آلودگی پھیلانے والے یونٹس کے خلاف تحفظ ماحولیات قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور تحفظ ماحول عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کی طرف سے سال 2014 سے 2017 تک آلودگی پھیلانے والے 264 یونٹس کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر (EPO) جاری کئے گئے۔ اس کے علاوہ روزانہ کی بنیاد پر کارروائیاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی کے معیار کا جائزہ لینے کے لئے حال ہی میں 80 ملین روپے کی لاگت سے پانچ عدد Air Pointer خریدے ہیں۔ ان میں سے ایک عدد Air Pointer ضلع فیصل آباد میں بھی نصب کیا جائے گا تو آپ کے توسط سے میرا منسٹر صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ Air Pointer جو خریدے جا چکے ہیں جو کہ 80 ملین روپے کی لاگت سے خریدے گئے ہیں تو ان کا میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ---

جناب سپیکر: جب اس سوال کا جواب آرہا تھا تو آپ یہاں تشریف فرما نہیں تھیں۔ اس کا جواب دیا جا چکا ہے، انہوں نے اس سے متعلق بہت ساری بات کی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! صرف یہ بتا دیں کہ یہ پانچ Air Pointer جو خریدے گئے ہیں وہ کہاں install ہو چکے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے پہلے بات بتائی ہے۔جی، repetition کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن محترمہ اس وقت موجود نہیں تھیں۔ sorry اس سوال کا جواب آ چکا ہے۔جی، اگلا سوال میاں محمد کاظم علی پیرزادہ کا ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9009 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے ستلج میں زہر آلود پانی ڈالنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9009: میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور کی کتنی ٹینریز اور فیکٹریوں کا زہر آلودہ پانی غیر قانونی طور پر دریائے ستلج میں ڈالا جا رہا ہے ان فیکٹریوں، ٹینریز اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) محکمہ تحفظ ماحول نے یکم جنوری 2015 سے آج تک کن کن فیکٹریوں اور ٹینریز کو اس بناء پر جرمانہ کیا ہے یا وارننگ دی ان کے نام فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دریائے ستلج میں ان ٹینریز کے زہر آلودہ پانی ڈالنے کی وجہ سے بہاولپور اور اس دریا کے کنارے پر واقع دیگر اضلاع کی زمین بنجر ہو رہی ہے اور آبی حیات مر رہی ہے؟

(د) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع قصور میں چمڑا سازی کی 275 فیکٹریاں ہیں ان فیکٹریوں سے نکلنے والے پانی کی ٹریٹمنٹ کے لئے قصور ٹینری ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی کے نام سے ایک پلانٹ لگا ہوا ہے جس کی ٹریٹمنٹ کپیسٹی Treatment Capacity 12,600 M3/day ہے۔ چمڑا سازی کی 275 فیکٹریوں کے نام اور ان کے مالکان کے نام لسٹ بطور Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان فیکٹریوں سے نکلنے والا پانی ٹریٹمنٹ کے بعد دریائے ستلج میں ڈالا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول نے 30 کے لگ بھگ ایسی ٹیزیوں کو seal کیا جو کہ قصور ٹیزی ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی (KTWMA) کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ چارجز ادا نہ کر رہی تھیں۔ ان ٹیزیوں کی لسٹ بطور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے نوٹس میں ہے۔ جو اس حوالہ سے مذکورہ جگہوں سے پانی اور مٹی کے تجزیے متعلقہ لیبارٹری سے کروا کر حقائق معلوم کر رہی ہے۔

(د) قصور ٹیزی ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی (KTWMA) کی مشینری خراب ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ پلانٹ بند رہا تاہم مشینری کو ٹھیک کروا کر اسے operational کر دیا گیا ہے اور یہ پلانٹ آٹھ گھنٹے روزانہ چل رہا ہے۔ مزید یہ کہ اس پلانٹ کی استعداد کار کو بڑھانے اور مالی، انتظامی مسائل کے حل کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ بات ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے نوٹس میں ہے جو اس حوالہ سے مذکورہ جگہوں سے پانی اور مٹی کے تجزیے متعلقہ لیبارٹری سے کروا کر حقائق معلوم کر رہی ہیں جبکہ حقائق یہ ہیں کہ وہاں پر پانی بہادر پورہ ڈرین میں ڈالا جاتا ہے اور پھر وہاں سے دریا ستلج میں ڈالا جاتا ہے۔ WHO کی 2011 کی رپورٹ بڑی alarming ہے اس وقت چالیس سے زیادہ دیہات کے لوگ کینسر اور ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہیں اور وہاں پر کوئی fully comprehensive plan نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ کب پتا چل جائے گا اور حقائق معلوم ہو جائیں گے کہ پانی اور مٹی کے تجزیئے سے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پانی اور؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! محکمہ وہاں پر پانی اور مٹی کا جو تجزیہ کرا رہا ہے یا ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے جو نوٹس میں ہے، کیونکہ 2011 میں جب شجاع خانزادہ صاحب منسٹر تھے تو انہوں نے وہاں پر یہ وعدہ کیا تھا کہ میں fully comprehensive treatment plant دوں گا تو ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا یا اس کے جو فنڈز تھے وہ کرپشن کا شکار ہوئے۔ اب نیچے جو ٹیل پر بیٹھے ہوئے لوگ ہیں یہ

ہمارے لئے ایک alarming صورتحال ہے، ایک تو ہم پانی کی کمی کا شکار ہیں اور دوسرا جو پانی آرہا ہے وہ ہمارے subsoil water کو بھی pollute کر رہا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ کب تک ان کو پانی اور مٹی کے تجزیے کا پتا چل جائے گا؟

جناب سپیکر: پانی اور مٹی کا تجزیہ کب مکمل ہو گا؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! ہمیں سب سے زیادہ فکر قصور کی ہے اور واقعی یہ جو قصور کی بات کر رہے ہیں یہ درست ہے کہ وہاں کی جو tanneries ہیں ان کی For the Treatment of waste water ایک مینجمنٹ ایجنسی ہے وہ کافی نہیں ہے وہ کچھ عرصہ پہلے بند تھی جس طرح کہتے ہیں ناں کہ اس مینجمنٹ ایجنسی کے جو باقی tanneries ہیں ان کے جو اپنے واٹر مینجمنٹ کے components تھے وہ کام نہیں کر رہے تھے۔ اب انہوں نے کام کرنا شروع کیا مگر وہ بھی بہت basic ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ پورا پانی 100 فیصد صاف ہو کر نالے میں جائے اور پھر دریا میں ڈالا جائے۔ اس میں بہت سارے issues ہیں جو سامنے آرہے ہیں اسی لئے جیسے میں نے آپ کو کہا کہ ورلڈ بنک کے ساتھ آج بھی ہماری بات ہو رہی ہے کہ:

> We meet to clean the water of Kasur 100 percent not only Kasur all the drains coming through Lahore

جناب سپیکر! ہماری چار ڈرین ہیں اس میں قصور کی بھی ہے جو دریا راوی میں جاتی ہیں اور راوی دریا اس وقت آپ کا سیوریج ٹینک بن گیا ہے rather than being a river تو اس کو صاف کرنے کے لئے ایک بڑا پراجیکٹ لگ رہا ہے۔ میں آپ کو صحیح بات بتاؤں کہ اس پراجیکٹ پر وقت لگے گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کا کوئی time fix ہے کہ اتنے ٹائم میں یہ پراجیکٹ مکمل ہو سکتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! میں آپ کو ٹائم کیا بتاؤں کہ اس پراجیکٹ کی سات سے آٹھ مہینے feasibilities report تیار کرنے اور بنانے میں لگیں گے۔ ہم باہر کے donor agencies کے ساتھ خود بھی اس میں حصہ ڈالیں گے پھر یہ اتنا بڑا پراجیکٹ ہے کہ some it will take time ایسے نہیں ہے کہ یہ ایک دن میں بنے گا that direction. but we are trying to go to کیونکہ

قصور میں اس وقت ہیپاٹائٹس بیماریاں صرف ان tanneries کی وجہ سے ہیں۔ سیالکوٹ میں تو ہم نے ایک علاقہ بنالیا جہاں ساری tanneries وہاں چلی جائیں گی۔

جناب سپیکر! دوسرا اس کا یہ حل ہو گا کہ is another big project we can do کہ ہم ساری tanneries وہاں سے ہٹوائیں، for the tanneries if it possible and have an area اور وہاں پھر water treatment plant لگائیں۔ مگر یہ جو ان کی ایجنسی ہے کہ Kasur Tanneries waste water Management Agency for the treatment of اس میں کوئی 30 کے قریب tanneries ہیں جو ان کو پیسا نہیں دیتیں جو ایک قسم کا ان کا حصہ بنتا ہے to pool in further water treatment. تو وہ 30 tanneries بند ہو گئی ہیں جو باقی tanneries ہیں وہ ان کو پیسا دے رہی ہیں مگر اس میں صرف basic موٹی موٹی چیزیں پانی سے صاف ہوتی ہیں مگر جو بیکٹریا یا باقی چیزیں ہیں ابھی اس سے باقی صفائی نہیں ہو رہی ہے۔

> It is source of great concern to the government to the department to everyone and frankly speaking it a great concern to me myself personally also.

جناب سپیکر! کیونکہ جب میں قصور کے حالات دیکھتی ہوں تو میں خود پریشان ہو کر گھبرا تی جاتی ہوں اور میں کہتی ہوں کہ کوئی جلد از جلد انتظام ہو یا ان tanneries کو ہم کہیں کہ یہ خود کچھ کریں یا ہم کریں۔

> Because things are not good where Kasur is but we are trying our best to improve

جناب سپیکر! جو زمین کی بات کر رہے تھے اس کا تجزیہ ہو رہا ہے کہ وہ زمین کیوں ایسے barren ہوتی جارہی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں یا کوئی اور اس کا analyses ہو رہا ہے جب اس کا رزلٹ آئے گا تو پھر اس کے مطابق ہم اس کو treat کریں گے۔

MR SPEAKER: The save every good.

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! جز (د) میں پلانٹ کی آپریشنل صورتحال کے بارے میں بتایا گیا ہے تو میری منسٹر صاحبہ سے درخواست یہ ہو گی کہ جس طرح ورلڈ بنک کے لوگ آئے ہوئے ہیں اور

یہاں پر study ہو رہی ہے بجائے اس کے کہ اس کو کہیں اور شفٹ کیا جائے اس کا کوئی solution ڈھونڈا جائے۔ اگر اس کو شفٹ کرنے کی بات ہو گی تو یہ 273 فیکٹریاں ہیں ان کو شفٹ کرنے تک 275۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، treatment کی بات کر رہے ہیں؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! اس کا treatment ہو اور منسٹر صاحبہ کی جو dynamic leadership ہے اس کے اندر ہمیں اگر یہ commitment دے دیں تو کم از کم ہمارے علاقے اور ستلج سے نیچے جو لوگ ہیں ان کے لئے یہ چیز باعث اطمینان ہو گی کہ وہ آٹھ نو ماہ بعد، اس کی study کرانے کے بعد اس کو war footing کے اوپر اور اس کو ایک task کے طور پر اگر یہ محکمہ لے تو یہ تبھی ممکن ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ ستلج بھی اور راوی بھی۔۔۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ان کی بات سے بالکل agree ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ستلج کا بھی اور راوی کا بھی دونوں کا کروائیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! جی، ساروں کا۔ دریا تو سارے ہی صاف ہونے چاہئیں۔ میں آپ سے یہ کہتی ہوں کہ میں بالکل ان کی بات کو مانتی ہوں جتنا ان کو فکر ہے اسی طرح مجھے بھی ہے لیکن ہم اور آپ بیٹھیں اور مل کر کوئی ایسا پلان بھی بنائیں۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ بھی supervision کر رہا ہے اور آپ ہمارے اوپر بھی supervision کریں کہ اگر ہماری کہیں کوتاہی ہوئی ہے تو please correct us also because یہ قصور سب کا ہے، یہ ملک سب کا ہے، یہ ہمارا بھی ہے، اپوزیشن کا بھی ہے، آپ کا بھی ہے، ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ ہم آلودگی کو ختم کریں اور خاص طور پر water level جو ہے وہ بہت خراب ہوتا جا رہا ہے، صرف اس کی وجوہات کیمیکلز ہیں جو فیکٹریز پھینکتی ہیں اور that is getting absorbed into the land.

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ ذرا اپنی سیٹ پر آ جائیں۔ آپ کی کہیں سیٹ ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (ملک محمد احمد خان): جناب سپیکر! اجازت ہے، اگر میں یہیں سے سوال کر لوں؟

جناب سپیکر: چلیں، آپ یہیں کھڑے ہو کر بات کر لیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (ملک محمد احمد خان): جناب سپیکر! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب سپیکر: آپ propose کر دیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (ملک محمد احمد خان): جناب سپیکر! میں propose نہیں کروں گا، سوال ہے، اسی میں شاید ہو جائے کیونکہ Madam obviously کا experience اور ان کی جو ministerial ability ہے اس پر we fully trust اس کی ایک arrangement یہ تھی کہ قصور کی جتنی بھی ٹینریز ہیں وہ arsenic level, poisonous level اور وہ level جو subsides کو خراب کرتا ہے، ان تین کو treat کرنے کے بعد پھر اس کو واٹر ٹریٹمنٹ ٹینکس کی طرف flow on کریں گے۔

جناب سپیکر! اب ہو کیا رہا ہے کہ یہ جتنی ٹینریز ہیں یہ وہ ٹینریز ٹریٹمنٹ provide نہیں کر رہے۔ انہوں نے اپنے indigenous units لگانے تھے جو وہ لگا نہیں سکے اور یہ جو انوائرمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کے by laws ہیں ان کی صریحاً خلاف ورزی ہے یہ تو بنیادی معاملہ وہاں پر کافی حد تک curtail کیا جا سکتا ہے، اگر ان کو پابند کیا جائے کہ جن چیزوں کی انہوں نے خود commitments دی ہوئی ہیں تو وہ اس کی treatment اپنی فیکٹری پر provide کریں اور وہ کوئی بہت بڑے units نہیں ہیں، وہ چھوٹے units ہیں، اگر ڈیپارٹمنٹ ان کو اس چیز پر bound کرے تو ہو سکتا ہے اور ڈیپارٹمنٹ کو وہ رپورٹ مانگنی چاہئے کہ وہ treatment کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہماری جو ماحولیاتی کمیٹی ہے اس معاملے کو اسے take up کرنا چاہئے اور قصور کا بھی ان کو دورہ کرنا چاہئے کہ جو جو باتیں یہاں سامنے آئی ہیں ان سب کو سامنے رکھتے ہوئے وہ پھر کوئی محترمہ سے بھی میٹنگ رکھیں۔

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ملک صاحب کو یہ یقین دلاتی ہوں کہ انشاء اللہ 20 تاریخ کے بعد 21/22 تاریخ کو میں آپ کے پاس قصور آؤں گی، آپ مجھے خود لے کر جائیں۔ Because I have a lot of trust in your attachment. آپ ہم کو guide کریں۔ ہم وزیر اعلیٰ کے پاس سمری بھی بھیج چکے ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ:

Kasur is an area which we deal on a very emergency level

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے اندر پورا جواب موجود ہے اور اس سے محکمے کی کسمپرسی اور حکومت کی ترجیحات کا تعین ہوتا ہے کہ انسانی جان کتنی قیمتی ہے اور اس کے لئے جو حفاظتی اقدامات ہیں اس سے کس طرح یہ مجرمانہ چشم پوشی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ لیٹ تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے ساری بات کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ ساری باتیں سنی ہیں۔ This is all beating about the bush میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو 275 ٹینریز ہیں کیا چھوٹے پلانٹ available نہیں ہیں کہ ہر ٹینری کو ایک پلانٹ لگانے کا پابند کیا جائے، چھوٹے پلانٹ لگائے جائیں، بجائے اتنا بڑا پلانٹ ہے وہ کہتے ہیں کہ خراب ہو گیا، وہ آٹھ گھنٹے کام کرتا ہے اور ٹینریز سولہ گھنٹے کام کرتی ہیں تو کیا یہ چھوٹے پلانٹ available نہیں ہیں کہ ایک فیکٹری میں ایک پلانٹ لگایا جائے، اس کی مانیٹرنگ بھی آسان ہو گی، اس کے بارے میں ذرا وضاحت کریں؟

جناب سپیکر: یہ انہوں نے پہلے بات کی بھی ہے اور سنی بھی ہے، میرے خیال میں یقینی طور پر یہ feasible بھی ہو گی کہ آپ چھوٹے یونٹ لگوا دیں تاکہ بڑے یونٹ سے آپ بچیں اور وہ پانی treat ہو کر باہر جائے، یہ بہتر ہو گا۔

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ان کی تجویز بہت اچھی ہے، میں ویسے بھی پہلے کہہ چکی ہوں کہ We are going to do the best for Kasur جتنا

ہم within a short period کر سکیں گے ہم پوری کوشش کریں گے لیکن یہ بڑا لمبا پراجیکٹ ہے، یہ اتنے تھوڑے عرصہ میں ہوگا نہیں، مگر پوری کوشش ہوگی کہ اس کو ہم جتنا جلد ہو سکے کر سکیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس بجٹ میں کتنے پیسے رکھے ہیں؟ ابھی پتا لگ جاتا ہے۔ اس کام کے لئے اس بجٹ میں کتنے پیسے رکھے ہیں؟ یہ supplementary related ہی ہے، اس کا جواب دے دیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! اس کے لئے یہ fresh question ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ نے کہہ دیا، میں نے بھی سن لیا، fresh question بنے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے پیسے رکھے نہیں ہیں، یہ سارا زبانی جمع خرچ ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: اچھا جی، سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9081 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد وحید گل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بند روڈ میں فیکٹریوں کا زہریلا دھواں اور ان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9081: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بند روڈ دراروغہ والا و مومن پورہ روڈ لاہور کی سٹیل ملوں کے اندر پرانے ٹائر و کیمیکل جلانے کی وجہ سے مکینوں کی زندگیوں پر نہ صرف برے اثرات پڑ رہے ہیں حتٰی کہ اللہ کے گھر دھوئیں سے سیاہ ہو رہے ہیں۔

(ب) فیکٹریوں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور مستقل بنیادوں پر کیا تدارک تجویز کئے گئے ہیں کیا کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے کہ ایسی فیکٹریوں کو ان علاقوں سے باہر نکالا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ بند روڑ، دروغہ والا، مومن پورہ روڑ پر زیادہ تعداد میں سٹیل فیکٹریاں قائم ہیں۔ یہ فیکٹریاں لوہا گرم کرنے کے لئے گیس کو بطور ایندھن استعمال کرتی ہیں۔ گیس کی لوڈ شیڈنگ کے دوران یہ فیکٹریاں کوئلہ، لکڑی یا چوری چھپے غیر معیاری ایندھن (کاربن پاؤڈر) استعمال کرتی ہیں جو کہ آلودگی کا باعث بنتا ہے۔

فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے اور 247 فیکٹریوں کو ماحولیاتی آرڈر (EPO) جاری ہو چکے ہیں۔ اور محکمانہ کارروائی کے نتیجہ میں 207 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں اور باقی ماندہ فیکٹریاں بھی آلات نصب کروا رہی ہیں جس سے کافی حد تک آلودگی میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

(ب) ایسی فیکٹریوں کے خلاف محکمہ نے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی ہے جس کے نتیجہ میں اب تک 247 فیکٹریوں کا ماحولیاتی تحفظ آرڈر (EPO) جاری ہو چکے ہیں اور قانون کے مطابق مزید کارروائی جاری ہے محکمہ ہذا ایسی فیکٹریوں کو جو کہ فضائی آلودگی پھیلاتی ہیں فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات نصب کرنے کی ہدایات جاری کرتا ہے اور اب تک 207 فیکٹریوں نے ایسے آلات نصب کئے ہیں۔ Punjab Environmental Tribunal میں جمع کروائے گئے کیسز کی تعداد اور جرمانہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہاں پر سٹیل کی فیکٹریاں موجود ہیں جو کہ ایندھن میں کوئلہ، لکڑی، کاربن پاؤڈر اور ٹائر استعمال کرتی ہیں۔ میرا معزز وزیر صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ لاہور کا ایک گنجان آباد علاقہ ہے اور شمالی لاہور پر یہ منحصر ہے۔ اس میں فیکٹریاں بہت زیادہ ہیں، صرف فیکٹریاں ہی نہیں ہیں بلکہ کاربن پاؤڈر اور ٹائر سے جو آئل بنتا ہے ان کے where house بھی وہاں موجود ہیں، ان کا سیل پوائنٹ بھی وہاں پر ہی موجود ہے۔ آیا وہاں پر انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے کسی ایسے شخص کو پکڑا، ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر دی، اگر دی ہے تو معزز وزیر صاحبہ بتائیں کہ ان میں سے کتنے آدمیوں کو پکڑا گیا؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں کہ لاہور میں بالکل فیکٹریز ہیں کیونکہ لوڈشیڈنگ ہوتی تھی، ان کے پاس اپنے کارخانے چلانے کے لئے اور کوئی طریق کار نہیں تھا تو یہ گیس بھی جلاتے تھے، کوئلہ، لکڑی اور بالکل substandard fuel بھی جل رہا تھا۔ اب substandard fuel کی بالکل روک تھام ہو گئی ہے۔ اب بجلی کی بھی جس طرح لوڈشیڈنگ پہلے ہوتی تھی اب ویسی لوڈشیڈنگ بھی نہیں رہی اور بجلی بھی مہیا ہو رہی ہے تو اس سے اب یہ فرق پڑا ہے کہ air pollution بہت بہتر ہو گئی ہے، ختم نہیں ہوئی، بہت بہتر ہو گئی ہے۔ ان میں سے 207 کارخانے ہیں جنہوں نے اپنے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات بھی لگا لئے ہیں اور جو باقی کارخانے ہیں وہ اب لگا رہے ہیں اور correction کر رہے ہیں کہ کسی طریقے سے ہم بھی اپنے gas emissions کو کم کریں۔ باقی جو substandard fuel ہے اس کے لئے ہم نے بہت raids کئے تھے، جو ٹائر کو جلا کر اس میں سے جو تیل نکالتے تھے ان کو ہم نے بہت حد تک لیکن 100 فیصد نہیں کہ میں آپ سے کہوں کہ 100 فیصد کر دیا ہے، یہ 100 فیصد نہیں ہوا مگر بہت حد تک اس چیز کو ہم نے ختم کروا دیا ہے۔ اب بجلی کے آنے سے کوئلہ بھی بند ہو جائے گا، لکڑی بھی بند ہو جائے گی اور gas emissions بھی کم ہو جائیں گے لیکن اس کے باوجود ہمیں مانیٹرنگ بھی کرنی ہے، سروے بھی کرنا ہے کیونکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو بھی اور ہمیں سب کو یہ فکر ہے کہ اس دفعہ ہم پوری کوشش کریں کہ جیسے پیچھے لاہور یا بڑے شہروں میں smog ہوا تھا یا fog ہوا تھا اس کو جتنا ہم اپنی کوششوں کے ساتھ کم کر سکتے ہیں یا روک سکتے ہیں وہ کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحبہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا لیکن میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے 247 فیکٹریوں کے اعداد و شمار دیئے ہیں میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ میرا اپنا حلقہ ہے، اس میں بہت زیادہ فیکٹریاں ہیں، انوائرنمنٹ انسپکٹر جن کی تعداد میں نے آپ سے پوچھی تھی اگر آپ وہ ایوان کو بتائیں، انوائرنمنٹ انسپکٹر بادشاہ ہیں، وہ خود ہی فیکٹریاں seal کرواتے ہیں اور خود ہی کھلواتے ہیں اور ان کا بھتہ چلتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ریکارڈ موجود ہے کہ اسی forum پر کہا گیا کہ کتنی فیکٹریوں میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے گئے لہٰذا محترمہ منسٹر صاحبہ بتائیں کہ انہوں نے جو 247 فیکٹریاں بتائی ہیں ان میں سے کتنی فیکٹریوں میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے گئے اور ان آلات کی definition بھی بتادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ آپ دو لفظوں میں ان کی بات کا جواب دے دیں کہ کوئی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے جتنے بھی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ ہیں وہ کم ہیں وہ کافی نہیں ہیں۔ ابھی ہم آپ کے سوال کے مطابق نہیں کر سکتے لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پہلے چھوٹے پراجیکٹس لگائیں پھر بڑے بھی لگائیں، کیونکہ پانی کی pollution اور Air Pollution بہت زیادہ ہے۔ یہ انسان کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور ہم نے اسی کو درست کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ بڑے پراجیکٹس کی ضرورت ہے۔

We need a lot of money for that and we are trying to raise the money plus the projects so that we can handle this situation.

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ: گجرات، کھاریاں اور لالہ موسیٰ میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8483: میاں طارق محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر گجرات، کھاریاں اور لالہ موسیٰ میں محکمہ کے کتنے ملازم تعینات ہیں جن کا کام ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنا ہے؟

(ب) یکم جنوری 2015 سے آج تک کتنی گاڑیوں اور فیکٹریوں/کارخانوں کے چالان کئے گئے ان کے نام بتائیں؟

(ج) ان شہروں میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے کس کس شہر کا آلودگی کا لیول مقررہ لیول سے زیادہ ہے؟

(د) ان شہروں میں کن کن وجوہات کی بناء پر فضائی آلودگی پائی جاتی ہے؟

(ہ) ان شہروں میں کتنے ہوٹل/ریسٹورنٹ ہیں جو فضائی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) گوجرانوالہ ضلع میں محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین کی تعداد 31 ہے۔ تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ تحفظ ماحول میں کل اسامیوں کی تعداد 13 ہے۔ تفصیلAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم کھاریاں اور لالہ موسیٰ میں محکمہ کا کوئی علیحدہ دفتر موجود نہیں ہے یہ علاقہ جات ضلع گجرات کی حدود میں شامل ہیں۔

(ب)

i. ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2015 سے اب تک ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر 4531 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کو جرمانہ۔/11,08,050 روپے کیا گیا ہے۔

ii. ضلع گوجرانوالہ میں آلودگی پیدا کرنے والی 185 فیکٹریوں /کارخانوں کے خلاف کارروائی پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایکٹ کے تحت عمل میں لائی گئی ہے 219 فیکٹریوں کو سیل کیا گیا 10 کے خلاف FIR درج کروائی گئی جبکہ -/31,500 جرمانہ عائد کیا گیا۔

ضلع گجرات میں یکم جنوری 2015 سے اب تک ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر 4120 گاڑیاں چیک کی گئیں ہیں اور 2011 کے چالان کئے گئے اور ان کو جرمانہ -/10,06,500 روپے کیا گیا جبکہ 38 عدد فیکٹریوں اور کارخانوں کے خلاف EPO جاری کئے گئے اور 22 کو بند کیا گیا ہے۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت نے فضائی آلودگی کے لئے انوائرنمنٹل کوالٹی سٹنڈرڈ 2016 میں جاری کئے ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ میں قائم کارخانہ جات جو انوائرنمنٹل کوالٹی سٹنڈرڈ کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سال 16-2015 میں ضلع گوجرانوالہ اور گجرات میں فضائی آلودگی کا لیول معلوم نہ کیا گیا۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی کا باعث بننے والے کارخانے مندرجہ ذیل ہیں:-

سٹیل فرنسز، کاپر ڈھلائی ورکس، ایلومینیم برتن ڈھلائی ورکس، سٹین لیس سٹیل ڈھلائی ورکس، پیتل ڈھلائی ورکس، دیگی لوہا ڈھلائی ورکس، بھٹہ خشت، رائس شیلرز اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں رکشا وغیرہ۔

گجرات میں فضائی آلودگی کا زیادہ تر باعث دھواں چھوڑتی گاڑیاں اور اینٹوں کے بھٹے ہیں۔

(ہ) گجرات شہر میں ہوٹلوں کی تعداد 18 ہے۔ ان کو باقاعدگی سے AC صدر، محکمہ صحت اور محکمہ تحفظ ماحول کی ٹیم نے چیک کیا اور فضائی آلودگی نہ پائی گئی ہے۔

ہوٹل /ریسٹورنٹ میں ایسا کوئی خاص عمل نہیں ہوتا جو فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہو اور اس سے انوائرنمنٹل کوالٹی سٹنڈرڈ کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

ضلع لاہور میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8587: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے سال 2016 میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے حکومت تا حال کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے نیز ان اقدامات کی وجہ سے فضائی آلودگی میں کس حد تک قابو پایا جاسکا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پھیلانے والے اداروں کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کا کتنا لیول ہے نیز مقررہ حد سے زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ہ) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کم کرنے کے لئے اب تک کتنے اقدامات اٹھائے گئے ہیں کتنوں پر عمل ہو رہا ہے اور کتنے ابھی باقی ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے فضائی آلودگی کا جائزہ لینے کے لئے سال 16-2015 میں دو کروڑ روپے کی لاگت سے Air Pointer خریدا ہے جس کی مدد سے ضلع لاہور کے مختلف مقامات پر Air Quality Monitoring اور فضائی آلودگی کا جائزہ لیا جائے گا۔اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول کا ضلعی دفتر صنعتی سروے کرتا رہتا ہے ۔لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک و دیگر ٹرانسپورٹ کی emissions کو کم کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال 2016 میں ٹریفک چلاننگ وآگاہی مہم شروع کی ہے۔ حکومت پنجاب کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے Vehicle Inspection Certification System کے نام سے ایک جدید ورکشاپ کا آغاز کیا ہے جس میں گاڑیوں کی فٹنس چیک کرنے کے علاوہ گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں بھی چیک کیا جاتا ہے۔اب تک ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو کے مقام پر دو ورکشاپس قائم کر دی گئی ہیں اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے اگست 2016 میں گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں اور شور کے لئے ماحولیاتی معیار بھی مقرر کر دیا ہے۔

(ب) فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے اور 53 عدد فیکٹریوں کو ماحولیاتی تحفظ آرڈر (Environmental Protection Order) جاری ہو چکے ہیں اور 207 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں اور باقی ماندہ بھی آلات نصب کروا رہے ہیں اور بتدریج غیر معیاری ایندھن کا استعمال بھی کم ہو رہا ہے جس سے کافی حد تک آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول کے 2016 کے سروے کے مطابق سڑکوں پر Suspended Particle Metter کی مقدار کسی حد تک زیادہ پائی گئی ہے جسے کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول کی تشکیل کردہ ٹیمیں گاڑیوں کا معائنہ کرتی رہتی ہیں اور معیار سے زیادہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چلان بھی کیا جاتا ہے۔ ٹیم میں ٹریفک پولیس یا موٹر وہیکل examiner کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک و دیگر ٹرانسپورٹ کی emissions کو کم کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال 2016 میں ٹریفک چلاننگ و آگاہی شروع کی ہے۔ جس میں لاہور شہر کے تمام مین روڈ جس میں ملتان روڈ، جی ٹی روڈ، علامہ اقبال روڈ، لاری اڈہ اور شاہدرہ سٹیشن شامل ہیں ان مختلف جگہوں پر (Smoke & Noise Emissions) کی خلاف ورزی پر چلان کئے گئے ہیں جس کے نتائج درج ذیل ہیں:

1.	کل گاڑیاں جو چیک ہوئیں	6088
2.	کل چالان	1166
3.	کل جرمانہ جو عائد ہوا	461,950
4.	کل گاڑیاں جو بند کی گئیں	253

اس کے علاوہ ٹریفک کی آگاہی کے لئے بینر ز آویزاں کئے گئے ہیں اور دھواں اور شور کے اخراج سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی نقصانات سے آگاہی کے لئے ڈرائیورز اور عوام الناس میں ماحولیاتی شعور اجاگر کرنے کے لئے پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا نے ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پر کام کرتے ہوئے 2016 میں صنعتی سروے کئے اور Punjab Environmental Protection Act 1997 کے تحت فضائی آلودگی کرنے والے صنعتی یونٹس کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی کی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اب

تک 53 تحفظ ماحول آرڈرز EPO جاری ہو چکے ہیں اور محکمانہ ہدایات کے نتیجہ میں تقریباً 207 نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے 96 یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹسز جاری کئے ہیں۔

(د) محکمہ تحفظ ماحول نے 2016 میں لاہور شہر کی فضائی آلودگی کا جائزہ لیا ہے اس کے مطابق کم سے کم SPM کا لیول 61.8ug/m3 اور زیادہ سے زیادہ 270.6ug/m3 ہے۔ لاہور کا موسم معتدل رہنے کی وجہ سے SPM لیول بھی معتدل رہتا ہے۔ فضائی آلودگی زیادہ ہونے کی وجہ بڑھتی ہوئی ٹریفک جاری ترقیاتی منصوبہ جات اور صنعتوں سے خارج ہونے والا دھواں ہے۔

(ہ) تفصیل جواب (ب اور ج) میں بیان کر دی گئی ہے۔

بہاولپور میں محکمہ تحفظ ماحول کے افسران اور آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8798: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور محکمہ تحفظ ماحول کے کس کس عہدہ پر افسران و اہلکار تعینات ہیں سال 2016 یکم جنوری سے 31۔دسمبر تک محکمہ نے آلودگی (مختلف قسم) کے خاتمہ یا کمی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے؟

(ب) دریائے ستلج میں بہاولپور شہر کا سیوریج ڈالا جا رہا ہے نیز اسی طرح بندرہ مائنز، جس میں محکمہ نہر کا پانی چلتا ہے ہر وقت سیوریج کے گندے پانی (اور سیوریج) سے بھرا رہتا ہے محکمہ کب تک یہ غیر قانونی کام بند کروائے گا؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) دفتر ہذا کی کل تعداد افسران و اہلکار 13 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ البتہ یکم جنوری 2016 سے 31۔دسمبر 2016 تک محکمہ ہذا نے آلودگی کے خاتمہ یا کمی کے لئے ماحولیاتی قوانین کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

(1) Polythene Bag Ordinance کے تحت:

دکانات چیک کی گئیں = 541 چالان عدالت میں جمع کروائے گئے = 295 جرمانہ لگوایا گیا = 158,000 روپے

غیر معیاری شاپر قبضہ میں کئے گئے=162 کلو گرام

(2) کارروائی بر خلاف دھواں چھوڑتی گاڑیاں ہمراہ ٹریفک پولیس

ٹوٹل گاڑیاں چیک کی گئیں= 1685 ٹوٹل چالان=855 ٹوٹل بند کی گئیں گاڑیاں= 36

کل جرمانہ۔/282000 روپے

(3) کارروائی بر خلاف مختلف فیکٹریز

کل یونٹس چیک=101 بند کئے گئے یونٹ=15 چالان ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالت میں جمع کروائے گئے=16

(4) مہم بر خلاف ڈینگی کی گئی۔

(5) کیسز IEE/EIA کے تحت بھیجے گئے= 51

(ب) بہاولپور شہر کا سیوریج کا پانی ستلج دریا کی طرف جانے سے پہلے بلدیہ کے زیر کنٹرول بارہ عدد Settling Ponds بنائے گئے ہیں جس میں قدرتی طریقے سے سیوریج کے پانی کی ٹریٹمنٹ ہوتی ہے۔ اس کے بعد پانی آگے جاتا ہے۔ جبکہ بندرہ مائنر میں کسی فیکٹری کا کوئی پانی نہیں جاتا اور نہ ہی ٹی ایم اے کی سیوریج لائن اس میں ہے۔ البتہ کچھ پرائیویٹ گھروں نے اپنے پائپ اس میں ڈالے ہوئے ہیں۔

راولپنڈی میں ماحولیاتی آلودگی کا سبب بننے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*8906: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں ماحولیاتی آلودگی کی وجہ بننے والی فیکٹریوں اور صنعتوں کے خلاف حکومت نے گزشتہ چار سالوں میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے ساتھ وابستہ کتنی اور کون سی این جی اوز راولپنڈی کے لئے کام کر رہی ہیں اور ان کا کردار کیا ہے؟

(ج) راولپنڈی میں 17-2016 میں بننے والے سموگ کے مسئلہ کو روکنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) راولپنڈی میں Air Quality Index کیا ہے کیا یہ مقامی لوگوں کے لئے مناسب ہے؟

(ہ) کیا راولپنڈی کا ماحول National Environment Quality Standard (NEQs) کے مطابق مناسب ہے نیز اس ضلع میں انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کی تعداد کتنی ہے ان کے Designation اور ذمہ داری کیا ہے، ایوان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کے ضلعی دفتر راولپنڈی نے گزشتہ چار سالوں میں ماحولیاتی آلودگی کی وجہ بننے والی فیکٹریوں اور صنعتوں کے خلاف درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

i. گرد وغبار اور شور پھیلانے والے 31 عدد ماربل کٹرز کے خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی۔ سات یونٹوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ راولپنڈی کی عدالت میں دائر کئے گئے جہاں یہ زیر سماعت ہیں۔

ii. گرد وغبار اور شور پھیلانے والے 53 عدد سٹون کریشر یونٹ واقع تحصیل ٹیکسلا کے خلاف مذکورہ ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی۔ ان میں سے 32 یونٹ جو کہ مارگلہ ہلز کے بفر زون میں واقع ہیں محکمانہ کارروائی کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔

مزید بر آں 32 عدد Limestone Mining Holders واقع مارگلہ ہلز ٹیکسلا کے خلاف غیر قانونی اور بغیر اجازت کے Mining/ Crushing سرگرمیاں کرنے پر تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی جس کے نتیجہ میں ان سٹون کریشرز اور مائننگ یونٹس نے کام بند کر دیا۔ ان احکامات کی وجہ سے 45 عدد Limestone Mining Lease Holders نے محکمہ ہذا سے این او سی لینے کے لئے درخواستیں جمع کروادی ہیں جو کہ زیر غور ہیں۔

iii. ضلع راولپنڈی میں فضائی آلودگی کا سبب بننے والے اٹھارہ عدد اینٹوں کے بھٹوں (Brick Kilns) کے مالکان کو مذکورہ ماحولیاتی ایکٹ کے تحت نوٹس جاری کئے گئے ہیں نیز فضائی آلودگی پیدا کرنے والے دو غیر قانونی Pyrolysis Plants واقع تحصیل ٹیکسلا کو سیل کیا گیا۔

iv. ماحولیاتی آلودگی کی وجہ بننے والی تین فیکٹریوں Feed Baba Lubricants, SB Bread Factory Continental,Mills کے خلاف مذکورہ ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی جاری ہے۔

v. مزید بر آں ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لئے عوام الناس میں شعور پیدا کرنے کے لئے گزشتہ سالوں میں لیکچرز، آگاہی واکس کا اہتمام اور ماحولیاتی آگاہی بروشیرز شہریوں میں تقسیم کئے گئے۔

(ب) ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کا ضلعی دفتر راولپنڈی اپنے طور پر ایک مقامی این جی او National Cleaner Production Centre کے ساتھ مل کر ماحولیاتی موضوعات پر مختلف تقریبات کا انعقاد کرنے میں حصہ لیتا رہتا ہے ابھی حال ہی میں 26۔مارچ 2017 کو راولپنڈی نیشنل پارک (ایوب پارک) میں ماحولیاتی میلہ کی تقریب منعقد کی گئی جس کا بنیادی مقصد عوام الناس میں Waste Recycling کے بارے میں شعور پیدا کرنا تھا۔ اس موقع پر مختلف تعلیمی اداروں نے اسٹال لگائے۔

(ج) راولپنڈی میں 17-2016 میں سموگ کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا تاہم احتیاطی طور پر دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس راولپنڈی کے تعاون سے ایک خصوصی مہم چلائی گی۔

(د) Air Quality Index معلوم کرنے کے لئے ہوا میں موجود گرد و غبار اور مختلف گیسوں کی پیمائش کی جاتی ہے جس کے لئے EPA پنجاب لاہور نے متعلقہ آلات خرید کئے ہیں۔ جونہی یہ آلات میسر ہوں گے تو راولپنڈی شہر میں فضائی آلودگی کی پیمائش شروع کی جائے گی۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب میں ماحولیاتی آلودگی کی پیمائش Environment Punjab Quality Standard (PEQS) کے مطابق کی جاتی ہے۔ ادارہ ہذا کی ریجنل لیبارٹری راولپنڈی تشکیل نو کے مراحل میں ہے جونہی یہ لیبارٹری فنکشنل ہو گی تو PEQS کے مطابق ماحول کی پیمائش شروع کر دی جائے گی جس سے یہ معلوم ہو گا کہ راولپنڈی شہر کا ماحول PEQS کے کس حد تک مناسب ہے۔ ضلع راولپنڈی میں ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کا ایک فیلڈ آفس اور دوسرا لیبارٹری موجود ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

قصور میں فضائی آلودگی اور اس کی روک تھام کے لئے

منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

1715: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے سال 15-2014اور16-2015میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی الگ الگ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے نیز مقررہ حد سے کتنا زیادہ ہے اور زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں اس کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے جن جن منصوبہ جات پر عمل کیا جارہا ہے ان کی تکمیل کی مدت کتنی ہے اوران منصوبہ جات پر اب تک کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے سال 15-2014اور16-2015 میں کوئی منصوبہ علیٰحدہ سے نہ بنایا گیا ہے۔

(ب) پنجاب کی سطح پر بنائے گئے منصوبے میں ایک مانیٹرنگ سٹیشن خرید لیا گیا ہے جبکہ مزید پانچ مانیٹرنگ سٹیشن خریدے جا رہے ہیں۔ اس منصوبہ کا نام Quality Establishment of Air Monitoring Station in Punjab ہے۔ اس منصوبہ کے تحت پنجاب میں قصور سمیت فضائی آلودگی کی پیمائش کی جائے گی۔

(ج) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے کوئی منصوبہ علیٰحدہ سے نہ بنایا گیا ہے۔

گجرات: فضائی، آبی اور دیگر آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

1718: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنی اور کون کون سی فیکٹریاں آبی فضائی اور دیگر آلودگی کا باعث بن رہی ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک کس کس فیکٹری / کارخانہ کے خلاف آلودگی میں اضافہ کرنے کی بناء پر کارروائی کی ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فیکٹری وار بتائیں؟

(ج) کون کون سی فیکٹری کو محکمہ نے مشینری آلودگی کے خاتمہ کے لئے ایڈوائس کی؟

(د) محکمہ، آلودگی کا باعث بننے والی ان فیکٹریوں کو کب تک بند کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ گجرات کا کل رقبہ 72 ایکڑ ہے جس میں 246 فیکٹریاں ہیں جن میں مٹی کے برتن بنانے کی انڈسٹری، پنکھوں کی چھوٹی بڑی فیکٹریاں، رائس مل، تھرموپور، پیکجز وغیرہ ہیں جو کہ آبی، فضائی اور دیگر آلودگی کا باعث بن رہی ہیں۔

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک گیارہ فیکٹریوں کو آلودگی پھیلانے پر بند کیا گیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے اور باقاعدگی کے ساتھ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کا سروے کیا جارہا ہے۔

(ج) محکمہ نے رائس مل کو ڈسٹ کلیکٹر اور فین انڈسٹری، گرائنڈنگ یونٹس کو Air pollution abatement equipment لگانے کی ہدایت کی ہے۔

(د) انوائرنمنٹ ٹربیونل میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے کیس زیر سماعت ہیں۔

فیصل آباد: مدوآنہ ڈرین سمندری سے متعلقہ تفصیلات

1767: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مدوآنہ (Maduana) ڈرین، سمندری، فیصل آباد میں ویسٹ واٹر ڈسپوزل اور اسے آلودہ کرنے والی فیکٹریوں کے بارے میں پنجاب اسمبلی میں متفقہ قرارداد منظور کی گئی؟

(ب) آلودگی کے باعث جان لیوا بیماریوں میں مبتلا لاکھوں لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مسئلہ پر وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اگر ہاں تو اس کمیٹی کے کون کون سے اراکین ہیں پچھلے تین سالوں میں اس کے کتنے اجلاس منعقد ہوئے اس کی کیا سفارشات تھیں اور اس نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) مدوآنہ ڈرین پر 144 صنعتی ادارے موجود ہیں محکمہ کی طرف سے 144 یونٹس کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری ہونے کے بعد یونٹس کے کیس انوائرنمنٹل ٹربیونل میں بھجوائے گئے۔ جہاں پر ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ واٹر اینڈ سینٹیشن ایجنسی (WASA) نے مدوآنہ سمندری ڈرین پر ترکی کے تعاون سے ایک ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی ابتدائی رپورٹ تیار کی ہے جس کی حالیہ دنوں میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے منظوری دے دی ہے۔ اس حوالے سے کام جاری ہے۔

(ج) جی ہاں! اس حوالے سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کے اراکین کی تعداد سات ہے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ کمیٹی نے واسا کو ہدایت کی ہے کہ وہ ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرے اس سلسلے میں واسا نے ابتدائی رپورٹ بنالی ہے اور واسا حکام کے مطابق ان کا ترک کمپنی سے معاہدہ زیرِ غور ہے اور اس پر جلد کام شروع ہو جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

مصطفیٰ ٹاؤن، وحدت روڈ اور علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

میں اسفالٹ پلانٹ کے قیام سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مصطفیٰ ٹاؤن اور وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن ایک thick populated علاقہ ہے۔ اس پر پچھلے کئی سالوں سے asphalt plant لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے ایک ڈیڑھ کلومیٹر کے علاقے میں لوگوں کی زندگیاں اجیرن ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ منسٹر صاحبہ! قائد حزب اختلاف جو بات کر رہے ہیں وہ سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس کے دوران بھی یہ point out کیا تھا اس کے بعد صرف ایک دفعہ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ایک انسپکٹر لیول کے صاحب نے وہاں میرے آفس آکر کہا کہ کیا problem ہے۔ ہم ایک سال تو خاموش رہے کہ اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے چلیں اس کے پلرز اور باقی سارا کنکریٹ کا کام تھا تو ہم نے لوگوں سے کہا کہ یہ urgent کام ہے اور حکومت کی priorities میں ہے آپ اسے تھوڑی دیر چلنے دیں اور جب یہ کنکریٹ کا کام ختم ہو جائے گا تو یہ یہاں سے اٹھالیں گے لیکن اب وہ کنکریٹ کا کام ختم ہو چکا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ وحدت روڈ اور اس کے سامنے علامہ اقبال ٹاؤن کی پوری آبادی، مصطفیٰ ٹاؤن کی پوری آبادی اور یونیورسٹی کیمپس کے تمام گھروں کے اندر روزانہ دو دو دفعہ صفائی کے باوجود اتنا اتنا گرد اور اس کا پاؤڈر جمع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل سر راہ چلتے ہوئے منسٹر صاحبہ سے گزارش بھی کی تھی کہ خدا کے لئے اس ڈیپارٹمنٹ کو active کریں اور وہاں پر کوئی کارروائی کریں۔ اب اس asphalt plant سے premix بنا کر مختلف سڑکیں بنائی جا رہی ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ وہ آبادی سے دس کلومیٹر دور اپنا پلانٹ لے جائیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! کل ہم راستے میں آ رہے تھے تو۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، .Order in the House جی، وزیر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میرے بھائی صاحب سے میری بات بھی ہوئی تھی اور میں نے یہ کہا تھا کہ ہم اس کا action لیں گے آپ آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر will we satisfy on this issue اور جہاں ہماری کوئی کمی ہے ہم اسے پورا کریں گے ۔ کل قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی تھی yesterday Although it was settled with you لیکن آج آپ نے ایوان میں بات کر دی تو یہ بھی ٹھیک ہے to look into it but we are going جیسے میں نے کل آپ سے کہا تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ سوموار کو یہاں میٹنگ رکھ لیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! بالکل سوموار کو میٹنگ رکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ سوموار کو پہلے ٹائم 11.00 بجے یہاں میٹنگ رکھ لیں۔ قائد حزب اختلاف بھی یہاں تشریف فرما ہوں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میٹنگ رکھ لیں لیکن ڈیپارٹمنٹ کا کوئی فرد موجود ہو تا کہ discussion کے نتیجے میں اس کا کوئی conclusion تو نکلے اس کا کوئی نتیجہ نکلے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ میٹنگ میں سیکرٹری ہوں گے۔ آپ سے سیکرٹری سے نیچے کوئی بات نہیں کرے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میٹنگ رکھ لیں ادھر بیٹھ کر اس پر بات کرتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! سیکرٹری بھی ہوں گے اور میں خود بھی ساتھ ہوں گی۔ I will myself be with the Secretary but آج وہ absent ہیں کیونکہ وہ ورلڈ بنک کے ساتھ میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8798 تھا۔

جناب سپیکر: یہ dispose of ہو چکا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ تو pending کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا سوال وقفہ سوالات تک pending کیا تھا لیکن ٹائم ختم ہو گیا ہے I am sorry for that, thank you.

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں خیریت تو ہے؟

ننکانہ صاحب میں بننے والی بابا گرونانک انٹرنیشنل یونیورسٹی کو مریدکے میں شفٹ نہ کرنے کا مطالبہ

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! جی، ننکانہ صاحب میں گرونانک صاحب کا جنم ہوا اس کے ماننے والی سکھ کمیونٹی پوری دنیا میں موجود ہے۔ آج سے بارہ سال قبل انگلینڈ اور امریکہ کی سکھ کمیونٹی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ہمارے پاس گردوارہ صاحب کی 750 مربع زمین موجود ہے وہاں پر ہم بابا گرونانک انٹرنیشنل یونیورسٹی بنانا چاہتے ہیں اس کے لئے جتنا بھی فنڈ چاہئے ہو گا ہم لوگ اکٹھا کر کے دیں گے لیکن حکومت یونیورسٹی بنائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سن رہے ہیں؟ آپ نے ان کے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دینا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جی۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! پریت پال سنگھ اور گنگا سنگھ کے کہنے پر حکومت نے یہ بات مان لی اور اس کا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ننکانہ میں 2500 ایکڑ پر محیط بابا گرونانک انٹرنیشنل یونیورسٹی بنائیں گے اس کے لئے کیمپ آفس ننکانہ صاحب میں بن گیا اور وہاں پر کام شروع ہو گیا اور کرنل اظہار الحق صاحب کی ڈیوٹی لگی کہ وہ وہاں جا کر ساری چیزوں کو manage کریں۔ یونیورسٹی کے لئے کام ہو تا رہا اور ہمارا پورا علاقہ خوش تھا کہ اس علاقے کے اندر بھی ایک یونیورسٹی بن جائے گی چونکہ sources موجود ہیں اور حکومت کو پیسا خرچ کرنے کی ضرورت بھی نہیں لیکن ہماری بد قسمتی کہ ہمارے ہی دور کے اندر متروکہ وقف املاک کے چیئرمین صدیق الفاروق کی وکلاء کمیونٹی کے ساتھ ان بن ہو گئی

جسے base بنا کر بابا گرونانک یونیورسٹی جو ننکانہ صاحب میں بننا تھی پتا نہیں کس مفاد کے اندر اسے مرید کے میں shift کر دیا اور مورخہ 2017-06-12 کو اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا کہ یونیورسٹی ننکانہ صاحب کی بجائے مرید کے میں بنے گی۔

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت سے استدعا کرتا ہوں کہ یہ ننکانہ صاحب کے لوگوں کا استحقاق ہے، یہ سکھوں کا استحقاق ہے جو امن کے ساتھ رہتے ہیں اور جنہوں نے ہمیشہ ننکانہ صاحب میں امن کا پیغام دیا ہے۔ ہم ان کے ممنون ہیں۔ اس یونیورسٹی سے ہمارا شہر اور ہمارا علاقہ آباد ہو گا لہٰذا پنجاب اسمبلی کے توسط سے میرا یہ پیغام حکومت، میاں صاحبان اور سب تک پہنچایا جائے کہ میرے ضلع ننکانہ صاحب کے ساتھ یہ زیادتی نہ کی جائے۔ بابا گرونانک کا نام استعمال کر کے یہ یونیورسٹی کسی دوسرے شہر میں نہ بنائی جائے بلکہ ننکانہ میں بنائی جائے جس سے تمام دنیا کے اندر تمام سکھوں کے اندر خوشی کی لہر دوڑ جائے گی کہ جہاں ہمارے بڑے بزرگ بابا گرونانک پیدا ہوئے تھے وہیں پر یونیورسٹی بن رہی ہے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور میں متعلقہ محکموں سے گزارش کروں گا کہ ہماری بات کو سنا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں support کرتا ہوں انہوں نے بڑی genuine بات کی ہے کہ اگر ایک کمیونٹی اڑھائی ہزار ایکڑ زمین دینے کو تیار ہے اور اس کی تمام funding بھی دینے کو تیار ہے تو اسے کوئی چھوٹا موٹا excuse بنا کر وہاں سے یونیورسٹی shift کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں بالکل support کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ تمام ایم پی ایز support کریں گے کہ اگر وہاں سکھ کمیونٹی اپنے وسائل سے ایک یونیورسٹی تعمیر کرنا چاہتی ہے جس کا ultimate فائدہ اس علاقے کے لوگوں کو ہو گا لہٰذا اس کا serious notice لیا جانا چاہئے کہ یہ مرید کے میں کیسے چلی گئی اور کس کی سفارش پر گئی؟ اسے ختم ہونا چاہئے اور جو original plan تھا اس کے مطابق وہاں پر کام مکمل ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ متفقہ طور پر ایوان کی رائے آ جائے اور اسے عملی طور پر وہاں پر بنایا جانا بھی چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق بھی ضلع ننکانہ صاحب سے ہے اس لئے میں بھی گزارش کروں گا کہ پورے ضلع کی demand ہے اور فیصلہ بھی یہی ہوا تھا کہ وہاں پر یونیورسٹی بنی ہے جگہ کا issue تھا لیکن میرے خیال میں یہ issue بھی take up کیا گیا تھا اور اگر کوئی ہے بھی تو اسے حل کرنا چاہئے۔ ہمارا backward area ہے وہاں پر یونیورسٹی بننا بہت ضروری ہے پھر گرونانک کی وجہ سے وہ تاریخی مقام ہے اور پوری دنیا سے سکھ یاتری یہاں تشریف لاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس بابت ایک کمیٹی بنا دیں یا جو بھی procedure adopt کرنا چاہتے ہیں وہ کریں لیکن ننکانہ صاحب میں یہ یونیورسٹی بنائی جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں آپ بے شک مریدکے میں کوئی اور یونیورسٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، طاہر خلیل سندھو!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہاں پر معزز ممبر جناب جمیل حسن خان نے جو چیز point out کی ہے میں hundred percent اس کی support کرتا ہوں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ یونیورسٹی وہیں ننکانہ صاحب میں بنے گی۔

It’s not only an issue regarding the university; it is also an issue of the minorities.

جناب سپیکر! اس یونیورسٹی کے بننے سے پوری دنیا میں پاکستان کی نیک نامی ہو گی۔ ہم نے گنگا پور گاؤں کو گنگارام کی وجہ سے مثالی گاؤں قرار دیا ہے، ہم نے بھگت سنگھ کے گاؤں کو مثالی گاؤں قرار دیا ہے، ہم نے ارفع کریم کے گاؤں کو مثالی گاؤں قرار دیا گیا ہے اور وہاں پر کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب جمیل حسن خان اور پورے ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ as soon as possible جونہی وزیر اعلیٰ آتے ہیں تو میں انہیں آپ کی بات convey کروں گا۔ میں آپ کو حکومت کی طرف سے hundred percent یقین دہانی کرواتا ہوں کہ یہ یونیورسٹی ننکانہ صاحب میں ہی بنے گی۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک انتہائی اہمیت کے حامل مسئلے کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان میں وینٹی لیٹرز
خراب ہونے کی وجہ سے متعدد مریض جاں بحق

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ملتان نشتر ہسپتال اور کالج کو صوبائی حکومت نے نشتر میڈیکل یونیورسٹی بنا دیا ہے۔ نشتر ہسپتال میں بلوچستان، خیبر پختونخوا اور ساؤتھ پنجاب کے لوگ اپنے علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں۔ میں اس ہسپتال میں 26/27 اور 28 اگست تین دن خود موجود رہا ہوں۔ اس ہسپتال کا آئی سی یو صرف 38 بیڈز پر مشتمل ہے جن میں سے دس بیڈز کے وینٹی لیٹرز خراب ہیں اور وہ کام نہیں کر رہے۔ میں نے ایم ایس سے پوچھا کہ یہ وینٹی لیٹرز کیوں کام نہیں کر رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے یہ وینٹی لیٹرز درست نہیں کروائے جا سکے۔

جناب سپیکر! میں بہت اہم بات عرض کر رہا ہوں لہٰذا آپ کی وساطت سے خلیل طاہر سندھو سے کہوں گا کہ وہ اس کو غور سے سُنیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ کہیں اور مصروف ہیں۔ میں اس ہسپتال میں تین دن رہا ہوں اور ان تین دنوں میں تقریباً چودہ اموات میرے سامنے ہوئی ہیں اور ان سب کے لواحقین کی طرف سے یہی کہا گیا کہ انہیں وینٹی لیٹر مہیا نہیں کیا گیا۔ میں نے نشتر میڈیکل یونیورسٹی کے

وائس چانسلر جناب مصطفیٰ کمال پاشا سے بھی اس حوالے سے بات کی تھی۔ ان کی طرف سے بھی مجھے یہی جواب ملا کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے وینٹی لیٹرز کی repair نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو باتوں میں نہ لگائیں۔ انہیں سردار شہاب الدین خان کی بات سُننے دیں کیونکہ انہوں نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کا ایک ایک لفظ سُنا ہے اور مجھے یاد بھی ہو گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ 26/27 اور 28۔ اگست یعنی ان تین دنوں میں 14۔ اموات میرے سامنے ہوئی ہیں اور میں ان لوگوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! مختصر بات کریں۔ آپ پہلے فنڈز مہیا نہ ہونے کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: کیا میں صرف آپ ہی کی بات سُنتا رہوں کسی اور کی بات نہ سُنوں؟ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر تو نہیں ہو سکتی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں تو ان مرنے والے لوگوں کے نام بتا رہا ہوں کہ غلام مصطفیٰ ولد فیض محمد، اعجاز حسین شاہ ولد غلام محمد شاہ یہ دو اموات میرے سامنے وینٹی لیٹر موجود نہ ہونے کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ ان لوگوں نے میرے سامنے دم توڑا ہے۔ اگر میٹرو، اورنج لائن ٹرین یا کسی اور منصوبے کے لئے حکمرانوں کو فنڈز کی ضرورت ہو تو فوراً hundred percent funding ہو جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ نشتر ہسپتال کی بات کر رہے تھے اور اب آپ اپنی بات کو کہاں سے کہاں لے گئے ہیں۔ یہ طریق کار مناسب نہیں۔ منسٹر صاحب! سردار شہاب الدین خان کہہ رہے ہیں کہ نشتر ہسپتال میں فنڈز کی کمی ہے تو آپ اس کے لئے funding کروائیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ ایک اہم issue ہے۔ اس ہسپتال سے صرف ساؤتھ پنجاب کے عوام مستفید نہیں ہوتے بلکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے لوگ بھی یہاں پر اپنے علاج کے لئے آتے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ ruling دیں کہ اس حوالے سے سیکرٹری صحت فوری طور پر ایک میٹنگ convene کریں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ruling کس بات کی؟ ابھی منسٹر صاحب آپ کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ آپ کوئی چیز تحریری شکل میں لائیں گے تو پھر میں اس پر ruling دوں گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سردار شہاب الدین خان نے جو بات کی ہے وہ میں نے اپنے کانوں سے سُنی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ میں ان کی بات آنکھوں سے سُنوں۔ مجھے علم نہیں کہ شہاب الدین خان نشتر ہسپتال ملتان میں تین دن کیا کرتے رہے ہیں؟ انہوں نے یہ گلا بھی کیا ہے کہ وہاں پر کوئی نیا ہسپتال نہیں بنا۔ پانچ سال سید یوسف رضا گیلانی وزیر اعظم رہے، ان کی اپنی حکومت تھی تو اس وقت انہوں نے وہاں پر کوئی نیا ہسپتال کیوں نہیں بنوایا؟

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے It is a very serious concern. اگر سردار شہاب الدین خان اس بات کو لکھ کر دے دیں تو مناسب ہوگا۔ This is not according to rules. اگر معزز ممبر اس کو تحریک التوائے کار کی شکل میں تحریری طور پر دے دیں تو ہم اس کا جواب منگوا لیں گے۔ نشتر میڈیکل کالج یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور ایم ایس نشتر ہسپتال معزز ممبر سے جو باتیں کرتے رہے ہیں کہ ہمارے پاس وینٹی لیٹرز کی repair کے لئے فنڈز نہیں ہیں تو ان سے بھی پوچھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تجویز کروں گا کہ آپ وزیر صحت، سیکرٹری محکمہ صحت، ایم ایس نشتر ہسپتال ملتان اور وائس چانسلر نشتر میڈیکل کالج یونیورسٹی کو اپنے پاس بُلوا کر ان سے اس حوالے سے میٹنگ کریں۔ It's not a matter of only one person, it is a matter of the community. نشتر ہسپتال نہ صرف ملتان بلکہ ارد گرد کے علاقوں کے بہت سے لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں مہیا کرتا ہے۔ ہم اس معاملے کو politicize نہیں کرنا چاہتے بلکہ ہم اس مسئلے کو حل کروانا

چاہتے ہیں اور اگر اس حوالے سے کوئی کوتاہی پائی گئی تو اس کا stern and serious action لیا جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں اب توجہ دلاؤ نوٹس لینے لگا تھا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے صرف چھوٹی سی لیکن بڑی اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کر لیں۔

حلقہ پی پی-180 قصور میں نہروں کے شیڈول میں تبدیلی سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کو بھی معلوم ہو گا کہ نہری پانی کسانوں اور زمینداروں کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے، خصوصی طور پر ان اضلاع میں کہ جہاں پر چھ ماہ کے لئے نہریں چلتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ذمہ داری کے ساتھ باور کروا سکتا ہوں، ثبوت دے سکتا ہوں کہ میرے حلقہ اور اوپر والی ساری belt میں بارڈر کے ساتھ ساتھ چھ ماہ کے لئے نہریں چلتی ہیں۔ پانی کی سپلائی کے لئے سال کے شروع میں جو schedule predetermine ہوتا ہے اس کی کھلے عام خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ دو ہفتے کی بندی کے بعد اگلے ہفتے جب پانی آنا تھا تو پھر سے schedule change کر کے تین تین ہفتے کی بندی لگائی گئی ہے۔ یہ عمل پچھلے تین مہینوں سے ہو رہا ہے۔ چونکہ اجلاس نہیں ہوا اس لئے یہ بات point out نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ اس بارے میں ruling دیں، حکم صادر کریں کہ متعلقہ سیکرٹری، چیف انجینئر یا جو بھی اس سے متعلقہ افسران ہیں وہ بیٹھ کر اس معاملے کو ٹھیک کریں۔ مجھے یقین ہے کہ باقی اضلاع میں بھی یہی مسائل درپیش ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں اس میٹنگ میں آپ کے سامنے یہ ثابت کروں گا کہ جو schedule دیا گیا ہے اس کے علاوہ بندی کی جاتی ہے اور تین تین ہفتے یا almost پورا مہینہ نہریں بند ہوتی ہیں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس کا جلد از جلد سدّباب کیا جائے۔

جناب سپیکر: سردار وقاص حسن موکل! یہ ایک technical بات ہے۔ میں متعلقہ ایس ای کو سوموار والے دن اپنے پاس بُلواؤں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ریکارڈ لے کر آجاتا ہوں آپ سوموار کو سیکرٹری آبپاشی کو بلا لیں۔

جناب سپیکر: ایس ای، چیف انجینئر اور سیکرٹری آبپاشی کو 11:00 بجے سوموار کو میرے چیمبر میں بُلائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جیسے وزیر اعظم ملک سے باہر جاتے ہیں تو اُن کی جگہ پر کسی کو وزیر اعظم نامزد کیا جاتا ہے تو اس وقت صوبہ پنجاب کے نامزد وزیر اعلیٰ کون ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اعلیٰ صاحب اپنے دفتر میں تشریف رکھتے ہیں، آپ جا کر پتا کر لیں۔ یہ کوئی point of order نہیں ہے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد سبطین خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب چودھری عبدالرزاق ڈھلوں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، ڈھلوں صاحب!

نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب عبدالرزاق ڈھلوں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No. 3158 asked by Mr. Shahzad Munshi, PMA (NM-369)
2. Starred Question No. 3620 asked by Dr. Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب نے نہیں کر دیا ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Question No. 3158 asked by Mr. Shahzad Munshi, PMA (NM-369)
2. Starred Question No. 3620 asked by Dr. Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کر دی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Question No. 3158 asked by Mr. Shahzad Munshi, PMA (NM-369)
2. Starred Question No. 3620 asked by Dr. Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب ظفر اقبال مجلس قائمہ برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ظفر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Animal Slaughter Control (Amended) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Animal Slaughter Control (Amended) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کر دی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Animal Slaughter Control (Amended) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 2017/7 ملک مظہر عباس راں کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 2017/8 قاضی احمد سعید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 608 محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔۔۔ نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 612 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔ جی، محترمہ!

محکمہ مواصلات و تعمیرات کی وجہ سے
میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 19۔ جون 2017 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ مواصلات و تعمیرات کی سست روی اور غفلت کے باعث میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور کی تعمیر تاحال مکمل نہیں ہو سکی۔ جس کی وجہ سے سرکاری خزانے کو کروڑوں روپے کے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں۔ سرجیکل ٹاور کی تعمیر کا کام 2006 میں شروع کیا گیا۔ اس وقت اس پراجیکٹ کے لئے 48 کروڑ مختص کئے گئے تھے لیکن کام کی رفتار سست ہونے اور مقررہ وقت پر ٹاور کی تکمیل نہ ہونے کے باعث یہ بجٹ بڑھ کر 98 کروڑ تک پہنچ گیا۔ کام کی رفتار سست ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 15-2014 میں اس پراجیکٹ کے لئے 30 کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی لیکن متعلقہ ٹھیکیدار کی طرف سے گزشتہ تین ماہ کے دوران ڈیڑھ کروڑ کا بجٹ استعمال کیا گیا ہے جو کہ اس بجٹ کا 6 فیصد بنتا ہے۔ محکمہ کے رولز کے مطابق ہر ماہ کم از کم 8 فیصد بجٹ خرچ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح جولائی سے ستمبر

تک 24 فیصد بجٹ استعمال کرنا ضروری تھا۔ اس پراجیکٹ کو کام کے حوالے سے مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے حصے میں مین بلڈنگ شامل تھی جس پر کام کا آغاز 2006 میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ بلڈنگ تو تعمیر ہو گئی ہے لیکن اس کی تزئین و آرائش کا کام ابھی ادھورا ہے۔ اسی طرح دوسرے گروپس میں لفٹس کی تنصیب الیکٹرک سب سٹیشن، سی سی ٹی وی کیمرے، فائر الارم، فائر فائٹنگ سسٹم، ٹیوب ویل کی تنصیب وغیرہ میں سے بعض کام ابھی جاری ہیں۔ واضح رہے کہ میو ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر پر اب تک 69 کروڑ سے زائد کی رقم خرچ ہو چکی ہے اور اس کا بجٹ ایک ارب سے تجاوز کر چکا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 614/17 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ!

ننکانہ صاحب میں مضر صحت گھی اور آئل کی سرعام فروخت

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 15- جون 2017 کی خبر کے مطابق ننکانہ صاحب میں مضر صحت قرار دیئے جانے والے گھی اور کوکنگ آئل کی فروخت سرعام جاری ہے۔ لوگ پیٹ اور معدہ سمیت دیگر بیماریوں کا شکار ہونا شروع ہو گئے جبکہ ضلعی انتظامیہ مکمل طور پر بے بس ہو گئی ہے۔ PCSIR کے تجربے میں فیل اور مضر صحت قرار پانے والے گھی اور کوکنگ آئل کی ضلع بھر میں فروخت کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی طرف سے فیل ہونے والے مضر صحت گھی اور کوکنگ آئل فوری طور پر مارکیٹ سے ہٹانے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی ہدایت کی گئی ہے مگر اس کے باوجود ننکانہ صاحب کی عوام کو مضر صحت گھی اور کوکنگ آئل تھمایا جا رہا ہے۔ ضلعی انتظامیہ بھی مضر صحت گھی اور آئل فروخت کرنے والے دکانداروں کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے میں مصروف ہے اور صرف کاغذی کارروائیاں دکھائی جا رہی ہیں۔ عوام سستی چیز لینے کے چکر میں غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل لے لیتی ہے۔ حکومت کو سختی سے ناقص گھی اور آئل بند

کرنے پر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک لتوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 616/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 625/17 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 626/17 جناب سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 627/17 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

بہاولپور اور ملحقہ علاقوں میں کالے پتھر کے استعمال سے اموات میں اضافہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" کی اشاعت مورخہ 21۔ جون 2017 کی خبر کے مطابق صوبہ پنجاب بہاولپور اور ملحقہ علاقوں میں کالا پتھر جو کہ بالوں کو مستقل ڈائی کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ایک زہر ہے جس کے کھانے سے اموات میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ بہاولپور وکٹوریا ہسپتال میں روزانہ کی بنیاد پر ایسے کیسز رپورٹ کئے جاتے ہیں جو کہ گردوں کے فیل ہونے اور دل کے دورے کے عارضہ جیسے جان لیوا امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے مریض موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سال 2016 میں 703 مریض داخل ہوئے ان میں سے 150 کالا پتھر کھانے سے زندگی ہار گئے۔ ڈاکٹروں نے مطالبہ کیا ہے کہ کالا پتھر جو کہ ایک زہریلا کیمیکل ہے اس کی فروخت پر سخت نظر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ اسے خودکشی اور زہر دینے کے لئے استعمال نہ کیا جا سکے۔ عوامی حلقوں نے بھی اس پر اپنا شدید رد عمل ظاہر کیا ہے کہ کالا پتھر کی فروخت اور استعمال پر قانونی لائحہ عمل بنایا جائے اور پنجاب ڈرگ اتھارٹی کو اس معاملے میں فعال کردار ادا کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ بہت گھمبیر مسئلہ ہے۔ اس کو اگر آپ براہ راست کمیٹی کے سپرد کر دیں گے تو یہ کسی نتیجے تک پہنچ جائے گی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایسے نہیں ہو گا پہلے اس کا جواب آئے گا۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/629 میاں محمود الرشید کی ہے۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔ جی، میاں صاحب!

موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور میں اربوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 21- جون 2017 کی خبر کے مطابق موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور میں پاکستان نیوی کے جعلی نیلامی کے کاغذات پر ہزاروں گاڑیوں کی رجسٹریشن کا انکشاف ہوا ہے۔ اس ضمن میں حکومتی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اعلیٰ حکام نے سال 2015 سے اب تک ہزاروں کمرشل گاڑیوں کی جعلی نیلامی کے کاغذات پر رجسٹریشن کر دی ہیں۔ ذرائع کے مطابق موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور میں اربوں روپے کے کرپشن سکینڈل کا انکشاف ہوا ہے۔ موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور کے افسران سے اعلیٰ حکام کی ملی بھگت سے نیوی کے نیلامی کے کاغذات میں جعلسازی کر کے ہزاروں کمرشل گاڑیوں کی رجسٹریشن کی۔ واضح رہے پاک فوج، فضائیہ اور نیوی کو گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن ٹیکس میں تخفیف حاصل ہے۔ جس کا فائدہ موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور کے افسران نے جعلسازی کر کے اٹھایا اور قومی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچایا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور/ قانون و پارلیمانی امور، جناب خلیل طاہر سندھو، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احمد شاہ

کھگہ اور چودھری غلام مرتضیٰ ایم پی ایز ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال کے حوالے سے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال کے حوالے سے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال کے حوالے سے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو صاحب! قرارداد پڑھیں۔

پاکستان نیشنل لیپریسی کنٹرول پروگرام کی بانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کی عظیم خدمات کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جرمن نژاد پاکستانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ڈاکٹر فاؤ 1929 میں جرمنی میں پیدا ہوئیں اور 1960 میں پاکستان منتقل ہو گئیں۔ انہوں نے اپنی زندگی پاکستان میں جذام کے مریضوں کے علاج کے لئے وقف کر دی تھی اور وہ ان مریضوں کو مفت سہولیات فراہم کرتی تھیں۔ ڈاکٹر روتھ فاؤ نیشنل لیپریسی کنٹرول پروگرام پاکستان کی بانی سربراہ تھیں اور ایڈیلیڈ سوسائٹی آف پاکستان کی سربراہ بھی تھیں۔ انہوں نے پاکستان میں جذام کے مرض کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کیا اور ان کی کاوشوں سے 1996 میں پاکستان سے اس مرض کا خاتمہ ہو گیا۔ انسانیت کے لئے عظیم خدمات سرانجام دینے پر مرحومہ کو 1988 میں پاکستانی شہریت دی گئی۔ انہیں ہلال امتیاز، ستارہ قائداعظم، ہلال پاکستان سمیت دیگر اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ اس عظیم انسان دوست شخصیت کا 10۔ اگست 2017 کو 87 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔ دکھی انسانیت کے لئے ان کی بے لوث خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جرمن نژاد پاکستانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ڈاکٹر فاؤ 1929 میں جرمنی میں پیدا ہوئیں اور 1960 میں پاکستان منتقل ہو گئیں۔ انہوں نے اپنی زندگی پاکستان میں جذام کے مریضوں کے علاج کے لئے وقف کر دی تھی اور وہ ان مریضوں کو مفت سہولیات فراہم کرتی تھیں۔ ڈاکٹر روتھ فاؤ نیشنل لیپریسی کنٹرول پروگرام پاکستان کی بانی سربراہ تھیں اور ایڈیلیڈ سوسائٹی آف پاکستان کی سربراہ بھی

تھیں۔ انہوں نے پاکستان میں جذام کے مرض کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کیا اور ان کی کاوشوں سے 1996 میں پاکستان سے اس مرض کا خاتمہ ہو گیا۔ انسانیت کے لئے عظیم خدمات سرانجام دینے پر مرحومہ کو 1988 میں پاکستانی شہریت دی گئی۔ انہیں ہلال امتیاز، ستارہ قائداعظم، ہلال پاکستان سمیت دیگر اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ اس عظیم انسان دوست شخصیت کا 10۔ اگست 2017 کو 87 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔ دکھی انسانیت کے لئے ان کی بے لوث خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جرمن نژاد پاکستانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کے انتقال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ڈاکٹر فاؤ 1929 میں جرمنی میں پیدا ہوئیں اور 1960 میں پاکستان منتقل ہو گئیں۔ انہوں نے اپنی زندگی پاکستان میں جذام کے مریضوں کے علاج کے لئے وقف کر دی تھی اور وہ ان مریضوں کو مفت سہولیات فراہم کرتی تھیں۔ ڈاکٹر روتھ فاؤ نیشنل لیپریسی کنٹرول پروگرام پاکستان کی بانی سربراہ تھیں اور ایڈیلیڈ سوسائٹی آف پاکستان کی سربراہ بھی تھیں۔ انہوں نے پاکستان میں جذام کے مرض کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کیا اور ان کی کاوشوں سے 1996 میں پاکستان سے اس مرض کا خاتمہ ہو گیا۔ انسانیت کے لئے عظیم خدمات سرانجام دینے پر مرحومہ کو 1988 میں پاکستانی شہریت دی گئی۔ انہیں ہلال امتیاز، ستارہ قائداعظم، ہلال پاکستان سمیت دیگر اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ اس عظیم انسان دوست شخصیت کا 10۔ اگست 2017 کو 87 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔ دکھی انسانیت کے لئے ان کی بے لوث خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل آپ نے ایوان کے اندر ایک ایسی متنازعہ قرارداد منظور کرائی۔ میری والدہ کی طبیعت خراب تھی۔ میں آدھ گھنٹہ کے لئے دوستوں کو کہہ کر گیا بعد میں پتا چلا کہ یہ سارا کچھ ہو گیا ہے۔ ایک ایسا issue ایک ایسی شخصیت کے بارے میں جو عدالتوں کے اندر رہا ہو اور وہاں سے سزا ہو چکی ہو۔ میں آپ کو Rules of Procedure کا حوالہ دینے لگا ہوں۔ ان rules کی موجودگی میں کسی صورت وہ قرارداد پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں نہیں آ سکتی تھی، نہیں آنی چاہئے تھی اور پاس نہیں ہونی چاہئے تھی۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

میں آپ کے سامنے یہ rule پڑھ دیتا ہوں

117. Raising discussion on matters before Tribunals, Commissions, etc.– A resolution which seeks to raise discussion in respect of a matter pending before any statutory Tribunal or statutory authority performing any judicial or quasi-judicial functions or any Commission or Court of inquiry appointed to enquire into or investigate any matter shall not be permitted to be moved.

میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے۔ اب آپ مجھے بات کر لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! There is a question of law کہ کیا جو قرارداد پیش ہو چکی ہو اور اس کے بعد منظور بھی ہو چکی ہو تو کیا اس پر دوبارہ یہ بحث ہو سکتی ہے یہ کون سا law ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ان کی بات ضرور سنوں گا۔ میں نے رولز آف پروسیجر کا حوالہ دیا ہے جو کہ صفحہ نمبر 78 پر رول نمبر 117 موجود ہے۔ آپ اس پورے ایوان کے custodian ہیں تو these rules and you are bound to run the House according to procedures اگر کوئی بھی matter ان رولز یا پروسیجر سے متصادم ہو تو آپ کو اس قرارداد کو یہاں پر entertain نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بجائے اس کے کہ وہ قرارداد routine میں آتی آپ نے out of turn آناً فاناً وہ قرارداد لی اور rules relax کئے یا out of turn آپ نے یہاں پر قرارداد پیش کی اور pass کروا کے فارغ کر دی۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ تمام پارٹیوں کے لئے یکساں ہیں آپ کے اور ہم سب کے نزدیک یہ کتاب ایک راہنما کی حیثیت رکھتی ہے لہذا ہمیں اپنے ایوان کو ان رولز کے مطابق چلانا چاہئے۔ دیکھئے معذرت کے ساتھ میں آپ کی نیت پر شک نہیں کرتا لیکن اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ آپ کا تعلق جس پارٹی سے ہے یا جس پارٹی کے ٹکٹ سے جیت کر آپ ایم پی اے بنے اور اب سپیکر بنے ہیں ان کی favour میں اگر کوئی بات آ جائے گی تو آپ اسے رولز کو نظر انداز کر کے ایوان سے pass ہونے دیں گے۔ This is not correct attitude and I am sorry to say کہ یہ قرارداد کسی صورت بھی یہاں پر پیش نہیں ہونی چاہئے تھی اور اس پر discussion نہیں ہونی چاہئے تھی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پہلی بات کہ میاں صاحب رولز کی بات کر رہے ہیں تو rules suspend ہوئے تھے اور جب rules suspend ہو جائیں تو اس کے بعد اس طرح رولز کی بات نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے رول نمبر 234 کے تحت رولز کو suspend کیا ہے، اس کے بعد آپ نے question put کیا اور majority نے اس قرارداد کو منظور کیا حالانکہ انہوں نے کورم بھی پوائنٹ آؤٹ کیا۔ اس کے علاوہ اس قرارداد کو ابھی بھی پڑھ لیں کہ اس میں عدلیہ یا کسی بھی عدالتی فیصلے کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد بھی اگر میاں صاحب اتنے سینئر ترین پارلیمنٹیرین ہونے کے باوجود بھی اعتراض کریں تو یہ کوئی logic بنتی ہے اور نہ ہی یہ کوئی cogent evidence ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ اس قرارداد میں کہیں عدلیہ کا ذکر نہیں ہے۔ وہ subjudice ہیں انہوں نے سپریم کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے۔ سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ آیا ہے جس میں سپریم کورٹ نے انہیں تاحیات disqualify کیا ہے اوران کی disqualification کے بعد ان پر نیب کے ریفرنسز بھی ہیں اور 19 تاریخ کو سابق پرائم منسٹر اور ان کے بچوں کو بھی طلب کر لیا گیا ہے۔ یہ اب میری بات تحمل سے سنیں۔

جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ کیا ایسی ایمرجنسی تھی کہ آپ کو rules suspend کرنے پڑے، کیا کسی کی جان خطرے میں تھی، کون سے ایسے انہونے واقعات تھے میں آپ کو یہی realize کروانے جارہا ہوں کہ آپ کو ان رولز کے مطابق ایوان کو چلانا چاہئے تھا؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ rules suspend کر دیئے ہیں لیکن ان رولز کی یہ spirit ہے کہ سپریم کورٹ ایک شخص کو ایک سال مقدمہ سننے کے بعد پاناما کیس کے اندر کرپشن اور concealments of facts کے چار جز میں disqualify کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں ان کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ چھوڑنا پڑتا ہے اور بعد میں نئے پرائم منسٹر کا انتخاب ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ کے ان فیصلوں کو آپ سڑکوں، چوکوں اور چوراہوں پر جا کر آپ جو مرضی کہیں۔ آپ اپنے جلسوں میں کہیں کہ ہم نہیں مانتے، پانچ ججوں نے گھر بھیج دیا، مجھے کیوں نکالا، یہ ساری باتیں جلسوں کی حد تک ٹھیک ہیں لیکن اس ایوان کے اندر جو بھی بات غیر آئینی، عدلیہ یا عدالت عظمیٰ کے خلاف ہو گی وہ ہم یہاں پر نہیں ہونے دیں گے۔ کل جو کچھ ہوا وہ غلط ہوا اور وہ غلط ہے لہٰذا آئندہ یہ repeat نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں لہٰذا وہ قرارداد واپس لی جائے کیونکہ یہ بات عدلیہ کی توہین کے ضمن میں آتی ہے اور یہ رولز آف پروسیجر کے بھی خلاف ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گلی گلی میں شور ہے سارا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے ایوان کی اکثریت کا جو فیصلہ ہوتا ہے اس کے مطابق rules کو suspend کرنا پڑتا ہے آپ بھی تو rules suspend کرواتے ہیں لہٰذا جب rules suspend ہوتے ہیں اس کے بعد جو اکثریت کہتی ہے اس کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"گلی گلی میں شور ہے عمران خان چور ہے،
نواز تیرے جانثار بے شمار اور بھاگو بھاگو شیر آیا"
کی نعرے بازی کی گئی)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 15۔ ستمبر 2017 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعۃ المبارک، 15۔ ستمبر 2017

(یوم الجمع، 23۔ ذوالحج 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 5

327

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013اور 15-2014ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ **پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012ایوان کی میز پر رکھی جائے گی**

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(درج بالا رپورٹوں کی نقول مورخہ 14۔ستمبر 2017کو مہیا کر دی گئی ہیں)

328

(بی) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017(مسودہ قانون نمبر 15بابت 2017)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017**(مسودہ قانون نمبر 17بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی پنجاب 2017**(مسودہ قانون نمبر 13بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017منظور کیا جائے۔

329

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 15۔ ستمبر 2017

(یوم الجمع، 23۔ ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 24 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں کل ایک قانونی نکتے پر بات کر رہا تھا کہ کورم کی نشاندہی ہو گئی۔ میری ایک قریبی عزیزہ وفات پا گئی ہیں جن کی 11:00 بجے نماز جنازہ ہے۔ میری آپ سے یہ request ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں آج بات کر لوں یا سوموار کو کر لیتا ہوں کیونکہ آئین پاکستان، رولز آف پروسیجر اور decisions of the Chair کی کتابیں بھی میرے پاس ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے صوبائی اسمبلی پنجاب کے رولز آف پروسیجر جو بنائے ہوئے ہیں اُس کے قاعدہ و قانون کے مطابق ہی مجھے چلنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر آپ سے سیر حاصل بات کرنا چاہوں گا اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ وقفہ سوالات ہو جائے تو پھر آپ سوموار کو رکھ لیں۔ میں آئین پاکستان کا بھی reference دوں گا، رولز آف پروسیجر اور پارلیمان کی history کا بھی reference دوں گا۔

جناب سپیکر: یہ میں نے نہیں بلکہ آپ نے اور اسمبلی نے رولز بنائے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ constitutional matters ہیں جس پر رولز suspend نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ خود قاعدہ 115 اور 234 کے تحت رولز suspend کرواتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر مفاد عامہ سے متعلق کوئی بات ہے یا فوری occurrence کا کوئی مسئلہ ہے یا جہاں قانون، ضابطہ اور عدالت عالیہ کا معاملہ آ جائے تو وہاں رولز suspend نہیں ہو سکتے لہٰذا میں اس پر پوری debate کروں گا اس لئے میں آپ سے request کر رہا ہوں کہ میں نے ابھی جنازہ میں جانا ہے تو آپ فرمادیں، میں یہ سوموار کو پوائنٹ آف آرڈر پر اسے take up کروں گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری میاں صاحب سے یہ request ہوگی کہ یہ ایوان اسی لئے ہی ہے کہ یہاں پر رولز، precedents اور procedures پر debates ہوں۔ اس کے اوپر بہت بڑی history ہے کہ یہاں پر اپوزیشن اور حکومت کی درخواست پر ان قوانین کے مطابق نہ صرف رولز کو suspend کیا گیا بلکہ باہمی مشاورت سے بھی کئی قراردادیں پیش کی گئی ہیں۔ اگر میاں صاحب کا کوئی پوائنٹ ہے تو یہ سوموار کو take up کرلیں اور ابھی ہم وقفہ سوالات شروع کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ پہلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3042 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: گرلز و بوائز سکولوں کو Merge کرنے کی تفصیلات

*3042: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں حکومت پنجاب نے بوائز و گرلز پرائمری و مڈل اور ہائی سکولوں کو merge کر دیا ہے ان سکولوں میں کتنے پنجاب حکومت کے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں جن بوائز و گرلز سکولوں کو merge کیا گیا ہے ان کی بلڈنگ خالی پڑی ہے یا ان کی بلڈنگ پر بااثر لوگوں نے قبضہ کر لیا ہے اگر خالی پڑی ہیں تو مذکورہ بلڈنگ کو کس مقصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں طلباء و طالبات کے ساتھ ساتھ میل اور فی میل ٹیچرز بھی اکٹھے ہی پڑھا رہے ہیں جس سے بچیوں کی انرولمنٹ میں خاصی کمی ہو رہی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بوائز اور گرلز سکولوں کو علیٰحدہ علیٰحدہ کرنے اور بااثر افراد سے سکول کی بلڈنگ کا قبضہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں سات مسجد مکتب، دو گرلز پرائمری، بارہ بوائز پرائمری اور ایک بوائز مڈل سکول کو merge کیا گیا ہے ان میں پنجاب حکومت کے اکیس سکول ہیں۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ضلع لاہور میں جن سکولوں کو merge کیا گیا ہے۔ نہ تو ان میں سے کسی سکول کی بلڈنگ خالی ہے اور نہ ہی ان پر بااثر لوگوں نے قبضہ کیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ پرائمری لیول تک بعض سکولوں میں طلباء و طالبات ایک ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن مڈل لیول میں گرلز سکولوں میں صرف طالبات اور بوائز سکولوں میں صرف طلباء پڑھتے ہیں جبکہ گرلز سکولوں میں صرف فی میل ٹیچر پڑھاتی ہیں تاہم چند میل سکولوں میں کچھ فی میل ٹیچرز بھی پڑھا رہی ہیں لیکن اس سے بچیوں کی تعداد میں کمی دیکھنے میں نہ آئی ہے۔

(د) جواب جز(ب) اور (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ پنجاب حکومت کے کچھ پرائمری سکول تھے جن کو merge کیا گیا ہے جس کی پوری لسٹ میرے پاس موجود ہے۔ 21 عمارتیں جن میں یہ سکول موجود تھے جن کو دوسرے سکولوں میں merge کیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو عمارتیں

merge ہونے کی وجہ سے vacate ہوئی ہیں اُن کی detail بتا دیں کہ وہ عمارتیں کہاں استعمال ہو رہی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جو سکول merge کئے گئے تھے اُن کی پوری لسٹ ہم نے ساتھ لگائی ہوئی ہے۔ اس کا معیار یہی تھا کہ کوئی سکول مسجد مکتب بنا ہوا تھا، کچھ پرائمری سکول ایسے تھے جن کو مڈل اور سیکنڈری سطح پر جو پرائمری سکول چل رہے تھے اُن میں merge کیا ہے لہٰذا عمارتیں already موجود ہیں جو استعمال بھی ہو رہی ہیں اور کوئی ایک ایسی بلڈنگ نہیں ہے جو استعمال نہ ہو رہی ہو۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جو 21 سکول merge کئے گئے ہیں وہ عمارتیں خالی ہوئی ہیں۔ جو سکول دوسرے سکولوں میں merge ہوئے ہیں اُن کی خالی عمارتوں کی میں utilization پوچھ رہی ہوں کہ 21 سکولوں کی انہوں نے مجھے لسٹ دی ہوئی ہے لہٰذا وہ 21 عمارتیں کس طرح استعمال کی جا رہی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس میں زیادہ سکول rented premises میں تھے، کچھ shelter less سکول تھے، کچھ مسجد مکتب سکول تھے لہٰذا ہماری جو already عمارتیں موجود تھیں اُن کے اندر سکول merge کر کے شفٹ کیا گیا ہے اور ہماری ایسی کوئی بلڈنگ نہیں ہے جو اس وجہ سے خالی رہ گئی ہو۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا میں جواب یہ سمجھوں کہ 21 سکول سارے کے سارے rented عمارتوں میں تھے؟

جناب سپیکر: انہوں نے ساروں کا نہیں بلکہ کچھ سکولوں کا کہا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! وہ مجھے تھوڑی detail بتا دیں کہ کتنے سکول rented عمارتوں میں تھے اور کتنے shelter less تھے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ کے علم میں کوئی ایسا سکول ہے جس کو merge کیا گیا اور اس کی بلڈنگ خالی رہ گئی تو یہ اُس کی نشاندہی کر دیں کیونکہ ہمارے ریکارڈ کے

مطابق ایسا نہیں ہے۔ ہم اپنی assessment بھی کرتے ہیں اور ہمیشہ میں ایوان میں بتاتا بھی ہوں کہ ہم نے ایک mechanism بنایا ہوا ہے جس کے مطابق ہم اپنے تمام سکولوں کو مانیٹر بھی کرتے ہیں۔ اس کے مطابق ہماری کوئی بلڈنگ merging کی وجہ سے خالی نہیں ہے اور تمام کی تمام عمارتیں استعمال ہو رہی ہے۔ اگر محترمہ کے علم میں کوئی بلڈنگ ہے تو point out کریں میں بالکل اُس کو دیکھوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ وہ عمارتیں کدھر استعمال ہو رہی ہیں اور مجھے ابھی تک منسٹر صاحب نے تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ یہ simple سا سوال ہے کہ جو عمارتیں خالی ہوئی ہیں وہ کدھر استعمال ہو رہی ہیں، اگر وہ کرائے پر تھیں تب بھی بتادیں اور اگر کرائے پر نہیں تھیں تو ان عمارتوں کو کہاں استعمال کیا جارہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں محترمہ کو سمجھانے میں کامیاب نہیں ہو رہا۔ اب سات مسجد مکتب تھے جو کہ اب نماز کے لئے مساجد استعمال ہو رہی ہیں۔ ہم نے پرائمری سکول بنائے تھے جو وہاں سے اٹھائے اور جن سکولوں کے اندر ان کو merge کیا تھا اس کی پوری لسٹ موجود ہے۔ محترمہ 21 سکولوں کو دیکھ سکتی ہیں اور اگلے کالم میں یہی تفصیل موجود ہے جن سکولوں میں merge کئے گئے ہیں۔ اسی طرح باقی سارے سکول بھی merge ہوئے ہیں جن کی پوری لسٹ موجود ہے کہ کون سا سکول کہاں پر merge ہوا ہے البتہ کوئی بھی بلڈنگ خالی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! مسجد کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن 12 بوائز پرائمری سکول، ایک بوائز مڈل سکول اور دو گرلز پرائمری سکولوں کو merge کیا گیا ہے۔ میں صرف ان کی عمارتوں کا پوچھ رہی ہوں کہ اب وہاں پر کیا ہو رہا ہے اور وہ عمارتیں کدھر استعمال ہو رہی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں سمجھانے میں ناکام ہو رہا ہوں۔ یہ عمارتیں موجود نہیں تھیں اور ابھی بھی کئی سکول ایسے ہیں جو rented premises میں چل رہے ہیں، ابھی بھی کئی سکول ایسے ہیں کہ دو دو سکولوں کو ایک ہی جگہ پر رکھا ہوا ہے لہٰذا ہم نے

overall یہ merging صرف اس لئے کی تاکہ بہترین result آ سکیں۔ جن جگہوں پر یہ سکول بنے ہوئے تھے وہ چونکہ rented premises میں تھے اس لئے ان کی look بھی سکول والی نہیں تھی لہٰذا ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے merge کیا ہے۔ جو rented premises جگہ تھی وہ خالی کر دی گئی اور جو مسجد مکتب سکول تھے وہ وہاں سے شفٹ کر دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جو میں پوچھ رہی ہوں وہ شاید منسٹر صاحب سمجھ نہیں سکے لیکن میں دوسرا ضمنی سوال کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی دوسرا سوال کرنا ہے یا پانچواں کرنا ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ آخری ضمنی سوال کرتی ہوں کہ اگر آپ یہ سکولوں کی لسٹ دیکھیں تو پرائمری سطح کے طلباء و طالبات کو اکٹھا بٹھایا ہوا ہے۔ لاہور کے under developed areas کے یہ سارے سکول ہیں اور وہاں بچیاں چاہے پرائمری سطح کی ہوں اُن کے بہت سارے والدین اپنی بچیوں کو co-education میں بھیجنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ پرائمری سطح تک بوائز اور گرلز کو کلاسوں میں اکٹھا بٹھایا گیا ہے لہٰذا میں سمجھتی ہوں کہ اس پالیسی کو review کرنا چاہئے کیونکہ والدین نہیں چاہتے کہ پانچویں کلاس کی بچیاں بھی لڑکوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! چونکہ ہم data کی بات کرتے ہیں۔ ہم نے جب یہ سسٹم شروع کیا تھا تو شروع میں اس پر تھوڑی reservations بھی آئی تھیں تب ہم نے اساتذہ اور بچوں پر پوری توجہ دی تھی۔ پرائمری سطح تک بچے اور بچیوں کو اکٹھا کرنے سے سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے لیکن یہ نہیں ہے کہ وہاں پر کچھ reservations ہیں۔ پانچویں کلاس سے اوپر ہم بالکل بھی اکٹھا نہیں بٹھاتے لیکن پانچویں جماعت تک ہم نے یہ شروع کیا تھا جس کے نتائج بڑے مثبت آ رہے ہیں اور جن سکولوں کے اندر ہم نے یہ سسٹم شروع کیا تھا وہاں سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافہ بھی نظر آ رہا ہے۔ یہ صرف پنجاب کے اندر نہیں ہو رہا بلکہ باقی صوبے بھی اس کو follow کر رہے ہیں۔ جب والدین کی reservations آئیں تو چوتھی اور پانچویں جماعت میں بچوں اور بچیوں کو

علیحدہ کر دیا ہوا ہے۔ اب ان سکولوں میں تیسری جماعت تک بچے اور بچیاں اکٹھے ہوتے ہیں اور چوتھی اور پانچویں جماعت سے ایک علیحدہ stream شروع ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5497 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5498 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 7283 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے سرکاری سکولوں کو پرائیویٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7283: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب چار ہزار سے زائد سرکاری سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سرکاری سکولوں کو پرائیویٹ کرنے سے فیسیں بڑھ جائیں گی اور سرکاری اساتذہ کو پرائیویٹ سکولوں کے مالکان تنخواہ بھی کم دیں گے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سرکاری سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے پرائیویٹ نہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ حکومت پنجاب نے چار ہزار سے زائد ناقص کارکردگی کے حامل پرائمری سرکاری سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے نجی شعبہ کے تعاون سے چلانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ پہلے مرحلے میں 1000 پرائمری سکول پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت نجی شعبہ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

وجوہات:

1. حکومت پنجاب نے پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے پانچویں کے امتحان میں ناقص کارکردگی دکھانے والے سرکاری پرائمری سکولوں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے، بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ذریعے پبلک سکول سپورٹ پروگرام (PSSP) شروع کیا ہے۔ جس کا مقصد ان سکولوں میں مفت اور معیاری تعلیم کی فراہمی اور بہتر نظم ونسق کے ذریعے طلباء کی تعداد کو بڑھانا ہے۔
2. ان ناقص کارکردگی والے سکولوں کو تیسری پارٹی کے حوالے کئے جانے کا مقصد تھا کہ وہ اپنی انتظامی وسیع نظری، انتظامی مشقوں، آموزش (تعلیم) کے طریقوں اور بہترین تعلیم کے ذریعے ان سکولوں میں تعلیمی تبدیلیاں لا سکے چونکہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ادارہ ہے لہٰذا پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو پبلک سکول سپورٹ پروگرام (PSSP) کے لئے چنا گیا ہے۔
3. پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مطابق پنجاب کے بچوں کی بہترین تعلیم ایسی ہی پالیسیوں سے کی جا سکتی ہے جن میں نجی شعبہ کو ایک شراکت دار کا درجہ حاصل ہونا چاہئے نہ کہ ایک مقابلہ باز کا۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایکٹ کے سیکشن A-13 کے مطابق پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن حکومت پنجاب کی ہدایت کی پابند ہے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی بھی لہٰذا پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا پبلک سکول سپورٹ پروگرام (PSSP) کا پروگرام حکومت پنجاب کا ایک ایسا قدم ہے جو کہ قانوناً جائز ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ پبلک سکول سپورٹ پروگرام (PSSP) کے تحت یہ سکولز حکومت پنجاب کے ہی اثاثے ہوں گے نہ تو ان سکولوں کے نام بدلے جائیں گے اور نہ ہی کوئی فیس وصول کی جائے گی بلکہ تعلیم مفت ہو گی، کتابیں فری ہوں گی جیسا کہ دوسرے سرکاری سکولوں میں ہوتا ہے۔ سرکاری سٹاف کو دوسرے قریبی سرکاری سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے گا جس سے ان کی تنخواہوں میں کوئی فرق نہ پڑے گا۔

(ج) جواب جز (الف وب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ کیا تھا کہ حکومت پنجاب نے چار ہزار سے زائد سرکاری سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت دینے کا ارادہ کیا ہے جس کے جواب میں ہے کہ

درست ہے کہ پنجاب حکومت نے چار ہزار سے زائد ناقص کارکردگی کے حامل پرائمری سرکاری سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے چلانے کا ارادہ کیا ہے۔ کیا منسٹر صاحب یا ڈیپارٹمنٹ اپنی [****] کو admit کر رہے ہیں کہ ہم لوگ ناکام ہو گئے ہیں کہ سکولوں کو اپنے own پر چلا سکیں اور ہمیں اس کے اندر پرائیویٹ لوگوں کو involve کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایسے الفاظ سے تھوڑا سا پرہیز کریں یا negligence کہہ لیں اور اسے ریکارڈ کا حصہ نہ بنایا جائے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پھر اس کو ناقص کارکردگی کہہ لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

ڈاکٹر وسیم اختر: جناب سپیکر! اس لفظ سے کیوں ڈر رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اب اس والی بحث میں میرے بھائی جائیں گے تو آج اسی عدلیہ کے فیصلے پر اوپن فورم پر debate کرنا ہر ایک کا حق ہوتا ہے اور اس فیصلے کے اوپر بات کرنا تو اس میں کسی کو نااہل کہنا یا کرنے کے حوالے سے قوم ووٹ کی طاقت سے کرے گی۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ بات کہاں لے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ انہیں جواب دینے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہی کی طرف سے بات آئی تھی جس کا میں نے جواب دیا ہے۔ اگر specifically اس کی بات کریں تو میرا خیال ہے کہ اسی بات پر میں اسی on the floor of the House تیسری دفعہ جواب دے رہا ہوں کیونکہ یہ بات پہلے بھی دو دفعہ مختلف طریقے سے پوچھی گئی تھی جو Punjab School Support Programme(PSSP) شروع کیا۔ یہ ایک ایسا

پروگرام ہے جس کے اوپر بالکل حکومت خود کو ذمہ دار سمجھتی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو بہترین اور معیاری تعلیم دیں۔ ہم تمام resources اس کے اوپر لگاتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ارب ہا روپے کا بجٹ ہے جس میں ہر سال ہم اضافہ کرتے ہیں اور کھربوں روپے صرف سکولز ایجوکیشن کے لئے ہم دیتے ہیں۔ جب ہم نے دیکھا کہ کچھ سکول ہماری تمام تر کوشش اور کاوش کے باوجود اگر اچھا perform نہیں کر رہے تو ہم نے ماضی کی حکومتوں کی طرح اس پر پردہ نہیں ڈالا۔ ہم نے اپنے آپ کو self-accountable ٹھہرایا کیونکہ یہ بچے جو ان سکولوں میں پڑھ رہے ہیں ہماری قوم کا مستقبل ہیں۔ اگر ہم انہیں معیاری تعلیم نہیں دیں گے تو اس کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت وقت پر آتی ہے اور اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے ایک ایسا پراجیکٹ launch کیا جس کے اندر پنجاب کے سکولوں میں پہلی دفعہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ موڈ کو introduce کروایا گیا۔ یہ سکولز کون سے ہیں؟ جہاں پر بچوں کی تعداد 20 سے کم ہے اور جہاں کا result تمام تر کوششوں کے باوجود zero سے 20 فیصد رہتا تھا۔ ہم نے جب ان 43ہزار سکولوں کو اس mode کے اندر دیا تو اس کے بعد ان سکولوں میں ڈیڑھ لاکھ بچہ تھا۔ آج اللہ کے فضل سے یہاں بچوں کی تعداد 5½ لاکھ سے زائد ہے۔ یہ آپ کے اور ہمارے بچے ہیں جنہیں ہم ایک بہتر مستقبل کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ ان سکولوں کا جو result ہے جو ہم کہتے تھے کہ 20 فیصد اور اس سے نیچے یا zero فیصد رہتا تھا، اب وہ result نہ صرف PEC کے اندر بلکہ جو ہم LNT لیتے ہیں تو یہ مثالی result کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ segment of society جس کی طرف توجہ نہیں تھی بلکہ آپ کے توسط سے میں یہ کہوں گا کہ یہ اس سسٹم کو study کریں کیونکہ ہمارے اس پراجیکٹ کو اور ہمارے اس کام کو دنیا کے ادارے اٹھا کر role model اور test case بنا کر باقی ملکوں میں لے کر جا رہے ہیں۔ ہم نے صرف اور صرف اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے اپنے آپ کو self-accountable بھی ٹھہرایا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بہت اچھی باتیں بتائی ہیں اور اللہ کرے کہ یہ حقیقت ہوں مگر جو حالیہ سروے آ رہے ہیں تو ان سے ہمیں پتہ چل رہا ہے کہ پنجاب کا literacy rate fall کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے سرکاری سکولوں کے بچوں کا standard جو ہے کہ مختلف سکولوں میں سروے ہوئے ہیں اور ان بچوں سے ٹیسٹ لئے گئے ہیں جن میں پانچویں جماعت کا بچہ دوسری جماعت کا math کا سلیبس نہیں کر سکتا۔ بہرحال ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ admit کر رہے ہیں کہ پبلک پرائیویٹ

پارٹنرشپ کے ساتھ جب یہ سکول چلاتے ہیں تو ان کی کارکردگی بہت بہتر ہو جاتی ہے تو جو لوگ پرائیویٹ سکول چلاتے ہیں وہ بھی تو پاکستانی ہیں اور وہ بھی تو پنجاب کے رہنے والے باشندے ہیں کیونکہ جب وہ privately اس چیز کو چلاتے ہیں تو وہیں پر کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں سرکاری بھرتیاں میرٹ پر نہیں ہوتیں اور وہ لوگ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! تو پھر ہمیں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ والا ماڈل کیوں لانا پڑ رہا ہے؟ اگر میرٹ پر بھرتیاں ہوں اور competent لوگ ان سیٹوں پر آئیں تو ہمیں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی ضرورت کیوں پڑے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ پنجاب کے اندر میرٹ کو دنیا مانتی ہے کیونکہ ہم نے دو لاکھ 20 ہزار سے زائد ایجوکیٹرز بھرتی کئے اور یہ قوم کے وہ بیٹے اور بیٹیاں ہیں کہ اس وقت ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کم از کم ماسٹرز، ایم فل اور ہمارے پاس اس وقت جو ٹیچر فیکلٹی آرہی ہے اس کے اندر 300 سے زائد پی ایچ ڈیز ہیں جو ہمارے بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ این ٹی ایس کے ذریعے ہم نے ٹیچرز کی ریکروٹمنٹ شروع کی۔ اس کا نتیجہ کیا رہا ہے؟ پہلے ایک چیز ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جو بچے ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ موڈ میں لے کر جا رہے ہیں اس کا تمام تر خرچ حکومت پنجاب اٹھاتی ہے کیونکہ یہ بچے ہماری ذمہ داری ہیں۔ ہم ان کی assessments بھی کرتے ہیں جس طرح ہم اپنے سرکاری سکولوں کے بچوں کی کرتے ہیں اور اگر صرف آپ اس سال کا result دیکھیں، یہ میری رپورٹ نہیں ہے بلکہ BISE کا جو result آیا ہے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ جو خیبر پختونخوا میں، سندھ میں بھی، بلوچستان میں بھی اور پنجاب کے اندر بھی ایک یکساں بورڈ ہے جن کا اپنا ایک سسٹم ہے، اس کے اندر پنجاب کی پہلی 50 پوزیشنوں کے اندر ہمارے 28 بچے سرکاری سکولوں کے ہیں جبکہ خیبر پختونخوا کے اندر پہلی 30 پوزیشنوں کے اندر ان کا ایک سرکاری سکول کا بچہ بھی نہیں ہے۔ اس

کے بعد ہمارے سکولوں کا اس بورڈ کے امتحان کے اندر 84 فیصد result رہا ہے جبکہ پرائیویٹ سکولوں کا 80 فیصد رہا ہے۔ میرے لئے سرکاری اور پرائیویٹ سکولز دونوں ایک جیسے ہیں کیونکہ میں دونوں کو represent کرتا ہوں لیکن سرکاری سکولوں کے اندر چونکہ ہم بچوں کو مفت تعلیم دے رہے ہوتے ہیں تو وہاں پر کوالٹی ہماری ذمہ داری ہے اور پرائیویٹ سیکٹر کو مانیٹر کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے ساتھ یہ share کرنا چاہتا ہوں کہ یہ recent ابھی ASER کی رپورٹ ہے، انہوں نے کہا ناں کہ باہر کے ادارے جو رپورٹ دیتے ہیں، اس کے مطابق دو لاکھ سے زائد بچے پرائیویٹ سیکٹر سے پبلک سیکٹر کے اندر آیا ہے یعنی ہمارے سرکاری سکولوں کے اندر آیا ہے کیونکہ ہمارے سکولوں کا معیار بہتر ہو گیا ہے۔ اللہ کے فضل سے میرے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جو figures ہیں، حالانکہ ہم اس figure سے سمجھتے ہیں کہ 3½ لاکھ سے زائد بچے پرائیویٹ سیکٹر سے پبلک سیکٹر کے اندر آیا ہے لیکن چلیں ایک independent رپورٹ ہے جس کے اندر بتایا جارہا ہے کہ دو لاکھ سے زائد بچے ہمارے سکولوں کے اندر آیا ہے تو اس سے بڑھ کر ہمیں اور کیا سرٹیفکیٹ ہے جو ملے گا۔ ہمارے جو results ہیں، ہمارا جو PEC کا آٹھویں اور پانچویں کا result ہے، اس کے اندر پہلی دفعہ پبلک سیکٹر نے پرائیویٹ سیکٹر کو پیچھے چھوڑا ہے۔ ہمارے بچے A plus اور A گریڈ کبھی یہ سنا ہی نہیں تھا کہ پبلک سیکٹر کے بچے اس طرح گریڈز لیں۔ ہماری percentages دیکھیں کہ صرف اس سال کے امتحانوں میں A plus گریڈ لینے والے بچے گیارہ فیصد ہمارے سکولوں کے ہیں۔ پورے پنجاب کے اندر ہمارے 600 سے زائد ایسے سکول ہیں جن کا 100 فیصد نتیجہ آیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ کامیابیاں ہیں جو کسی جماعت کی کامیابی نہیں ہے لیکن ایک لیڈر کا وژن ضرور ہے جو میاں محمد شہباز شریف کا وژن ہے اور اس وژن کو اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے سب کو appreciate کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کی بات انہوں نے خود ہی شروع کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کو چھوڑیں آپ اپنے صوبے کی بات کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! نہیں۔ وہاں پر بھی ڈیڑھ لاکھ بچے پرائیویٹ سیکٹر سے گورنمنٹ سکولز میں ٹرانسفر ہوئے ہیں۔ بہر حال جب ہم گراؤنڈ reality دیکھتے ہیں، جب ہم ان سکولوں کو وزٹ کرتے

ہیں تو وہاں ہمیں منسٹر صاحب کی باتیں translate ہوتی نظر نہیں آتیں۔ میرا ان سے آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو منسٹر صاحب کو شاباش دینی چاہئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت سکولز دینے کا ارادہ کیا ہے میرا ان سے سوال ہے کہ اس کی terms and condition کیا ہیں، کیا ٹیچرز وہی رہیں گے یا وہ لوگ اپنے ٹیچرز ہائر کریں گے ؟ جیسے انہوں نے لکھا وہاں جو سرکاری سٹاف ہے اُن کو وہاں کے قریبی سرکاری سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے گا اور ٹوٹل سٹاف اور مینجمنٹ پرائیویٹ سکولز کی ہوں گی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بالکل جب ہم نے یہ کیا تھا تو ہم نے اپنے تمام کے تمام ٹیچرز ان سکولوں سے قریبی سکولوں کے اندر ٹرانسفر کئے اور جب ہم ان سکولوں کی بات کرتے ہیں تو اللہ کے فضل سے ٹیچر زیونینز کی طرف سے ایک احتجاج اس پر نہیں ہوا، ہم نے اُن کو ساتھ بٹھایا، ہم نے اُن کے ساتھ مذاکرات کئے، ہم نے اُن کو یہ بتایا۔ ہماری جہاں کمی ہے ہمیں کھل کر اُسے ماننا چاہئے کہ ہم ان سکولوں کو چلانے اور ان بچوں کو معیاری تعلیم دینے میں ناکام رہے ہیں۔ اُس کی reason خالی یہ نہیں تھی کہ ٹیچر پڑھا نہیں پا رہے تھے۔ اُس کی ایک بہت بڑی reason یہ بھی تھی کہ ہم جو ٹیچرز بھرتی کرتے ہیں ہم نے اپنے ہر پرائمری سکول میں چار ٹیچرز کو لے کر آنا ہے، ہم نے تاریخی package دیئے ہیں، تاریخی بھرتیاں کی ہیں، تاریخی اپ گریڈیشن کی ہیں لیکن issues آرہے تھے کہ ٹیچرز کا far-flung areas کے اندر جانا اور ان سکولوں کے اندر پڑھانا تو اس کی بنیاد پر ہم یہ ایک نیا ماڈل لے کر آئے اور اس ماڈل کے ذریعے جو رزلٹ ہمیں ملے وہ میں نے پہلے بھی شیئر کئے اور ٹیچرز کو ہم نے onboard رکھا ہوا ہے وہ اس پورے initiative میں ہمارے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ نے پہلے ہی پانچ چھ ضمنی سوال کر لئے ہیں آپ اپنے سوال پر آجائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چھوٹا سا سوال یہ ہے اور پہلی بات جو منسٹر صاحب نے کی ہے کہ میرٹ کے اوپر ٹیچرز کی بھرتیاں ہو رہی ہیں واقعی ایسا ہے میں انہیں appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: دونوں معزز صاحبان کو شاباش۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو clerical staff اوپر نیچے معاملات کرتا ہے اُس کو ہم monitor کرتے ہیں ظاہر ہے نیچے لیول کی جو کرپشن ہے ہر چیز کے اوپر نظر ڈالنا کافی مشکل ہو جاتا ہے لیکن overall یہ اچھے طریقے سے ہو رہا ہے اس کے اوپر میں انہیں appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: very good

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس کے اوپر یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اب آپ کا سوال نہ لے لیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جو سوال پوچھ رہا ہوں کہ یہ جو انہوں نے پرائیویٹ لوگوں کو PEF کے تحت سرکاری سکول دیئے ہیں جس میں انہوں نے بتایا کہ 20 سے کم بچے ہیں، کارکردگی اچھی نہیں تھی اب اُس میں جو انہوں نے ٹیچرز رکھے ہیں اُن کے بھی کوئی rights ہیں، اُن کی pay کے معاملات ہیں جہاں تک میری معلومات ہیں جو سرکاری تنخواہ کا package ہے اُس کے مقابلے میں ruthlessly کم pay ان پرائیویٹ سکولز میں دی جارہی ہے۔ اس حوالے سے ان کے تحفظ کے لئے ان کے پاس کوئی سسٹم ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک چیز شیئر کرنا چاہوں گا پوری دنیا میں اگر آپ دیکھیں تو grass roots level پر ایک طرح کی empowerment ہے اُن بچوں اور بچیوں کے لئے جو مزید تعلیم بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اُن کو یہ ایک طرح کا سکالرشپ کہہ لیں یا اُن کو جس طرح پوری دنیا میں ہوتا ہے کہ جب بچے پڑھ رہے ہوتے ہیں تو وہ اپنے source of income خود generate کر رہے ہوتے ہیں تو اس میں حکومت پنجاب کا ایک وژن یہ بھی ہے کہ ہم ایک stream وہ لے کر آئے ہیں جو میرٹ کی بنیاد پر باقاعدہ ٹیسٹ دے کر اور ایک requisite degree کی بنیاد پر وہ ہمارے سرکاری سکولوں کے اندر ٹیچر بنتے ہیں۔ اب ایک نئی stream کھڑی ہو رہی

ہے اُن بچوں اور بچیوں کی جن کا کوئی پُرسان حال نہیں تھا جن کو اس طرح سے کوئی سپورٹ حاصل نہ تھی اب وہ اپنے علاقے میں رہتے ہوئے اپنی تعلیم بھی جاری رکھ سکتے اور وہ نہ صرف ایک practical experience بھی بچوں کو پڑھانے کا gain کرتے ہیں اور اُس کے رزلٹ ہم بڑے closely monitor کرتے ہیں، ہم یہاں پر regularly ان کی monitoring بھی کرتے ہیں، ہم ان کی ٹریننگ کے بھی modules بنا رہے ہیں تا کہ ہم ان کی مزید capacity building کر سکیں۔ جس طرح پوری دنیا میں آپ کو نظر آتا ہے بچوں کے اندر confidence ہوتا ہے وہ اس لئے ہوتا ہے کہ انہیں کہیں نہ کہیں پر پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام کرنے کا موقع ملتا ہے تو یہ ایک انتہائی اہم initiative ہے اور یہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا وژن تھا کہ ہم ان بچوں کی پڑھائی کے دوران ہی capacity building بھی کریں۔ میں سمجھتا ہوں اس والے initiative کو بھی ہم سب کو appreciate کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اُن کی تنخواہوں کا ذکر نہیں کیا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہاں پر یہ ہوتا ہے کہ ریگولر جاب نہیں ہوتیں جس طرح سرکاری سکولز کے ٹیچرز کے اوپر ہوتا کہ اُس نے اتنے گھنٹے سکولز میں گزارنے ہیں ، اتنے پریڈ پڑھانے ہیں یہ بچے اور بچیاں کبھی دو پریڈز کے لئے اور کبھی تین پریڈز کے لئے آتے ہیں یہ free economy ہے۔ اس کے اندر یہ نہیں ہوتا کہ اُن کو زبردستی کہا جاتا ہے کہ آپ کو اتنے ہی پیسے ملیں گے اور تم نے پڑھانا ہے وہ خود اس کے اوپر اپنی تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے ، اپنے ٹائم کو دیکھتے ہوئے وہ طے کرتے ہیں اور اس کے اوپر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہترین سسٹم ہے جو نیچے چل رہا جس سے ہم بہترین تعلیم دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! اب آپ اپنے سوال کی طرف آجائیں۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8228 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج سے متعلقہ تفصیلات

*8228: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج برائے خواتین بہاولپور کو ختم کیا جارہاہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس فیصلہ کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) مرد اور خواتین اساتذہ کی تعلیم اور تربیت جس میں اخلاقی تربیت بھی شامل ہے کا محکمہ کیا بندوبست رکھتاہے؟

(ج) سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کسی ماہر تعلیم کو کیوں نہیں بنایا جاتا جبکہ انتظامی امور کو چلانے کے لئے PAS کے کسی افسر کو لگا کر نظام چلایا جاسکتاہے تاکہ تعلیمی پالیسی سازی کا حتمی فیصلہ کوئی ماہر تعلیم کرے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج برائے خواتین بہاولپور کو ختم کیا جارہاہے۔

(ب) مرد اور خواتین اساتذہ کی تعلیم و تربیت جس میں اخلاقی تربیت بھی شامل ہے اس کا محکمہ کے پاس مناسب بندوبست ہے ٹریننگ کے دوران روزانہ کی بنیاد پر تمام مرد اور خواتین اساتذہ کی صبح کی اسمبلی ہوتی ہے جس میں جامع تربیت کا انتظام ہے مزید یہ کہ شام کے وقت مجوزہ ٹریننگ کے بعد سپورٹس تربیت کا عملی انتظام ہے جس میں نظم وضبط بھی سکھایا جاتاہے۔ ہفتہ وار ٹیوٹوریل پریڈ کا اہتمام بھی کیا جاتاہے۔ مختلف محکموں کے کلیدی عہدوں سے ریٹائرڈ افسران کی زندگی کے محاصل تجربات سے مرد خواتین اساتذہ کو اخلاقی تربیت کے حوالے سے روشناس کروایا جاتاہے۔

(ج) یہ ایک انتظامی معاملہ ہے جس کا اختیار حکومت پنجاب کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اس پر اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ میری معلومات میں چیزیں آرہی تھی اُس میں یہ بات آرہی تھی کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج برائے خواتین بہاولپور کو یہ لپیٹ رہے ہیں لیکن انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ ایسا نہیں ہے تو میں اس میں صرف اتنا کہوں گا کہ اس کو مزید improve کریں۔ سوال کے جز (ب) کے حوالے سے

میں نے جو بات کی ہے کہ کرپشن ایک بہت بڑا ایشو ہے نیچے سے اوپر، اوپر سے نیچے ہیں اس میں کوئی سیاسی point scoring میں نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن ظاہر ہے تعلیم ہی کے ذریعے سے اس کو ہم بہتری کی طرف لے کر جاسکتے ہیں اور بچے کی تربیت میں ٹیچرز کا بہت بڑا رول ہے۔ میں اور آپ سب بچوں والے ہیں ہم نے بچوں کو تعلیم دلوائی ہے ،اُس کے مختلف فیز میں ہم نے دیکھا ہے کہ ٹیچر کی گفتگو اور اُس کا اُٹھنا بیٹھنا، اُس کا لباس، اس کا تراش خراش خواتین اساتذہ جو نیل پالش لگاتی ہیں، جو لباس پہنتی ہیں سب کے بارے میں بچے تبصرے کر رہے ہوتے اور اُس سے وہ learn کرتے ہیں، اس سوال کے جز(ب) میں کچھ events لکھے ہیں کہ ان events کے ذریعے سے ہم مرد اساتذہ اور خواتین اساتذہ کی اخلاقی تربیت کے حوالے سے بات کرتے ہیں میں اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں یہ جو مرد اور خواتین اساتذہ سیکھتے ہیں یا اُن کی جو اخلاقی تربیت ہوئی ہوتی ہے وہ اُسے نیچے بچوں کو منتقل کرتے ہیں اس کے جائزے کا کوئی پیرا میٹر، کوئی monitoring system محکمے کے پاس ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے نزدیک یہ بہت اہم سوال ہے اس کے جز(ب وج) کا اکٹھا جواب دوں گا اس کے اندر بالکل یہ ایک بہت بڑا issue تھا اور ہمارے لئے یہ ایک sore point تھا کہ وہ ٹیچر جس نے قوم کے مستقبل کو سنوارنا ہے اُس کی اپنی کیا capacity building ہے ،اُس کا اپنا کیا نالج ہے وہ کس طرح بچوں کو اس قابل کر سکتا ہے ؟کیونکہ actual وہ بندہ ہے جس نے کلاس کے بچوں کو deal کرنا ہے اس پر ہم نے پچھلے چھ سال سے different organizations کے ساتھ collaboration کی ہے جس طرح میں نے یہاں پر بتایا کہ یونیورسٹی UCL London, کے ساتھ، Cambridge Oxford کی ٹیمیں یہاں پر آئیں انہوں نے تجاویز دیں۔ ہم نے یہاں پر بیٹھ کر locally تمام modules کو بھی دیکھا۔ اُس کے بعد جو DSD ہے اُس کو اب ہم نے QAED کا نام دیا ہے کیونکہ ہم یہ سمجھتے کہ ٹیچرز سوسائٹی کے اندر actual change maker ہے اور وہ جو change maker ہے جس ادارے کے اندر وہ DSD جو Directorate of Staff Development تھا یہ کچھ بھی نہیں بتاتا تھا کہ ٹیچر تو سٹاف نہیں ہے ٹیچر تو ٹیچر ہے تو اس کے اوپر ہم نے اس کو نیا QAED کا نام دے کر اس کو پورا reform کیا ہے اس کے اندر ہم نے ٹیچر ٹریننگ کے نئے modules ڈالے ہیں، اس کے اندر ٹیچرز کی جو upward ترقی ہے وہ اُن ٹریننگ کے ساتھ مشروط کر دی

ہے جو ہم اُن کو ٹریننگ دیں گے اور ان کے جو refresher courses revise ہوا کریں گے، اس کے اندر جو ٹیچر کی capacity، ٹیچرز کی ACR ان تمام چیزوں کو ڈالتے ہوئے ہم نے ایک بڑا مربوط قسم کا پلان تیار کیا ہے اور اللہ کے فضل سے اس سال پہلی دفعہ ہم گراس روٹ لیول تک clusters بنا کر ان ٹیچرز کی جو training کروائی ہے اُس کا انتہائی positive impact ہمارے سامنے آیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ اس پر وزیر اعلیٰ کی دن رات کی محنت شامل تھی وہ اس بات پر بہت زیادہ emphases تھے کہ جہاں ہم ٹیچروں کی بھرتی میرٹ پر کر رہے ہیں وہاں ٹیچروں کی capacity building اور ان کی ٹریننگ کا بھی ایسا module ہو جس سے ہم پوری دنیا کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔ وزیر اعلیٰ کا یہ وژن تھا اور وہ اس کو pursue کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو نئے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئے ہیں وہ educationalist بھی ہیں۔ یہ واحد مسلمان ہیں جن کو دنیا میں Confucius award 2011 ملا ہے۔ ہم ان کو لے کر آئے اور ہمیں ان کی سربراہی میں جو module ملا ہے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی بہت اچھے رزلٹ ملیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں سوال کیا تھا کہ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کسی ماہر تعلیم کو بنایا جانا چاہئے۔ ہمارے ہاں یہ روایت ہے کہ جو CSP کلاس ہے وہ گھنٹہ گھر ہے۔ ایک CSP آفیسر محکمہ فشریز چلاتے چلاتے اچانک سیکرٹری صحت بن جاتا ہے اور وہ صحت کے محکمے کو چلا رہا ہوتا ہے۔ اس طرح کا ماڈل دنیا میں صرف پاکستان کے اندر ہے۔ جب یہ اسمبلی بنی تھی تو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید، اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے ان کی سربراہی میں ایک وفد بلوچستان گیا تھا اور میں بھی ان کے ساتھ شامل تھا۔ گورنر بلوچستان محمد خان اچکزئی نے ہمیں رات چائے پر بلایا۔ ہم وہاں گئے، چائے پی، گپ شپ ہوئی اور وفد رخصت ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں ان کے پاس تھوڑی دیر کے لئے رک گیا کیونکہ میں ان کے لئے کتابیں لے کر گیا تھا وہ میں نے گورنر صاحب کو دیں کہ آپ کے پاس بہت ٹائم ہوتا ہے آپ ان کو پڑھا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میں ان کو پڑھوں گا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! آپ نظریاتی آدمی ہیں اس لئے میں یہ بات آپ سے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ میں آئی سی ایس آفیسر ہوں اور ٹاپ پوزیشن پر پہنچا ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ یہ پاکستان اب آزاد ملک ہے لیکن یہ ڈیزائن نہیں ہوا۔ یہ اُن کے الفاظ تھے اور یہ الفاظ ابھی تک میرے ذہن میں نقش ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب آپ کو جب بھی موقع ملے تو آپ اس کلاس اور پورے سسٹم کا ستیاناس کر دینا۔ آپ اس کو revisit کریں، reorganize کریں اور چونکہ پاکستان ایک آزاد مملکت ہے لہٰذا آپ اس پورے سسٹم کو ڈیزائن کریں۔ ہمیں تو مسلسل تجربہ ہوتا رہتا ہے کیونکہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں اس لئے خاموش ہو جاتے ہیں لیکن ہم حکومتی ممبران کے بھی معاملات کو دیکھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کوئی سن لے گا تو کیا کہے گا کہ آپ سن کر خاموش بیٹھے رہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ کلاس اصل میں اپنے آپ کو حاکم سمجھتی ہے۔ ہر چیز کا گھنٹہ گھر بننے کی کوشش کرتی ہے نتیجتاً معاملات بہتری کی طرف نہیں جاتے۔ یہ تو بڑا حسن اتفاق ہے جس طرح رانا مشہود صاحب نے یہ بات کی ہے کہ ہمارے سیکرٹری تعلیم کی بہت شاندار qualification ہے اور وہ خود educationalist ہیں۔ یہ تو بہت اچھا ہے کہ اس وقت یہ combination ہے لیکن کوئی پتا نہیں کہ کس بات پر ناراض ہو کر یک لخت فیکس چلا جائے اور وہ سیکرٹری ایجوکیشن تبدیل ہو جائے کیونکہ ہمارے ہاں یہ رواج ہے۔ اللہ کرے کہ یہ یہاں پر کچھ دیر کام کریں۔ میرا ان کے ساتھ کوئی زیادہ interaction نہیں ہے لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ انہوں نے ہی PEF کی بنیاد رکھی تھی۔ ایک محکمے کو چند دنوں کے اندر کھڑا کرنا اور ایسی بنیادوں پر کھڑا کرنا کہ وہ deliver کرنے لگے نیز وہ honesty کے اعلیٰ ترین معیار پر بھی ہو تو یہ بات میری بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ انہوں نے یہ کس طرح سے کر لیا ہے۔ اللہ پاک ان کو جزا دے کیونکہ یہ اس حوالے سے ایک وژن رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر اگلا سوال چھوڑ دیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ اس حوالے سے جو میں نے بات کی ہے اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ انتظامی معاملہ ہے جس کا اختیار حکومت پنجاب کے پاس ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے اور ہم اس کو مانتے ہیں لیکن جب کسی محکمے کو head کرنے کے لئے کوئی بندہ لگایا جائے تو وہ کم از کم اس محکمے کی بنیادی

معلومات تو رکھتا ہو۔ ایک مرتبہ ایک محکمے کا اعلیٰ ترین آفیسر مجھے کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب ابھی میڈیسن کے تین پروفیسر یہاں سے گئے ہیں وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ سوئی چبھنے سے ہیپاٹائٹس ہو جاتا ہے۔ وہ آفیسر مجھے کہہ رہا تھا کہ لگتا ہے یہ پروفیسر چھولے دے کر پاس ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ جناب ایسے ہی ہوتا ہے اور سوئی چبھنے سے ہیپاٹائٹس ہو جاتا ہے۔ وہ آفیسر سن کر بڑا حیران ہوا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ کو معلوم نہیں تھا تو آپ کو پوچھ لینا چاہئے تھا۔ جب ایسے لوگ CSP ہونے کے حوالے سے محکمے کی سربراہی کر رہے ہوتے ہیں تو پھر اس کے فیصلے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ بہرحال اس حوالے سے اس سوال کا جواب تشنہ ہی رہے گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ تشنہ نہیں رہے گا کیونکہ جس طرح میں نے پہلے بات کی کہ اس دفعہ ہم نے proper head hunting کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ محکمے میں اسی سے متعلقہ experts لانے چاہئیں۔ جس طرح بتایا گیا کہ ڈاکٹر اللہ بخش ملک جو PEF کو بنانے والے، یونیسکو سے Confucius Award لینے والے واحد پاکستانی اور واحد مسلمان ہیں۔ وہ کولمبیا اور کیمبرج یونیورسٹی میں خود پڑھاتے رہے ہیں۔ ان کا ایک proper background ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میاں محمد شہباز شریف کا جو وِژن تھا اس کو ہم مزید آگے لے کر جائیں گے کیونکہ ہم proper head-hunting لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ جی! پھر اگلا سوال چھوڑ دیں؟ دوسروں کی بھی باری آنے دیں یہ 31 سوالات ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر مختصر ضمنی سوال کروں گا۔ یہ سوال نمبر 8229 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے حوالے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8229: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کب تک صوبہ میں تمام پرائمری، مڈل اور ہائی سکول پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو کتنا بجٹ حکومت پنجاب فراہم کرتی ہے اور کتنا بجٹ سالانہ کس کس بین الاقوامی ملک یا ایجنسی سے کن کن شرائط پر وصول ہوتا ہے ان شرائط کی کاپی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) بہاولپور ٹی ایم اے سٹی کی حدود میں آخری مرتبہ کب گرلز اور بوائز ہائی سکول بنایا گیا نیز کیا حکومت مستقبل میں شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر نئے گرلز اور بوائز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت پنجاب نے اب تک دو مرحلوں (فیز I اور II) میں 2301 پرائمری سکول پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی وساطت سے مختلف اہل اداروں اور افراد کو آپریشنل منیجمنٹ تفویض کی ہے۔ اس ضمن میں تیسرے مرحلے (فیز III) بابت کارروائی کا آغاز ہو چکا ہے، جس کے تحت مزید 2700 گورنمنٹ پرائمری سکول پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی وساطت سے نجی شعبہ کے نظم و نسق میں دیئے جا رہے ہیں۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا سالانہ بجٹ حکومت پنجاب اور بین الاقوامی ادارے ڈیپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ (DFID) کی مالی معاونت سے فراہم کیا جاتا ہے۔ گزشتہ تین برس کی مالی معاونت کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فراہم کردہ بجٹ

مالی سال	حکومت پنجاب (روپے)	DFID (روپے)
2014-15	8,000,000,000/-	1,897,380,000/-
2015-16	11,580,000,000/-	939,024,400/-
2016-17	12,000,000,000/-	2,10,00,000,00/-

DFID سے محکمہ خزانہ کے ذریعے حاصل شدہ رقم سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ اس ڈونر ایجنسی کے TORs پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ بورڈ کے ساتھ طے پاتے ہیں۔

(ب) بہاولپور ٹی ایم اے سٹی کی حدود میں دو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سال 15-2014 میں بنائے گئے تھے تفصیل درج ذیل ہے۔

1. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اسلامی کالونی بہاولپور
2. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹبہ بدر شیر بہاولپور

حکومت مستقبل میں بھی شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر بوقت ضرورت نئے گرلز اور بوائز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں کیا ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا اس کا ایک حصہ پڑھتا ہوں کہ کتنا سالانہ بجٹ کس کس بین الاقوامی ملک کی ایجنسی سے کن کن شرائط پر وصول ہوتا ہے، ان شرائط کی کاپی ایوان میں پیش کی جائے؟ اس کے جواب میں یہ آیا ہے کہ DFID یعنی Department for International Development کی مالی مدد سے اور اس کی تفصیل بھی دی ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اس donor agency کے TORs پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کے ساتھ طے پاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ طے ہیں تو یہ مختص چیزیں آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے وہ TORs مانگے تھے لیکن وہ ایوان میں پیش نہیں کئے گئے۔ اس لئے یہ جواب تشنہ ہے اور میرا اس حوالے سے آپ کی خدمت میں ادب سے مطالبہ یہ ہے کہ اس سوال کو pending فرما دیں تاکہ TORs ہمیں فراہم ہوں کیونکہ یہ بہت اہم ہے۔ میں اپنی بات مکمل کر لوں کہ مائیکل باربر صاحب کو یہاں DFID کے اندر لگا دیا تھا اور وہاں جو کچھ ہو رہا تھا اس کی بڑی تفصیل ہے۔ اس میں سابقہ چیف سیکرٹری اللہ بخش کمبوہ اور سیکرٹری تعلیم اسلم کمبوہ بھی تھے۔ چیف سیکرٹری کے کہنے پر دو سیشن میں لمبی نشستیں ہوئیں، نصاب کے اندر تبدیلی ہو گئی تھی اور وہ reverse ہوئی۔ یہ اس حوالے سے ایک لمبی کہانی ہے۔ مجھے TOR سے کافی پریشانی ہے کہ بین الاقوامی ایجنسیاں جب donations دیتی ہیں تو ان کے ساتھ TORs بھی ہوتے ہیں۔ پوری دنیا کے اندر یہ بد معاش امریکہ دہشت گردی کے خلاف

دہشت گردی پھیلا رہا ہے،war against terrorism میں کونڈا لیزا رائس نیشنل سکیورٹی ایڈوائزر تھی اور امریکہ کے صدر بش کی سیکرٹری اسٹیٹ بھی رہی ہے اس نے سینیٹ کو بریفنگ دی کہ پاکستان کا شعبہ تعلیم ہمارا خصوصی ٹارگٹ ہے۔ اس کو ہم بالکل renovate کریں گے۔ ہماری اس حوالے سے تشویش ہے اور اسی لئے مجھے وہ TORs درکار ہیں لہٰذا اس سوال کو pending فرمایا جائے۔ جب TORs آئیں گے پھر میں اس پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر میرے بہت محترم ہیں اور میں ان کی بہت respect بھی کرتا ہوں۔ جب House on the floor of the بات کی جاتی ہے اور یہ ایسا floor ہے کہ جب ہم یہاں کوئی بات کرتے ہیں تو وہ بات کل کلاں ہمارے آگے آکر کھڑی ہو جاتی ہے کیونکہ اس ایوان کی ایک sanctity ہے۔

جناب سپیکر! میں آج ایک پالیسی سٹیٹمنٹ دے رہا ہوں اگر کوئی DFID کے TORs ہوتے تو میں ضرور اس ایوان کے اندر لے کر آتا۔ DFID کے ساتھ کام کرنے کا مقصد ہی یہ ہے اور پنجاب واحد صوبہ ہے جس نے USAID کو ٹھکرایا ہے۔ 2009 میں پنجاب نے ایک اصولی فیصلہ کیا تھا کہ ہم USAID نہیں لیں گے اور 2010 سے ہم نے USAID سے ایک پیسا نہیں لیا۔ اس کی وجہ ہی یہ تھی کہ اس AID کے ساتھ TORs میں ان کی do-more کی گردان ہوتی تھی اور کچھ دوسری شرائط بھی ہوتی تھیں۔ ہم نے کہا کہ ہم کسی شرائط پر کام نہیں کریں گے۔ ہمارا DFID کے ساتھ جو معاہدہ ہے اس کی سب سے خوبصورت بات ہی یہ ہے کہ ان کا ہمارے ساتھ اس طرح کا کوئی agreement نہیں ہے۔ اس میں صرف ایک چیز ہے کہ ہم نے ایجوکیشن کے معیار کو بہتر کرنا ہے اور اس کے monitors different کو بھی خود بنانا ہے۔ ان کی صرف ایک شرط ہے اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں نے برٹش پرائم منسٹر کے سامنے، برٹش ڈپٹی پرائم منسٹر کے سامنے اور ان کی کیبنٹ کے سامنے جب ایجوکیشن کا ماڈل جو ہماری success تھیں جب ادھر وہاں پر شیئر کیں، وہ figures پنجاب کی دی ہوئی figures نہیں تھیں بلکہ وہ ان کے اپنے اداروں کی دی ہوئی figures تھیں ان کی بنیاد کی پر جب ہم نے ان کے ساتھ شیئر کیا تو وہاں پر برٹش پرائم منسٹر ڈیوِن کیمرون اور ڈپٹی پرائم منسٹر کے الفاظ تھے کہ ہم جو پنجاب کے ساتھ کام

کر رہے ہیں تو اس پر ہمیں اپنے tax payers کو satisfy کرنے میں آسانی اس لئے رہتی ہے کہ یہ اتنا transparent model ہے جس میں ایک ایک پیسا کا حساب آ رہا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں مولانا صاحب اور اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم DFID کے ساتھ کام اس لئے کر رہے ہیں کہ ان کی کوئی شرط نہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں منسٹر بعد میں ہوں اس سے پہلے اس ملک، اپنے دین اور اپنے مذہب کا ایک ادنیٰ سا پیروکار ہوں، میں کبھی بھی یہ برداشت نہیں کروں گا اور میرا وزیر اعلیٰ بھی کبھی یہ برداشت نہیں کرے گا کہ ہمارے سلیبس کے ساتھ کوئی بھی اپنی مرضی کر سکے۔ یہاں پر ہمارا PCTB کا بورڈ ہے تو وہاں پر ہمیں کچھ چیزیں رپورٹ ہوئیں تو ہم نے فوری طور پر ایکشن بھی لیا اور ہم نے میڈیا پر آ کر بتایا کہ ہم نے کوئی چیز change نہیں کی جو چیزیں ہیں وہ اسی طرح ہی موجود ہیں بلکہ اس میں ہم student learning outcome کی بنیاد پر اضافہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں جناب کو بھی کیونکہ آپ Custodian of the House ہیں اور آپ کے توسط سے پورے ایوان اور میڈیا کے ذریعے پوری قوم کو بھی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اندر جو معاہدے ہوتے ہیں ان کے پیچھے نہ تو کوئی hidden agenda ہوتا ہے نہ ہی کوئی hidden hand ہوتا ہے صرف اور صرف ایک drive ہوتی ہے کہ صوبے کی بہتری اور صوبے کے لئے بہترین طریقے سے کام کرنا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ بہاولپور شہر کی حدود میں 15-2014 کے دوران دو گرلز سکول بنائے ہیں۔ شہر کی آبادی بھی بڑھ گئی ہے اور ظاہر ہے کہ لوگوں میں ایجوکیشن کے حوالے سے awareness بھی آئی ہے۔ شہر کے بالکل سنٹر میں ٹیکنیکل ہائی سکول ہے تو انہوں نے ایک دفعہ مجھے invite کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے رانا مشہود احمد خان سے بات کر رہا ہوں وہ مجھے کلاس روم کے اندر لے کر گئے۔ آپ یقین کریں کہ اس کلاس روم کے اندر اتنا حبس تھا، انہوں نے board black کے ساتھ پھٹہ وٹہ بچھایا ہوا تھا اس میں دو چار فٹ کی جگہ تھی جس میں ٹیچر move کر سکتا تھا ورنہ تمام چیئر

بھری ہوئی تھیں اور بچے زمین کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے وہاں ٹیچر کا جو move کرنے کا platform تھا اس میں بھی بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہم نے آپ کو صرف یہ دکھانے کے لئے بلایا ہے کہ آپ دیکھ لیں کہ 100 سے اوپر بچے اس کلاس کے اندر بیٹھے ہیں۔ ہم ان کو کیسے educate کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ یہ سوال آپ کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے رانا مشہود احمد خان اور محکمہ کی طرف سے direction چاہتا ہوں کہ بہاولپور سکولوں کا جو سارا setup ہے، اس پر میں ان کے ساتھ بیٹھ کر عملی بات کرنا چاہتا ہوں اور اس کی روشنی میں چاہتا ہوں کہ یہ کوئی پالیسی سازی اور سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے، infrastructure اور سکول کو اپ گریڈ کرنے کے حوالے سے بہاولپور کی ضروریات کے مطابق یہ میرے ساتھ بیٹھیں اور میں ان کے ساتھ بیٹھوں۔ ہم اس کو بہتر کرنے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جس طرح میں نے پہلے بتایا کہ جو ہم نے سکولوں کے اندر intervention کی اس کی وجہ سے سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور بالکل ہم ایڈیشنل کلاس رومز جس میں 36000 نئے کلاس رومز اپنے سکولوں میں بنانے جا رہے ہیں، یہ پہلا مرحلہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ PEF کے ساتھ مل کر جو نیو سکول پروگرام ہے کہ جہاں جہاں سکول کی ضرورت ہے brick and mortar سے باہر نکل کر بہاولپور کے اندر جتنے سکول پچھلے سالوں میں بنائے اور اس کے اندر 4.5 بلین روپے ریلیز کئے۔

جناب سپیکر! اب میں اگلے ہفتے سیکرٹری سکولز کے ساتھ بہاولپور کا visit کروں گا تو مولانا اور باقی تمام پارلیمنٹیرین کو ساتھ بٹھائیں گے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھی اور دوست وہاں پر نشاندہی کریں اور ہم اس میں بہتری لے کر آئیں۔ آپ یقین کریں کہ جو حالت سکولوں کی 2008 میں تھی وہ 2013 میں نہیں تھی اور جو 2013 میں تھی تو آج اللہ کے فضل سے اس سے بہتر حالت میں کھڑے ہیں لیکن یہ continuous process ہے اور ہم نے اس کو جاری رکھنا ہے۔ اس پر focus کرتے ہوئے ہم نے جو اپ گریڈیشن بھی کی ہے اور جس اپ گریڈیشن کا ان سکولوں کے اندر، اگر بات کریں صرف خالی اپ گریڈیشن کی تو ہم نے چولستان میں 39 سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے۔ یہ چولستان کے حوالے سے ایک

special package ہے جو ہم نے اربوں روپے کا دیا ہے اور کل بھی وہاں کے منسٹر جناب محمد اقبال چنڑ اور ہماری ایجوکیشن کی ٹیم چولستان کے اندر موجود تھی۔ ہم ان جگہوں پر جا کر یہ سکولز اور سارا کچھ provide کر رہے ہیں جہاں پر پہلے focus ہی نہیں ہوتا تھا۔ ہم اگلے ہفتے بالکل بیٹھیں گے اور argue کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سوال نمبر 8428 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8429 بھی میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ میرے پاس ٹائم اتنا نہیں رہ گیا، دونوں صاحبان نے ٹائم ضائع کیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8524 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے پرائمری سکولوں میں درجہ چہارم کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8524: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے پرائمری سکولوں میں درجہ چہارم کی کوئی اسامی منظور نہ ہے اگر یہ درست ہے تو ان سکولوں کی صفائی اور حفاظت کس ملازم کی ذمہ داری ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پرائمری سکولوں میں صفائی کا کام معصوم بچوں سے کرایا جاتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ پرائمری سکولوں میں فوری طور پر سینٹری ورکر، مالی، نائب قاصد، چوکیدار، اور سکیورٹی گارڈ کی اسامیاں منظور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو حائل رکاوٹوں سے متعلق ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ محکمہ سکول ایجوکیشن کے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبری SO(SNE) NORMS/2014 مورخہ 05.01.2015 کے تحت گرلز و بوائز تمام پرائمری سکولوں میں درجہ چہارم کی اسامیاں منظور کی گئی ہیں۔کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس حوالے سے تمام ضلعی دفاتر کو مراسلہ جاری کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں حال ہی میں تمام اضلاع کے تعلیمی افسران کو مراسلہ جاری کیا گیا ہے جس میں اُنہیں "خادمِ پنجاب اُجالا پروگرام" کے تحت لگائے گئے سولر پینلز کی حفاظت کے لئے چوکیداروں کی منظور شدہ 17524 اسامیوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے۔ لیٹر کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ جن پرائمری سکولوں میں درجہ چہارم کا ملازم تعینات نہ ہو تو محکمہ کی طرف سے ضلعی افسران کو واضح ہدایات ہیں کہ وہ نان سیلری بجٹ سے یومیہ اجرتی ملازمین کی خدمات سکولوں کی صفائی ستھرائی اور دیگر امور کے لئے حاصل کر سکتے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ کی جانب سے اس حوالے سے واضح ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ تاہم اس ضمن میں کسی بھی شکایت کے محکمہ کے نوٹس میں آنے پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے جیسے فرمایا کہ time short ہے میں بھی اپنی بات کو مختصر اور صرف چھوٹی سی کرنا چاہتا ہوں تاکہ دونوں سوال take up ہو جائیں چونکہ آپ کو پتا ہے کہ باقی سارا وقت جن صاحبان نے لیا ہے۔ میری ادب سے submission ہے کہ میں نے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا ہے، ابھی ہم اندھیروں میں ہیں اور ہمیں اجالوں کی نوید سنا دی گئی ہے، ابھی تو ہم اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یہ صرف اور صرف کلاس فور کی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہم تو اجالے میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ اندھیرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال کے جو پرائمری سکول ہیں وہ اندھیروں میں ہیں اور ہمیں کوئی اجالے کی نوید ابھی تک نہیں آئی۔ میں نے صرف simple question کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں ناں، کسی تقریر کی ضرورت نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! simple question ہے۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے آپ نے سوال نمبر بول دیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، سوال نمبر بول دیا ہے۔ سوال کا جز (الف) ہے کہ پرائمری سکولوں میں درجہ چہارم کی کوئی اسامی منظور شدہ نہ ہے اگر یہ درست ہے تو ان سکولوں کی صفائی اور حفاظت کس کی ذمہ داری ہے، جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ پرائمری سکول میں صفائی کا کام معصوم بچوں سے کرایا جاتا ہے؟ اور جواب میں انہوں نے خود admit کیا ہے اور Annex-A میں انہوں نے ایک نوٹیفکیشن دیا ہے اس میں لکھا ہے کہ establishment of new primary school for boys. اس میں ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹر 9 ہوں گے اور کلاس فور / چوکیدار ایک ہوگا، اس طرح establishment of new primary school for girls اس میں ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹر 9 ہوں گے اور کلاس فور / چوکیدار ایک ہوگا۔ میرے سوال کو truest کرایا گیا ہے میں ڈاکٹر سید وسیم اختر کی اس بات کو endorse کرتا ہوں کہ ہمارے سیکرٹری صاحب ماشاءاللہ بڑے لائق ہیں، میں رانا مشہود احمد کی بڑی قدر کرتا ہوں، وزیر اعلیٰ پنجاب کا بہت اچھا فیصلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر آپ کو کیا مجبوری آئی ہے وہ تو ہمیں بتائیں؟ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ short یہ کر دیں کہ سیکرٹری صاحب اپنے ذمہ لے لیں کہ اس سوال کا جواب ٹھیک ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے پھر آپ بیٹھ جائیں۔ اس سوال کا جواب آ گیا ہے پھر آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پنجابی کہندے نیں پینڈ ویسیا نیں اُچھلے پہلے آ گئے، حالانکہ اجالا آیا نہیں، سولر پینلز کی ساہیوال میں بات نہیں اور ہمیں بتا دیا گیا ہے کہ سترہ ہزار اور کچھ بندے رکھے جائیں گے۔ میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جو بچے سکولوں میں صفائی کر رہے ہیں ان کا کیا مستقبل ہے یہ بتا دیں؟ اور ہماری SNE میں approve کر دیں، میری کوئی ڈیمانڈ نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ملک صاحب نے جو ابھی گفتگو فرمائی ہے تو اندھیرے دماغ کے بھی دور کرنے چاہئیں، اس کی reason یہ ہے کہ یہ ہمارے بڑے قابل قدر بھائی ہیں۔ بات یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے درجہ چہارم کی بھرتی پر کوئی پابندی نہیں لگائی ہوئی، وہ پابندی ہٹ چکی ہوئی ہے ہر ڈسٹرکٹ کے اندر جو CEO صاحبان ہیں وہ already جو SNE approve ہوئی ہے اس کے اوپر بھرتی کر رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ جو NSB چودہ ارب روپیہ ہم سکولوں کو دیتے ہیں، جن سکولوں کے اندر چوکیدار، مالی اور اسی طرح صفائی والے کی تو وہ NSB دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم نے اپنے سکولوں اور اپنے ہیڈ ٹیچرز کو empower کیا ہے کہ وہ اس NSB سے اس کو بھی cater کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہوں گا کہ ہمارے 53 ہزار سکولوں کے اندر کوئی اکا دکا بالکل ایک اس طرح کی چیز سامنے آتی ہے کہ ٹیچرز نے بچوں سے صفائی کرائی، ہم اس پر ایکشن لیتے ہیں اور اتنا سخت ایکشن لیتے ہیں کہ نہ صرف ہیڈ ٹیچر بلکہ CEO کے خلاف بھی کارروائی ہوتی ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ساہیوال میں ایسی رپورٹ موجود ہے کہ وہاں پر سکولوں میں اگر کسی سے کوئی اس طرح کا کام لیا گیا ہے تو یہ بالکل بتائیں ہم اس پر نہ صرف ایکشن لیں گے کیونکہ NSB دینے کا مقصد بھی یہ ہے اور اجالا پروگرام جس کی انہوں نے بات کی تو یہ game changer ہے، یہ پہلی دفعہ ہے کہ

دس سے بیس ہزار سکولوں کے اندر وہ سکول جو off grid ہیں کہ جہاں پر بجلی کی صورتحال زیادہ خراب رہتی ہے ان سکولوں کو سولرائزیشن کے ذریعے ہم بہترین facilities دینے جا رہے ہیں۔ ان کو تو on the floor of the House اس بات کو appreciate کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں پھر کہتا ہوں کہ درجہ چہارم، ایجوکیٹرز کے علاوہ باقی جو پوسٹیں ہیں ان کے لئے بہت بڑے level پر، نئی SNE بھی ہم نے بننے کو دی ہوئی ہے جو بن کر آجائے گی، جن جن سکولوں کے اندر ضرورت ہے وہ اسی سال اس کے علاوہ جو پوسٹیں خالی ہیں، نئی SNEs کے مطابق جو اب ہمارے سکولوں پر load بڑھا ہے اس کے مطابق جو ہم نے اپ گریڈیشنز کی ہیں اس پر نئی SNEs بن رہی ہیں اور وہ انشاءاللہ اسی سال ہی implement ہوں گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ ہمارے دماغ میں تو اندھیرے ہیں اور انہوں نے اپنے دماغ میں سولر پینل fit کروالیا ہے۔ انہوں نے appreciate کی سرجری کروالی ہے، ہم بھی ان کے پیچھے لگ کر کروالیں گے؟

جناب سپیکر: یہ کیا بات کی ہے، کیسی بات کی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اندھیروں میں وہ سکول ہیں، الحمدللہ ہمیں تو پتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ اتنی گزارش ہے، میری کوئی ڈیمانڈ نہیں ہے، انہوں نے خود admit کیا ہے، (NSB) Non salary budget مجھے ساہیوال میں کوئی ایک پرائمری سکول بتا دیں کہ جس نے 13 ہزار روپے یا 16 ہزار روپے پر ایک صفائی والا سویپر رکھا ہو۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House حلفاً کہتا ہوں کہ میں سکولوں میں visit کرنے خود گیا ہوں۔ میں نے بچوں کے ہاتھوں میں جھاڑو پکڑے ہوئے خود دیکھے ہیں، میرے پاس تصویریں موجود ہیں، میں یہاں پر کوئی ایسے points scoring نہیں کرنا چاہتا، الحمدللہ میں گورنمنٹ کی طرف سے ہوں، صرف میری ایک چھوٹی سی معصوم خواہش آپ سمجھ لیں کہ پورے پنجاب میں سکولوں میں سویپر کی post یہ کر دیں، اگر یہ NSB پر رہے کہ وہاں کی ہیڈ مسٹریس یا ہیڈ ماسٹر سویپر

بھرتی کرے گا تو وہ زندگی میں نہیں کرے گا۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے اپنے کئی کھاتے ہیں تو سیکرٹری صاحب بھی موجود ہیں، جناب منسٹر میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ہمیں NSB سے کوئی ایک direction دے دیں، کوئی ایسی پالیسی بنا دیں کہ سوپیر جو ہے وہ رکھا جائے، ہم بچوں کے ہاتھوں میں کتابیں دینے جا رہے ہیں، ہم انہیں سولر پینل دینے جا رہے ہیں، اگر کسی نے ان کے ہاتھوں میں جھاڑو پکڑے دیکھ لیا یا ڈسٹر پکڑے دیکھ لیا تو کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی ذرا short کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! نہیں۔ نہیں، بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک الزام لگایا ہے۔ مجھے آج یہ احساس ہوا ہے کہ انہوں نے تو اپنے سکولوں کا visit ہی نہیں کیا، یہ اپنے علاقے کا visit ہی نہیں کرتے ہیں کیونکہ ہر پرائمری سکول کو یہ 15 ہزار کہتے ہیں، کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہم نے ہر پرائمری سکول کو issue کیا ہے، اگر ان کے پاس کوئی تصویریں ہیں تو میں انہیں on the floor of the House کہتا ہوں کہ میرے ساتھ share کریں، میں اس پر کارروائی کروں گا لیکن اس مقدس ایوان کے اندر اس طرح کی گفتگو کرنا، اپنی حکومت کے اوپر اس طرح ایک غلط الزام لگانا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی، میں اب اس کے اوپر الفاظ استعمال نہیں کر سکتا لیکن میں آپ کے توسط سے کہوں گا کہ وہ تصویریں یہ میرے ساتھ ضرور share کریں اور آج ہی یہ اپنے سکولوں کا visit کریں جہاں پر کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ فی سکول ہم نے issue کیا ہے اور اس کے اندر سب کچھ کر سکتے ہیں اگر یہ کرنا چاہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے ان کو یہ لیٹر بھی لکھے تھے کہ یہ سکول adopt کریں، یہ اب ایوان کو بتائیں کہ انہوں نے کتنے سکول adopt کئے اور کتنے سکولوں میں انہوں نے visit کیا ہے، اگر اللہ تعالیٰ

نے ان کو عزت دی ہے تو یہ ان سکولوں کے نام بتائیں کہ جن کو adopt کرنے کے بعد انہوں نے وہاں کی حالت کو خود بہتر کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو یہ ہے کہ بہت زیادہ اونچا بولنے یا کچھ کرنے سے ایسا نہیں ہوتا ہے۔ میرے پاس evidences ہیں اور یہ evidences میرے پاس نہیں ہیں، میں on the floor of the House ایک دفعہ پھر اس بات کو دہراتا ہوں، میں نے ڈپٹی کمشنر ساہیوال، کمشنر ساہیوال کو یہ تصویریں دیں۔ انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کو کدھر لے کر چلے گئے ہیں۔ مجھے آپ پر افسوس ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ منسٹر صاحب کا یہ روّیہ، یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! آپ نے کون سا سکول adopt کیا ہے، بتائیں؟

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا وژن ہے کہ ہم نے ان کے ہاتھوں میں کتابیں دینی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ مہربانی فرمائیں کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ وہاں پر چوکیدار ہے، سویپر نہیں ہے تو سویپر کی ایک simple سی بات ہے کہ آپ NSB دینے جا رہے ہیں، وہاں پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ نہیں ہے، وہاں سٹوڈنٹس کے حساب سے NSB ہے، جہاں پر چالیس سٹوڈنٹس ہیں یا 100 سٹوڈنٹس ہیں اس کے حساب سے ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا بول رہے ہیں، آپ کا کیا سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ سویپر کا حکم جاری فرما دیں کہ پورے پنجاب میں رکھ رہے ہیں، نہیں رکھے تو ساہیوال میں رکھوا دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بات سن لی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ بڑی جائز demand ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف ایک آخری بات کروں گا، وہ یہ ہے کہ بالکل انہوں نے ٹھیک کہا کہ جہاں پر جتنے سٹوڈنٹس ہیں وہ ratio اور جہاں پر ہمارے پارلیمنٹیرینز نے، وہاں کے locals نے محنت کر کے اپنے سکولوں میں بچوں کی تعداد اتنی کی کہ ہمارے سکولوں میں پچپن پچپن لاکھ روپے تک NSB جا رہا ہے۔ ہمارے سکولوں کے اندر تیس تیس لاکھ روپے تک کم از کم جا رہا ہے۔ یہ محنت کریں، یہ اپنے سکولوں کا visit کریں، ہماری ان سے یہ commitment ہے کہ یہ سکولوں میں بچوں کی جتنی تعداد بڑھاتے جائیں گے ہم اتنے پیسے وہاں پر بڑھاتے جائیں گے۔ ان کے پاس ان سکولوں کے اندر فروغ تعلیم فنڈ بھی موجود ہے۔ وہاں پر ان کے پاس NSB بھی موجود ہے۔ وہاں پر یہ کچھ اپنی جیب بھی ڈھیلی کریں اور قوم کے مستقبل پر خرچ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ طریقہ ٹھیک ہے۔ اب منسٹر صاحب خوش ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کچھ کریں۔ جی، مہربانی کریں۔ اب اگلے سوال پر آئیں۔ یہ تجاویز ان کو بعد میں دیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8525 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں تعلیمی دفاتر کے لئے ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*8525: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ تعلیم کے EDO(Edu)، (DEO)MEE، (DEO)SE اور DEO(FEE) کے دفاتر ساہیوال شہر کے مختلف سکولوں میں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان دفاتر کا ایک دوسرے سے فاصلہ میلوں دور ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ساہیوال شہر میں تعلیمی دفاتر کے لئے ایجوکیشن کمپلیکس تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تعلیم کے CEO (DEA) کا دفتر گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال کے ہاسٹل جبکہ DEO(SE) اور DEO (M-EE) کے دفاتر گورنمنٹ کمپری ہنسو کے ہاسٹل میں قائم ہیں، جبکہ DEO (W-EE) ساہیوال کا دفتر اپنی بلڈنگ میں قائم ہے۔

(ب) مذکورہ دفاتر کے مابین فاصلہ تقریباً 5 کلو میٹر ہے۔

(ج) سوال ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ ضلع ساہیوال میں ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر کے لئے زمین مہیا نہ ہے۔ شعبہ تعلیم ساہیوال کی جانب سے اسسٹنٹ کمشنر ساہیوال کو ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر کے لئے زمین الاٹ کرنے کے لئے درخواست جمع کروائی گئی ہے تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم دو سال گزرنے کے باوجود مذکورہ دفتر کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا ہے۔ زمین کے حصول کے لئے کوششیں جاری ہیں، مطلوبہ زمین کی نشاندہی ہونے پر ضلع ساہیوال میں تعلیمی دفاتر کے لئے ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بھی ایجوکیشن سے متعلق سوال ہے۔ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں، اگر یہ سوال انہیں پسند ہے تو رکھ لیں، نہیں تو میں اس سوال سے withdraw ہو جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ اپنے ایجوکیشن کمپلیکس کو بنانا چاہتے ہیں، منسٹر صاحب کا ایجوکیشن کمپلیکس بننا ہے، سیکرٹری تعلیم کا بننا ہے۔ میں نے point out یہ کیا ہے کہ ساہیوال میں ایجوکیشن کے چار دفتر ہیں اور چاروں کے درمیان انہوں نے خود admit کیا ہے کہ پانچ کلومیٹر فاصلہ ہے اور وہ جو سکول ہیں وہ ہاسٹل میں بنے ہوئے ہیں، وہ جو تین دفتر ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ زمین کہیں سے لے دیں، وہ وہاں بنا دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ CEO کا دفتر گورنمنٹ ہائی سکول کے ہاسٹل میں ہے۔ کمپری ہنسیو میں جو ہاسٹل ہے وہاں پر ڈپٹی DEOs کے دو دفتر ہیں تو کیا یہ اپنا کمپلیکس بنانے جا رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! عموماً وقفہ سوالات میں جو طریق کار ہوتا ہے وہ یہ ہوتا ہے کہ سوال کو یہ کہا جاتا ہے کہ سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور اس کا جواب منسٹر دے دے۔ معذرت کے ساتھ یہاں پر تو مطلب ہر چیز کو explain کیا جاتا ہے۔ اس میں سوال بھی موجود ہے، جواب بھی موجود ہے، ایوان کے پاس دونوں چیزیں موجود ہیں۔ بالکل اس میں تو کوئی دوسری بات ہی نہیں ہے کہ ہم اپنا ایجوکیشن کمپلیکس بنانا چاہتے ہیں۔ ہم نے زمین کے لئے ڈسٹرکٹ ساہیوال انتظامیہ کو لکھا ہوا ہے۔ اچھی بات تو یہ ہوتی کہ یہ یہاں پر یہ کہتے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے جو لیٹر لکھا ہے ہم نے اس کو pursue کر کے وہاں پر ان کی جو ماہانہ meetings ہوتی ہیں اس میں قطعہ زمین دلوا دی ہے، پیسے ہمارے پاس موجود ہیں، جس دن ملے گی ہم وہاں پر ایجوکیشن کمپلیکس تیار کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی یہ بات ٹھیک ہے۔ الحمدللہ یہ credit بھی مجھے حاصل ہے کہ جب میں نے کمپلیکس کے لئے یہ سوال دیا تو اس کے بعد محکمے نے خط و کتابت شروع کی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر یہ چاہتے ہیں تو میں on the floor of the House یہ credit ان کو دے دیتا ہوں ورنہ ہم نے آج سے دو سال پہلے لیٹر لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال دیکھ لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ملک صاحب کو credit دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو بتا دیتا ہوں کہ ساہیوال میں DPS کے کیمپس کے لئے کمشنر صاحب نے جگہ مختص کر دی ہے، بورڈ آف ایجوکیشن کے لئے سرکٹ ہاؤس کے ساتھ جگہ ملی، وہاں پر ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی بن گئی ہے۔ منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھ کر کچھ تحرک اور مہربانی کر کے چیف سیکرٹری سے ملیں اور ہمیں وہاں پر زمین لے کر دیں تاکہ وہاں ایجوکیشن کمپلیکس بن سکے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو جگہ لے کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم وہاں پر تختی ان سے ہی لگوائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب! آپ کا بڑا شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تعلیمی نصاب میں عربی اور اردو کتب میں مضامین کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*5497: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تعلیمی نصاب میں عربی ٹیکسٹ بکس کا سابقہ نصاب مکمل تبدیل کر دیا گیا ہے، تبدیل کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اردو ٹیکسٹ بک سابق نصابی کتب میں ایک حصہ قرآن پاک کے لئے مخصوص تھا اور دوسرا حصہ اسباق کے لئے قرآن پاک والے حصہ کو ختم کر دیا گیا اسے ختم کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عربی ٹیکسٹ بک جماعت ششم میں قرآن پاک کا پہلا پارہ مکمل عربی متن مع اردو ترجمہ موجود تھا اسے ختم کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جماعت ہفتم عربی ٹیکسٹ بک میں سورۃ ال عمران کا مکمل عربی متن مع اردو ترجمہ موجود تھا اور احادیث مبارکہ کے دو اسباق مکمل تھے، اسے ختم کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) 2007 کے بعد سے اب تک عربی کا نصاب تبدیل نہیں ہوا۔ نیز یہ نصاب وفاقی حکومت، وزارت تعلیم کریکولم ونگ نے 2007 میں منظور کیا جو کہ ملک بھر میں رائج ہے۔

(ب) اُردو ٹیکسٹ بکس کا کوئی حصہ کبھی بھی قرآن پاک کے لئے مخصوص نہیں ہوا کرتا تھا لہٰذا اُسے ختم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) درست ہے۔ کیونکہ وفاقی حکومت نے 2007 میں عربی ٹیکسٹ بکس جماعت ششم کا نصاب مکمل تبدیل کر دیا لہٰذا کتاب بھی اسی نصاب کے مطابق تیار کی گئی نیز عربی ٹیکسٹ بک ششم زبان سیکھانے کی کتاب ہے، نہ کہ مذہبی کتاب۔ مذہب اسلام سیکھانے کے لئے الگ سے اسلامیات لازمی موجود ہے۔

(د) درست ہے۔ کیونکہ وفاقی حکومت نے 2007 میں عربی ٹیکسٹ بک جماعت ہفتم کا نصاب مکمل تبدیل کر دیا اس لئے مذکورہ کتاب اس نصاب کے مطابق تیار کی گئی نیز عربی ٹیکسٹ بک ششم زبان سیکھانے کی کتاب ہے، نہ کہ مذہبی کتاب۔ مذہب اسلام سیکھانے کے لئے الگ سے اسلامیات لازمی موجود ہے۔

اسلامیات کی کتب میں نصابی تبدیلی کی وجوہات سے متعلقہ تفصیلات

*5498: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 12-2011 تک جماعت ششم اور ہفتم میں قرآنی سورتیں، آیات اور احادیث مبارکہ نصاب میں موجود تھیں، ختم کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 12-2011 کے بعد موجودہ نصاب میں صرف اسباق ہی ہیں، حصہ قرآن اور احادیث مبارکہ کے اسباق نہیں ہیں، اسے ختم کرنے کی وجوہات بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے سال 12-2011 تک جماعت ششم اور ہفتم کی اسلامیات میں قرآنی سورتیں آیات اور احادیث مبارکہ موجود تھیں۔ موجودہ کتب میں بھی نصاب 2006 کے مطابق قرآنی سورتیں، آیات کثرت سے مع ترجمہ اور احادیث جابجا موجود ہیں۔ کوئی ادارہ یا فرد ان کو ختم کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اسلامیات جماعت ششم:

سورۃ الانشراح، سورۃ والتین، سورۃ القدر

اور قرآنی آیات سورۃ بقرہ، سورۃ الاعراف اور سورۃ الحشر سے موجود ہیں۔

اسلامیات جماعت ہفتم:

سورہ الضحیٰ، سورۃ الزلزال، سورۃ القارعہ

سورۃ بقرۃ آیت نمبر 286، سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 25 تا 28 موجود ہیں

ان کے علاوہ دونوں کتابوں میں قرآنی آیات مع ترجمہ اور احادیث مبارکہ جابجا موجود ہیں۔

(ب) درست نہ ہے سال 12-2011 کے بعد اسلامیات کی موجودہ کتب برائے جماعت ششم و ہفتم میں حصہ قرآن بدستور موجود ہے۔ جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔

(ا) ناظرہ قرآن مجید (ب) حفظ قرآن مجید (ج) حفظ و ترجمہ

اس کے علاوہ علیحدہ اسباق میں بھی جابجا آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ شامل ہیں۔

گجرات: پی پی-113 کے سکولوں کی عمارات کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8428: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-113 گجرات کے گرلز پرائمری سکولز نون(Noon) مغلی (Mughli) بخت جمال (bakhat jamal) اور گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولز شاہ حسین، فتح بھنڈ(fatah bhand) چک جانی(chak jani) کی عمارت خطرناک حالت میں ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان سکولوں کی عمارات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں طالب علموں کی تعداد سکول وار بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے تفصیل یہ ہے۔

1. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول، نون کا ایک کمرہ مع برآمدہ۔
2. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول، مغلی کے دو کمرے۔
3. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول، بخت جمال کا ایک کمرہ مع برآمدہ۔
4. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کولیاں شاہ حسین کے موجودہ کمرے تسلی بخش ہیں۔
5. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول چک جانی کلاں ایک کمرہ برآمدہ خطرناک ہے۔ تاہم اس کی سکیم منظور ہو چکی ہے۔
6. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول فتح بھنڈ کے سات کمروں میں سے تین کمرے خطرناک ہیں۔

(ب) حکومت ان سکولوں کی عمارات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے سال 2017-18 میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نون کے لئے 3.795(M)، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مغلی کے لئے 3.781(M)، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بخت جمال کے لئے 3.632(M) روپے کی رقم مختص کی ہے۔ Administrative Approval جاری ہو چکی ہے۔ جلد ہی ان پر تعمیراتی کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) ان سکولوں میں طالب علموں کی تعداد سکول وار درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نون (68)

2. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مغلی(92)
3. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بخت جمال(62)
4. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کولیاں شاہ حسین(221)(M)3.642 کا تخمینہ لاگت ڈپٹی کمشنر گجرات کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے دفتر میں بحوالہ نمبر DDC/GRT/17/113/(9)2 مورخہ 07.03.17 کو برائے فراہمی فنڈ ارسال کیا جاچکا ہے۔
5. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول فتح بھنڈ(289) (M)2.721 کا تخمینہ لاگت ڈپٹی کمشنر گجرات کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے دفتر میں بحوالہ نمبر DDC/GRT/17/113/(9)2 مورخہ 07.03.17 کو برائے فراہمی فنڈ ارسال کیا جاچکا ہے۔
6. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول چک جانی کلاں(359) حکومت پنجاب نے (M)7.458 کی رقم جاری کر دی ہے۔ تعمیراتی کام جاری ہے۔

گجرات: پی پی۔113 کے شیلٹر لیس سکولوں کی عمارات کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8429: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔113 گجرات کے گورنمنٹ پرائمری سکولز Bugna، kalis، Bhalot Rassu اور جنڈ پیر jhand pir شیلٹر لیس سکول ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں بچوں اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے تفصیل سکول وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں کی اگر بلڈنگ / عمارت نہ ہے تو بچے کہاں پر تعلیم حاصل کرتے ہیں نیز ان کی عمارت تعمیر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کرنے اور ان کی عمارات جلد از جلد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) ان سکولوں میں بچوں اور اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول کا نام	طلباء کی تعداد	اساتذہ کی تعداد
1	گورنمنٹ پرائمری سکول بھلوٹ رسو	21	02
2	گورنمنٹ پرائمری سکول کالس	15	02
3	گورنمنٹ پرائمری سکول جھنڈ پیر	48	04
4	گورنمنٹ پرائمری سکول بکنا	105	02

(ج)

نمبر شمار	سکول کا نام	وجوہات
1	گورنمنٹ پرائمری سکول بھلوٹ رسو	سکول مسجد میں چل رہا ہے۔ زمین دو مرلہ ہے عمارت کی تعمیر نہیں ہو سکتی۔
2	گورنمنٹ پرائمری سکول کالس	سکول مسجد میں چل رہا ہے۔ زمین چودہ کنال ہے۔ XEN بلڈنگ کو بحوالہ لیٹر نمبر3342 مورخہ 19.08.2017 اور لیٹر نمبر3700 مورخہ 09.09.2017 برائے تخمینہ کہا گیا ہے۔ مزید اس سال18-2017 کی ADP میں ضلع گجرات میں شیلٹر لیس سکول کی سکیم شامل نہ ہے۔ پھر بھی تخمینہ لاگت متعلقہ دفتر سے وصول ہوتے ہی گورنمنٹ کو برائے فنڈ کیس ارسال کر دیا جائے گا۔
3	گورنمنٹ پرائمری سکول جھنڈ پیر	سکول مسجد میں چل رہا ہے کورٹ کیس ہے اگلی تاریخ پیشی 2017-09-23 ہے۔
4	گورنمنٹ پرائمری سکول بکنا	سکول مسجد میں چل رہا ہے۔ سکیم منظور ہو چکی ہے۔ فنڈ(M)5.413 جاری ہو چکے ہیں کام جاری ہے

(د) حکومت سال18-2017 میں ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کرنے اور ان کی عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

صوبہ میں امن اور بھائی چارہ کی صلاحیت بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*8542: محترمہ ارم حسن باجوہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ایسے اقدامات اٹھا رہی ہے کہ جن کی مدد سے سکولوں کا نصاب مرتب کرنے، لکھنے والوں اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ممبران کے امن و بھائی چارہ پر مبنی صلاحیت و اہلیت میں اضافہ ہو سکے اور تمام کلاسز کا نصاب اخلاقی و اسلامی معیار کا آئینہ دار ہو؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے جاری کردہ نصاب مرتب کرنے کے راہنما اصول اور گائیڈ لائن پر مبنی ہدایات نامہ فراہم کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ حکومت ایسے اقدامات اُٹھا رہی ہے جن کی مدد سے نصاب تعلیم کے ذریعے معاشرے میں امن و بھائی چارہ پروان چڑھ سکے۔ اس ضمن میں آئین میں اٹھارویں ترمیم کے نتیجے میں صوبہ پنجاب میں محکمہ سکول ایجوکیشن کے ذیلی ادارے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" کا قیام اسمبلی سے ایکٹ کی منظوری کے بعد 2015 میں عمل میں آیا۔ جس کا مقصد سکولوں کا نصاب مرتب کرنا اور تعلیمی معیار کی بہتری ہے مزید برآں اس ایکٹ کے تحت نصاب سازی و درسی کتب کی تیاری کا عمل انجام پاتا ہے۔

2016-17 میں صوبہ بھر میں امن و بھائی چارہ کی فضا بڑھانے اور تمام کلاسز کا نصاب اخلاقی و اسلامی اقدار و معیار کا آئینہ دار بنانے کے لئے مروجہ نصاب کا از سر نو جائزہ لیا گیا اور اس ضمن میں ماہرین تعلیم پر مشتمل مختلف نصاب ساز کمیٹیوں کو راہنما اصول و ہدایات فراہم کی گئی ہیں جس سے معیاری نصاب کی تیاری کے ساتھ ساتھ مذکورہ ادارے کے ممبران / عملہ اور طلباء و طالبات میں امن و بھائی چارہ کی فضا پروان چڑھنے میں مدد ملے گی۔

(ب) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے صوبہ میں امن و بھائی چارہ کی فضا کو پروان چڑھانے کے لئے جو راہنما اصول اور گائیڈ لائنز نصاب سازی کی مختلف جائزہ کمیٹیوں کو فراہم کی ہیں ان کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں سرکاری اور پرائیویٹ سکولز کھولنے سے متعلقہ تفصیلات

*8630: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایک سرکاری سکول اور پرائیوٹ سکول کھولنے کے لئے کون کون سی شرائط ہیں؟

(ب) اس وقت فیصل آباد میں کتنے پرائیویٹ اور سرکاری سکولز ہیں جو ان شرائط پر پورا اترتے ہیں؟

(ج) کتنے پرائیویٹ سکول ایسے ہیں جو کہ حکومتی شرائط پر پورا نہیں اترتے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

(د) کیا ان پرائیویٹ سکولوں میں جو ٹیچرز ہیں وہ حکومت کی شرائط اور تعلیمی قابلیت پوری کرتے ہیں؟

(ہ) کیا ان سکولوں میں حکومتی شرائط کے مطابق پارکس اور Play گراؤنڈ ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سوال ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ براہ راست نئے سرکاری سکولوں کا قیام حکومتی پالیسی کا حصہ نہ ہے البتہ پہلے سے قائم شدہ سکولوں کو مجوزہ شرائط کے مطابق اگلی سطح پر اپ گریڈ کیا جا سکتا ہے۔ پرائمری سطح کا سرکاری سکول قائم کیا جا سکتا ہے جس کے لئے کم از کم دو کنال رقبہ محکمہ تعلیم کے نام ہونا ضروری ہے اور ملحقہ آبادی 500 گھرانوں پر مشتمل ہونی چاہئے۔ پرائیویٹ سکول کے اجراء کی شرائط کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت فیصل آباد میں 4516 رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز ہیں اور 2216 سرکاری سکولز ہیں۔ جن میں سے اکثر حکومت کی طرف سے مجوزہ شرائط پر پورا اترتے ہیں۔ مزید ضلع فیصل آباد میں پرائیویٹ سکولز کو رجسٹرڈ کرنے سے پہلے رجسٹریشن کمیٹی ان کا دورہ کرتی ہے جو سکول کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد رپورٹ کرتی ہے اور انسپکشن کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں جو سکول حکومت کی طے کردہ شرائط پر پورا اترتے ہیں اُن کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔

(ج) فیصل آباد میں 241 سکولز ایسے تھے جو رجسٹرڈ نہ تھے اُن کے مالکان کو نوٹسز جاری کئے گئے۔ ان میں سے 42 سکولوں کے مالکان کو 14,93,538 روپے جرمانہ کیا گیا ہے اور 199 سکولوں کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد کے اکثر پرائیویٹ سکولز کے ٹیچرز حکومت کی شرائط اور تعلیمی قابلیت پر پورا اترتے ہیں کیونکہ ان پرائیویٹ سکولوں میں رکھے گئے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کو چیک کرنے

کے لئے محکمہ تعلیم کے افسران وقتاً فوقتاً اِن سکولز کا معائنہ کرتے ہیں اور جن سکولوں کے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت پوری نہ ہو اُن کے خلاف رجسٹریشن اتھارٹی قانونی کارروائی کرتی ہے۔

(ہ) اِن سکولوں میں پارکس نہ ہیں البتہ play گراؤنڈز جزوی طور پر موجود ہیں۔

ضلع جہلم میں سرکاری سکولوں اور اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8722: جناب آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں کتنے سرکاری سکول ہیں؟

(ب) ان میں تعینات اساتذہ کی تعداد کتنی ہے تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں کتنے اساتذہ کو ترقی کس گریڈ میں دی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع جہلم میں 788 سرکاری سکول ہیں۔

(ب) ان سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعداد 5759 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

2889	پی۔ایس۔ٹی
1944	ای۔ایس۔ٹی
848	ایس۔ایس۔ٹی
78	ایس۔ایس

(ج) گزشتہ پانچ سال میں ترقی پانے والے اساتذہ کی تعداد 199 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

102	گریڈ 9 سے گریڈ 14
97	گریڈ 14 سے گریڈ 16

ضلع اوکاڑہ کے پرائمری سکول پر ان میں ٹیچرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*8735: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول پر ان ضلع اوکاڑہ میں تقریباً 200 طلباء زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی مروجہ پالیسی کے مطابق اس سکول میں چھ اساتذہ کی تعیناتی ہونا ہوتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پانچ اساتذہ تعینات تھے جبکہ ان میں سے تین اساتذہ کو بغیر متبادل دیئے تبدیل کر دیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اساتذہ نے کنٹریکٹ سروس ایگریمنٹ کے مطابق تین سال کا عرصہ بھی پورا نہیں کیا؟

(ہ) کیا یہ سب خلاف قانون تبادلے کرنے اور اس سکول کے طلباء کو ان کے حق اور پالیسی کے مطابق اساتذہ سے محروم کرنے والوں کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول پران ضلع اوکاڑہ میں اس وقت 159 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

(ب) پرائمری سکولوں میں بچوں کی تعداد کے مطابق اساتذہ تعینات کئے جاتے ہیں۔ حکومت نے ہر پرائمری سکول میں چار اساتذہ کی تعیناتی کی منظوری دی ہے۔ مذکورہ سکول میں اساتذہ کی پانچ اسامیاں منظور شدہ ہیں جو کہ طلباء کی تعداد کے مطابق ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ سکول ہذا میں چار اساتذہ تعینات تھے اور ایک اسامی خالی تھی جس پر بھرتی کے لئے انٹرویوز ہو چکے ہیں اور بھرتی کا عمل آخری مراحل میں ہے۔ دو اساتذہ کے تبادلے تبادلہ جات پر پابندی ختم ہونے کے بعد حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے مطابق کئے گئے ہیں۔ بعد ازاں مورخہ 10.12.2016 سے تبادلہ جات پر پابندی عائد کی گئی جو تاحال ہے۔

حکومت کی جانب سے تبادلہ جات پر پابندی اُٹھانے کے بعد مذکورہ دو خالی اسامیوں پر اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔

(د) سوال ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ حکومت کی جاری کردہ ٹرانسفر پالیسی میں کنٹریکٹ سروس ملازمین کو کنٹریکٹ عرصہ میں ایک مرتبہ تبادلے کی اجازت ہے۔

(ہ) سکول ہذا میں تبادلہ جات سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جاری کردہ ٹرانسفر پالیسی کے مطابق کئے گئے ہیں لہٰذا کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: سکولز ایجوکیشن میں منیارٹی کے کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8800: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سکولز ایجوکیشن ڈسٹرکٹ لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) سکولز ایجوکیشن ڈسٹرکٹ لاہور میں منیارٹی کے پانچ فیصد کوٹا کے مطابق عہدہ اور گریڈ وار کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں منیارٹی کے پانچ فیصد کوٹا کے مطابق عہدہ اور گریڈ وار کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت منیارٹی کی مختص اسامیوں پر تعیناتی جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) محکمہ سکولز ایجوکیشن ڈسٹرکٹ لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام پوسٹ	گریڈ	تعداد
1	پرنسپل	20	57
2	چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور	19	01
3	ڈی ای اوز	19	03
4	پرنسپل / سینئر ایس ایس	19	131
5	ڈپٹی ڈی ای اوز	18	10

6	سینئر ہیڈ ماسٹر / سینئر ہیڈ مسٹریس / سینئر ایس ایس	18	182
7	ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس / ایس ایس	17	283
8	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	17	04
9	رجسٹرار محکمانہ امتحانات	17	01
10	سپرنٹنڈنٹ	17	04
11	اے ای اوز	16	44
12	اسسٹنٹ	16	11
13	ایس ایس ٹی / ایس ایس ای	16	1519
14	ایس ایس ٹی / ایس ایس ای	14	2562
15	سینئر کلرک	14	36
16	جونیئر کلرک	11	268
17	پی ایس ٹی / ای ایس ای	09	3994
18	کلاس فور	01	3500
	ٹوٹل		12610

(ب) محکمہ سکولز ایجوکیشن ڈسٹرکٹ لاہور میں منیارٹی کے پانچ فیصد کوٹا کے مطابق عہدہ اور گریڈ وار درج ذیل پوسٹوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام پوسٹ	گریڈ	تعداد
1	ایس ایس ٹی / ایس ایس ای	16	76
2	ای ایس ٹی / ایس ای ایس ای	14	123
3	پی ایس ٹی / ای ایس ای	09	160
4	جونیئر کلرک	11	13
5	کلاس فور ملازمین	01	67
6	ٹوٹل		439

(ج) ضلع لاہور میں منیارٹی کے پانچ فیصد کوٹا کے مطابق عہدہ اور گریڈ وار درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	نام پوسٹ	گریڈ	تعداد
1	ای ایس ٹی / ایس ای ایس ای	14	5
2	پی ایس ٹی / ای ایس ای	09	40
3	کلاس فور	01	03
4	ٹوٹل		48

(د) حکومت پنجاب محکمہ سکول ایجوکیشن ضلع لاہور میں اقلیتی کوٹا کی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مندرجہ بالا اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اخبار "روزنامہ ایکسپریس" مورخہ 07.11.2016 کو اشتہار دیا جا چکا ہے اس وقت ایجوکیٹرز بشمول اقلیتی اُمیدواران کی بھرتی کا عمل جاری ہے توقع ہے کہ بھرتی کا یہ عمل جلد مکمل ہو جائے گا۔

لاہور کے سکولوں میں این ایس بی کے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8828: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے سکولوں میں نان سیلری بجٹ NSB فراہم کیا جا رہا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو ہر سکول کے مطابق NSB کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) NSB کو استعمال کرنے کا طریق کار کیا ہے اور یہ کن مدات میں استعمال ہو سکتا ہے؟

(ج) کیا NSB کو استعمال کرنے کے بعد اس کا آڈٹ کیا جاتا ہے اس کے مکمل طریق کار سے آگاہ کیا جائے؟

(د) NSB کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ لاہور کے سرکاری سکولوں میں مالی سال 17-2016 میں فراہم کردہ نان سیلری بجٹ (NSB) کی سکول وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر مالی سال کی ابتدا میں "Unit Programme Management and Implementation" "نان سیلری بجٹ (NSB) فارمولے (سکول رقبہ، تعداد طلباء اور کلاسز کے تناسب) کے مطابق پورے سال کے لئے سکولوں کے فنڈز کا حساب لگاتا ہے جو کہ ہر سکول کے لئے "مختص شدہ فنڈز" کہلاتے ہیں۔ PMIU چیف ایگزیکٹو آفیسرز (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) کی طرف سے دی گئی فہرست کے مطابق تمام سکولوں کو اُن کے سالانہ فنڈز کی بابت مطلع کرتا ہے اور سکولز مختص شدہ سالانہ فنڈز کے مطابق اپنا بجٹ تیار کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کی تشکیل کے بعد محکمہ خزانہ سہ ماہی بنیادوں پر PMIU کی درخواست

پر پنجاب کے تمام پرائمری، ایلیمنٹری، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے مختص فنڈز متعلقہ چیف ایگزیکٹو آفیسرز (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) کے SDAs میں منتقل کرتا ہے۔ ضلعوں پر یہ پابندی ہے کہ وہ NSB فنڈز کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہیں کرسکتے۔ سکولوں کے صدر معلّم بطور ڈی ڈی او NSB فنڈز صرف اُن مدات میں خرچ کرنے کے مجاز ہیں جن کا محکمہ خزانہ نے اُن کو اختیار دیا ہے۔ مختلف بجٹ ہیڈز (مدات) کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نان سیلری بجٹ کو استعمال کرنے کے بعد اُس کا باقاعدہ آڈٹ کروایا جاتا ہے۔ NSB فنڈز کا آڈٹ آڈیٹر جنرل کے پیرائے میں آتا ہے۔ آڈیٹر جنرل کی پڑتال کے علاوہ، حکومت کسی بھی third party کا تقرر کرسکتی ہے جسے کھاتوں کی درستی اور موزونیت کی پڑتال کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔

(د) نان سیلری بجٹ کو مجوزہ قوانین کے مطابق استعمال کرنے کے لئے محکمہ سکول ایجوکیشن افسران کی وقتاً فوقتاً تربیت کرواتا رہتا ہے۔ مختلف تربیتی پروگرامز میں نان سیلری بجٹ کے درست استعمال کے موضوعات کو باقاعدہ تربیت کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح سکولوں میں قائم سکول کونسلز میں ممبران کی باہمی مشاورت کے بعد اس بجٹ کو استعمال میں لایا جاتا ہے جس سے اس کے غلط استعمال کو روکنے میں مدد ملتی ہے۔

فزیکل اے ای او کی پوسٹ ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8877: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ طلباء کی جسمانی صحت کے لئے ہر ضلع میں Physical AEO کام کر رہے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے انتظامی ڈھانچے میں اتنی اہم پوسٹ کو ختم کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ آفیسرز عدم تحفظ کا شکار ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اتنی اہم پوسٹ کو ختم کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں نیز حکومت کب تک مذکورہ پوسٹ کو بحال کر دے گی اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت بذریعہ لیٹر نمبری No.SOR(LG)38-5/2014 مورخہ 01.01.2017 کو قائم ہونے والی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز سے قبل پنجاب کے مختلف اضلاع میں پچاس اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز Physical Education کام کر رہے تھے۔ جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ مورخہ 30.12.2016 کو AEO (Physical Education) کی 50 اسامیوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ تاہم نئے انتظامی ڈھانچہ میں ان اسامیوں پر تعینات اساتذہ کرام کو خالی نشستوں پر تعینات کر دیا گیا ہے اور یہ اساتذہ سکولوں میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں لہٰذا اساتذہ کرام عدم تحفظ کا شکار نہ ہیں۔

(ج) چونکہ ان کی تعداد صوبہ کے تمام اضلاع میں یکساں نہ تھی اس لئے صوبائی کابینہ کی "سٹینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ و ترقیات "نے مورخہ 13.02.2017 کو اپنے اجلاس میں ہر ضلع میں ایک ایک مردانہ وزنانہ AEO (Physical Education) کی اسامیوں (36 مردانہ +36 زنانہ) کی منظوری دے دی ہے جس کی بنا پر اب ان کی تعداد 50 سے بڑھ کر 72 ہو گئی ہے۔ محکمہ خزانہ سے ان اسامیوں کی SNE جاری کروانے کے لئے مراسلہ ارسال کر دیا گیا ہے اور SNE جاری ہونے کے بعد ان پر تعیناتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی میں طالب علموں کی حاضری و دیگر تفصیلات

*8907: جناب آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی کے سکولوں میں طالب علموں اور اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) راولپنڈی کے سکولوں کے لئے پچھلے چار سالوں میں بجٹ کا کتنا حصہ دیا گیا ہے؟
(ج) کیا راولپنڈی کے سکولوں میں مہیا کئے جانے والے پانی کو لیبارٹری میں ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟
(د) راولپنڈی میں District Review Committee کے ممبران کون ہیں اور اس کی میٹنگ کیسے شیڈول کی جاتی ہے؟
(ہ) سکولوں کی درجہ بندی (Ranking) کے لئے کن Factors کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ایوان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں طالب علموں اور اساتذہ کی حاضری یقینی بنانے کے لئے ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ سیل بنا ہوا ہے۔ ان سکولوں میں ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسرز (DMOs) اور مانیٹرنگ اینڈ ایوالوایشن اسسٹنٹس (MEAs) روزانہ کی بنیادوں پر سکولوں کا دورہ کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ضلعی تعلیمی افسران بھی وقتاً فوقتاً سکولوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ جس کی رپورٹ باقاعدہ طور پر محکمہ کو بھیجی جاتی ہے۔ کسی بھی غفلت اور بے ضابطگی کی صورت میں فوری محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی کو پنجاب بھر کے کل ترقیاتی بجٹ کا تقریباً 5.5 فیصد سکولوں کے ترقیاتی کاموں کے لئے سالانہ دیا جاتا ہے چار سالوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) راولپنڈی کے سکولوں میں مہیا کئے جانے والے پانی کا لیبارٹری ٹیسٹ نہیں کیا جاتا رہا ہے۔ تاہم اب پینے کے پانی کا لیبارٹری ٹیسٹ کروانے کے لئے ضروری ہدایات جاری کر دی گئیں ہیں۔ لیٹر کی کاپی Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع راولپنڈی کی ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی کے مندرجہ ذیل ممبران ہیں۔

1. ڈپٹی کمشنر
2. چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی)
3. ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر

ڈسٹرکٹ ری ویو کمیٹی کی میٹنگ ہر ماہ کے آخری دنوں میں ہوتی ہے۔

(ہ) سکولوں کی درجہ بندی کے لئے مندرجہ ذیل عوامل کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

1۔ اساتذہ کرام کی حاضری
2۔ طلباء کی حاضری
3۔ بنیادی سہولیات اور اپ گریڈیشن
4۔ فنڈز کا استعمال
5۔ فروغ تعلیم بجٹ
6۔ ضلعی افسران کا سکولوں میں دورہ
7۔ ڈسٹرکٹ ری ویو کمیٹی میٹنگ
8۔ غیر قانونی فیس کا خاتمہ
9۔ سکولوں میں موجود سہولیات کا ٹھیک طریقہ سے چلنا
10۔ سکول اور طلباء کی صفائی
11۔ نان ٹیچنگ عملہ کی موجودگی
12۔ اعداد و شمار کے وقت کی حد
13۔ ٹیچرز گائیڈ
14۔ ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ کی اسسمنٹ
15۔
16۔

ضلع اوکاڑہ گورنمنٹ ہائی سکول گنڈا سنگھ کو دی گئی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8912: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک گنڈا سنگھ تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ کو سال 2015-16 میں FTF,SMC,NSB کی مد میں گرانٹ دی گئی مذکورہ سکول کو ہر مد میں سال 2015-16 میں کتنی کتنی گرانٹ دی گئی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) مذکورہ سکول میں ہیڈ ماسٹر، اساتذہ / سٹاف کی تعداد اور ان کی تعلیم کیا ہے بچوں کی تعداد کلاس وار بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کم تعلیم والے ٹیچر کو ہیڈ ماسٹر بنا دیا گیا ہے اور جن کی تعلیم زیادہ ہے ان کو مذکورہ ہیڈ ماسٹر کے ماتحت کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کو دی گئی تمام گرانٹ خورد برد کر دی گئی ہے صرف کاغذی کارروائی کی گئی ہے عملی طور پر کوئی کام نہ کیا گیا ہے مذکورہ عرصہ میں جو جو کام کئے گئے ہیں ان کے نام، رقم اور تاریخ کے ساتھ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول میں دی گئی گرانٹ کی انکوائری کروانے تعلیم کے مطابق ہیڈ ماسٹر لگانے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔تفصیل درج ذیل ہے مذکورہ سکول کے لئے فروغ تعلیم فنڈ کی مد میں سال 2015-16میں۔/66510روپے جمع ہوئے جس میں سے مبلغ۔/41581روپے سکول پر خرچ ہو چکے ہیں اور گزشتہ سال کے بیلنس سمیت مبلغ ۔/46046روپے مورخہ 30.06.2016کو نیشنل بنک آف پاکستان بصیر پور برانچ اکاؤنٹ نمبر9-6651 میں موجود ہیں بنک سٹیٹمنٹ و تفصیل خرچ (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اسی طرح 2015-16 میں نان سیلری بجٹ کی مد میں مبلغ۔/4,94,810روپے جاری ہوئے جس میں سے مبلغ۔/98,000روپے کا نیا فرنیچر اور ڈسک بینچ برائے طلباء خریدے گئے۔مذکورہ رقم میں سے۔/1,00,000روپے فرنیچر کی مرمت اور عمارت کے رنگ روغن و مرمت پر خرچ کئے گئے جبکہ مبلغ۔/2,06,303روپے یوٹیلٹی بلز اور سیٹشنری وغیرہ پر خرچ ہوئے ۔تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نان سیلری بجٹ میں سے مبلغ۔/88,507روپے خرچ نہ ہوئے ہیں جو خزانہ سرکار میں موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول کے ہیڈ ماسٹر، اساتذہ اور سٹاف کی تعلیم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیمی قابلیت
1	رائے محمد شہزاد	ہیڈ ماسٹر	بی ایڈ، ایم ایس سی
2	محمد امین جاوید	ایس ایس ٹی	بی ایڈ، ایم اے
3	محمد وسیم	ایس ایس ٹی	بی ایس (سی ایس) بی ایڈ
4	محمد یاسین	ای ایس ٹی	بی اے، بی ایڈ
5	نعیم ملک	ای ایس ٹی	بی اے، بی ایڈ
6	عبد الرحمن	پی ایس ٹی	میٹرک، پی ٹی سی
7	صفدر علی	پی ایس ٹی	بی اے، بی ایڈ
8	قاسم علی	پی ایس ٹی	ایم اے، بی ایڈ
9	محمد اکرم سعید	پی ایس ٹی	پی ٹی سی، ایم اے
10	منیر احمد	نائب قاصد	پرائمری
11	محمد اصغر	لیب اٹنڈنٹ	مڈل
12	محمد نذیر صابری	مالی	مڈل
13	صابر اقبال	چوکیدار	میٹرک

14	مقصود احمد	چوکیدار	پرائمری

تعداد طلباء درج ذیل ہے:

میزان	دہم	نہم	ہشتم	ہفتم	ششم	پنجم	چہارم	سوئم	دوم	اول	نرسری
342	9	23	10	18	23	21	27	21	26	36	138

(ج) درست نہ ہے۔ اس وقت سکول میں ریگولر ہیڈ ماسٹر BS-17 میں تعینات ہیں جن کی تعلیمی قابلیت MSC,B-Ed ہے۔ ان سے قبل سال 16-2015 میں ہیڈ ماسٹر کی اسامی خالی تھی جس پر سینئر SST جن کی تعلیمی قابلیت MA,B-Ed ہے۔ سکول کے انتظامی و مالی معاملات بطور انچارج سر انجام دیتے رہے ہیں۔

(د) درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول کی گرانٹ میں خُورد بُرد نہ کی گئی ہے۔ سرکاری قوانین کے مطابق متعلقہ ہیڈز میں بذریعہ سکول کونسل خرچ کی گئی رقم کی تفصیل جُز (الف) کے جواب میں بیان کر دی گئی ہے۔ سکول میں اخراجات کے درست استعمال کو چیک کرنے کے لئے انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے موقع پر جا کر ریکارڈ کو چیک کیا اور کام / اشیاء کی Physical Verification کی۔ تمام ریکارڈ پر ممبران پر چیز کمیٹی / سکول کونسل کے دستخط بھی موجود ہیں۔

(ہ) اس وقت سکول میں ریگولر ہیڈ ماسٹر BS-17 تعینات ہیں، جن کی تعلیم MSC/B.Ed ہے۔ سکول ہذا کو دی گئی گرانٹ کے اخراجات درست پائے گئے ہیں لہذا کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

گورنمنٹ ٹیچرز کی غیر نصابی سر گرمیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8931: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ٹیچرز (سکیل 9 اور 14) نصابی سر گرمیوں کے علاوہ غیر نصابی سر گرمیوں مثلاً پولیو، USE UPE، نگرانی اور مردم شماری جیسے کام بھی سر انجام دے رہی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس طرح اساتذہ کرام اپنے سٹوڈنٹس پر ٹھیک طرح توجہ نہیں دے پاتے اور یوں ان کے نتائج پرائیویٹ سکول کی نسبت بہت کم ہوتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اساتذہ کرام کو نصابی سرگرمیوں تک محدود رکھ سکتی ہے اور غیر نصابی سرگرمیوں کے لئے بے روزگار نوجوانوں کو ترجیح دی جائے تاکہ بے روزگاری کی شرح میں کمی آسکے کیا حکومت اس تجویز پہ عمل کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پولیو مہم میں کسی استاد کی ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی۔ بلکہ کلاس فور کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ مردم شماری ہر سال نہیں ہوتی ہے۔ Universal Universal Primary Education(UPE)/ (Secondary Education USE) کے سلسلے میں سکول اوقات کے بعد اساتذہ اس علاقے کا سروے کرتے ہیں اور Out of School (Children OSC) کا ڈیٹا تیار کیا جاتا ہے تاکہ ان کو سکول میں داخل کیا جاسکے۔

(ب) اساتذہ کی سکول اوقات میں ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی اور بچوں کی پڑھائی کا کوئی ہرج نہیں ہوتا۔

(ج) غیر نصابی سرگرمیاں مثلاً پولیو، داخلہ مہم اور مردم شماری وفاقی / صوبائی حکومت کی ہدایات پر سرانجام دی جاتی ہیں اور جن کی انجام دہی ایک قومی فریضہ ہے۔ اور حکومت پنجاب اس پر عملدرآمد کرنے کی پابند ہے۔ البتہ ان فرائض کی ادائیگی کے لئے اساتذہ کرام کو تعینات کرتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ اس سے تعلیمی سرگرمیوں اور امتحانی نتائج پر بُرے اثرات مرتب نہ ہوں۔ تاہم اس ضمن میں حکومتی احکامات پر محکمہ سکول ایجوکیشن فوری عملدرآمد کرے گا۔

نارووال: حلقہ پی پی-133 نارووال میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*8962: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نارووال حلقہ پی پی۔133 میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔133 کے ہائی سکول میں سائنس ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔133 کے اکثر ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچر نہ ہے جس سے طلباء و طالبات کا تعلیمی نقصان ہو رہا ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا سائنس ٹیچر کی کمی کو پورا کیا جائے گا اگر ہاں تو کب تک، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) نارووال حلقہ پی پی۔133 میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی کل تعداد 200 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہائی سکولز بوائز 17	گرلز سکولز 08	کل تعداد 25
پرائمری سکولز بوائز 52	گرلز سکولز 99	کل تعداد 151
مڈل سکولز بوائز 13	گرلز سکولز 11	کل تعداد 24
	ٹوٹل	200

(ب) حلقہ پی پی۔133 کے ہائی سکولز میں سائنس ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 85 ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔133 کے ہائی سکولوں میں سائنس اساتذہ کی 85 اسامیوں میں سے 12 اسامیاں خالی ہیں۔ جن میں بوائز سکولوں کی دس اور گرلز سکولوں کی دو اسامیاں ہیں۔ خالی اسامیوں پر نان سیلری بجٹ سے پارٹ ٹائم کوچز کا بندوبست کیا گیا ہے تاکہ طلبا و طالبات کا تعلیمی نقصان نہ ہو۔

(د) نئی بھرتی جاری ہے اور توقع ہے کہ مندرجہ بالا سائنس اساتذہ کی خالی اسامیاں اِسی سال پُر کر دی جائیں گی۔

نارووال: حلقہ پی پی۔133 کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں ٹیچرز

کی منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8963: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیاوزیر سکولز ایجو کیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں اساتذہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں ٹیچرز کی موجودہ تعداد منظور شدہ تعداد سے کم ہے اگر ہاں تو کتنی کم ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک اس کمی کو پورا کیا جائے گا اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں پرائمری، مڈل، ہائی سکولز میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1288 ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل اساتذہ بوائز سکولز426	گرلز سکولز231	کل تعداد657
پرائمری سکولز422	مڈل سکولز209	کل تعداد631

(ب) درست ہے۔ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کم ہے البتہ ریکروٹمنٹ کا عمل جاری ہے جس سے خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ خالی اسامیوں کی تعداد302 ہے۔

(ج) اساتذہ کی نئی ریکروٹمنٹ حالیہ ماہ میں مکمل کر لی جائے گی۔

لاہور: حلقہ پی پی۔153 میں گرلز اور بوائز سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*8976: محترمہ شنیلا روت: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور میں گرلز اور بوائز سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا ان میں لائبریریز اور کمپیوٹر ایجوکیشن کی تعلیم دی جارہی ہے؟

(ج) کیا ضرورت مند طالبات کو فری کتابیں مہیا کی جارہی ہیں اگر نہیں تو حکومت اس کے لئے کیا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا صوبہ میں آئین کے مطابق فری ایجوکیشن دی جا رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) لاہور: حلقہ پی پی۔153 میں گرلز اور بوائز سکولوں کی کل تعداد20 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز ہائی سکولز	04	بوائز ہائی سکولز	04	کل ہائی سکولز08	
گرلز پرائمری سکولز	02	بوائز پرائمری سکولز	05	کل پرائمری سکولز07	
گرلز مڈل سکولز	03	بوائز مڈل سکولز	02	کل مڈل سکولز05	
کل میزان	09		11		20

(ب) مذکورہ حلقہ کے تمام بوائز /گرلز ہائی سکولوں کی لائبریریز میں موجود کتب سے طلباء و طالبات استفادہ کر رہے ہیں اور کمپیوٹر کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

(ج) تمام سکولوں میں زیر تعلیم تمام طلباء وطالبات کو مفت درسی کتب فراہم کی جا رہی ہیں۔

(د) صوبہ پنجاب میں آئین کے مطابق تمام سرکاری سکولوں میں طلباء طالبات کو مفت تعلیم دی جا رہی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: مسجد، مکتب سکول کو بند کرنے کی وجوہات سے متعلقہ تفصیلات

*8991: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکتب مسجد سکول قطب پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ عرصہ دراز سے چل رہا تھا اور دو سو سے زائد بچوں کو تعلیم دی جا رہی تھی کیا یہ درست ہے کہ اس مسجد مکتب سکول کو بند کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو بند کرنے کی وجہ بیان فرمائیں نیز تعلیم کا وہاں کیا متبادل بندوبست کیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

درست نہ ہے۔ گورنمنٹ مسجد مکتب سکول آبادی قطب دین تحصیل دیپالپور میں طلباء کی تعداد 200 نہ تھی بلکہ طلباء کی تعداد صرف 20 تھی۔ طلباء کی کم تعداد ہونے کی وجہ سے حکومت پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کے مطابق سابقا ای ڈی او (ایجوکیشن)

اوکاڑہ نے بذریعہ آرڈر نمبر P&D/7798 مورخہ 29.01.2010 کو نزدیکی پرائمری سکول ملحقہ مہتاب رائے میں ضم کر دیا۔ جہاں بچے معمول کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لیٹر کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سکولوں میں کمپیوٹر لیب اور سائنس لیبارٹری سے متعلقہ تفصیلات

*9070: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق صوبہ پنجاب کے ہر ہائی سکول میں کمپیوٹر لیب اور سائنس لیبارٹری ہونا ضروری ہے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بوائز اور گرلز کے کتنے سکول کہاں کہاں واقع ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کس کس ہائی سکول میں سائنس اور کمپیوٹر کی لیب موجود نہ ہیں؟

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ کون کونسے سکول ہیں جہاں کمپیوٹر ٹیچر کی اسامیاں موجود نہیں ہیں اور کمپیوٹر ٹیچر کی اسامیاں کس کس سکول میں اور کب سے خالی ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ہ) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ کون کونسے سکول ہیں جن میں سائنس لیبارٹری کا سامان فراہم نہیں کیا گیا ہے؟

(و) کیا حکومت ان سکولوں کی سائنس / کمپیوٹر ٹیچر کی اسامیاں پُر کرنے، سائنس اور کمپیوٹر کی مسنگ فیسلیٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق صوبہ پنجاب کے ہر ہائی سکول میں کمپیوٹر لیب اور سائنس لیبارٹری ہونا ضروری ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 89 بوائز اور 118 گرلز ہائی سکول واقع ہیں۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام ہائی سکولوں میں سائنس / کمپیوٹر لیب موجود ہے۔

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے انیس سکولوں میں کمپیوٹر ٹیچر کی اسامیاں موجود نہ ہیں۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ البتہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کوئی سکول ایسا نہ ہے جہاں کمپیوٹر ٹیچر کی اسامی موجود ہو اور وہ خالی ہو کمپیوٹر ٹیچر کی تمام منظور شدہ اسامیاں پُر ہیں

(ہ) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ایسا کوئی سکول نہ ہے جس کو سائنس لیبارٹری کا سامان فراہم نہ کیا گیا ہو۔

(و) حکومت پنجاب اپنے جاری منصوبہ جات کے تحت مرحلہ وار ان سکولوں کی سائنس / کمپیوٹر ٹیچر کی اسامیاں پُر کرنے نیز سائنس اور کمپیوٹر لیب کی مسنگ فیسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ضلع ہذا کے جن چودہ سکولوں میں کمپیوٹر لیب کا سامان موجود نہ ہے اُن کو بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں شامل کر لیا گیا ہے۔ لسٹ (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ سکولز ایجوکیشن کے اساتذہ کو ڈیپوٹیشن پر بھجوانے سے متعلقہ تفصیلات

*9089: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ سکولز ایجوکیشن سے اساتذہ کو حکومت کے دیگر محکموں میں ڈیپوٹیشن پر بھیجا جاتا ہے؟

(ب) اگر ایسا کیا جاتا ہے تو کیا ڈیپوٹیشن پر تعیناتی کی کوئی مدت بھی مقرر ہے؟

(ج) محکمہ تعلیم کے کس کس گریڈ کے کون کون سے اساتذہ و ملازمین کس کس محکمے میں کب سے ڈیپوٹیشن پر تعینات ہیں تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(د) کیا ڈیپوٹیشن پر جانے والے افراد کو تنخواہ کے علاوہ بھی کوئی الاؤنس ملتا ہے تو وہ کتنا ہوتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) محکمہ سکول ایجوکیشن سے اساتذہ دوسرے صوبوں اور وفاقی حکومت میں ڈیپوٹیشن پالیسی (1998) کے تحت بھیجا جاتا ہے تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور دیگر صوبوں اور وفاقی حکومت سے صوبہ پنجاب میں بھی اساتذہ آتے ہیں۔ اسی طرح صوبہ پنجاب کے دوسرے انتظامی محکمہ جات میں بھی اساتذہ بھیجے جاتے ہیں۔

(ب) ڈیپوٹیشن پر تعیناتی کی مدت تین سال ہے۔ جس میں ایک سال کی توسیع محکمہ خزانہ کرتا ہے جبکہ مزید توسیع وزیر اعلیٰ کی منظوری سے کی جاتی ہے (ج) محکمہ سکول ایجوکیشن کے گریڈ 9 سے 16 تک 32 مرد و خواتین اساتذہ ڈیپوٹیشن پر گئے ہوئے ہیں جبکہ ایک جونیئر کلرک بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں مورخہ 21.10.2016 سے ڈیپوٹیشن پر ہے۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اسی طرح گریڈ 17 سے گریڈ 19 کے بیس اساتذہ دوسرے محکموں اور وفاقی حکومت میں ڈیپوٹیشن پر بھیجے گئے ہیں۔

(د) گریڈ 9 سے گریڈ 16 کے ڈیپوٹیشنسٹ (Annex-B) کو کوئی الاؤنس نہیں دیا جاتا۔ جبکہ گریڈ 17 سے 19 کے ڈیپوٹیشنسٹ کو ڈیپوٹیشن پالیسی (1998) کے تحت بنیادی تنخواہ کا 20 فیصد دیا جاتا ہے۔

محکمہ تعلیم میں اقلیتی کوٹا کے تحت بھرتی ہونے والے افراد سے متعلقہ تفصیلات

*9137: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن میں نئی بھرتیوں میں اقلیتوں کے لئے کوٹا مقرر کیا ہوا ہے اگر ہاں تو سال 16-2015 میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کتنے افراد کو اقلیتی کوٹے پر بھرتی کیا گیا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 16-2015 میں این ٹی ایس کے ذریعے سے کتنے افراد کو اقلیتی کوٹا پر محکمہ سکولز ایجوکیشن میں بھرتی کیا گیا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ محکمہ سکول ایجوکیشن میں نئی بھرتیوں میں اقلیتوں کے لئے 5 فیصد کوٹا مقرر کیا گیا ہے۔ 16۔2015 میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 41 افراد کو اقلیتی کوٹے پر بھرتی کیا گیا۔

(ب) محکمہ سکول ایجوکیشن میں نئی بھرتیوں میں پانچ فیصد اقلیتی کوٹا کے تحت 16۔2015 میں این ٹی ایس کے ذریعے 912 افراد کو بھرتی کیا گیا۔

سیالکوٹ میں بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد اور ان میں مسنگ فیسلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*9142: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں کتنے بوائز و گرلز، پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ان سکولوں کی کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ج) کس کس سکول میں پانی، بجلی، لیٹرین اور بلڈنگ نہ ہیں؟

(د) حکومت ان سکولوں میں کب تک یہ سہولیات فراہم کرے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سیالکوٹ شہر میں گورنمنٹ بوائز و گرلز، پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی کل تعداد 79 ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بوائز پرائمری سکول	7
گرلز پرائمری سکول	25
بوائز مڈل سکول	7
گرلز مڈل سکول	15
بوائز ہائی سکول	9
گرلز ہائی سکول	10
بوائز ہائر سیکنڈری سکول	2
گرلز ہائر سیکنڈری سکول	4
میزان	79

(ب) ان سکولوں میں تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

(ج) سیالکوٹ شہر کے مندرجہ بالا سکولوں میں پانی، بجلی، لیٹرین اور بلڈنگ موجود ہیں۔

(د) جواب جزُ(ب) اور (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ کے سکول بھوپال والا کی عمارت / سٹاف اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9143: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول بھوپال والا تحصیل سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی عمارت کب تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) اس میں بچوں کی تعداد کلاس وار بتائیں نیز اس سکول کا رقبہ کتنا ہے؟

(ج) اس سکول میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی کمی ہے؟

(د) اس سکول میں مزید کتنے کمرے بنانے کی ضرورت ہے؟

(ہ) اس سکول میں درجہ چہارم کی کتنی خالی اور کتنی پر ہیں کون کون سے ملازمین ان سیٹوں پر تعینات ہیں؟

(و) کیا حکومت اس سکول کی تمام مسنگ سہولیات مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول بھوپال والا تحصیل سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی عمارت 1915 میں تعمیر ہوئی ۔

(ب) مذکورہ سکول میں بچوں کی کلاس وار تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم	ٹوٹل
120	88	95	147	113	563

سکول کا کل رقبہ 28 کنال 5 مرلے ہے۔

(ج) مذکورہ سکول میں ٹیچنگ سٹاف کی کوئی کمی نہ ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں 28 کمرے موجود ہیں مزید کمروں کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) مذکورہ سکول میں درجہ چہارم کی ایک سیٹ لیب اٹینڈینٹ کی خالی ہے جبکہ چھ اسامیاں پُر ہیں۔ جو درجہ چہارم ملازمین سکول ہذا میں تعینات ہیں اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1- محمد الیاس (نائب قاصد)	2- محمد آصف (مالی)
3- محمد یوسف (سکیورٹی گارڈ)	4- سیف اللہ (سکول گارڈ)
5- محمد افضل (چوکیدار)	6- فاروق مسیح (خاکروب)

(و) مذکورہ سکول میں تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

ضلع سیالکوٹ میں سکولوں کے لئے فرنیچر سے متعلقہ تفصیلات

*9192: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں جنوری 2016 سے مارچ 2017 تک کتنے سکولز میں فرنیچر فراہم کیا گیا؟

(ب) یہ فرنیچر سکولز کی ڈیمانڈ کے مطابق مہیا کیا گیا یا ڈیپارٹمنٹ کی مرضی سے مہیا کیا گیا؟

(ج) کیا مہیا کردہ فرنیچر کی کوالٹی کو سکول کونسلز سے تصدیق کروایا گیا تھا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں جنوری 2016 سے مارچ 2017 تک 44 سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا گیا۔

(ب) یہ فرنیچر بذریعہ سکول کونسلز خرید کر سکولز کی ڈیمانڈ کے مطابق مہیا کیا گیا۔

(ج) تمام سکول کونسلز نے اس فرنیچر کی کوالٹی کو تصدیق کیا اور تسلی بخش قرار دیا۔

ضلع سیالکوٹ میں Pmiu کی Ranking سے متعلقہ تفصیلات

*9193: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ کی مارچ 2016 سے مارچ 2017 تک pmiu کی ranking کتنی بار 34'35' یا 36 نمبر پر رہی؟

(ب) Ranking میں بہتری لانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے؟

(ج) Rankingکا معیار کیا ہوتا ہے اس کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سیالکوٹ کی مارچ2016سے مارچ2017تک Programme Monitoring & Implementation Unitکے معیار کے مطابق رینکنگ پہلے کوارٹر میں35، دوسرے کوارٹر میں34، جبکہ تیسرے اور چوتھے کوارٹر میں35رہی ہے۔ ضلع ہذا کی36ویں rankingایک دفعہ بھی نہیں رہی ہے۔

(ب) ضلع سیالکوٹ کی بلحاظ تعلیم رینکنگ میں بہتری لانے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کے School Reforms Road Mapکو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے اور اس حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

1. ماہ جولائی2017میں ضلع سیالکوٹ کے تمام PSTsاساتذہ کی تعلیمی استعداد بڑھانے کے لئے Literacy Numbercy Drive (LND)کی خصوصی ٹرینگ کرائی گئی ہے جس سے بہتر نتائج حاصل ہونے کی توقع ہے۔
2. طلباء کی حاضری کو بہتر بنانے کے لئے مرکز کی سطح پر Vigilanceآفیسر ز لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح تمام AEOsکو روزانہ کم از کم پانچ سکولوں کا معائنہ کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔
3. Vigilance آفیسر ز کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ہر کلاس کی Retentionکی طرف خصوصی توجہ دیں اور ماہانہ کی بنیاد پر افسران و سربراہان ادارہ جات کی اس بابت جواب طلبی کی جاتی ہے۔
4. تمام افسران کو بھی پابند کیا ہے کہ وہ اپنے اپنے ماتحت سکولوں میں حاضری کو بہتر بنائیں غیر حاضر اساتذہ کے خلاف کارروائی کریں اور کارروائی کی رپورٹ جمع کروائیں۔
5. طلباء کو زیادہ سے زیادہ بنیادی سہولیات مہیا کرنے کے لئے تمام سربراہان ادارہ جات کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ "نان سیلری بجٹ" کے ساتھ ساتھ "فروغ تعلیم فنڈ" کو بھی استعمال کریں۔ جو سربراہان ادارہ ان ہدایات پر عمل نہیں کرے گا اس کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

6. اس طرح District Education Officers کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے visit کے دوران تمام تعلیمی معاملات کو مدِ نظر رکھیں اور باقاعدگی سے سکولوں کے visit کو اپنا معمول بنائیں۔

7. سکولوں کی عمارات کے لحاظ سے DEOs کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ اپنے ماتحت سکولوں میں عمارات کا جائزہ لیں اور اس حوالے سے فوری منصوبہ بندی کریں۔ جو عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں یا مکمل ہو رہی ہیں ان کے نام خطرناک عمارتوں والی فہرست سے نکالیں تاکہ صحیح صورتحال کا جائزہ لیا جا سکے۔

(ج) اضلاع کی بلحاظ تعلیمی کارکردگی درجہ بندی وزیر اعلیٰ پنجاب کے Road School Reforms Map کے انڈیکیٹرز ہیں۔ جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیصل آباد: پی پی-70 کے سکولوں میں فرنیچر و دیگر سامان کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1582: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-70 فیصل آباد کے کتنے پرائمری اور ہائی سکولز کی عمارات پچھلے پانچ سالوں کے دوران تعمیر کی گئیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کتنے سکولوں میں 2013 تا 2015 فرنیچر و دیگر سامان فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے کتنے سکولوں میں فرنیچر کی کمی ہے اور حکومت کب تک مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-70 فیصل آباد کے 15 پرائمری اور ہائی سکولز کی عمارات پچھلے پانچ سالوں کے دوران تعمیر کی گئی ہیں ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ کے 22 سکولوں کو سال 2013 سے 2015 تک فرنیچر و دیگر سامان فراہم کیا گیا ہے ان کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے کسی سکول میں بھی فرنیچر کی کمی نہ ہے۔

فیصل آباد ہائی سکولز کے ہیڈ ماسٹرز سے متعلقہ تفصیلات

1583: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں واقع ایسے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر کے نام جن کا گریڈ 19 ہے؟

(ب) ان میں سے کس کس ہیڈ ماسٹر کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ قانونی کارروائی ہو رہی ہے ان کے نام اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے کس کس ہیڈ ماسٹر کی ترقی انکوائری ہونے کی وجہ سے رکی ہوئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) فیصل آباد میں واقع ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر جن کا گریڈ 19 ہے اُن کے ناموں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد کے درج ذیل آفیسر BS-19 کے خلاف پیڈ ایکٹ 2006 کے تحت انکوائری ہائی لیول پر انڈر پراسس ہے۔

1. اعجاز فیروز پرنسپل (BS-19) گورنمنٹ ہائی سکول 84 ج۔ب نے فرنیچر کی مد میں 300000/- روپے وصول کئے اور فروغ تعلیم فنڈ بچوں سے سال کا وصول کیا گیا، سولر لیمپ بچوں میں تقسیم نہیں کئے گئے۔
2. عبدالحفیظ پرنسپل (BS-19) گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ستیانہ فیصل آباد نے PEC امتحان 2016 میں سکیورٹی کے مناسب انتظامات نہ کئے۔
3. محمد اشرف ضیاء پرنسپل (BS-19) گورنمنٹ ہائی سکول 45 گ۔ب فیصل آباد کے خلاف ہراسمنٹ انکوائری چل رہی ہے۔

(ج) فیصل آباد میں کوئی ایسا ہیڈ ماسٹر نہیں ہے جس کی ترقی انکوائری کی وجہ سے رُکی ہوئی ہو۔

ڈسکہ: حلقہ پی پی-130 کے سکولوں کو پرائیویٹ سیکٹر میں دینے سے متعلقہ تفصیلات

1594: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں کتنے سرکاری سکولوں کو پرائیویٹ سیکٹر میں دیا گیا ہے ان کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) ان سکولوں میں جو سرکاری ٹیچر اور سرکاری سٹاف تھا ان کو کہاں کہاں پر تعینات کیا گیا ہے، مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں تین گورنمنٹ پرائمری سکولز کو پرائیویٹ سیکٹر میں دیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول نانوکے۔
2. گورٹمنٹ گرلز پرائمری سکول جہانگیر۔
3. گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کوٹ گوبند کے

(ب) ان سکولوں میں جو سرکاری ٹیچر اور سرکاری سٹاف تھا ان کو جن گورنمنٹ سکولوں میں تعینات کیا گیا ہے ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

ڈسکہ: پی پی۔130 میں مسجد مکتب سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1595: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں کتنے مسجد مکتب سکول تھے اور کتنے اس وقت تعلیم دے رہے ہیں اور کتنے سکول (مسجد مکتب) بند ہو چکے ہیں مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

حلقہ پی پی-130 ڈسکہ میں 46 مسجد مکتب سکول تھے اس وقت کوئی بھی مسجد مکتب سکول کام نہ کر رہا ہے اور تمام مسجد مکتب سکول بند ہو چکے ہیں۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

ڈسکہ: حلقہ پی پی-130 کے سکولوں کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1596: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-130 ڈسکہ میں مالی سال 2016-17 میں کون کونسے گرلز پرائمری سکولز کو ایلیمنٹری کون کون سے گرلز ایلیمنٹری سکولز کو ہائی سکول بنانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تاکہ پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب کے تحت بچوں کو تعلیم دی جا سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

حلقہ پی پی-130 ڈسکہ میں مالی سال 2016-17 کے دوران مندرجہ ذیل گرلز پرائمری / گرلز ایلیمنٹری سکول برائے اپ گریڈیشن گورنمنٹ پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے معیار کے مطابق ہیں۔

1. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گلوٹیاں کلاں تحصیل ڈسکہ۔
2. گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل گرلز پرائمری سکول سوہاوہ تحصیل ڈسکہ۔
3. گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل گرلز پرائمری سکول کلاکلاں تحصیل ڈسکہ۔
4. گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل گرلز پرائمری سکول چھانگا تحصیل ڈسکہ۔
5. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول یونس آباد تحصیل ڈسکہ۔
6. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھروکے کلاں تحصیل ڈسکہ۔
7. گورنمنٹ گرلز ایلیمینٹری سکول بھوبھکاں والا تحصیل ڈسکہ۔
8. گورنمنٹ گرلز ایلیمینٹری سکول صابوسرا تحصیل ڈسکہ۔

مندرجہ بالا آٹھ سکولز اگلے درجے کی اپ گریڈیشن کے لئے fit ہیں اور اس سلسلے میں وضع کئے ہوئے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ مندرجہ بالا سکولز اسی صورت میں اپ گریڈ کئے

جاسکتے ہیں جب ان کے لئے مناسب فنڈز دیئے جائیں۔فنڈ کی فراہمی پر ان کی اپ گریڈیشن اگلے مالی سال میں ہو سکتی ہے۔

مندرجہ بالا سکولز ADP 2016-17 کا حصہ نہ ہیں۔اس مالی سال میں مندرجہ ذیل پانچ سکولز پی پی۔130 میں اپ گریڈ کئے گئے ہیں۔

1. GGES to High Level اوٹیاں تحصیل ڈسکہ
2. GGPS to Elementary Level راجہ گھمان تحصیل ڈسکہ
3. GBPS to Elementary Level راجہ گھمان
4. GES to High Level تلہاڑا تحصیل ڈسکہ
5. GBES to High Level کوٹ ڈسکہ

ڈسکہ شہر میں ہائر سیکنڈری سکول کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1597: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ سٹی میں ایک گرلز کالج ہے جس میں فرسٹ ایئر کے داخلہ کا بہت رش ہوتا ہے کیا حکومت گورنمنٹ گرلز اسلامیہ ہائی سکول سمبڑیال روڈ ڈسکہ ہائر سیکنڈری سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

گورنمنٹ گرلز اسلامیہ ہائی سکول سمبڑیال روڈ ڈسکہ کو بطور گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول اپ گریڈ کرنے کے لئے مطلوبہ جگہ (16 کنال) موجود نہ ہے اور ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج (برائے خواتین) ڈسکہ موجود ہے۔ان وجوہات کی بنا پر گورنمنٹ گرلز اسلامیہ ہائی سکول سمبڑیال روڈ ڈسکہ کو اپ گریڈ نہیں کیا جاسکتا۔

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ڈسکہ کلاں سے متعلقہ تفصیلات

1598: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گورنمنٹ ہائی سکول بوائز ڈسکہ کلاں میں اس وقت طلباء کی تعداد کتنی ہے اور کتنے کمرہ جات ہیں نیز اس سکول کا سال 13-2012، 15-2014 اور 2016 کا میٹرک کا رزلٹ کتنے فی صد تھا مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

گورنمنٹ ہائی سکول بوائز ڈسکہ کلاں میں اس وقت طلباء کی تعداد 941 اور کمرہ جات کی تعداد 20 ہے، میٹرک رزلٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sr.NO	year	Pass%
1-	2012	95%
2-	2013	80.88%
3-	2014	81%
4-	2015	70.37%
5-	2016	63%

بہاولپور: پی پی-271 میں سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1609: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-271 بہاولپور میں کتنے گرلز و بوائز ہائر سیکنڈری سکول، ہائی، مڈل، پرائمری سکولوں کی چاردیواری، واش رومز اور فرنیچر سے محروم ہیں نیز کیا ہر سکول میں طلباء وطالبات کے بیٹھنے کے لئے کرسیاں یا بینچ ہیں نیز یہ بھی بتائیں کہ کب تک یہ بنیادی ضروریات پوری کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

حلقہ پی پی-271 بہاولپور میں کوئی بھی بوائز و گرلز ہائر سیکنڈری سکول، بوائز و گرلز ہائی سکول، بوائز و گرلز ایلیمنٹری سکول اور بوائز و گرلز پرائمری سکول چار دیواری، واش رومز اور فرنیچر سے محروم نہ ہے۔ ان تمام سکولوں میں طلباء وطالبات کے بیٹھنے کے لئے کرسیاں یا بینچ موجود ہیں اس کے علاوہ ان تمام سکولوں میں تمام بنیادی سہولیات بھی مہیا کر دی گئی ہیں۔

ڈیرہ غازی خان: پی پی۔243 اور 244 میں پرائمری اور ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1621: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔243 اور پی پی۔244 ڈیرہ غازی خان میں کتنے ہائی اور پرائمری سکولز ہیں؟

(ب) کتنے اور کون سے سکول ہیں جن کی بلڈنگ کو خطرناک قرار دیا گیا ہے؟

(ج) کتنے اور کون سے سکولز میں میٹھے پانی کی سہولت میسر نہ ہے؟

(د) کیا حکومت خطرناک قرار دی گئی بلڈنگ کو از سر نو تعمیر کرنے اور میٹھے پانی کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔243 اور حلقہ پی پی۔244 میں (زنانہ اور مردانہ) کل 242 سکولز ہیں جن میں سے 214 پرائمری اور 28 ہائی وہائر سیکنڈری سکولز ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔243 اور حلقہ پی پی۔244 کے درج ذیل 45 سکولوں کی بلڈنگ کو خطرناک قرار دیا گیا۔

1	گورنمنٹ سٹی ہائی سکول ڈیرہ غازی خان	24	بوائز پرائمری سکول ٹوپن والا، کھاکھی
2	گرلز ہائی سکول سرور والی	25	بوائز پرائمری سکول سرور والی
3	گرلز ہائی سکول سمینہ	26	بوائز پرائمری سکول نورنگ والا
4	بوائز ہائر سیکنڈری سکول سمینہ	27	بوائز پرائمری سکول مینگل والا
5	بوائز ہائی سکول مکوڑے والا	28	بوائز پرائمری سکول ڈوگی والا
6	بوائز ہائی سکول لوہاروالا	29	بوائز پرائمری سکول بزدار والا
7	گرلز سٹی ہائر سیکنڈری سکول ڈیرہ غازی خان	30	بوائز پرائمری سکول کہیری والا
8	گرلز ہائی سکول گدائی	31	بوائز پرائمری سکول سمندری والا، کوٹ ہیبت
9	جامع ہائی سکول ڈیرہ غازی خان	32	بوائز پرائمری سکول نعمانی
10	بوائز ہائی سکول سرور والی	33	بوائز پرائمری سکول منظور آباد
11	گرلز پرائمری سکول مجاہد آباد	34	بوائز پرائمری سکول کوٹلہ شفیع
12	گرلز MC نمبر 05	35	بوائز پرائمری سکول گگو، کھاکھی
13	گرلز MC نمبر 06	36	بوائز پرائمری سکول سٹی نمبر 7، ڈیرہ غازی خان
14	گرلز MC نمبر 12	37	بوائز پرائمری سکول بھٹی والا

15	گرلز پرائمری سکول کھجی والا	38	بوائز پرائمری سکول بیلہ
16	بوائز پرائمری سکول بستی میراثی	39	بوائز پرائمری سکول شاہانی، معموری
17	بوائز پرائمری سکول جلوہ والا	40	بوائز پرائمری سکول بستی بھائی، سمینہ
18	بوائز پرائمری سکول اسماعیل والا	41	بوائز پرائمری سکول سٹی نمبر 10، ڈیرہ غازی خان
19	بوائز پرائمری سکول سٹی نمبر 16، ڈیرہ غازی خان	42	بوائز ایلیمنٹری سکول سندھ کلیری
20	بوائز پرائمری سکول دور کانی والا، کوٹ ہیبت	43	بوائز ایلیمنٹری سلو پاینگاں
21	بوائز پرائمری سکول گڈو پور معموری	44	بوائز MC نمبر 02
22	بوائز پرائمری سکول وکیلاں والی، کھاکھی	45	بوائز MC نمبر 09
23	بوائز پرائمری سکول ٹوپی والا، کھاکھی		

(ج) پی پی۔243اور پی پی۔244کے تمام سکولوں میں میٹھے پانی کی سہولت موجود ہے۔

(د) پی پی۔243اور پی پی۔244کے تمام خطرناک قرار دیئے جانے والے سکولوں کی تعمیر کے لئے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور سال 17-2016میں تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں پی پی۔243اور پی پی۔244کے تمام سکولوں میں میٹھے پانی کی سہولت پہلے سے میسر ہے۔

بہاولپور: پی پی۔269کے سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

1631: سردار خالد محمود وارن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔269بہاولپور میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے نام بتائیں؟

(ب) کس کس سکول کی عمارت مخدوش حالت میں ہے اور کس کی بلڈنگ طالب علموں کی تعداد کے مطابق کم ہے؟

(ج) کتنے سکولوں میں ٹیچرز کی کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کتنے سکول ٹیچرز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کے سکولوں کی تمام مسنگ فسلیٹیز فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔269بہاولپور میں واقع پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول لیول	بوائز	گرلز	کل سکول
1	ہائر سیکنڈری سکولز	01	01	02
2	ہائی سکولز	07	01	08
3	ایلیمنٹری سکولز	10	09	19
4	پرائمری سکولز	79	60	139
5	ٹوٹل	97	71	168

نوٹ: مندرجہ بالا سکولوں کے ناموں کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) پی پی۔269 میں چھ پرائمری سکولوں کی عمارات مخدوش حالت میں ہیں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول احمد پورٹیہ میں بچوں کی تعداد زیادہ ہے اور رقبہ کم ہے۔ مخدوش عمارات کے پرائمری سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ پرائمری سکول ماند ھل
2. گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹلہ شیخاں نمبر 2
3. گورنمنٹ گرلز ماڈل پرائمری سکول لاڑاں
4. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حامد پور کلاں نمبر 01
5. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ناصر لدرا
6. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی آرائیں

(ج) مختلف گریڈز کے اساتذہ کی سکول وار خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	BS-09	BS-14	BS-16	BS-17	BS-18	BS-19
بوائز گرلز ہائی وہائر سیکنڈری سکول	0	03	01	03	03	03
گرلز ایلیمنٹری وپرائمری سکول	28	04	01	0	0	0
بوائز ایلیمنٹری وپرائمری سکول	11	05	0	0	0	0
ٹوٹل تعداد	39	12	02	03	03	03

(د) ایسا کوئی سکول نہ ہے جو ٹیچر نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو۔

(ہ) سرکاری سکولوں میں مِسنگ فیسیلیٹیز کی فراہمی اور خالی اسامیوں پر بھرتی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں مِسنگ فیسیلیٹیز اور خالی اسامیوں پر عملدرآمد جاری ہے اور توقع ہے کہ جنوری 2017 تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

لاہور: پی پی۔147 میں گرلز بوائز ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1646: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔147 لاہور میں گرلز و بوائز ہائی سکولز کے پتا جات اور کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ گرلز و بوائز سکولوں میں تعینات سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں کتنے سکولوں میں سائنس لیبارٹریز ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔147 لاہور میں سات بوائز اور پندرہ گرلز سکولز واقع ہیں۔ ان کے مکمل پتا جات کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں تعینات سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے تمام سکولوں میں سائنس لیبارٹریز موجود ہیں۔

صوبہ کے سائنس مضامین پڑھانے والے ٹیچرز
کے سائنس ٹیچنگ الاؤنس میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

1685: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سائنس مضامین پڑھانے والے سائنس ٹیچرز کو سائنس ٹیچنگ الاؤنس کس تاریخ سے کتنا ماہانہ دیا جارہا ہے، آرڈرز کی کاپی فراہم کریں؟

(ب) آج تک کتنی دفعہ کس کس تاریخ کو مذکورہ الاؤنس میں کتنا کتنا اضافہ ہوا ہے، آرڈرز کی کاپیاں فراہم کریں؟

(ج) ان سائنس مضامین کی لسٹ فراہم کریں جن کو پڑھانے والے ٹیچرز، سائنس ٹیچنگ الاؤنس لینے کے حقدار ہیں؟ یہ لسٹ جس کمیٹی نے فائنل کی اس کے ممبران کے ناموں کی لسٹ فراہم کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سائنس مضامین پڑھانے والے سائنس ٹیچرز کو سائنس ٹیچنگ الاؤنس محکمہ خزانہ کے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC2-1/83 مورخہ 25.08.1983 سے 100 روپے ماہوار منظور کیا گیا تھا جو اکتوبر 2001 میں بڑھا کر 200 روپے ماہوار کر دیا گیا۔ محکمہ سکول ایجوکیشن کے جاری کردہ نوٹیفکیشن 24.09.2007 کو سائنس ٹیچنگ الاؤنس کو 200 روپے ماہوار سے بڑھا کر 600 روپے ماہوار کر دیا گیا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) جن سائنس مضامین کے لئے سائنس ٹیچنگ الاؤنس دیا جارہا ہے اُن کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) فزکس (2) کیمسٹری

(3) بیالوجی (4) ریاضی

جہاں تک کمیٹی اور اُس کے ممبران کے ناموں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ مجوزہ نوٹیفکیشن 25.08.1983 کو محکمہ خزانہ نے گورنر پنجاب کی منظوری کے بعد جاری کیا جس کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

لاہور: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے سکولوں میں کلرک کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1688: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کتنے بوائز و گرلز سکول ہیں؟

(ب) ان بوائز و گرلز سکولوں میں طلبا و طالبات کی تعداد کتنی ہے، سکول وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کتنے اور کون سے سکولوں میں کلرک کی اسامی ہے، جن میں کلرک کی اسامیاں نہ ہیں وہاں اسامیاں کب تک create کی جائیں گی نیز جن سکولوں میں کلرک نہ ہیں وہاں کب تک کلرک تعینات کئے جائیں گے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کل 79 ہائی سکولز ہیں ان میں 40 سکولز بوائز اور 39 سکولز گرلز کے ہیں۔

(ب) ان بوائز و گرلز سکولوں میں طلباء و طالبات کی کل تعداد 83692 ہے جن میں طلباء کی تعداد 40257 اور طالبات کی تعداد 43435 ہے۔ ان سکولوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تفصیل (Annex-A+B) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے 9 ہائی سکولوں میں کلرک کی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ جن پر کلرک تعینات ہیں اور کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔ سکول وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	نمبر شمار	نام سکول
1	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول وحدت کالونی لاہور	2	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور
3	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، گرلز ہائی سکول رحمانپورہ لاہور	4	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹ خواجہ سعید لاہور
5	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فتح گڑھ لاہور	6	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹلی پیر عبدالرحمٰن لاہور
7	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول قلعہ لچھمن سنگھ لاہور	8	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور
9	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈوڈی پیر لاہور		

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پرائمری / مڈل سکولوں میں کلرک کی منظور شدہ اسامی نہ ہے۔ تاہم جن بوائز / گرلز ہائی سکولوں میں کلرک کی اسامیاں منظور شدہ نہ ہیں وہاں اسامیوں کی منظوری کے لئے سی ای او (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) لاہور نے سفارشات ڈپٹی کمشنر لاہور بذریعہ لیٹر نمبر G-I/5583 مورخہ 31.07.2017 بھجوا دی ہیں۔ جیسے ہی ان اسامیوں کی منظوری محکمہ خزانہ پنجاب سے بذریعہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہو گی ان سکولوں میں کلرک تعینات کر دیئے جائیں گے۔ لیٹر کی کاپی (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

تحصیل ٹیکسلا میں بوائز و گرلز سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1694: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں کتنے بوائز اور گرلز ہائر سیکنڈری اور ہائی سکول کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) متذکرہ سکولز کو 2012 تا 2016 کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور ان فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں موجود سکولوں میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے ایجوکیٹرز کو بھرتی کیا گیا تحصیل ہذا میں اساتذہ کی کل کتنی اسامیاں کس کس سکول میں خالی ہیں؟

(د) اس وقت کس کس سکول میں مسنگ فیسلیٹیز یعنی صاف پانی، بجلی، گیس چاردیواری اور بلڈنگ موجود نہ ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں 13 بوائز اور 8 گرلز ہائی وہائر سیکنڈری سکولز ہیں۔ ان کی فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) متذکرہ سکولز کو 2012 سے 2016 تک 35.829 ملین روپے کے فنڈز جاری کئے گئے جن کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں موجود سکولوں میں سال 2012 تا سال 2016 کے دوران مختلف کیٹیگری کی کل 83 اسامیوں پر ایجوکیٹرز کو بھرتی کیا گیا، جبکہ اس وقت اساتذہ کی کل 9 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) تحصیل ٹیکسلا کے سکولوں میں مسنگ فیسلیٹیز کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

راولپنڈی: پی پی-11 اور 12 میں واقع پرائیویٹ سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1696: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-11 اور پی پی-12 راولپنڈی میں کتنے پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی محکمہ تعلیم کے پاس رجسٹریشن موجود ہے ان کے ناموں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ جات میں کتنے ایسے پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی 2016 تک رجسٹریشن نہیں ہوئی وجہ بیان کی جائے؟

(ج) کیا حکومت نے جن پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن نہ کی ہے ان کے خلاف کارروائی کرنے اور رجسٹریشن فوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راولپنڈی پی پی۔11 اور پی پی۔12 میں کل 265 پرائیویٹ سکولز ہیں۔ جن کی محکمہ تعلیم کے پاس رجسٹریشن ہے۔ ان سکولوں کی فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں 285 پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی رجسٹریشن نہ ہوئی ہے۔ ان سکولوں کی فہرست (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ ان میں سے اکثر سکولوں کے کیس محکمہ کے پاس زیر عمل ہیں جن کو پالیسی کے تحت رجسٹر کیا جائے گا۔

(ج) رجسٹریشن اتھارٹی کی طرف سے پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن میں کوئی رکاوٹ نہ ہے۔ رولز / پالیسی کے تحت رجسٹریشن کی جارہی ہے۔ البتہ جو ادارے رجسٹریشن آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کو قواعد کے تحت جرمانے عائد کئے جاتے ہیں۔

سرگودھا: نائب قاصد کی سکیورٹی گارڈ کی اسامی پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1709: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع سرگودھا میں کسی سرکاری سکول میں نائب قاصد کی اسامی پر سکیورٹی گارڈ کو تبدیل / تعینات کیا جاسکتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کس قانون / قاعدہ کے تحت جبکہ دونوں کا کیڈر علیحدہ ہے اور ذمہ داریاں بھی مختلف ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سوال ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ صوبہ بھر کے تمام اضلاع بشمول سرگودھا میں کسی سرکاری سکول میں نائب قاصد کی اسامی پر سکیورٹی گارڈ کے کیڈر کو نہ تبدیل کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تعینات کیا جاسکتا ہے۔ اس حوالے سے تمام ضلعی افسران کو ہدایات جاری کی جاچکی ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر تحت سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1725: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر انتظام کتنے سکول لاہور میں چل رہے ہیں؟

(ب) پرائیویٹ سکول پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے رجسٹرڈ کروانے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایک سکول کو سالانہ کتنے فنڈ دیتا ہے تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (پیف) کے زیر انتظام ضلع لاہور میں چلنے والے سکولوں کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

تعلیمی منصوبہ	سکولوں کی تعداد
فاؤنڈیشن اسسٹڈ سکول (ایف اے ایس)	102
ایجوکیشن ووچر سکیم (ای وی ایس)	210
نیو سکول پروگرام (این ایس پی)	9
پبلک سکول سپورٹ پروگرام (پی ایس ایس پی)	43
کل تعداد سکول زیر انتظام پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن	363

(ب) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (پیف) اپنے تعلیمی منصوبے کی توسیع کے لئے خواہشمند نجی تعلیمی اداروں سے درخواستیں طلب کرنے کے لئے قومی اخبارات اوراپنی ویب سائٹ www.pef.edu.pk پر اشتہار شائع کرواتا ہے۔ یہ درخواستیں ایک مفصل طریق کار کے تحت شارٹ لسٹ کی جاتی ہیں بعد ازاں ان درخواست گذاروں سے بروئے ضابطہ معاہدہ کرنے کے لئے سکول کی باقاعدہ فزیکل تصدیق کی جاتی ہے۔

نوٹ: اشتہار میں تعلیمی منصوبے کی توسیع سے متعلقہ ہر مرحلہ اور طریق کار کی وضاحت کر دی جاتی ہے۔ پیف پروگرام (تعلیمی منصوبہ) کے تازہ ترین اشتہارات کی کاپیاں (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی طرف سے پارٹنر سکولوں کو ادا کی جانے والی فی طالب علم مالی اعانت کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

درجہ/لیول	ماہانہ بنیاد پر فی طالب علم کی مالی اعانت
پرائمری	550روپے
ایلیمنٹری	600روپے
سیکنڈری(آرٹس)	900روپے
سیکنڈری(سائنس)	1100روپے
ہائر سیکنڈری(آرٹس)	1200روپے
ہائر سیکنڈری(سائنس)	1500روپے

ساہیوال: پی پی۔222 میں واقع سکولز کی عمارات سے متعلقہ تفصیلات

1752: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کتنے بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ایسے ہیں جن کی عمارت مکمل ہو چکی ہیں نیز کتنے کی عمارت مکمل نہیں ہوئی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) جن سکولز کی عمارتیں مکمل تعمیر ہو چکی ہیں ان میں کلاسز کا اجراء کیا جا چکا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف)

i. پی پی۔222 میں کل گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد 163 ہے جن کی عمارتیں مکمل ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹگری	گرلز	بوائز	کل تعداد
پرائمری	27	64	91

مڈل	27	15	42
ہائی	06	18	24
ہائر سیکنڈری	04	02	06
میزان	64	99	163

ii. چک نامہ سیال میں ایک گورنمنٹ پرائمری سکول کا اجراء اے ڈی پی 17-2016 کے تحت ہوا ہے، بلڈنگ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ب) جن سکولوں کی عمارتیں مکمل تعمیر ہو چکی ہیں ان میں کلاسز کا اجراء کیا جا چکا ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول رتہ باجوہ میں کمروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1754: جناب عبدالرؤف مغل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول رتہ باجوہ گوجرانوالہ میں طالبات کی تعداد اور کلاس رومز کی تعداد کتنی ہے ہر کلاس کے سیکشنز کتنے ہیں ہر سیکشن میں طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کمرے بیرونی سطح سے گہرے ہیں؟

(ج) کیا حکومت کمروں کی کمی دور کرنے اور نئے کمرے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول رتہ باجوہ میں تعداد طالبات 830 ہے۔ کمرے آٹھ ہیں سیکشن وار تعداد طالبات درج ذیل ہے:

کلاس	سیکشن	تعداد	کلاس	سیکشن	تعداد
کچی	2	104	پنجم	2	86
اول	2	91	ششم	1	39
دوئم	2	120	ہفتم	2	62
سوئم	3	125	ہشتم	3	90
چہارم	4	113			

(ب) درست ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات جاری کردہ لیٹر نمبری No.DS(ASSEM)CMO/16/AB-94/(B)0123723 مورخہ 23-11-2016 کے مطابق مذکورہ سکول کو سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے سال 2017-18 میں نئے کمروں کی تعمیر کی سکیم میں شامل کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن میں کمروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1755: جناب عبدالرؤف مغل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کس سال تعمیر ہوا تھا اس وقت کیا تمام کمرے قابل استعمال ہیں؟

(ب) کیا حکومت خستہ حال کمروں کی جگہ نئے کمرے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کمروں کی تعمیر کب ہو گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ سال 1967 میں تعمیر ہوا۔ مذکورہ سکول میں کمروں کی کل تعداد 23 ہے جن میں سے 20 کمرے صحیح حالت میں ہیں جبکہ تین کمروں کی حالت مخدوش ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات جاری کردہ لیٹر نمبری No.DS(ASSEM)CMO/16/AB-94/(B)0123723 مورخہ 23-11-2016 کے مطابق مذکورہ سکول کو سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے سال 2017-18 میں نئے کمروں کی تعمیر کی سکیم میں شامل کر دیا جائے گا۔

لاہور: جوہر ٹاؤن میں پرائیویٹ سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1758: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوھر ٹاؤن لاہور میں کتنے پرائیویٹ سکولز ہیں ان کا رقبہ کتنا ہے اور ان میں طلباء کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) کتنے سکول رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں اور جو غیر رجسٹرڈ ہیں انہوں نے رجسٹریشن کیوں نہیں کروائی؟

(ج) سرکاری سکول کے لئے کم از کم کتنا ایریا درکار ہوتا ہے اور کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جوہر ٹاؤن لاہور میں اس وقت 41 پرائیویٹ سکولز ہیں ان سکولوں کا رقبہ اور ان میں طلباء کی تعداد کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) جوہر ٹاؤن میں رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کی تعداد 41 ہے اور کوئی بھی غیر رجسٹرڈ سکول نہ ہے۔

(ج) نئے سرکاری سکول کا قیام پرائمری سطح پر کیا جاتا ہے جس کے لئے دو کنال زمین دستیاب ہونی چاہئے۔ سرکاری سکول کے رقبہ کے حوالے سے مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ پرائمری سے اوپر والے سکولوں کو اَپ گریڈ کیا جاتا ہے جس کے لئے رقبہ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

مزید برآں سکولوں میں مناسب تعداد میں کلاس رومز کے ساتھ ساتھ صبح کی اسمبلی اور بچوں کے کھیلنے کے لئے مناسب رقبے کا میدان ہونا لازمی ہے۔ تا کہ بچے کھیل کھیل میں سکول آنے میں دلچسپی لیں اور اُن کے اندر پڑھائی کا شوق پیدا ہو۔

گجرات میں محکمہ ایجوکیشن کے ای ڈی او اور ڈی ای او سے متعلقہ تفصیلات

1763: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات میں ای ڈی او ایجوکیشن اور ڈی ای او زایجوکیشن کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ان پر جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں نیز یہ کن کن علاقہ جات کے رہائشی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ان ای ڈی او اور ڈی ای اوز کی اس ضلع میں تعیناتی کے عرصہ کی کارگردگی سے مطمئن ہے؟

(د) ان میں سے کون کون سے ملازمین کا عرصہ تعیناتی اس ضلع میں تین سال سے زائد ہو چکا ہے؟

(ہ) کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ / قانونی کارروائی ہوئی ہے یا چل رہی ہے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(و) اگر حکومت ان کی کارگردگی سے مطمئن نہیں تو ان کو اس ضلع سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع گجرات میں ای ڈی او جو کہ اب سی ای او ہے کی ایک اور ڈی ای اوز کی تین اسامیاں ہیں۔

(ب) افسران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے

(د) ڈی او سیکنڈری کے علاوہ تمام افسران ضلع میں اپنے تین سال پورے کر چکے ہیں۔

(ہ) ضلع گجرات میں عرصہ تعیناتی کے دوران کسی بھی افسر کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہیں ہو رہی۔

(و) متعلقہ نہ ہے۔

سمبڑیال: امریکپورہ میں سکولوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1766: محترمہ شبینہ ذکریا بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا تحصیل سمبڑیال موضع امریکپورہ میں گرلز کے لئے ایک ہی پرائمری سکول ہے جو وہاں کی ضروریات کے لئے بھی ناکافی ہے اور آگے بڑھنے کے لئے بچیوں کو دوسرے گاؤں کے سکولوں میں جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس پرائمری سکول کی اپ گریڈیشن کرنے اور نئے سکول کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ تحصیل سمبڑیال موضع امریکپورہ میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موجود ہے جبکہ مذکورہ موضع میں گرلز ایلیمنٹری سکول نہ ہے۔

(ب) نئے سکولوں کا براہ راست قیام حکومتی پالیسی کا حصہ نہ ہے۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول امریکپورہ کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ایک کنال جگہ (Open Area) درکار ہے۔ چونکہ مذکورہ موضع میں سرکاری زمین مہیا نہ ہے لہٰذا شعبہ تعلیم ضلع سیالکوٹ اور سکول کونسل کے ممبران زمین کے حصول کے لئے کوششیں کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں مخیر حضرات سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔ جونہی جگہ کا انتظام ہو جائے۔ مذکورہ پرائمری سکول کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی کے گورنمنٹ کرسچئن ہائر سیکنڈری سکول فار بوائز راجہ بازار سے متعلقہ تفصیلات

1778: **محترمہ تحسین فواد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کرسچئن ہائر سیکنڈری سکول فار بوائز راجہ بازار راولپنڈی کا کل رقبہ کتنا ہے کتنے رقبہ پر سکول کی عمارت ہے اور کتنے رقبہ پر کون کون افراد کب سے قابض ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کے رقبہ پر ناجائز قابضین کا راستہ سکول کی بلڈنگ میں سے ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کی دکانیں بھی ہیں اگر ہاں تو کتنی دکانیں ہیں ان دکانوں پر کون کون کب سے قابض ہیں ان دکانوں کا کرایہ کون وصول کرتا ہے ان کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سکول کی زمین ناجائز قابضین سے واگزار کروانے اور دکانیں کرایہ پر نیلام عام کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کرسچئین ہائر سیکنڈری سکول کا کل رقبہ 37 کنال 2 مرلے ہے جس میں سے تقریباً 20 کنال سکول ہذا کے پاس ہے۔ باقی رقبہ 17 کنال 2 مرلہ پرائیویٹ سکول اور غیر قانونی قابضین کے پاس ہے۔ جن میں اُن کے سرونٹ کوارٹر اور دکانیں شامل ہیں ناموں کی فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) پرائیویٹ سکول اور دکانوں کے علاوہ سکول ہذا میں غیر قانونی رہائش پذیر آبادی تقریباً 100 افراد کا راستہ سکول کے مین گیٹ سے ہے۔ جو دن رات سکول انتظامیہ کو مجبوراً کھلا رکھنا پڑتا ہے۔

(ج) درست ہے۔ سکول ہذا کی 38 دکانیں ہیں۔ ناموں کی فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ سکول کی انتظامیہ 1972 تک کرایہ وصول کرتی رہی ہے۔ اس کے بعد قابضین نے سکول انتظامیہ کو کرایہ نہ دیا ہے۔

(د) حکومت ان ناجائز قابضین سے سکول ہذا کی زمین کا قبضہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اس حوالے سے سیکرٹری سکول ایجوکیشن کی جانب سے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ سکول ہذا کی زمین کو ناجائز قابضین سے واگزار کروایا جائے۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی راولپنڈی بھی اس حوالے سے متحرک ہے اور مورخہ 20.05.2017 کو ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو یاددہانی کے لئے چٹھی ارسال کی گئی ہے جس میں استدعا کی گئی ہے کہ وہ اس معاملہ میں عملدرآمد کروانے کے لئے ضروری احکامات جاری کریں۔ لیٹر کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

لاہور: پی پی-145،144 میں سکولوں میں دیئے گئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1797: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-144 اور 145 لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کتنے مڈل، ہائی سکول ہیں پی پی وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ سکولوں کو 2014 سے آج تک کتنے فنڈز کس کس مد میں فراہم کئے گئے اور کہاں کہاں خرچ کیا گیا، سال وار اور سکول وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-144 اور 145 لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے سکولز درج ذیل ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے:

پی پی:144:(Annex-A,B,C,D)

(A)بوائز ہائی سکولز 02

(B)گرلز ہائی سکولز 01

(C)بوائز مڈل سکولز 01

(D)گرلز مڈل سکولز 01

پی پی:145:(Annex-E,F,G)

(A)بوائز ہائی سکولز 04

(B)گرلز ہائی سکول 02

(C)بوائز مڈل سکولز 01

(ب) مذکورہ سکولوں کو 2014 سے تا حال ملنے والے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔(Annex-A,B,C,D,E,F,G)

ملتان: حلقہ پی پی-200 میں سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1800: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں گزشتہ چار سالوں 2013 تا 2017 میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول اپ گریڈ کئے گئے ہیں؟

(ب) اس مدت میں کتنے نئے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول قائم کئے گئے ہیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں کتنے بوائز اور گرلز پرائمری، مڈل، اور ہائی سکول ہیں تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال 2013 تا سال 2017 حلقہ پی پی۔200 ملتان میں اپ گریڈ کئے گئے لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	تعداد سکول اپ گریڈ	لیول	مردانہ	زنانہ	کل
1	پرائمری سے مڈل سکول	مڈل	1	4	5
2	مڈل سے ہائی سکول	ہائی	2	6	8
			3	10	13

سکولوں کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) 2013 تا 2017 میں نیا پرائمری، مڈل یا ہائی سکول قائم نہ کیا گیا ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں سکولز کی تعداد درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	لیول	مردانہ	زنانہ	کل
1	پرائمری سکولز	45	55	100
2	مڈل سکولز	10	11	21
3	ہائی سکولز	9	6	15
4	ہائر سیکنڈری سکولز	2	1	3
		66	73	139

سکولوں کی لسٹ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

ملتان: حلقہ پی پی۔200 میں سکولوں کی خطرناک بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

1802: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان: حلقہ پی پی-200 میں جن سکولز کی بلڈنگ خطرناک ہے ان سکولوں کے نام بتائے جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ایسے سکول فوری طور پر نئے سرے سے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو ان سکولوں کی عمارت کو کب تک بنائے گی کیا یہ موجودہ مالی سال میں شامل کر لئے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ملتان: حلقہ پی پی-200 میں جن سکولوں کی بلڈنگ جزوی طور پر خطرناک ہیں۔ اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	تعداد کمرہ جات	تعداد طلباء	تعداد اساتذہ	خطرناک کمروں کی تعداد
1	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جنگل کلراں والا ملتان صدر	4	101	3	2
2	گورنمنٹ ہائی سکول مرواں پور ملتان صدر	16	751	23	3

(ب) حکومت فوری طور پر تمام خطرناک عمارات کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ موجودہ مالی سال (2017-18) میں ضلع ملتان کے لئے مبلغ 78.00 ملین روپے خطرناک عمارات کی تعمیر کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور تعداد طلباء و طالبات، شہری اور دیہاتی، زنانہ اور مردانہ عمارت کی حالت اور جوائنٹ سروے ٹیم کی سفارشات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے 29 خطرناک عمارات کے حامل سکولوں کی دوبارہ تعمیر منظور ہو چکی ہے اور عنقریب تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ مزید برآں آئندہ مالی سال 2018-19 درج بالا دونوں سکولوں کی جُزوی خطرناک عمارات کی تعمیر کر دی جائے گی۔

ڈیرہ غازی خان میں گرلز و بوائز سکولز سے متعلقہ تفصیلات

1804: محترمہ نجمہ بیگم: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
ڈیرہ غازی خان شہر میں کتنے گرلز و بوائز پرائمری اور کتنے ہائی سکول ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

ڈیرہ غازی خان شہر میں سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز ہائی سکول	08
بوائز ہائی سکول	05
گرلز پرائمری سکول	12
بوائز پرائمری سکول	45
میزان	70

ڈی جی خان: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول نمبر 1 میں کمروں سے متعلقہ تفصیلات

1811: جناب احمد علی خان دریشک: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) سنٹر آف ایکسیلینس گورنمنٹ بوائز ہائی سکول نمبر 1 ڈی جی خان کا سنگ بنیاد کب رکھی گئی سکول ہذا کا رقبہ کتنا ہے؟
(ب) سکول ہذا میں کمروں کی تعداد کیا ہے 2009 میں کتنے رومز تھے اور سنٹر آف ایکسیلینس کی نئی بلڈنگ بننے سے اب کمروں کی تعداد کیا ہے؟
(ج) یہ کب تعمیر کی گئی 15-2014 میں اساتذہ کی کل تعداد کیا تھی اور موجودہ تعداد کیا ہے؟
(د) 15-2014 میں طلباء کی کل تعداد کیا تھی اور موجودہ کل تعداد کیا ہے؟
(ہ) اپریل 2015 اور اپریل 2016 میں کتنے نئے طلباء کا داخلہ ہوا؟
(و) حکومت سکول ہذا کی مزید بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):
(الف) سکول ہذا کا بطور سنٹر آف ایکسیلینس فروری 2011 میں سنگ بنیاد رکھا گیا۔
سکول ہذا کا کل رقبہ 99 کنال 10 مرلے ہے۔

(ب) سکول ہذا میں اس وقت کل 87 کمرے ہیں۔ سال 2009 میں اس سکول میں کل 54 کمرے تھے۔ اس وقت کمروں کی تعداد 87 ہے۔

(ج) سکول ہذا میں سنٹر آف ایکسیلینس کی بلڈنگ کی تعمیر کا دورانیہ سال 2011 سے سال 2013 ہے۔ سال 15-2014 میں اس سکول میں اساتذہ کی کل تعداد 120 تھی جن میں سے 112 اساتذہ کام کر رہے تھے اس وقت اساتذہ کی کل تعداد 92 ہے اور 84 اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

(د) سال 15-2014 میں طلباء کی کل تعداد 3280 تھی۔ موجودہ تعداد طلباء 2105 ہے۔

(ہ) اپریل 2015 میں 1127 طلباء کا داخلہ ہوا۔ اپریل 2016 میں 361 طلباء کا داخلہ ہو۔

(و) حکومت سکول ہذا کے طلباء کا معیار تعلیم بہتر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پاس طلباء کی اوسط اور گریڈ بہتر ہوئے ہیں۔ 2016 میں ادارہ ہذا کے طالب علم حسنات الرحمٰن نے میٹرک کے امتحان میں 1100/1086 نمبر حاصل کر کے ڈیرہ غازی خان بورڈ میں اول اور پنجاب میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

ڈی جی خان: گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 سنٹر آف ایکسیلینس میں درختوں سے متعلقہ تفصیلات

1812: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 سنٹر آف ایکسیلینس ڈی جی خان میں 2014 میں کتنے درخت تھے؟

(ب) 2017 میں سنٹر آف ایکسیلینس کی عمارت کی تعمیر کے بعد درختوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) سکول ہذا میں صاف پانی کی سہولت کب سے ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سنٹر آف ایکسیلینس گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 ڈی جی خان میں سال 2014 میں 80 درخت تھے۔

(ب) 2017 میں سنٹر آف ایکسیلینس کی عمارت کی تعمیر کے بعد درختوں کی تعداد 80 ہے۔

(ج)

1. ادارہ ہذا میں واٹر سپلائی کے پانی کے کنکشن پر الیکٹرک واٹر کولر لگا کر طلباء کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔
2. صاف پانی کے لئے فلٹریشن پلانٹ نہیں ہے۔

ضلع سرگودھا: محکمہ سکولز ایجوکیشن کی گاڑیوں کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1813: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا محکمہ سکولز ایجوکیشن کی کتنی گاڑیاں کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 16-2015 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سرگودھا محکمہ سکولز ایجوکیشن کے 16 آفیسرز کے زیر استعمال سرکاری گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) مالی سال 16-2015 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں مبلغ -/12,41,000 روپے رکھے گئے اور مبلغ -/84,0,464 روپے خرچ کئے گئے۔

راولپنڈی حلقہ پی پی-11 میں قائم ایم سی گرلز پرائمری سکول ڈھوک کے اساتذہ اور دیگر عملہ سے متعلقہ تفصیلات

1824: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی حلقہ پی پی-11 میں قائم ایم سی گرلز پرائمری سکول ڈھوک حسو میں اساتذہ اور دیگر عملے کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور اس وقت موجودہ عملے کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) سکول میں موجودہ طلباء کی تعداد کتنی ہے کلاس وار تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) سکول کی موجودہ عمارت میں کتنے کلاس رومز ہیں اور یہ کلاس رومز موجودہ طلباء کی تعداد کے لئے کافی ہیں؟

(د) کیا حکومت اساتذہ کی کمی پوری کرنے کو تیار ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) راولپنڈی حلقہ پی پی۔11 میں قائم ایم سی گرلز پرائمری سکول ڈھوک حسو کے اساتذہ اور دیگر عملہ کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

اساتذہ:

منظور شدہ اسامیاں 14

پُر شدہ اسامیاں 10

خالی اسامیاں 4

دیگر عملہ:

نائب قاصد منظور شدہ اسامی 1

نائب قاصد پُر شدہ اسامی 1

سینٹری ورکر منظور شدہ اسامی 1

سینٹری ورکر پُر شدہ اسامی 1

(ب) سکول میں موجود طلباء کی تعداد 495 ہے۔ کلاس وار تفصیل درج ذیل ہے:

نرسری	150
پہلی	136
دوئم	103
سوئم	57
چہارم	35
پنجم	14

(ج) سکول کی موجودہ عمارت میں آٹھ کلاس رومز ہیں۔ جو کہ بچوں کی تعداد کے لحاظ سے کم ہیں۔ تاہم بچوں کو برآمدے میں بٹھا کر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران مذکورہ سکول میں اضافی کمرہ جات ترجیحی بنیادوں پر تعمیر کر دیئے جائیں گے۔

(د) حکومت اساتذہ کی کمی پوری کرنے کو تیار ہے اور 2017 کی ریکروٹمنٹ میں سکول ہذا میں اساتذہ کی کمی پوری کر دی جائے گی۔

ضلع راجن پور بستی مکوڑا کے ایلیمنٹری سکول کی اپ گریڈیشن / خالی اسامیوں اور کلاسز کا اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1825: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول بستی مکوڑہ ضلع راجن پور کو ہائی سکول کا درجہ دے کر بلڈنگ تعمیر کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا بلڈنگ محکمہ کے hand over ہو گئی ہے سکول ہذا میں مطلوبہ ساز و سامان، فرنیچر مع سائنس و کمپیوٹر لیب فنکشنل کر دی گئی ہے اگر نہیں تو تاخیر کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا ہائی سیکشن کی اسامیاں منظور کر کے پُر کر دی گئی ہیں نیز نویں اور دسویں کی کلاسز کب تک شروع کی جائیں گی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول بستی مکوڑہ ضلع راجن پور کو ہائی سکول کا درجہ دے کر بلڈنگ تعمیر کر دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کی عمارت محکمہ کے سُپرد ہو گئی ہے اور اس سکول میں کمپیوٹر لیب کے قیام کے لئے 2017-18 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں دو ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اپ گریڈ ہونے کے بعد ہائی سیکشن کی اسامیوں کی منظوری کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) راجن پور کو محکمہ کی جانب سے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ فوری طور پر BS-16 Handing/Taking Over Certificates اور Bearing Expenditure

Certificate بھیجیں تا کہ اسامیوں کی منظوری کا عمل شروع کیا جا سکے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) راجن پور کی جانب سے مذکورہ سرٹیفکیٹس کی وصولی کے بعد سکول ہذا میں محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد نئی اسامیوں کا اجراء کر دیا جائے گا اور مطلوبہ سازوسامان کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر و سائنس لیب کو فنکشنل کرنے کے لئے ضروری اقدامات اُٹھائے جائیں گے۔

(ج) جواب جُز (ب) میں وضاحت کی روشنی میں باور کروایا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی، راجن پور کی جانب سے مندرجہ بالا سرٹیفکیٹس کی فراہمی کے بعد سکول ہذا میں نویں اور دسویں کلاسز کے اجراء کے لئے اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔

لاہور میں سکولوں کو دیئے گئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1829: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے مالی سال 18-2017 میں سکولز کو جدید سہولتوں سے آراستہ کرنے کے لئے کتنا فنڈ رکھا ہے؟

(ب) لاہور میں سکولوں کو جدید سہولتوں سے آراستہ کرنے کے لئے فنڈ دیا جائے گا سکولز وار فنڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت نے مالی سال 18-2017 میں سرکاری سکولوں میں جدید سہولیات کی فراہمی کے لئے مبلغ -/8250 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) لاہور کے سرکاری سکولوں کو سہولیات کی فراہمی کے لئے مالی سال 18-2017 میں 755.358 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سکول وار فنڈز کی فہرست سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ذیلی ادارہ Programme Monitoring & Implementation Unit تیار کرتا ہے جس پر ابھی کام جاری ہے۔

میاں محمد رفیق: راناصاحب! ساڈی واری وی آن دیو۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): ملک صاحب نال گل کرو۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محترم وزیر تعلیم اور محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ضلع قصور میں۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم! متوجہ ہوں۔ پوائنٹ آف آرڈر آرہا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ issue سپیشل ایجوکیشن سے related ہے لیکن ہے تو تعلیم ہی۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ضلع قصور کے اندر سپیشل ایجوکیشن کا صرف ایک سکول قصور شہر میں ہے اور آپ کو پتا ہے کہ قصور شہر بالکل ضلع کے end پر ہے۔

جناب سپیکر: آپ سپیشل ایجوکیشن کی بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن سے related بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ لکھ کر دیں۔

قصور کے معذور بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کے لئے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے کو بڑھانے کا مطالبہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اتنی لمبی بات نہیں ہے، آپ سن تو لیں۔ صرف اتنی استدعا ہے کہ بچوں کو pick کرنے کے لئے گاڑی پندرہ کلومیٹر distance cover کرتی ہے۔ یہ حکومت پنجاب کی پالیسی ہے اور یہ اچھی پالیسی ہے کہ تعلیم ہر بچے کو ملنی چاہئے۔ سیکرٹری اور تمام متعلقہ افسران نے اس بات پر categorically انکار کیا ہے کہ ہم پندرہ کلومیٹر سے ایک کلومیٹر اور pick and drop کے

لئے Bus sanction نہیں کر سکتے۔ اگر والدین اپنے معذور بچے کو معذور نہیں رہنے دینا چاہ رہے اور پڑھانا چاہ رہے ہیں۔ ضلع قصور میں صرف ایک سکول ہے تو کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس میں دس کلو میٹر add ہو جائیں جس سے شاید اور دس بچے جو معذور ہیں جو ویسے ہی disabled ہیں جو ویسے ہی disadvantage پر ہیں ان کو بھی یہ سکول، یہ پڑھائی اور یہ تعلیم مل سکے۔

جناب سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب کو ان کی بات پہنچائی جائے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری متعلقہ منسٹر صاحب سے بھی میٹنگ ہو چکی ہوئی ہے۔ آپ نے جس طرح کل حکم دیا تھا کہ سیکرٹری تشریف لائیں اور اس پر آپ کو جواب دیں تب یہ مسئلہ حل ہو گا۔ متعلقہ منسٹر نے already دو دفعہ کہہ دیا ہوا ہے لیکن ان کی بات تو وہاں کی پرنسپل نہیں سنتی۔

جناب سپیکر: چلو ہم اس بارے مشورہ کر لیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ رانا مشہود صاحب! میری بات سن کر جائیں۔ رانا مشہود صاحب وزیر تعلیم! میری بات سن کر جاؤ۔

جناب سپیکر: وہ تو اب چلے گئے ہیں۔ آپ بات کریں، کیا کہنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وزیر تعلیم نے دو باتیں کی ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے بات نہیں سنی اور چلے گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وزیر تعلیم نے دو باتیں کی ہیں۔ ایک انہوں نے یہ کہا کہ دماغوں کے اندھیرے دور کرو مجھے اس پر کچھ کہنا ہے۔ انہوں نے دوسری بات یہ فرمائی ہے کہ وزیر اعلیٰ کا وژن، یہ بھی اچھی اور خوش آئند بات ہے اور ہم اس کی تحسین کرتے ہیں، میں اس پر بھی بات کروں گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ خرچ کرو، کچھ سکولوں کو own کرو۔ میں ان تینوں باتوں پر تھوڑا سا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا تقریر کرنا شروع کر دی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نہایت علمی بات ہے۔ اگر آپ موقع عنایت کر دیں تو شاید بہتوں کا بھلا ہو جائے گا۔ بات یوں ہے کہ ہم وزیر اعلیٰ کے وژن کی تحسین کرتے ہیں کہ تعلیم عام ہو، لٹریسی ریٹ اور

خواندگی بڑھے لیکن اس نظام تعلیم سے دماغوں کے اندھیرے دور نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ تعلیم نوکری کے دروازے تک تو لے کر جاتی ہے، وہ کاغذ کا ٹکڑا جسے ڈگری کہہ لیں یا سند کہہ لیں وہ نوکری کے دروازے تک تو لے جاتی ہے لیکن علم کے دروازے پر نہیں لے جاتی۔ یہ نظام تعلیم میں خامی ہے اس لئے دماغوں کے اندھیرے کیسے دور ہوں گے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ پیر محل تحصیل میں بلوچستان کی طرز کا پسماندہ علاقہ ہے جس کے چک نمبر 776 گ ب میں پرائمری سکول ہے مجھے خوشی ہے کہ میں visit بھی کرتا ہوں اور میرا وژن یہی ہے کہ دنیا کے کسی ملک اور قوم نے ایجوکیشن ٹیکنالوجی کے بغیر ترقی نہیں کی۔ پرائمری سکول چک نمبر 776 گ ب نے 6۔ ستمبر کو یوم دفاع منایا اس میں مجھے بلایا میری عزت افزائی کی، میں گیا اور ان کا پروگرام دیکھا تو مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ اس پسماندہ علاقے میں کس قدر اعلیٰ تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے۔ میں ایک مزدور ہوں لیکن میں نے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ کا اعلان کیا ہے۔ اگر وزیر تعلیم یہاں ہوتے تو انہیں پتا چلتا کہ ہم لوگ مزدور ہیں اور مزدور ہو کر بھی اپنی ایک ماہ کی تنخواہ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ، بہت مہربانی۔ تشریف رکھیں۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آج سارا ٹائم ہی آپ نے لیا ہے اور ابھی پھر پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔ اس ایوان پر دوسروں کا بھی حق ہے یا صرف میرا اور آپ کا حق ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ایک منٹ کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اچھی بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کل میاں محمود الرشید نے پیاز اور سبزیوں کی قیمتوں میں بہت زیادہ بڑھوتری کے حوالے سے تحریک التوائے کار پیش کی تھی۔

جناب سپیکر: ان کی تحریک التوائے کار آ رہی ہے۔

حکومت سے پیاز کی قیمت میں بے جا اضافے پر اقدامات کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا جواب تو اگلے اجلاس میں آئے گا لیکن عوام اس وقت بھگت رہی ہے میں آپ کے توسط سے یہ direction چاہتا ہوں کہ جو وہ تحریک التوائے کار تھی اور جو یہ issue ہے اس بارے میں حکومت آج نہیں تو کل ایوان کو apprise کرے کہ قیمتوں کو کم کرنے کے حوالے سے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔ ٹماٹر کو چھوڑ دیں لیکن پیاز ایک ایسی utility ہے جو ہر ہانڈی کے اندر ڈلتی ہے غریب نے بھی اسے ڈالنا ہے لیکن یہ اس کی پہنچ سے باہر ہو گیا ہے۔ اسے کس نے دیکھنا ہے؟ اسے حکومت نے دیکھنا ہے۔ میں اس لئے point out کر رہا ہوں چونکہ آپ اچھی directions دیتے ہیں آپ مہربانی کر کے اس پر بھی حکومت کو direction دیں کہ اگلے working day میں apprise کریں کہ انہوں نے کیا action لیا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جو بات ڈاکٹر صاحب نے کی ہے وہ متعلقہ وزیر صاحب کو بتا دیں۔ اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 7 ملک مظہر عباس راں کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ڈی ایس پی یزمان اور ڈی پی او بہاولپور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ عاطف مظہر، واصف مظہر اور کاشف مظہر پسران نے عرصہ دراز سے شکار گاہ (چولستان) تحصیل یزمان ضلع بہاولپور میں آباد کاری پر 20/25 سال سے زمین حاصل کی ہوئی ہے۔ جہاں پر انہوں نے فش فارم بنائے اور شکار گاہ (جنگل) کی زمین کو قابل کاشت بنایا۔ بھوری میاں

عباسی ولد میاں مبارک عباسی نے مقامی پولیس، ڈی ایس پی عبدالرحیم، ایس ایچ او، ڈرائیور اور ایک اے ایس آئی نوید عباسی تحصیل یزمان ضلع بہاولپور سے سازباز کرکے ہمارے زیر قبضہ رقبہ پر 6- اگست 2017 بروز اتوار 12/11 بجے دن 15/20 مسلح افراد کی مدد سے قبضہ کی کوشش کی۔ عاطف مظہر نے اندراج مقدمہ کے لئے درخواست گزاری لیکن آج تک مقدمہ درج نہ ہوا بلکہ ہمیں مہر رب نواز ایس پی نے انوسٹی گیشن میں الجھا رکھا ہے۔ متذکرہ زمین کا کیس سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ حکومت پنجاب نے خود اپیل کی ہوئی ہے۔ اس رقبہ کا موجودہ status، state land کا ہے۔ ہائی کورٹ لاہور نے (بہاولپور رینج) نواب فیملی کے خلاف stay order جاری کیا ہوا ہے کہ یہ کسی قسم کی مداخلت نہ کریں۔ ڈی ایس پی یزمان کے پاس میری درخواست گئی میں نے کہا کہ مقدمہ درج کیا جائے تو اس نے نہایت حقارت سے کہا میں یہ مقدمہ درج نہیں کروں گا اور مجھے کہا کہ تم نے جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ میں ڈی پی او بہاولپور ڈاکٹر ظفر عباس کے پاس گیا انہوں نے فیصلہ کیا کہ اگر آپ کی گندم کی کاشت ثابت ہو گئی تو آپ کا مقدمہ درج کریں گے لیکن آج تک مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ مسلح لوگوں کی مدد سے بھوری میاں عباسی قبضہ کر رہا ہے۔ قتل و غارت کا خطرہ ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending فرما دیں تاکہ ہم اس تحریک استحقاق کا جواب منگوا سکیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک استحقاق کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 9/2017 قاضی احمد سعید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 11 میاں طاہر کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

تھانہ بٹالہ کالونی فیصل آباد کے ایس ایچ او کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 15- جون 2017 کو تھانہ بٹالہ کالونی فیصل آباد کے ایس ایچ او انسپکٹر عاصم کو اپنے حلقہ کے میاں وقار نامی شہری کا کام کرنے کے لئے فون کیا تو انہوں نے متعدد دفعہ میرے فون کرنے کے باوجود فون attend نہ کیا۔ آخر کار میں نے میاں وقار نامی معزز شہری جو کہ میرے حلقہ کا رہائشی ہے کو تھانہ میں بھجوایا اور اسے کہا کہ وہ اپنے فون سے میری بات ایس ایچ او بٹالہ کالونی سے کروا دے۔ جب وہ اس تھانہ میں گیا تو اس معزز شہری نے میرے ساتھ انسپکٹر عاصم سے اپنے موبائل پر بات کروانے کی کوشش کی تو ایس ایچ او عاصم، اس کے ساتھ موجود اے ایس آئی رضوان اور امتیاز نامی کانسٹیبل نے اس کو مارنا شروع کر دیا اور مجھے بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور میرے ووٹر معزز شہری میاں وقار کو گالیاں دیں کیونکہ موبائل hold پر تھا اور میں نے یہ تمام گفتگو اپنے کانوں سے سُنی ہے۔ اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending فرما دیں تاکہ ہم اس تحریک استحقاق کا جواب منگوا سکیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 630 محترمہ باسمہ چودھری، ڈاکٹر محمد افضل اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ تینوں میں سے کوئی معزز ممبر اس وقت موجود نہیں ہے تو اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 633 میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن وہ بتا کر گئے ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 634/17 خواجہ محمد نظام المحمود کی ہے۔۔۔ موجود

نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 637 ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 638 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اس وقت موجود نہیں ہیں۔ اگر محترمہ لابی میں بیٹھی ہیں تو اندر تشریف لے آئیں۔ چونکہ محترمہ خدیجہ عمر موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 639 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وہ کل ریلی میں مصروف رہے ہیں اور تھکاوٹ کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب کی طرف سے مجھے ایسی کوئی اطلاع نہیں دی گئی لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 642 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 644 بھی ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 645 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 647 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 650 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں
جعلی دستاویزات کے ذریعے فراڈ کا انکشاف

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 4۔جولائی 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں سرکاری ملازمین کے نام پر الاٹمنٹ کی جعلی دستاویزات تیار کر کے پلاٹ کسی اور

کے نام کر دیئے گئے، کروڑوں روپے کا مبینہ فراڈ منظر عام پر آگیا، پلاٹ ایک ضلع سے دوسرے ضلع کی ہاؤسنگ سوسائٹی میں تبدیل کرانے اور ترجیحی بنیادوں پر الاٹ کرانے کے لئے لاکھوں روپے لئے جاتے رہے۔ ایسے ملازمین جن کے نام پر نمبر الاٹ ہوئے لیکن انہیں معلوم نہیں، ان کے جعلی کاغذات تیار کر کے افسر و ملازمین کروڑوں روپے کماتے رہے۔ اس کام میں بعض پراپرٹی ڈیلرز بھی ملوث ہیں۔ بعض سرکاری ملازمین نے آواز اٹھائی لیکن کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان، ڈی جی خان، بہاولپور، سیالکوٹ، خانیوال اور ساہیوال میں پنجاب حکومت کی جانب سے سرکاری ملازمین کو اقساط پر سستے پلاٹ دینے کا پراجیکٹ شروع کیا گیا۔ 2005 میں ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں ملازمین کو نمبر الاٹ کرنے کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ حکومت کی جانب سے اعلان کیا گیا تھا کہ تمام ملازمین کو قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹ الاٹ کئے جائیں گے۔ اس خبر سے تمام سرکاری ملازمین جو پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی مد میں اپنی تنخواہ سے کٹوتی کروا رہے ہیں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ سکیم کو شفاف بنایا جائے، حقداران کو ان کا حق دلوایا جائے اور ملازمین کا استحصال بند کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

اکاؤنٹنٹ جنرل آف پنجاب آفس میں اسمبلی سے متعلقہ آفیسر کو تعینات کرنے کا مطالبہ

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ہمارے کافی معزز ممبران کے چیک Accountant General of Punjab رُکے ہوئے ہیں۔

نے ہمارے متعلقہ آفیسر کو تبدیل کر دیا ہے۔میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ سوموار کو Accountant General of Punjab کو طلب کریں۔اُن سے سیکرٹری پنجاب اسمبلی نے بارہا مرتبہ بات کی ہے لیکن ابھی تک اس جگہ پر کوئی نیا آفیسر تعینات نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے معزز ممبران اسمبلی کے چیک رُکے ہوئے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ Accountant General of Punjab کا یہ روّیہ غیر مناسب ہے۔آپ مہربانی فرما کر اس کا notice لیں اور Monday کو Accountant General of Punjab کو اپنے پاس طلب کر کے ان سے اس بابت بات کی جائے۔

جناب سپیکر: سوموار کو 11بج کر 20 منٹ پر Accountant General of Punjab یہاں میرے چیمبر میں تشریف لائیں۔Sharp at 11:20 پر وہ یہاں تشریف لائیں۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!سرکاری کارروائی شروع کرنے سے پہلے کورم پورا کرا لیں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 18۔ ستمبر 2017 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE

NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

question REGARDING-

-Details about changing cadre of Naib Qasid to Security Guard *(Question No. 1709)* 403

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

questions REGARDING-

-Details about construction of rooms in Government Girls Elementary School Ratta Bajwa *(Question No. 1754)* 405

-Details about construction of rooms in Government Girls High School Satellite Town Gujranwala *(Question No. 1755)* 406

-Details about private schools in Johar Town Lahore *(Question No. 1758)* 407

ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Question No. 3620 asked by Dr. Muhammad Afzal, MPA (PP-276) 311

-Starred Question No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369) 311

ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.

questions REGARDING-

-Details about posting of Science teachers in schools of PP-133, Narowal *(Question No. 8962*)* 381

-Sanctioned posts of teachers in schools of PP-133, Narowal *(Question No. 8963*)* 382

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Corruption of millions of rupees in Motor Registration Authority 317

-Delay in construction of Surgical Tower in Mayo Hospital Lahore by Communication & Works Department 314

-Delay in implementation of project of provision of Hepatitis medicines to patients at doorstep 158

-Delay of water supply scheme in Salamatpura Lahore 156

-Deprivation of Lahore and all other districts from trauma centres of international level 233

-Disclosure of cancellation of policy of centralized admission in private medical colleges 159

-Disclosure of fraud through fake documents in Punjab Government

PAGE NO.

Servants Housing Foundation 425
-Failure in providing required temperature to blood banks of several private hospitals in Lahore and other cities 157
-Increase in demises in Bahawalpur and surroundings due to use of black stone 316
-Openly sale of insalubrious ghee and cooking oil in Nankana Sahib 315
-Out of course question paper in examination of MCAT 85
-Restoration of supply of water to over 75 canals of Gujranwala division 155
-Undue increase in prices of fruits and vegetables in Sunday Bazars and Model Bazars of Lahore 232
-WASA failed in provision of clean drinking water despite of spending huge amount 233

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-11th September, 2017 3
-12th September, 2017 91
-13th September, 2017 165
-14th September, 2017 253
-15th September, 2017 327

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

questions REGARDING-
-Details about classes rooms in Government Boys High School No. 1, Dera Ghazi Khan *(Question No. 1811)* 414
-Details about schools in PPs-243 & 244 Dera Ghazi Khan *(Question No. 1621)* 396
-Details about schools of City District Government in Lahore *(Question No. 1688)* 400
-Details about trees in Government High School No.1, Centre of Exigency Dera Ghazi Khan *(Question No. 1812)* 415

AHMED KHAN BHACHER. MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Delay in implementation of project of provision of Hepatitis medicines to patients at doorstep 158

question REGARDING-
-Details about iron manufacturing from ore of Sindh River *(Question No. 7736*)* 100

AHMED SAEED, QAZI
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Questions No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 146

Privilege motion REGARDING- 150

PAGE NO.

-Insulting behaviour of Superintendent Project Highway Central Zone Lahore with honorable MPA 417

question REGARDING-

-Details about vacant posts and upgradation of Government Elementary School Basti Makora, Rajanpur *(Question No. 1825)*

AKHTAR ALI, BAO

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 144

-Starred Question No. 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 144

-Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 144

AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR. *(Minister for Irrigation)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Restoration of supply of water to over 75 canals of Gujranwala division 155

AMJAD ALI JAVAID, MR. *(Parliamentary Secretary for Population Welfare)*

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 138

-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a point of order regarding allegation of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items 138

-Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 138

-Starred Question No. 7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357) 138

-Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347) 138

-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmed, MPA (PP-143) 138

-Zero Hour Notice No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 138

point of order REGARDING-

-Demand for abolishment of Entry Test for Admission in medical and engineering Universities 76

ASIF MEHMOOD, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Zero Hour Notice No. 175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273) 143

QUESTIONS regarding-

-Action taken against factories causing environment pollution in Rawalpindi *(Question No. 8906*)* 297

-Details about schools and students in Rawalpindi *(Question No. 8907*)* 376

-Details about schools and teachers in Jhelum *(Question No. 8722*)* 370

PAGE NO.

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 13th September, 2017 234, 246
ASIF SAEED MANAIS, MR. (*Minister for Livestock & Dairy Development)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about distribution of cattle under Chief Minister Scheme in Taxila Rawalpindi *(Question No. 1831)* 57
-Details about facilities provided in veterinary hospitals and dispensaries of Sahiwal *(Question No. 8638*)* 17
-Details about "Katta Bachao Scheme" *(Question No. 9214*)* 52
-Details about medicines and staff in veterinary hospitals of Dina and Pind Dadan Khan district Jhelum *(Question No. 8951*)* 50
-Details about veterinary centres in district Rawalpindi *(Question No. 8775*)* 48
-Details about veterinary hospitals and employees in district Gujrat *(Question No. 9001*)* 51
-Details about veterinary Research Institute Zarar Shaheed Road Lahore *(Question No. 8713*)* 46
-Number of offices of Livestock Department in Chiniot *(Question No. 1817)* 56
AUTHORITIES-
-Of the House 5
AZRA SABIR KHAN, MRS.
-Leave of absence 153

B

BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Resolution No. 238 moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32) 62
-Starred Question No. 7862 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 62
BILLS *(Introduced in the House)*-
-The Punjab Ehtram-e-Ramzan (Amendment) Bill 2017 243
-The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017 244
-The Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017 244

C

CABINET-

PAGE

NO.

-Of the Punjab 5

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING- 277

-Control over air pollution in district Faisalabad *(Question No. 8982*)*

-Details about buses purchased for Metro Lahore and subsidy granted thereon *(Question No. 8351*)* 208

-Details about employees and budget of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 8629*)* 209

-Details about government and private schools in district Faisalabad *(Question No. 8630*)* 369

-Details about Maduana drain Samundri Faisalabad *(Question No. 1767)* 301

-Details about recruitment of teachers in Government Primary School Pran, Okara *(Question No. 8735*)* 371

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 15th September, 2017 427

EJAZ HUSSAIN BUKHARI, MR.

Privilege motion REGARDING- 231

-IMPROPER BEHAVIOUR OF ACCOUNTANT SUI GAS ATTOCK WITH HONOURABLE MPA

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action taken against factories causing environment pollution in Rawalpindi *(Question No. 8906*)* 297

-Action taken against factory releasing poisonous smoke at Band Road Lahore *(Question No. 9081*)* 288

-Action taken against persons throwing poisonous water into Satluj river *(Question No. 9009*)* 282

-Air pollution in district Lahore *(Question No. 8587*)* 293

-Air pollution in Gujranwala, Gujrat, Kharian and Lala Musa *(Question No. 8483*)* 292

-Air pollution in Jhelum *(Question No. 8943*)* 271

-Control over air pollution in district Faisalabad *(Question No. 8982*)* 277

-Details about Maduana drain Samundri Faisalabad *(Question No. 1767)* 301

-Employees of Environment Protection Department and position 258

PAGE NO.

of environmental pollution in Rawalpindi *(Question No. 8694*)*
-Employees working on deputation in Environment Protection Department in Sahiwal *(Question No. 8864*)* 262
300
-Environment pollution in Gujrat *(Question No. 1718)*
-Expenditures incurred upon offices and employees of Environment Protection Department Sahiwal *(Question No. 8865*)* 263
-Offices of Environment Protection Department in Bahawalpur and position of pollution *(Question No. 8798*)* 296
299
-Project of control of air pollution in Kasur *(Question No. 1715)* 274
-Water and air pollution in district Jhelum *(Question No. 8944*)*

EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 180
-Collection of property tax in 2015-16 in district Lahore *(Question No. 8778*)*
-Details about employees, offices and tax collection in district Gujrat *(Question No. 8868*)* 186
-Details about offices and employees in Excise & Taxation Department in Sargodha division *(Question No. 9073*)* 215
-Offices and employees of Excise & Taxation Department in Sahiwal *(Question No. 8752*)* 199
-Tax collection expenditures and offices of Excise & Taxation in Multan *(Question No. 9315*)* 194

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motions No. 618 and 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 63, 138
-Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report on dualization of Faisalabad Samundary Road Section, Communication and Works Department Government of the Punjab for the year 2012-13 226
-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a point of order regarding allegation of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items 138
-Privilege Motions No. 12 of 2013, 20 of 2014, 5,14,18,20 of 2015, 20,35, 38,39 of 2016, 2, 3, 6 of 2017 61
-Starred Question No. 3620 asked by Dr. Muhammad Afzal, MPA (PP-276) 311
-Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111) 63
-Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) 224
-Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262) 64
Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9) 145
-Starred Question No. 8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58) 225
-Starred Question No. 8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi,

PAGE

NO.

MPA (PP-13) 225
-Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347) 138
-Starred Questions No. 2588 & 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 63, 144
-Starred Questions No. 7350 and 8872 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 141
-Starred Questions No. 7677, 7108, 7109, 2338 , 7599 & 8303 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 63, 144, 146,222
-Starred Questions No. 4980 and 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369) 64, 311
-Starred Questions No. 7148, 7183 & 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 138,140, 144
-Starred Questions No. 3539 , 8288 and 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 63, 65,138
-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30) of 2016 moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353) 225
-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356) 313
-The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 (Bill No. 18 of 2017) 63
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmed, MPA (PP-143) 138
-The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299) 140
-Zero Hour Notice No. 175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273) 143
-Zero Hour Notice No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 138

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

Questions REGARDING-

-Details about provision of grant to Government High School Gandapur Okara *(Question No. 8912*)* 378
-Tax collection expenditures and offices of Excise & Taxation in Multan *(Question No. 9315*)* 194

FARZANA BUTT, MRS.

-Leave of absence 152

QUESTIONS regarding-

-Environment pollution in Gujrat *(Question No. 1718)* 300
-Project of control of air pollution in Kasur *(Question No. 1715)* 299

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-***

-For Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, Jalal-ud-Din Dhakku ex-MPA, mother of Malik Nadeem Kamran and father of Mian Tahir, MPA 16

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

questions REGARDING-

-Details about furniture provided to schools in district Sialkot *(Question No. 9192*)* 389

-Details about ranking of district Sialkot in respect of monitoring and implement action of UMT Programme *(Question No. 9193*)* 389

h

HASEENA BEGUM, MRS.

-Leave of absence 151

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Openly sale of insalubrious ghee and cooking oil in Nankana Sahib 315

questions REGARDING-

-Details about buses starting from Railway Station Lahore *(Question No. 8827*)* 212

-Details about institutions of special education in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9151*)* 54

-Details about "Katta Bachao Scheme" *(Question No. 9214*)* 52

-Details about non salary budget of schools in district Lahore *(Question No. 8828*)* 374

-Details about offices and expenditures of Social Welfare in Lahore *(Question No. 9218*)* 214

-Details about vehicles and expenses of School Education Department in district Sargodha *(Question No. 1813)* 415

I

IMRAN ZAFAR, HAJI

question REGARDING-

-Details about budget spent on development of sports in district Gujrat *(Question No. 8716*)* 128

PAGE NO.

IRAM HASSAN BAJWA, MRS.

question REGARDING- 368

-Steps taken for peace and brotherhood *(Question No. 8542*)*

J

JAHANGIR KHANZADA, MR. *(Minister for Youth Affairs & Sports)*

Answers to the questions REGARDING- 121

-Budget allocated for sports in Bahawalnagar during 2012-16 *(Question No. 7629*)* 128

-Details about budget spent on development of sports in district Gujrat *(Question No. 8716*)* 136

-Details about development of sports in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 1806*)* 134

-Details about funds spent on sports in 2015-16 *(Question No. 9240*)* 105

-Details about players and members of District Sports Committee Sahiwal *(Question No. 8766*)* 96

-Details about sports fund *(Question No. 8689*)* 124

-Details about sports grounds in district Chiniot and funds allocated for the same *(Question No. 8464*)* 119

-Details about squash complex in district Lahore *(Question No. 8883*)* 114

-Establishment of District Sports Committee Rawalpindi *(Question No. 8816*)* 132

-Sports facilities in district Chiniot *(Question No. 8937*)*

JAMIL HASSAN KHAN, MR.

point of order REGARDING-

-Demand for not shifting Baba Guro Nanak International University Nankana Sahib to Muridke 304

K

KANJI RAM, MR.

point of order REGARDING- 79

-Demand for granting grace marks on having religious education

KHADIJA UMAR, MRS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Delay in construction of Surgical Tower in Mayo Hospital Lahore by Communication & Works Department 314

-Disclosure of cancellation of policy of centralized admission in private medical colleges 159

question REGARDING- 220

PAGE NO.

-Details about Orange Line Train *(Question No. 1423)*

KHALID MAHMOOD WARAN, SARDAR

question REGARDING-

-Details about government schools in PP-269, Bahawalpur *(Question No. 1631)* 397

PAGE NO.

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 85
ADJOURNMENT MOTION regarding-
243
-OUT OF COURSE QUESTION PAPER IN EXAMINATION OF MCAT 244
244
BILLS *(Introduced in the House)*-
-The Punjab Ehtram-e-Ramzan (Amendment) Bill 2017
235
-The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017 83, 245, 318
-The Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017
237, 240
MOTIONS regarding-
236, 240
-EXTENSION OF AN ORDINANCE
238, 241
243
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF RESOLUTIONS
242
242
ORDINANCES *(Laid in the House as a Bill)-*
-The Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 73, 77
-The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions & Powers) (Amendment) Ordinance 2017 229
-The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 68
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017
422
-THE PUNJAB MAINTENANCE OF PUBLIC ORDER (AMENDMENT) ORDINANCE 2017
318
points of order REGARDING- 84
-Demand for abolishment of Entry Test for Admission in medical and engineering Universities 246
-Traffic jam due to arrival of International Cricket Players in Lahore
-Utilization of State Ministers officers and resources before by-election of NA-120

Privilege motion REGARDING-

-INSULTING BEHAVIOUR OF DSP YAZMAN AND DPO BAHAWALPUR WITH MPA

Resolutions REGARDING-
-Admiration of services of Dr. Ruth Pfau founder of National Leprosy

PAGE NO.

Control Programme in Pakistan
-Condemnation over statement of American President about Pakistan
-Tribute to Mian Muhammad Nawaz Sharif for launching projects of development and prosperity

KHURAM SHAHZAD, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. No. 8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 65

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

questions REGARDING-

-Details about students and institutions of Special Education in district Okara *(Question No. 9032*)* 53
-Reasons for closing Masjid Maktab Schools in district Okara *(Question No. 8991*)* 383

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-

-Azra Sabir Khan, Mrs. 153
-Farzana Butt, Mrs. 152
-Haseena Begum, Mrs. 151
-Muhammad Asif Bajwa, Advocate, Mr. 154
-Muhammad Ilyas Chinioti, Al Haj 152
-Muhammad Saqib Khurshid, Mr. 153
-Muhammad Shawez Khan, Mr. 154
-Najma Afzal Khan, Dr. 154
-Raheela Anwar, Mrs. 152
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 153

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about distribution of cattle under Chief Minister Scheme in Taxila Rawalpindi *(Question No. 1831)* 57
-Details about facilities provided in veterinary hospitals and dispensaries of Sahiwal *(Question No. 8638*)* 17
-Details about "Katta Bachao Scheme" *(Question No. 9214*)* 52

PAGE NO.

-Details about medicines and staff in veterinary hospitals of Dina and Pind Dadan Khan district Jhelum *(Question No. 8951*)* 49
-Details about veterinary centres in district Rawalpindi *(Question No. 8775*)* 48
-Details about veterinary hospitals and employees in district Gujrat *(Question No. 9001*)* 51
-Details about veterinary Research Institute Zarar Shaheed Road Lahore *(Question No. 8713*)* 46
-Number of offices of Livestock Department in Chiniot *(Question No. 1817)* 56

LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-

-Details about private schools in PPs-11 & 12, Rawalpindi *(Question No. 1696)* 402
-Details about staff and teachers in MC Girls Primary School Dhok, PP-11 Rawalpindi *(Question No. 1824)* 416
-Details about schools of special children in Rawalpindi *(Question No. 8772*)* 48
-Details about veterinary centres in district Rawalpindi *(Question No. 8775*)* 48

M

MADIHA RANA, MRS.

QUESTIONS regarding-

-Details about Headmasters of high schools in Faisalabad *(Question No. 1583)* 391
-Provision of furniture to schools of PP-70, Faisalabad *(Question No. 1582)* 391

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for School Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Change in Urdu and Arabic subjects in syllabus of schools *(Question No. 5497*)* 364
-Construction of buildings of shelterless schools in PP-113, Gujrat *(Question No. 8429*)* 367
-Details about abolition of post of AEO (Physical) in each district *(Question No. 8877*)* 376
-Details about buildings of schools in PP-113, Gujrat *(Question No. 8428*)* 366
-Details about buildings of schools in PP-222, Sahiwal *(Question No. 1752)* 405
-Details about change in syllabus of Islamiat of 6th and 7th classes *(Question No. 5498*)* 365
-Details about changing cadre of Naib Qasid to Security Guard 403

	PAGE NO.
(Question No. 1709)	
-Details about classes rooms in Government Boys High School No. 1, Dera Ghazi Khan *(Question No. 1811)*	414
-Details about Computer and Science Labs in schools of Toba Tek Singh *(Question No. 9070*)*	385
-Details about construction of rooms in Government Girls Elementary School Ratta Bajwa *(Question No. 1754)*	406
-Details about construction of rooms in Government Girls High School Satellite Town Gujranwala *(Question No. 1755)*	407
-Details about dangerous school buildings in PP-200, Multan *(Question No. 1802)*	413
-Details about deputation of teachers *(Question No. 9089*)*	385
-Details about Elementary Teachers Training College Bahawalpur *(Question No. 8228*)*	345
-Details about extra curriculum activities of Government teachers *(Question No. 8931*)*	380
-Details about funds granted to schools in Lahore *(Question No. 1829)*	418
-Details about furniture provided to schools in district Sialkot *(Question No. 9192*)*	389
-Details about Girls and Boys High Schools in PP-147, Lahore *(Question No. 1646)*	399
-Details about girls and boys Schools in PP-153, Lahore *(Question No. 8976*)*	383
-Details about government and private schools in district Faisalabad *(Question No. 8630*)*	370
-Details about Government Boys High School Daska Klan *(Question No. 1598)*	395
-Details about Government Christian Higher Secondary School Raja Bazar Rawalpindi *(Question No. 1778)*	410
-Details about government schools in PP-269, Bahawalpur *(Question No. 1631)*	398
-Details about Headmasters of high schools in Faisalabad *(Question No. 1583)*	392
-Details about increasing of Science Teaching Allowance *(Question No. 1685)*	399
-Details about Masjid Maktab Schools in PP-130, Daska *(Question No. 1595)*	393
-Details about merging of boys and girls schools in district Lahore *(Question No. 3042*)*	333
-Details about minorities quota in School Education Department *(Question No. 8800*)*	373
-Details about non salary budget of schools in district Lahore *(Question No. 8828*)*	374
-Details about posting of Science teachers in schools of PP-133,	381

PAGE NO.

Narowal *(Question No. 8962*)* 408
-Details about posts of EDO and DEO in Gujrat *(Question No. 1763)* 407
-Details about private schools in Johar Town Lahore *(Question No. 1758)*
-Details about private schools in PPs-11 & 12, Rawalpindi *(Question No. 1696)* 402
-Details about privatization of government schools in PP-130, Daska *(Question No. 1594)* 393
-Details about privatization of schools *(Question No. 7283*)* 387
-Details about provision of grant to Government High School Gandapur Okara *(Question No. 8912*)* 378
-Details about ranking of district Sialkot in respect of monitoring and implement action of UMT Programme *(Question No. 9193*)* 389
-Details about recruitment of teachers in Government Primary School Pran, Okara *(Question No. 8735*)* 372
-Details about schools and students in Rawalpindi *(Question No. 8907*)* 377
-Details about schools and teachers in Jhelum *(Question No. 8722*)* 371
-Details about schools given under administrative control of Punjab Education Foundation *(Question No. 8229*)* 349
-Details about schools in PPs-243 & 244 Dera Ghazi Khan *(Question No. 1621)* 396
-Details about schools in PP-271, Bahawalpur *(Question No. 1609)* 396
-Details about schools in PP-200, Multan *(Question No. 1800)* 412
-Details about schools in tehsil Taxila *(Question No. 1694)* 402
-Details about schools of City District Government in Lahore *(Question No. 1688)* 400
-Details about schools working under control of Punjab Education Foundation *(Question No. 1725)* 404
-Details about staff and teachers in MC Girls Primary School Dhok, PP-11 Rawalpindi *(Question No. 1824)* 416
-Details about teachers recruited against minorities quota *(Question No. 9137*)* 387
-Details about trees in Government High School No.1, Centre of Exigency Dera Ghazi Khan *(Question No. 1812)* 415
-Details about upgradation of schools in PP-130, Daska *(Question No. 1596)* 394
-Details about vacancies of class IV in Primary Schools *(Question No. 8524*)* 355
-Details about vacant posts and upgradation of Government Elementary School Basti Makora, Rajanpur *(Question No. 1825)* 417
-Details about vehicles and expenses of School Education Department in district Sargodha *(Question No. 1813)* 415
-Establishment of Education Complex in Sahiwal *(Question No. 8525*)* 361
-Establishment of Higher Secondary School in Daska *(Question No. 1597)* 395
-Establishment of school in Amreekpura, Sambrial *(Question No. 1766)* 409
-Funds provided to schools in PPs-144 & 145 Lahore *(Question No. 1797)* 411
-Number of girls and boys schools in Sialkot and missing 388

PAGE NO.

facilities therein *(Question No. 9143*)* 413
-Number of schools in Dera Ghazi Khan City *(Question No. 1804)* 391
-Provision of furniture to schools of PP-70, Faisalabad *(Question No. 1582)*
-Reasons for closing Masjid Maktab Schools in district Okara 384
(Question No. 8991)* 382
-Sanctioned posts of teachers in schools of PP-133, Narowal *(Question No. 8963*)* 368
-Steps taken for peace and brotherhood *(Question No. 8542*)*
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Corruption of millions of rupees in Motor Registration Authority 317
-Undue increase in prices of fruits and vegetables in Sunday Bazars and Model Bazars of Lahore 232
MOTION regarding-
81
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF RESOLUTIONS
302
points of order REGARDING-
-Anxiety amongst residents of Mustafa Town, Wahdat Road and Allama Iqbal Town Lahore due to establishment of Asphalt plant 304 227
-Demand for not shifting Baba Guro Nanak International University Nankana Sahib to Muridke 66
-Traffic jam due to arrival of International Cricket Players in Lahore
-Utilization of State Ministers officers and resources before by-election of NA-120 81

Resolution REGARDING-
-Condemnation of brutality of Mianmar Army and State upon Muslims of Rohangia
MINES & MINERALS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about contracts and quantity of minerals in district Mianwali *(Question No. 8782*)* 131
-Details about contracts of minerals in Taxila district Rawalpindi *(Question No. 8614*)* 127
-Details about income from lime stone and sand stone *(Question No. 1638)* 134
-Details about iron manufacturing from ore of Sindh River *(Question No. 7736*)* 100
-Details about machinery for search of Natural Reservoirs in district Chiniot *(Question No. 9037*)* 109 126
-Details about reservoirs of minerals *(Question No. 8612*)* 122

PAGE NO.

-Natural reservoirs in district Chiniot *(Question No. 8611*)*

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION

-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR IRRIGATION

-See under Amanat Ullah Khan Shadi Khel, Mr.

MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT

-See under Asif Saeed Manais, Mr.

MINISTER FOR MINES & MINERALS ADDITIONAL CHARGE OF TRANSPORT

-See under Sher Ali Khan, Mr.

MINISTER FOR POPULATION WELFARE ADDITIONAL CHARGE OF ENVIRONMENT PROTECTION

-See under Zakia Shahnawaz Khan, Mrs.

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION

-See under Mashhood Ahmad Khan, rana

MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION

-See under Muhammad Shafique, Ch.

MINISTER FOR YOUTH AFFAIRS & SPORTS

-See under Jahangir Khanzada, Mr.

MOEEN NAWAZ WARRAICH, MAJOR (RETD)

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Question No. 8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58) 225

-Starred Question No. 8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13) 225

-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30) of 2016 moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353) 225

MOTIONS regarding-

-Extension of an Ordinance 235

-Suspension of rules for presentation of resolutions 81,83, 245,318

MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Questions No. 7350 and 8872 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 141

-The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299) 140

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF

PAGE NO.

REPORTS regarding-
-Adjournment Motions No. 1093 & 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 63, 138
-Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 63
-Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262) 64
-Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111) 63
-Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 63
-Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369) 64
-Starred Questions No. 3539 and 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 63, 138
-The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 (Bill No. 18 of 2017) 63

question REGARDING-
-Number of girls and boys schools in Sialkot and missing facilities therein *(Question No. 9143*)* 388

MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 7183 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 140

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-13th September, 2017 240
-14th September, 2017 323

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Special Assistant to C.M)*

point of order REGARDING-
-Demand for posting of officer dealing with Assembly business in office of Accountant General of Punjab 426

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) 224

questions REGARDING- 405
-Details about buildings of schools in PP-222, Sahiwal *(Question No. 1752)* 17
-Details about facilities provided in veterinary hospitals and dispensaries of Sahiwal *(Question No. 8638*)* 104
-Details about players and members of District Sports Committee

PAGE NO.

Sahiwal *(Question No. 8766*)*
-Details about syllabus for blind students and opening of new schools in district Sahiwal *(Question No. 8659*)* 26
-Details about vehicles and employees in Transport Department Sahiwal *(Question No. 8754*)* 203
354
-Details about vacancies of class IV in Primary Schools *(Question No. 8524*)*
-Employees working on deputation in Environment Protection Department in Sahiwal *(Question No. 8864*)* 262
361
-Establishment of Education Complex in Sahiwal *(Question No. 8525*)*
-Expenditures incurred upon offices and employees of Environment Protection Department Sahiwal *(Question No. 8865*)* 263
-Offices and employees of Excise & Taxation Department in Sahiwal *(Question No. 8752*)* 199

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.
-Leave of absence 154

questions REGARDING- 395
-Details about Government Boys High School Daska Klan *(Question No. 1598)* 393
-Details about Masjid Maktab Schools in PP-130, Daska *(Question No. 1595)* 392
-Details about privatization of government schools in PP-130, Daska *(Question No. 1594)* 393
-Details about upgradation of schools in PP-130, Daska *(Question No. 1596)* 394
-Establishment of Higher Secondary School in Daska *(Question No. 1597)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

point of order REGARDING-
-Demand for abolishment of Entry Test for Admission in medical and engineering Universities 70

MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about expenses and budget of Bait-ul-Maal for the year 2016-17 *(Question No. 9025*)* 178
-Details about offices and expenditures of Social Welfare Department in district Jhelum *(Question No. 9367*)* 189
-Details about Shelter Homes and employees therein district Lahore *(Question No. 9026*)* 182

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ
152
-LEAVE OF ABSENCE

PAGE NO.

380
questions REGARDING-
-Details about extra curriculum activities of Government teachers (Question No. 8931*) 219
-Details about launching bus service for Chiniot to Faisalabad (Question No. 966) 213
-Details about sanctioned bus stands in district Chiniot (Question No. 8936*) 123
-Details about sports grounds in district Chiniot and funds allocated for the same (Question No. 8464*) 56
-Number of offices of Livestock Department in Chiniot (Question No. 1817) 132
-Sports facilities in district Chiniot (Question No. 8937*)

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions No. 12 of 2013, 20 of 2014, 5,14,18,20 of 2015, 20,35, 38,39 of 2016, 2, 3, 6 of 2017 61

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 60
-PRIVILEGE MOTIONS NO. 31OF 2014, 19 OF 2015, 18,32 AND 33 OF 2016, 4 AND 5 OF 2017

MUHAMMAD KAZIM ALI PIRZADA, MIAN
question REGARDING-
-Action taken against persons throwing poisonous water into Satluj river (Question No. 9009*) 282

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.
question REGARDING-
-Budget allocated for sports in Bahawalnagar during 2012-16 (Question No. 7629*) 121

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secceretary for Transport)*
Answers to the questions REGARDING-
-Details about issuance of Fitness Certificates of vehicles in Bahawalpur (Question No. 8339*) 171
-Details about vehicles and employees in Transport Department Sahiwal (Question No. 8754*) 203

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

PAGE NO.

question REGARDING-
-Details about Computer and Science Labs in schools of Toba Tek Singh *(Question No. 9070*)* 384
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.
-Leave of absence 153

question REGARDING- 385
-Details about deputation of teachers *(Question No. 9089*)*
MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. (*Minister for Special Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about institution of special education in district Sialkot *(Question No. 9028*)* 38
-Details about institutions for training of teachers of mentally retarded students *(Question No. 9058*)* 41
-Details about institutions of special education in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9151*)* 55
-Details about institutions of special education in tehsil Taxila *(Question No. 9027*)* 33
-Details about schools of special children in Rawalpindi *(Question No. 8772*)* 49
-Details about students and institutions of Special Education in district Okara *(Question No. 9032*)* 54
-Details about survey regarding special/disable Children in Bahawalpur *(Question No. 8656*)* 22
-Details about syllabus for blind students and opening of new schools in district Sahiwal *(Question No. 8659*)* 27
-Number of institutions for mentally retarded students in Lahore division and budget allocated for the same *(Question No. 9059*)* 44
MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about dispensaries of Social Welfare in district Nankana *(Question No. 1798)* 221
-Details about employees and budget of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 8629*)* 210
-Details about offices and expenditures of Social Welfare in Lahore *(Question No. 9218*)* 214
MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.
-Leave of absence 154
MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

PAGE NO.

-Deprivation of Lahore and all other districts from trauma centres of international level 233
-Failure in providing required temperature to blood banks of several private hospitals in Lahore and other cities 157

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.
QUESTIONS regarding-
-Action taken against factory releasing poisonous smoke at Band Road Lahore *(Question No. 9081*)* 288
-Details about routes of newly launched buses service in Lahore *(Question No. 9080*)* 218

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Excise & Taxation)*

Answers to the questions REGARDING-
-Collection of property tax in 2015-16 in district Lahore *(Question No. 8778*)* 180
-Details about employees, offices and tax collection in district Gujrat *(Question No. 8868*)* 187
-Details about offices and employees in Excise & Taxation Department in Sargodha division *(Question No. 9073*)* 216
-Offices and employees of Excise & Taxation Department in Sahiwal *(Question No. 8752*)* 199
-Tax collection expenditures and offices of Excise & Taxation in Multan *(Question No. 9315*)* 194

MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS MUNAWAR GHOUS KHAN, RANA
QUESTION regarding-
-Details about income from lime stone and sand stone *(Question No. 1638)* 134

MURAD RAAS, DR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9) 145

point of order REGARDING- 230
-Traffic jam due to arrival of International Cricket Players in Lahore
QUESTION regarding-
-Details about veterinary Research Institute Zarar Shaheed Road Lahore *(Question No. 8713*)* 46
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 12th September, 2017 161

PAGE NO.

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-11th September, 2017 14
-12th September, 2017 94
-13th September, 2017 170
-14th September, 2017 256
-15th September, 2017 330

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of fraud through fake documents in Punjab Government Servants Housing Foundation 425

NAJMA AFZAL KHAN, DR.

-Leave of absence 154

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 60

-The Faisalabad Medical University Bill 2017 (Bill No. 13 of 2017) 60
-The Nishtar Medical University Bill 2017 (Bill No. 14 of 2017) 60
-The Rawalpindi Medical University Bill 2017 (Bill No. 12 of 2017)

NAJMA BEGUM, MRS.

question REGARDING- 413

-Number of schools in Dera Ghazi Khan City *(Question No. 1804)*

NASEER AHMAD, MIAN.

questions REGARDING- 126

-Details about reservoirs of minerals *(Question No. 8612*)* 122
-Natural reservoirs in district Chiniot *(Question No. 8611*)*

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING-

-Collection of property tax in 2015-16 in district Lahore *(Question No. 8778*)* 180
-Details about funds granted to schools in Lahore *(Question No. 1829)* 418
-Details about merging of boys and girls schools in district Lahore *(Question No. 3042*)* 332
-Details about privatization of schools *(Question No. 7283*)* 336
-Details about schools working under control of Punjab Education Foundation *(Question No. 1725)* 403
-Details about sports fund *(Question No. 8689*)* 95
-Funds provided to schools in PPs-144 & 145 Lahore *(Question No. 1797)* 410

PAGE NO.

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING- 293
-Air pollution in district Lahore *(Question No. 8587*)* 364
-Change in Urdu and Arabic subjects in syllabus of schools *(Question No. 5497*)* 365
-Details about change in syllabus of Islamiat of 6th and 7th classes *(Question No. 5498*)* 399
-Details about Girls and Boys High Schools in PP-147, Lahore *(Question No. 1646)* 109
-Details about machinery for search of Natural Reservoirs in district Chiniot *(Question No. 9037*)* 118
-Details about squash complex in district Lahore *(Question No. 8883*)*

NOTIFICATION of-
-Summoning of 31st session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 11th September, 2017 1

O

OFFICERS-
-Of the House 11

ORDINANCES *(Laid in the House as a Bill)-*
-The Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 237, 240
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 236, 240
-The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions & Powers) (Amendment) Ordinance 2017 238, 241
-The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 243
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 242
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 242

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 31st session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 11th September, 2017 15

Parliamentary Secretaries- 9
-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Ilyas Ansari, Haji

PAGE

NO.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TOURISM
-See under Tahir, Mian

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR TRANSPORT
-See under Muhammad Nawaz Chohan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR POPULATION WELFARE

-SEE UNDER AMJAD ALI JAVAID, MR.

PAGE NO.

points of order REGARDING-

-Anxiety amongst farmers due to change in schedule of supply of water in canals in PP-180 Kasur 309
-Anxiety amongst residents of Mustafa Town, Wahdat Road and Allama Iqbal Town Lahore due to establishment of Asphalt plant 302
-Demand for abolishment of Entry Test for Admission in medical and engineering Universities 70 79
-Demand for granting grace marks on having religious education
-Demand for not shifting Baba Guro Nanak International University Nankana Sahib to Muridke 304
-Demand for posting of officer dealing with Assembly business in office of Accountant General of Punjab 426
-Demand to extend the route of pick and drop for special children in Kasur 419 422
-Demand to take action against undue increase in price of onion
-Demises of patients in Nashtar Medical University Multan due to out of order ventilators 307 227
-Traffic jam due to arrival of International Cricket Players in Lahore
-Utilization of State Ministers officers and resources before by election of NA-120 66

Privilege motions REGARDING- 231 422

-IMPROPER BEHAVIOUR OF ACCOUNTANT SUI GAS ATTOCK WITH HONOURABLE MPA 423

-INSULTING BEHAVIOUR OF DSP YAZMAN AND DPO BAHAWALPUR WITH MPA 150

-INSULTING BEHAVIOUR OF SHO BATALA COLONY FAISALABAD WITH MPA

-Insulting behaviour of Superintendent Project Highway Central Zone Lahore with honorable MPA

Q

questions REGARDING-

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

-Action taken against factories causing environment pollution in Rawalpindi *(Question No. 8906*)* 297
-Action taken against factory releasing poisonous smoke at Band Road Lahore *(Question No. 9081*)* 288

PAGE NO.

-Action taken against persons throwing poisonous water 282
into Satluj river *(Question No. 9009*)* 293
-Air pollution in district Lahore *(Question No. 8587*)*
-Air pollution in Gujranwala, Gujrat, Kharian and Lala Musa 292
(Question No. 8483)* 271
-Air pollution in Jhelum *(Question No. 8943*)* 277
-Control over air pollution in district Faisalabad *(Question No. 8982*)* 301
-Details about Maduana drain Samundri Faisalabad *(Question No. 1767)*
-Employees of Environment Protection Department and position 258
of environmental pollution in Rawalpindi *(Question No. 8694*)*
-Employees working on deputation in Environment Protection 262
Department in Sahiwal *(Question No. 8864*)* 300
-Environment pollution in Gujrat *(Question No. 1718)*
-Expenditures incurred upon offices and employees of Environment 263
Protection Department Sahiwal *(Question No. 8865*)*
-Offices of Environment Protection Department in Bahawalpur 296
and position of pollution *(Question No. 8798*)* 299
-Project of control of air pollution in Kasur *(Question No. 1715)* 274
-Water and air pollution in district Jhelum *(Question No. 8944*)*

EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-

-Collection of property tax in 2015-16 in district Lahore 180
(Question No. 8778)*
-Details about employees, offices and tax collection in 186
district Gujrat *(Question No. 8868*)*
-Details about offices and employees in Excise & Taxation Department 215
in Sargodha division *(Question No. 9073*)*
-Offices and employees of Excise & Taxation Department in 199
Sahiwal *(Question No. 8752*)*
-Tax collection expenditures and offices of Excise & Taxation 194
in Multan *(Question No. 9315*)*

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Details about distribution of cattle under Chief Minister Scheme in 57
Taxila Rawalpindi *(Question No. 1831)*
-Details about facilities provided in veterinary hospitals and 17
dispensaries of Sahiwal *(Question No. 8638*)* 52
-Details about "Katta Bachao Scheme" *(Question No. 9214*)*
-Details about medicines and staff in veterinary hospitals of 49
Dina and Pind Dadan Khan district Jhelum *(Question No. 8951*)*
-Details about veterinary centres in district Rawalpindi 48
(Question No. 8775)*
-Details about veterinary hospitals and employees in district 51
Gujrat *(Question No. 9001*)*
-Details about veterinary Research Institute Zarar Shaheed Road 46
Lahore *(Question No. 8713*)*

PAGE NO.

-Number of offices of Livestock Department in Chiniot 56
(Question No. 1817)

MINES & MINERALS DEPARTMENT-

-Details about contracts and quantity of minerals in district Mianwali 131
(Question No. 8782)*
-Details about contracts of minerals in Taxila district Rawalpindi 127
(Question No. 8614)*
-Details about income from lime stone and sand stone 134
(Question No. 1638)
-Details about iron manufacturing from ore of Sindh River 100
(Question No. 7736)*
-Details about machinery for search of Natural Reservoirs 109
in district Chiniot *(Question No. 9037*)* 126
-Details about reservoirs of minerals *(Question No. 8612*)* 122
-Natural reservoirs in district Chiniot *(Question No. 8611*)*

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

-Change in Urdu and Arabic subjects in syllabus of schools 364
(Question No. 5497)*
-Construction of buildings of shelterless schools in PP-113, 367
Gujrat *(Question No. 8429*)*
-Details about abolition of post of AEO (Physical) in each district 375
(Question No. 8877)* 366
-Details about buildings of schools in PP-113, Gujrat *(Question No. 8428*)* 405
-Details about buildings of schools in PP-222, Sahiwal *(Question No. 1752)*
-Details about change in syllabus of Islamiat of 6th and 7th classes 365
(Question No. 5498)*
-Details about changing cadre of Naib Qasid to Security Guard 403
(Question No. 1709)
-Details about classes rooms in Government Boys High School No. 1, 414
Dera Ghazi Khan *(Question No. 1811)*
-Details about Computer and Science Labs in schools of Toba Tek Singh 384
(Question No. 9070)*
-Details about construction of rooms in Government Girls Elementary 405
School Ratta Bajwa *(Question No. 1754)*
-Details about construction of rooms in Government Girls High 406
School Satellite Town Gujranwala *(Question No. 1755)*
-Details about dangerous school buildings in PP-200, Multan 412
(Question No. 1802) 386
-Details about deputation of teachers *(Question No. 9089*)*
-Details about Elementary Teachers Training College Bahawalpur 344
(Question No. 8228)*
-Details about extra curriculum activities of Government teachers 380
(Question No. 8931)* 418
-Details about funds granted to schools in Lahore *(Question No. 1829)*

PAGE

NO.

-Details about furniture provided to schools in district Sialkot (Question No. 9192*) 389
-Details about Girls and Boys High Schools in PP-147, Lahore (Question No. 1646) 399
-Details about girls and boys Schools in PP-153, Lahore (Question No. 8976*) 383
-Details about government and private schools in district Faisalabad (Question No. 8630*) 369
-Details about Government Boys High School Daska Klan (Question No. 1598) 395
-Details about Government Christian Higher Secondary School Raja Bazar Rawalpindi (Question No. 1778) 409
-Details about government schools in PP-269, Bahawalpur (Question No. 1631) 397
-Details about Headmasters of high schools in Faisalabad (Question No. 1583) 391
-Details about increasing of Science Teaching Allowance (Question No. 1685) 400
-Details about Masjid Maktab Schools in PP-130, Daska (Question No. 1595) 393
-Details about merging of boys and girls schools in district Lahore (Question No. 3042*) 332
-Details about minorities quota in School Education Department (Question No. 8800*) 372
-Details about non salary budget of schools in district Lahore (Question No. 8828*) 374
-Details about posting of Science teachers in schools of PP-133, Narowal (Question No. 8962*) 381
-Details about posts of EDO and DEO in Gujrat (Question No. 1763) 408
-Details about private schools in Johar Town Lahore (Question No. 1758) 407
-Details about private schools in PPs-11 & 12, Rawalpindi (Question No. 1696) 402
-Details about privatization of government schools in PP-130, Daska (Question No. 1594) 392
-Details about privatization of schools (Question No. 7283*) 336
-Details about provision of grant to Government High School Gandapur Okara (Question No. 8912*) 378
-Details about ranking of district Sialkot in respect of monitoring and implement action of UMT Programme (Question No. 9193*) 389
-Details about recruitment of teachers in Government Primary School Pran, Okara (Question No. 8735*) 371
-Details about schools and students in Rawalpindi (Question No. 8907*) 376
-Details about schools and teachers in Jhelum (Question No. 8722*) 370
-Details about schools given under administrative control of Punjab 349

PAGE NO.

Education Foundation *(Question No. 8229*)*
-Details about schools in PPs-243 & 244 Dera Ghazi Khan 396
(Question No. 1621) 395
-Details about schools in PP-271, Bahawalpur *(Question No. 1609)* 411
-Details about schools in PP-200, Multan *(Question No. 1800)* 401
-Details about schools in tehsil Taxila *(Question No. 1694)*
-Details about schools of City District Government in Lahore 400
(Question No. 1688)
-Details about schools working under control of Punjab Education 403
Foundation *(Question No. 1725)*
-Details about staff and teachers in MC Girls Primary 416
School Dhok, PP-11 Rawalpindi *(Question No. 1824)*
-Details about teachers recruited against minorities quota 386
(Question No. 9137)*
-Details about trees in Government High School No.1, Centre of 415
Exigency Dera Ghazi Khan *(Question No. 1812)*
-Details about upgradation of schools in PP-130, Daska 393
(Question No. 1596) 354
-Details about vacancies of class IV in Primary Schools *(Question No. 8524*)*
-Details about vacant posts and upgradation of Government Elementary 417
School Basti Makora, Rajanpur *(Question No. 1825)*
-Details about vehicles and expenses of School Education Department 415
in district Sargodha *(Question No. 1813)* 361
-Establishment of Education Complex in Sahiwal *(Question No. 8525*)* 394
-Establishment of Higher Secondary School in Daska *(Question No. 1597)* 409
-Establishment of school in Amreekpura, Sambrial *(Question No. 1766)* 410
-Funds provided to schools in PPs-144 & 145 Lahore *(Question No. 1797)*
-Number of girls and boys schools in Sialkot and missing 388
facilities therein *(Question No. 9143*)* 413
-Number of schools in Dera Ghazi Khan City *(Question No. 1804)* 391
-Provision of furniture to schools of PP-70, Faisalabad *(Question No. 1582)*
-Reasons for closing Masjid Maktab Schools in district Okara 383
(Question No. 8991)*
-Sanctioned posts of teachers in schools of PP-133, Narowal 382
(Question No. 8963)* 368
-Steps taken for peace and brotherhood *(Question No. 8542*)*

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

-Details about dispensaries of Social Welfare in district 220
Nankana *(Question No. 1798)*
-Details about employees and budget of Social Welfare in 209
Faisalabad *(Question No. 8629*)*
-Details about expenses and budget of Bait-ul-Maal for the 178
year 2016-17 *(Question No. 9025*)*
-Details about offices and expenditures of Social Welfare Department 189

PAGE NO.

in district Jhelum *(Question No. 9367*)*
-Details about offices and expenditures of Social Welfare in Lahore *(Question No. 9218*)* 214
-Details about Shelter Homes and employees therein district Lahore *(Question No. 9026*)* 182

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-
-Details about institution of special education in district Sialkot *(Question No. 9028*)* 38
-Details about institutions for training of teachers of mentally retarded students *(Question No. 9058*)* 40
-Details about institutions of special education in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9151*)* 54
-Details about institutions of special education in tehsil Taxila *(Question No. 9027*)* 33
-Details about schools of special children in Rawalpindi *(Question No. 8772*)* 48
-Details about students and institutions of Special Education in district Okara *(Question No. 9032*)* 53
-Details about survey regarding special/disable Children in Bahawalpur *(Question No. 8656*)* 22
-Details about syllabus for blind students and opening of new schools in district Sahiwal *(Question No. 8659*)* 26
-Number of institutions for mentally retarded students in Lahore division and budget allocated for the same *(Question No. 9059*)* 44

TRANSPORT DEPARTMENT-
-Details about buses purchased for Metro Lahore and subsidy granted thereon *(Question No. 8351*)* 208
-Details about buses starting from Railway Station Lahore *(Question No. 8827*)* 212
-Details about issuance of Fitness Certificates of vehicles in Bahawalpur *(Question No. 8339*)* 171
-Details about launching bus service for Chiniot to Faisalabad *(Question No. 966)* 218
220
-Details about Orange Line Train *(Question No. 1423)* 220
-Details about route of Lahore to Narang of LTC *(Question No. 1768)*
-Details about routes of newly launched buses service in Lahore *(Question No. 9080*)* 218
-Details about sanctioned bus stands in district Chiniot *(Question No. 8936*)* 213
-Details about vehicles and employees in Transport Department Sahiwal *(Question No. 8754*)* 203

YOUTH AFFAIRS & SPORTS DEPARTMENT-
-Budget allocated for sports in Bahawalnagar during 2012-16 *(Question No. 7629*)* 121

PAGE NO.

-Details about budget spent on development of sports in district Gujrat *(Question No. 8716*)* 128
-Details about development of sports in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 1806*)* 136
-Details about funds spent on sports in 2015-16 *(Question No. 9240*)* 133
-Details about players and members of District Sports Committee Sahiwal *(Question No. 8766*)* 104
-Details about sports fund *(Question No. 8689*)* 95

-Details about sports grounds in district Chiniot and funds allocated for the same *(Question No. 8464*)* 123
-Details about squash complex in district Lahore *(Question No. 8883*)* 118
-Establishment of District Sports Committee Rawalpindi *(Question No. 8816*)* 113
-SPORTS FACILITIES IN DISTRICT CHINIOT *(QUESTION NO. 8937*)* 132

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-11th September, 2017 86
-12th September, 2017 161
-13th September, 2017 234,246
-14th September, 2017 323
-15th September, 2017 427

R

RAHEELA ANWAR, MRS.
-Leave of absence 152

questions REGARDING-
-Air pollution in Jhelum *(Question No. 8943*)* 271
-Details about abolition of post of AEO (Physical) in each district *(Question No. 8877*)* 375
-Details about increasing of Science Teaching Allowance *(Question No. 1685)* 399
-Details about medicines and staff in veterinary hospitals of Dina and Pind Dadan Khan district Jhelum *(Question No. 8951*)* 49
-Details about offices and expenditures of Social Welfare Department in district Jhelum *(Question No. 9367*)* 189
-Water and air pollution in district Jhelum *(Question No. 8944*)* 274

RASHID HAFEEZ, RAJA
QUORUM-

PAGE NO.

-Indication of quorum of the House during sitting held on 11 th September, 2017 86

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

-11th September, 2017 13
-12th September, 2017 93
-13th September, 2017 169
-14th September, 2017 255
-15th September, 2017 329

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-PRIVILEGE MOTIONS NO. 31OF 2014, 19 OF 2015, 18,32 AND 33 OF 2016, 4 AND 5 OF 2017 60
-Resolution No. 238 moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32) 62
-Starred Question No. 7862 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 62
-The Faisalabad Medical University Bill 2017 (Bill No. 13 of 2017) 60
-The Nishtar Medical University Bill 2017 (Bill No. 14 of 2017) 60
-THE POLICE ORDER (AMENDMENT) BILL 2017 (BILL NO. 15 OF 2017) 59
-The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 17 of 2017) 59
-The Rawalpindi Medical University Bill 2017 (Bill No. 12 of 2017) 60

Resolutions REGARDING-

-Admiration of services of Dr. Ruth Pfau founder of National Leprosy Control Programme in Pakistan 318
-Condemnation over statement of American President about Pakistan 84
-Condemnation of brutality of Mianmar Army and State upon Muslims of Rohangia 81
-Tribute to Mian Muhammad Nawaz Sharif for launching projects of development and prosperity 246

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-WASA failed in provision of clean drinking water despite of spending huge amount 233

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF

PAGE NO.

REPORT regarding-
-Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 222

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

questions REGARDING-
-Details about contracts and quantity of minerals in district Mianwali *(Question No. 8782*)* 131
-Details about offices and employees in Excise & Taxation Department in Sargodha division *(Question No. 9073*)* 215

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Change in Urdu and Arabic subjects in syllabus of schools *(Question No. 5497*)* 364
-Construction of buildings of shelterless schools in PP-113, Gujrat *(Question No. 8429*)* 367
-Details about abolition of post of AEO (Physical) in each district *(Question No. 8877*)* 375
-Details about buildings of schools in PP-113, Gujrat *(Question No. 8428*)* 366
-Details about buildings of schools in PP-222, Sahiwal *(Question No. 1752)* 405
-Details about change in syllabus of Islamiat of 6th and 7th classes *(Question No. 5498*)* 365
-Details about changing cadre of Naib Qasid to Security Guard *(Question No. 1709)* 403
-Details about classes rooms in Government Boys High School No. 1, Dera Ghazi Khan *(Question No. 1811)* 414
-Details about Computer and Science Labs in schools of Toba Tek Singh *(Question No. 9070*)* 384
-Details about construction of rooms in Government Girls Elementary School Ratta Bajwa *(Question No. 1754)* 405
-Details about construction of rooms in Government Girls High School Satellite Town Gujranwala *(Question No. 1755)* 406
-Details about dangerous school buildings in PP-200, Multan *(Question No. 1802)* 412
-Details about deputation of teachers *(Question No. 9089*)* 385
-Details about Elementary Teachers Training College Bahawalpur *(Question No. 8228*)* 344
-Details about extra curriculum activities of Government teachers *(Question No. 8931*)* 380
-Details about funds granted to schools in Lahore *(Question No. 1829)* 418
-Details about furniture provided to schools in district Sialkot *(Question No. 9192*)* 389

PAGE NO.

-Details about Girls and Boys High Schools in PP-147, Lahore *(Question No. 1646)* 399
-Details about girls and boys Schools in PP-153, Lahore *(Question No. 8976*)* 383
-Details about government and private schools in district Faisalabad *(Question No. 8630*)* 369
-Details about Government Boys High School Daska Klan *(Question No. 1598)* 395
-Details about Government Christian Higher Secondary School Raja Bazar Rawalpindi *(Question No. 1778)* 409
-Details about government schools in PP-269, Bahawalpur *(Question No. 1631)* 397
-Details about Headmasters of high schools in Faisalabad *(Question No. 1583)* 391
-Details about increasing of Science Teaching Allowance *(Question No. 1685)* 399
-Details about Masjid Maktab Schools in PP-130, Daska *(Question No. 1595)* 393
-Details about merging of boys and girls schools in district Lahore *(Question No. 3042*)* 332
-Details about minorities quota in School Education Department *(Question No. 8800*)* 372
-Details about non salary budget of schools in district Lahore *(Question No. 8828*)* 374
-Details about posting of Science teachers in schools of PP-133, 381
Narowal *(Question No. 8962*)* 408
-Details about posts of EDO and DEO in Gujrat *(Question No. 1763)* 407
-Details about private schools in Johar Town Lahore *(Question No. 1758)*
-Details about private schools in PPs-11 & 12, Rawalpindi *(Question No. 1696)* 402
-Details about privatization of government schools in PP-130, 392
Daska *(Question No. 1594)* 336
-Details about privatization of schools *(Question No. 7283*)*
-Details about provision of grant to Government High School Gandapur Okara *(Question No. 8912*)* 378
-Details about ranking of district Sialkot in respect of monitoring and implement action of UMT Programme *(Question No. 9193*)* 389
-Details about recruitment of teachers in Government Primary School Pran, 371
Okara *(Question No. 8735*)* 376
-Details about schools and students in Rawalpindi *(Question No. 8907*)* 370
-Details about schools and teachers in Jhelum *(Question No. 8722*)*
-Details about schools given under administrative control of Punjab Education Foundation *(Question No. 8229*)* 349
-Details about schools in PPs-243 & 244 Dera Ghazi Khan 396

PAGE NO.

(*Question No. 1621)* 395
-Details about schools in PP-271, Bahawalpur *(Question No. 1609)* 411
-Details about schools in PP-200, Multan *(Question No. 1800)* 401
-Details about schools in tehsil Taxila *(Question No. 1694)*
-Details about schools of City District Government in Lahore *(Question No. 1688)* 400
-Details about schools working under control of Punjab Education Foundation *(Question No. 1725)* 403
-Details about staff and teachers in MC Girls Primary School Dhok, PP-11 Rawalpindi *(Question No. 1824)* 416
-Details about teachers recruited against minorities quota *(Question No. 9137*)* 386
-Details about trees in Government High School No.1, Centre of Exigency Dera Ghazi Khan *(Question No. 1812)* 415
-Details about upgradation of schools in PP-130, Daska *(Question No. 1596)* 393
-Details about vacancies of class IV in Primary Schools *(Question No. 8524*)* 354
-Details about vacant posts and upgradation of Government Elementary School Basti Makora, Rajanpur *(Question No. 1825)* 417
-Details about vehicles and expenses of School Education Department in district Sargodha *(Question No. 1813)* 415
-Establishment of Education Complex in Sahiwal *(Question No. 8525*)* 361
-Establishment of Higher Secondary School in Daska *(Question No. 1597)* 394
-Establishment of school in Amreekpura, Sambrial *(Question No. 1766)* 409
-Funds provided to schools in PPs-144 & 145 Lahore *(Question No. 1797)* 410
-Number of girls and boys schools in Sialkot and missing facilities therein *(Question No. 9143*)* 388
-Number of schools in Dera Ghazi Khan City *(Question No. 1804)* 413
-Provision of furniture to schools of PP-70, Faisalabad *(Question No. 1582)* 391

-Reasons for closing Masjid Maktab Schools in district Okara *(Question No. 8991*)* 383
-Sanctioned posts of teachers in schools of PP-133, Narowal *(Question No. 8963*)* 382
-Steps taken for peace and brotherhood *(Question No. 8542*)* 368

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
-Leave of absence 153

question REGARDING-
-Details about institution of special education in district Sialkot *(Question No. 9028*)* 38
-Establishment of school in Amreekpura, Sambrial *(Question No. 1766)* 409

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR
ADJOURNMENT MOTION regarding-

PAGE NO.

-OUT OF COURSE QUESTION PAPER IN EXAMINATION OF MCAT 85

points of order REGARDING-

-Demand for abolishment of Entry Test for Admission in medical and engineering Universities 76

-Demises of patients in Nashtar Medical University Multan due to out of order ventilators 307

-Utilization of State Ministers officers and resources before by-election of NA-120 68

SHAHZAD MUNSHI, MR.

question REGARDING-

-Details about minorities quota in School Education Department *(Question No. 8800*)* 372

SHAUKAT HAYYAT KHAN BOSAN, MR.

questions REGARDING-

-Details about dangerous school buildings in PP-200, Multan *(Question No. 1802)* 412

-Details about schools in PP-200, Multan *(Question No. 1800)* 411

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals Additional Charge of Transport)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about buses purchased for Metro Lahore and subsidy granted thereon *(Question No. 8351*)* 208

-Details about buses starting from Railway Station Lahore *(Question No. 8827*)* 213

-Details about contracts and quantity of minerals in district Mianwali *(Question No. 8782*)* 131

-Details about contracts of minerals in Taxila district Rawalpindi *(Question No. 8614*)* 127

-Details about income from lime stone and sand stone *(Question No. 1638)* 134

-Details about iron manufacturing from ore of Sindh River *(Question No. 7736*)* 101

-Details about launching bus service for Chiniot to Faisalabad *(Question No. 966)* 218

-Details about Orange Line Train *(Question No. 1423)* 220

-Details about machinery for search of Natural Reservoirs 109

PAGE NO.

in district Chiniot *(Question No. 9037*)* 126
-Details about reservoirs of minerals *(Question No. 8612*)* 220
-Details about route of Lahore to Narang of LTC *(Question No. 1768)* 218
-Details about routes of newly launched buses service in Lahore *(Question No. 9080*)* 213
-Details about sanctioned bus stands in district Chiniot *(Question No. 8936*)* 122
-Natural reservoirs in district Chiniot *(Question No. 8611*)*

SHUNILA RUTH, MS.

questions REGARDING-

-Details about expenses and budget of Bait-ul-Maal for the year 2016-17 *(Question No. 9025*)* 178
-Details about funds spent on sports in 2015-16 *(Question No. 9240*)* 133
-Details about girls and boys Schools in PP-153, Lahore *(Question No. 8976*)* 383
-Details about institutions for training of teachers of mentally retarded students *(Question No. 9058*)* 40
-Details about Shelter Homes and employees therein district Lahore *(Question No. 9026*)* 182
-Details about teachers recruited against minorities quota *(Question No. 9137*)* 386
-Number of institutions for mentally retarded students in Lahore division and budget allocated for the same *(Question No. 9059*)* 44

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about dispensaries of Social Welfare in district Nankana *(Question No. 1798)* 220
-Details about employees and budget of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 8629*)* 209
-Details about expenses and budget of Bait-ul-Maal for the year 2016-17 *(Question No. 9025*)* 178
-Details about offices and expenditures of Social Welfare Department in district Jhelum *(Question No. 9367*)* 189
-Details about offices and expenditures of Social Welfare in Lahore *(Question No. 9218*)* 214
-Details about Shelter Homes and employees therein district Lahore *(Question No. 9026*)* 182

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about institution of special education in district Sialkot *(Question No. 9028*)* 38
40

PAGE

NO.

-Details about institutions for training of teachers of mentally retarded students *(Question No. 9058*)* 54
-Details about institutions of special education in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9151*)* 33
-Details about institutions of special education in tehsil Taxila *(Question No. 9027*)* 48
-Details about schools of special children in Rawalpindi *(Question No. 8772*)* 53
-Details about students and institutions of Special Education in district Okara *(Question No. 9032*)* 22
-Details about survey regarding special/disable Children in Bahawalpur *(Question No. 8656*)* 26
-Details about syllabus for blind students and opening of new schools in district Sahiwal *(Question No. 8659*)* 44
-Number of institutions for mentally retarded students in Lahore division and budget allocated for the same *(Question No. 9059*)*

SUMMONING-

-Notification of summoning of 31st session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 11th September, 2017 1

T

TAHIR, MIAN *(Parliamentary Secretary for Tourism)*

Privilege motion REGARDING- 423

-INSULTING BEHAVIOUR OF SHO BATALA COLONY FAISALABAD WITH MPA

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING-

-Air pollution in Gujranwala, Gujrat, Kharian and Lala Musa 292
(Question No. 8483)*
-Construction of buildings of shelterless schools in PP-113, 367
Gujrat *(Question No. 8429*)* 366
-Details about buildings of schools in PP-113, Gujrat *(Question No. 8428*)*
-Details about employees, offices and tax collection in 186
district Gujrat *(Question No. 8868*)* 408
-Details about posts of EDO and DEO in Gujrat *(Question No. 1763)*
-Details about veterinary hospitals and employees in district 51
Gujrat *(Question No. 9001*)*

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about dispensaries of Social Welfare in district Nankana *(Question No. 1798)* 220

TEHSEEN FAWAD, MRS.

questions REGARDING-

-Details about Government Christian Higher Secondary School Raja Bazar Rawalpindi *(Question No. 1778)* 409

-Employees of Environment Protection Department and position of environmental pollution in Rawalpindi *(Question No. 8694*)* 258

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about buses purchased for Metro Lahore and subsidy granted thereon *(Question No. 8351*)* 208

-Details about buses starting from Railway Station Lahore *(Question No. 8827*)* 212

-Details about issuance of Fitness Certificates of vehicles in Bahawalpur *(Question No. 8339*)* 171

-Details about launching bus service for Chiniot to Faisalabad *(Question No. 966)* 218

-Details about Orange Line Train *(Question No. 1423)* 220

-Details about route of Lahore to Narang of LTC *(Question No. 1768)* 220

-Details about routes of newly launched buses service in Lahore *(Question No. 9080*)* 218

-Details about sanctioned bus stands in district Chiniot *(Question No. 8936*)* 213

-Details about vehicles and employees in Transport Department Sahiwal *(Question No. 8754*)* 203

U

UMAR FAROOQ, MALIK, HAJI

questions REGARDING-

-Details about contracts of minerals in Taxila district Rawalpindi *(Question No. 8614*)* 127

-Details about development of sports in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 1806*)* 136

-Details about distribution of cattle under Chief Minister Scheme in Taxila Rawalpindi *(Question No. 1831)* 57

-Details about institutions of special education in tehsil Taxila *(Question No. 9027*)* 33

-Details about schools in tehsil Taxila *(Question No. 1694)* 401

-Establishment of District Sports Committee Rawalpindi *(Question No. 8816*)* 113

PAGE NO.

59
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 59

-THE POLICE ORDER (AMENDMENT) BILL 2017 (BILL NO. 15 OF 2017)

-The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 17 of 2017)

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

points of order REGARDING-

-Anxiety amongst farmers due to change in schedule of supply of water in canals in PP-180 Kasur 309 419

-Demand to extend the route of pick and drop for special children in Kasur

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Delay of water supply scheme in Salamatpura Lahore 156

-Increase in demises in Bahawalpur and surroundings due to use of black stone 316

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report on dualization of Faisalabad Samundary Road Section, Communication and Works Department Government of the Punjab for the year 2012-13 226

points of order REGARDING- 422

-Demand to take action against undue increase in price of onion 229

-Traffic jam due to arrival of International Cricket Players in Lahore

344

questions REGARDING-

-Details about Elementary Teachers Training College Bahawalpur *(Question No. 8228*)* 171 220

-Details about issuance of Fitness Certificates of vehicles in Bahawalpur *(Question No. 8339*)*

-Details about route of Lahore to Narang of LTC *(Question No. 1768)* 349 395

-Details about schools given under administrative control of Punjab Education Foundation *(Question No. 8229*)* 22

-Details about schools in PP-271, Bahawalpur *(Question No. 1609)*

PAGE NO.

-Details about survey regarding special/disable Children in Bahawalpur *(Question No. 8656*)* 296
-Offices of Environment Protection Department in Bahawalpur and position of pollution *(Question No. 8798*)*

Y

YOUTH AFFAIRS & SPORTS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Budget allocated for sports in Bahawalnagar during 2012-16 *(Question No. 7629*)* 121
-Details about budget spent on development of sports in district Gujrat *(Question No. 8716*)* 128
-Details about development of sports in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 1806*)* 136
-Details about funds spent on sports in 2015-16 *(Question No. 9240*)* 133
-Details about players and members of District Sports Committee Sahiwal *(Question No. 8766*)* 104
-Details about sports fund *(Question No. 8689*)* 95

-Details about sports grounds in district Chiniot and funds allocated for the same *(Question No. 8464*)* 123
-Details about squash complex in district Lahore *(Question No. 8883*)* 118
-Establishment of District Sports Committee Rawalpindi *(Question No. 8816*)* 113
-Sports facilities in district Chiniot *(Question No. 8937*)* 132

Z

ZAFAR IQBAL, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356) 313
ZAKIA SHAHNAWAZ KHAN, MRS. *(Minister for Population Welfare Additional Charge of Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING-

-Action taken against factories causing environment pollution in Rawalpindi *(Question No. 8906*)* 297
-Action taken against factory releasing poisonous smoke at Band Road Lahore *(Question No. 9081*)* 289
-Action taken against persons throwing poisonous water 282
294

PAGE NO.

into Satluj river *(Question No. 9009*)*
-Air pollution in district Lahore *(Question No. 8587*)* 292
-Air pollution in Gujranwala, Gujrat, Kharian and Lala Musa 272
(Question No. 8483)* 277
-Air pollution in Jhelum *(Question No. 8943*)* 301
-Control over air pollution in district Faisalabad *(Question No. 8982*)*
-Details about Maduana drain Samundri Faisalabad *(Question No. 1767)* 259
-Employees of Environment Protection Department and position
of environmental pollution in Rawalpindi *(Question No. 8694*)* 263
-Employees working on deputation in Environment Protection 300
Department in Sahiwal *(Question No. 8864*)*
-Environment pollution in Gujrat *(Question No. 1718)* 264
-Expenditures incurred upon offices and employees of Environment
Protection Department Sahiwal *(Question No. 8865*)* 296
-Offices of Environment Protection Department in Bahawalpur 299
and position of pollution *(Question No. 8798*)* 275
-Project of control of air pollution in Kasur *(Question No. 1715)*
-Water and air pollution in district Jhelum *(Question No. 8944*)*

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(سوموار 18، منگل 19، بدھ 20، جمعرات 21، جمعتہ المبارک 22- ستمبر 2017)

(یوم الاثنین 26، یوم الثلاثاء 27، یوم اربعاء 28، یوم الخمیس 29، ذوالحج 1438 یوم الجمع، یکم محرم الحرام 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31 (حصہ دوئم): شمارہ جات : 6 تا 10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکتیسواں اجلاس

سوموار، 18- ستمبر 2017

جلد 31: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا	------------	429
2-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	431
3-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	432
	سوالات (محکمہ جات بہبود آبادی، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)		
4-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	433
5-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	480

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	504
	پوائنٹ آف آرڈر		
7-	نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان میں وینٹی لیٹرز خراب ہونے کی وجہ سے متعدد مریض جاں بحق (---جاری)	------------	516
8-	کورم کی نشاندہی	------------	517
	منگل، 19- ستمبر 2017		
	جلد 31: شمارہ 7		
9-	ایجنڈا	------------	521
10-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	523
11-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	524
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
12-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	525
13-	کورم کی نشاندہی	------------	528
14-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	529

15۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 572

بدھ، 20۔ ستمبر 2017

جلد 31: شمارہ 8

16۔ ایجنڈا ------------ 595

17۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 599

18۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 600

سوالات (محکمہ داخلہ)

19۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 601

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
20۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	640
21۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	643
	تحاریک استحقاق	
22۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	650
	تحاریک التوائے کار	
23۔	ناکہ بندی اور فول پروف پٹرولنگ سسٹم کے باوجود موٹر سائیکل چھیننے اور چوری کی وارداتوں میں ریکارڈ اضافہ ------------	651
24۔	لاہور سمیت دیگر بڑے شہروں کے سیف سٹی منصوبے کی پیشکش بدنام زمانہ چینی کمپنی زیڈ ٹی ای کو جمع کرانے کی اجازت کا انکشاف ------------	653
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
25۔	تحاریک التوائے کار نمبر 14/237،15/728، نشان زدہ سوالات نمبر 2401، 4437 اور زیرو آر نوٹس نمبر 197 کے بارے میں مجلس قائمہ	

	برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	655
26۔	نشان زدہ سوالات نمبر 4، 2477، 3254، 6950، 6960، 7991، 7995 اور غیر نشان زدہ سوالات نمبر 407، 596، 718 اور 1245 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	657
27۔	نشان زدہ سوال نمبر 6669 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	658
28۔	نشان زدہ سوال نمبر 8531 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	659

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
29۔	آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) حکومت پنجاب بابت سال 16-2015 کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	660
30۔	کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	660
31۔	جوڈیشل اکیڈمی پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 2009 تا 2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	660

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
32۔	پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	661
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک		
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع)		
33۔	آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک قراردادیں	-----------	661
34۔	آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017	-----------	662
35۔	آرڈیننس (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017	-----------	663
36۔	آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017	-----------	664
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017	-----------	665
38۔	مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا اور نادار بچے پنجاب 2017	-----------	670
39۔	مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017	-----------	674
40۔	مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017	-----------	679
41۔	مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017	-----------	682
	زیرو آر نوٹس		
42۔	چیئرمین شیخ زید گریجویٹ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے ایم ڈی، ایم ایس پارٹ I، II کے طلباء کو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے امتحان میں شامل ہونے کا حکم	-----------	685

جمعرات،21۔ستمبر 2017

جلد 31: شمارہ 9

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
43۔	ایجنڈا	------------	689
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	691
45۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	692
	سوالات (محکمہ جات لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ اور ہائر ایجوکیشن)		
46۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	693
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	715
48۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	727
	پوائنٹ آف آرڈر		
49۔	واں بھچراں اور موسیٰ خیل (میانوالی) کے منظور شدہ بوائز ڈگری کالج کی تعمیر میں تاخیر	------------	731
50۔	نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن لیہ کیمپس کی ڈگری کو تسلیم کرنے کا مطالبہ	------------	731
	توجہ دلاؤ نوٹس		
51۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	732
	تحاریک استحقاق		
52۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	732
	پوائنٹ آف آرڈر		
53۔	مہنگائی کے حوالے سے پیش کی گئی تحریک التوائے کار		

	کا ایوان میں جواب دینے کا مطالبہ ------------	732
54۔	کورم کی نشاندہی ------------	735

جمعتہ المبارک، 22۔ ستمبر 2017

جلد 31: شمارہ 10

55۔	ایجنڈا ------------	739
56۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	741
57۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	742
	سوالات (محکمہ جات داخلہ، سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)	
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	743
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	783
60۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	809
	تحاریک استحقاق	
61۔	ڈی ایس پی میلسی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ ------------	823
62۔	ڈی ایس پی یزمان اور ڈی پی او بہاولپور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ (۔۔۔جاری) ------------	824
	تحاریک التوائے کار	
63۔	صوبہ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی ادویات ان کے گھر پہنچانے میں تاخیر ------------	826

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
64۔	این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کی مانیٹرنگ رپورٹیں بابت	

	جولائی 2012 تا جون 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	827
65۔	کورم کی نشاندہی -----------	827
66۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	828
67۔	انڈکس	

429

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(درج بالا رپورٹوں کی نقول مورخہ 14۔ ستمبر 2017 کو مہیا کردی گئی ہیں)

430

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2017)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2017)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2017)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017 منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2017)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 منظور کیا جائے۔

431

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

سوموار، 18- ستمبر 2017

(یوم الاثنین، 26- ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 24 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ
يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ
لَا يَفْقَهُونَ ﴿٧﴾ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ
وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾

سورۃ المنافقون آیات 7 تا 8

یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس (رہتے) ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ یہ (خود بخود) بھاگ جائیں۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے (7) کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ حالانکہ عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی لیکن منافق نہیں جانتے (8)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

رحمت دوجہاں حامی بے کساں شاہِ کون ومکاں وہ کہاں میں کہاں
سرور سروراں رہبر رہبراں تاجدارِ شہاں وہ کہاں میں کہاں
ان کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن، تذکرے آپؐ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی، تاروں کی روشنی، ان کے رخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا، دلکشا، خوش نوا، خوش ادا، راہنما، پیشوا، مجتبیٰ، مصطفیٰؐ
جملہ بھوبیاں ان گنت خوبیاں، میری قاصر زباں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طور سینہ بنا،ان کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بلائیں مجھے یاد آئیں مجھے تو اڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

سوالات

(محکمہ جات بہبود آبادی، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر تقریباً 38،39 سوال ہیں تو میری تمام ایوان سے یہ گزارش ہو گی کہ سوال کے جواب پر تقریر کی اجازت نہیں ہو گی، دوسرا جو صاحب موجود ہوں گے ان کا نام اگر پہلے پکارا جائے گا تو اس کے بعد انتظار نہیں کیا جائے گا اور وقفہ سوالات کے دوران، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ میں سے کوئی صاحب بھی پوائنٹ آف آرڈر نہ لے جس طرح کہ ہمارا پہلے فیصلہ ہوا ہے۔

اب جمعرات سے جو 14- ستمبر 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء نشان زدہ سوالات ہیں ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ محکمہ بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے اور اس پر کسی صورت بھی بحث نہیں ہو گی۔ جی، بسم اللہ، یہ پہلا سوال نمبر 8593 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8871 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ! سوال نمبر بولئے گا۔

(اذان عصر)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر: سوال نمبر 8983 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین اور دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*8983: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور اس کے کتنے سنٹر اور موبائل یونٹ و دیگر ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس محکمہ کے اس ضلع کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات مد وار بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی ایمبولینس ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں مزید کتنے ملازمین اور سنٹر کی ضرورت ہے اور یہ کب تک فراہم کر دیئے جائیں گے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع فیصل آباد میں اس وقت ایک ضلعی دفتر، 6 تحصیل آفس، 6 فیملی ہیلتھ کلینک، 6 فیملی ہیلتھ موبائل یونٹ (تاحال نان فنکشنل) اور 87 فلاحی مراکز بہبودِ آبادی کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع فیصل آباد کے ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع فیصل آباد میں سال 16۔2015 اور 17۔2016 کے اخراجات کی مد وار تفصیل (Flag-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع فیصل آباد میں اس وقت 6 ایمبولینس ہیں۔

(ہ) ضلع فیصل آباد کی آبادی اِس وقت تقریباً اسی لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے اور اِس میں 289 یونین کونسلز ہیں جبکہ فلاحی مراکز بہبودِ آبادی کی تعداد صرف 87 ہے۔ عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے ہر یونین کونسل میں بہبودِ آبادی کا فلاحی مرکز قائم ہونا چاہئے جبکہ ایک فلاحی مرکز میں پانچ ملازمین کام کرتے ہیں۔ اِس وقت ضلع فیصل آباد میں قائم محکمہ کے فلاحی مراکز کی منظور شدہ اسامیوں میں سے 170 اسامیاں خالی ہیں۔ اِن اسامیوں کو پُر کرنے اور نئے مراکز کے قیام کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) سے جو انہوں نے financial details مجھے دی ہیں اس میں سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے allowances کی بات کی ہے کہ

55 ملین ایک سال میں اور 38 ملین ایک سال میں allowances دیئے گئے ہیں۔ مہربانی کر کے ذرا بتا دیں کہ یہ کس کس مد میں allowances دیئے گئے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ گھریلو الاؤنسز وغیرہ جو ہوتے ہیں یہ ان کی pay کے اندر ہی اس کا حصہ ہوتے ہیں جس کے ساتھ ہی جایا جاتا ہے۔ Salary کا ایک package جو بنتا ہے اس کے اندر جو allowances ہیں یہ وہ allowances included ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! Transportation اور Travelling کی مد میں چار ملین انہوں نے الگ سے کیوں show کیا ہوا ہے اگر یہ Transportation اور Travelling وغیرہ سب اس allowance کا part ہے۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! کسی scope of work کے لئے کسی کو ڈیپارٹمنٹ کے کام کے لئے علیحدہ سے travel کرنا پڑتا ہے تو اس کو جو علیٰحدہ TA allowances دیئے جاتے ہیں یہ اس کے سلسلہ میں علیٰحدہ show کئے گئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے بتایا ہے کہ 87 سنٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ فیصل آباد ڈسٹرکٹ کی ٹوٹل یونین کونسلز 289 ہیں اور according to law and policy ہر یونین کونسل کے اندر محکمہ بہبود آبادی کا ایک سنٹر ہونا چاہئے تو اس کا مطلب ہے کہ محکمہ یہ خود تسلیم کرتا ہے کہ ہمارے پاس ضلع کے اندر 202 سنٹرز کم ہیں، کیا وجوہات ہیں کہ 202 سنٹرز کم ہیں اور یہ کب تک complete کر دیئے جائیں گے؟ (شور وغل)

جناب سپیکر: دیکھیں! دوران وقفہ سوالات کسی منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری کو جو جواب دے رہے ہیں اس میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا اور ان کو busy نہیں کرے گا، Be careful

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمہ نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ضلع فیصل آباد میں 202 سنٹر کم ہیں، کیا وجوہات ہیں کہ یہ 202 سنٹر کم ہیں اور یہ کب تک complete کر دیئے جائیں گے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! اس طرح ہے کہ یہ جو ضلع کے اندر 202 سنٹرز کم ہیں اس کے لئے LHW programme منسٹری آف ہیلتھ کے ساتھ چل رہا ہے، LHW ان ایریاز کو cover کر رہے ہیں۔ ایسا نہیں کہ فیصل آباد میں کوئی uncovered area ہے جہاں پر فیملی پلاننگ سروسز مہیا نہیں کی جا رہیں۔ یہ صرف یہ ہے کہ یونین کونسلز میں ڈیپارٹمنٹ فیملی پلاننگ سروسز deliver کرنے کے لئے جو specially associated ہے وہ directly ان یونین کونسلز میں موجود نہیں ہے۔ ہمارا ایک پروگرام expansion کا under consideration ہے جو پی اینڈ ڈی میں پڑا ہوا ہے، جلد ہی اگر اس کے اندر سے 400 جو گورنمنٹ نے سنٹرز cap کئے ہیں اگر اس کی اجازت مل جاتی ہے تو وہ expansion accordingly ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ آپ ہیں، اجازت ذرا جلدی دلوا دیں، مہربانی کر دیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! انشاءاللہ۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9133 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاپولیشن انوویشن کے سربراہ کی قابلیت، تنخواہ اور دیگر مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*9133: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں پاپولیشن انوویشن فنڈ قائم کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس فنڈ کے قیام کے اغراض و مقاصد اور اس کی ہیت ترکیبی کیا ہے؟

(ج) اس فنڈ کا ہیڈ کسے بنایا گیا ہے ان کی قابلیت / کوالیفکیشن کیا ہے ان کو تنخواہ / مشاہرہ کی مد میں کتنی رقم کی ادائیگی کی جاتی ہیں علاوہ ازیں کون کون سی مراعات حاصل ہیں قواعد کے مطابق اس عہدے کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

(د) اس فنڈ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی تھی اور کتنی رقم مہیا کی گئی ہے اس کا آج تک کیا تصرف کیا گیا ہے؟

(ہ) پاپولیشن انوویشن فنڈ کے قیام سے آج تک کیا فرائض سرانجام دیئے ہیں، تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ ایک خود مختار ادارہ کمپنیز آرڈیننس 1984 کی شق 42 کے تحت اکتوبر 2016 میں معرض وجود میں آیا ہے یہ ایک بلا منافع ادارہ ہے۔

(ب) اس ادارہ کو قائم کرنے کا بنیادی مقصد فیملی پلاننگ کی سہولیات کو مختلف سطحوں پر فروغ دینا ہے۔ یہ پراجیکٹ پنجاب میں 55 فیصد مانع حمل ادویات کے استعمال کی شرح (CPR) کے ہدف کو حاصل کرنے میں معاون ثابت ہو گا اس لئے PPIF مالیاتی، قانونی اور انتظامی طور خود مختار ادارہ بنایا گیا ہے۔ اس کا قیام ترقی یافتہ پنجاب لائحہ عمل کے اہداف کا ساتھ دینا ہے اور آبادی کے شعبے میں بہتری کے لئے مختلف شعبوں کے ساتھ کام کرنا ہے۔

فنڈ کے مقاصد:

فنڈ کا مقصد پنجاب کے دیہی، غریب اور سہولتوں کے عدم فراہمی والے علاقوں میں فیملی پلاننگ کی خدمات کو مزید بڑھانا اور فیملی پلاننگ خدمات کو بہتر کرنا ہے۔ یہ فنڈ سرکاری، غیر سرکاری اور پرائیویٹ اداروں کی جدت والے اور نتیجہ آمیز پروگراموں کی مالی امداد کرے گا جس سے PWD اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کام کو بھی تقویت اور فیملی پلاننگ خدمات کو فروغ ملے گا اور یہ آنے والے سالوں میں تعلقات عامہ میں جدت کو فروغ دے گا۔ خصوصاً جس میں نوجوان اور مرد شامل ہیں۔

ہیت ترکیبی:

PPIF کا بورڈ آف ڈائریکٹرز چیف منسٹر پنجاب منتخب کرتے ہیں جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

1. ڈاکٹر اعجاز نبی
2. مخدوم ہاشم جوان بخت
3. ڈاکٹر نعیم الدین میاں
4. پروفیسر ڈاکٹر محمد طیب
5. جناب فیصل فرید
6. ڈاکٹر نوید حامد
7. ڈاکٹر علی چیمہ
8. محترمہ شاہیمہ رحمٰن
9. سیکرٹری پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب
10. سپیشل سیکرٹری فنانس گورنمنٹ آف پنجاب
11. سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب
12. سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب
13. ممبر ہیلتھ پی اینڈ ڈی بورڈ گورنمنٹ آف پنجاب

(ج) جواد احمد قریشی صاحب PPIF کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں، ان کے پاس بزنس مینجمنٹ میں پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری ہے اور 20 سال کے تجربہ کے حامل ہیں۔ PPIF سے پہلے وہ TEVTA میں بطور چیف آپریٹنگ آفیسر کام کر رہے تھے۔ PPIF میں ان کی تنخواہ سات لاکھ روپے ہے اور دیگر مراعات میں کمپنی کی طرف سے گاڑی شامل ہے۔ ان کی تعیناتی قواعد وضوابط کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔

(د) PPIF کو قائم اور قابل عمل بنانے کے لئے 200 ملین روپے سال 17-2016 میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام سے ادا کئے تھے۔ اب تک 27.17 ملین روپے جس میں ملازمین کی تنخواہیں آفس رینٹ اور دیگر اخراجات شامل ہیں ادا ہو چکے ہیں۔ مزید برآں سال 18-2017 کے لئے 250 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ہ) PPIF کے قیام سے آج تک مندرجہ ذیل فرائض انجام دیئے جا چکے ہیں،

1. کمپنی کے صف اول کی مینجمنٹ کی Hiring اور الگ آفس کا قیام۔
2. PPIF نے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے پالیسی دستاویزات جن میں Financial Manual, HR Manual, Implementation Plan, M & E Framework, Grants Manual شامل ہیں منظور کروا لئے ہیں۔ نیز بجٹ 18-2017 بھی منظور کروالیا ہے۔
3. انکم ٹیکس اور پنجاب ریونیو اتھارٹی کی رجسٹریشن کے متعلق ساری کارروائی مکمل کر لی ہے۔
4. PPRA رولز کے تحت جن اداروں نے جدت والے پراجیکٹس دیئے تھے۔ ان کو منتخب کر لیا گیا ہے۔ کل 33 اداروں کے درمیان مقابلہ تھا جن میں سے تین حتمی طور پر منتخب ہوئے ہیں ان اداروں میں HANDS اور Akhtar Hameed Khan Resource Centre, University of Punjab (ISCS) شامل ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال، کون سے جز پر جائیں گے ؟ مجھے بتا دیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پہلے اور دوسرے میں۔

جناب سپیکر: پہلا اور دوسرا تو کوئی نہیں ہے۔ (الف، ب، ج) ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال کے جواب جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ ایک خود مختار ادارہ کمپنیز آرڈیننس 1984 کی شق 42 کے تحت اکتوبر 2016 میں معرض وجود میں آیا ہے۔ یہ ایک بلا منافع ادارہ ہے۔"

جناب سپیکر! میں یہ سوال کرتا ہوں کہ یہ PPIF اپنے قیام سے اب تک ½4- ارب روپے کے اخراجات کر چکا ہے۔ کیا اس نے کوئی کام بھی کیا ہے یا صرف ½4- ارب روپے کا بجٹ ہی لیا ہے ؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! اس میں بڑا clearly لکھا گیا ہے کہ پہلے سال last year اس کی allocation 200 million rupees یعنی کہ 20 کروڑ روپے تھی اور اس میں سے انہوں نے صرف 27.17 ملین روپے خرچ کئے ہیں جو کہ تقریباً 2 کروڑ 71 لاکھ روپیہ بنتا ہے اور اس سال اس کی allocation 250 million rupees ہے جو کہ تقریباً 25 کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ ابھی تک اس نے جو کام کیا ہے، ان کی تمام hiring تقریباً almost complete ہو چکی ہوئی ہے اور اس hiring کے بعد انہوں

نے اپنے modules of plan جو ہیں، financial manuals جو ہیں وہ اپنے complete کر لئے ہیں۔ اس سال ابھی اس کے اندر نہیں کر سکے، انہوں نے چند ایک جگہوں پر جو کہ uncovered areas by the Health Department department as well as by the تھے جہاں پر فیملی پلاننگ سروسز کے حوالے سے LHW's کی بھی کوئی coverage نہیں تھی اور نہ کہ پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کی coverage تھی۔ ان ایریاز کے اندر این جی اوز کو engage کر کے وہاں پر فیملی پلاننگ سروسز کی delivery start کی ہے۔ یہ ان کا pilot project ہے، اس کو overall پنجاب کے expand کرنا چاہ رہے ہیں جس کے بارے میں mapping چل رہی ہے تاکہ پتا چلے کہ جو coverage area سے باہر ہیں وہاں پر این جی اوز اور private sector کو درمیان میں involve کر کے اس پر کوئی فیملی پلاننگ سروسز deliver کی جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: انہوں نے جو ایک نشاندہی کی ہے کہ اربوں روپے کے اخراجات وہاں ہو گئے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! اربوں روپے نہیں۔ پہلے سال کی allocation 200 million یعنی کہ 20 کروڑ روپے تھی جس میں سے صرف 2 کروڑ 71 لاکھ روپے expenditure ہوا ہے۔ دوسرے سال کی allocation 250 million یعنی کہ 25 کروڑ روپے تھی جس کے بارے میں، میں نے ابھی بتایا ہے کہ یہ پروگرام انہوں نے start کیا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ میں نے بھی پڑھا ہے لیکن یہ میرا سوال ہے کہ 200۔ ارب پچھلے مالی سال میں۔۔۔

جناب سپیکر: 200۔ ارب؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! نہیں۔ 200 ملین۔ اس سال 250 ملین رکھے گئے ہیں۔ کیا 27 ملین روپے صرف تنخواہوں، آفس رینٹ میں خرچ کئے گئے ہیں اور جو اس محکمے کا اصل کام تھا، جو اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ:

> "ترقی یافتہ پنجاب لائحہ عمل کے اہداف کو پورا کرنے کے لئے اور آبادی کے شعبہ میں بہتری کے لئے ہم مختلف شعبوں میں کام کریں گے۔"

کیا صرف تنخواہوں کے ساتھ ایک سال گزار دیا گیا؟ آج تقریباً گیارہ ماہ تو ہو چکے ہیں، گیارہ ماہ میں صرف تنخواہیں دے دی گئی ہیں، باقی محکمے کا کام تو کچھ بھی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: چلیں، پوچھتے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! 2012 میں فیملی پلاننگ summit ہوئی تھی جس میں پنجاب گورنمنٹ اور پاکستان گورنمنٹ نے لندن میں چند commitments کی تھیں کہ ہم یہ services provide کریں گے جس کا سب سے important indicator CPR 55 percent in Punjab تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے تحت PPIF کو شامل کیا تاکہ پرائیویٹ سیکٹر کو اس میں involve کر کے فیملی پلاننگ سروسز کو اور بہتر طریقے سے expand کیا جا سکے۔ جہاں تک معزز ممبر کا سوال ہے یہ بالکل صحیح ہے کہ پچھلے سال 27.17 ملین روپے کے جو expenditure ہوئے ہیں وہ صرف تنخواہوں، انہوں نے جو اپنے آپ کو locate کیا، دفاتر اور انہوں نے جو hiring کی ہے یہ اس کا خرچہ ہے۔ اس سال ان کے Chief Operating Officer کی hiring complete ہو گئی ہے۔ میں نے جس طرح پہلے عرض کیا ہے کہ جو پروگرام انہوں نے start کئے ہیں جو non covered areas by the the Health Department department as well as by وہ ان areas میں اپنا focus رکھ کر چونکہ ان کا بڑا vibrant قسم کا بورڈ ہے جس نے اس سارے کو take up کر کے چھوٹے لیول پر دو تین پراجیکٹس کئے ہیں اور expect کرتے ہیں کہ future میں وہ expand ہو جائیں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ کا یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال پر میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: .No Sir جنہوں نے سوال دیا ہے ادھر سے ضمنی سوال آ رہا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب پڑھے لکھے منسٹر ہیں اور سارا کچھ جانتے بھی ہیں لیکن مجھے تو لگتا ہے کہ یہ صرف بیوروکریسی کا کھاؤ پیئو پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: کس کا؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! بیوروکریسی کا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے الزام لگانے کی بات اچھی نہیں ہوتی۔ اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو میں بھی پوچھتا ہوں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ 27 ملین روپے تنخواہوں اور ہاؤس رینٹ پر خرچ کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کا جواب پوچھ لیتے ہیں لیکن آپ ذرا تھوڑا سا احتیاط کریں۔ میرے بھائی! ایسے الزام لگانا ٹھیک نہیں ہوتا۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ اس میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! میں صرف یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ جب بھی کوئی ادارہ قائم ہوتا ہے تو پہلے سال اسے اپنا structure, infrastructure اور ان چیزوں کو بنانے کے لئے کچھ ٹائم درکار ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح معزز ممبر نے public money سے expenditure کا ذکر کیا ہے ان کا بالکل valid point ہے لیکن ابھی یہ directly under the administrative control of Population Department نہیں ہے بلکہ for the next three years اس کا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے پاس administrative control رہے گا۔ 2020 میں پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ اسے take up کرے گا لیکن اس سے پہلے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اس کی تمام تر چیزوں کو look after کر رہا ہے۔ پاپولیشن سیکرٹری اس بورڈ کی ممبر ہیں اور ساتھ ساتھ ہر جگہ پر ان کو تنبیہہ بھی کی جاتی ہے کہ اپنے plans اور باقی چیزیں لے کر آئیں۔ انہوں نے دوبارہ بھی نئے innovative ideas کے لئے float کیا ہے جو یہ PPIF کے through implement کر سکیں۔

جناب سپیکر: چلیں شاباش۔ ثاقب خورشید صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9245 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں فیملی پلاننگ ورکر کی بھرتی اور سنٹر کھولنے سے متعلقہ تفصیلات

*9245: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی جانب سے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک منصوبہ community Expansion of Family welfare centres and introduction of based family planning workers 2014-18 کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے مطابق پنجاب کے 22 اضلاع میں 2018 تک ایک ہزار فلاحی مراکز welfare centres قائم کئے جانے تھے اور 1200 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز بھرتی ہوئی تھیں اگر ایسا ہے تو اب تک کتنے سنٹر قائم کئے گئے ہیں اور کتنی کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز بھرتی کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کی افادیت جانچنے کے لئے Punjab Economics Research Institute سے منصوبہ کی Mid Term Evaluation بھی کروائی گئی تھی جس کی رپورٹ کے مطابق یہ منصوبہ دیہی علاقوں میں فیملی پلاننگ کے حوالے سے مثبت کردار ادا کر رہا ہے اور لوگوں میں آگاہی کا عمل بھی دیکھنے میں آیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے شروع ہونے سے عوام الناس کو حکومت کے وژن کے مطابق ان کے گھروں کے قریب مفت علاج اور مشورے کی سہولت میسر آنا شروع ہو گئی تھی اور اس منصوبہ کے روبہ عمل آنے سے اس شعبہ میں کام کرنے والی این جی اوز کا کاروبار ٹھپ ہونا شروع ہو گیا تھا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوامی فلاح کے اس منصوبہ کو پی اینڈ ڈی کی ممبر ہیلتھ کی مخالفت کی بناء پر تکمیل سے قبل ختم کر دیا گیا ہے اس کو توسیع دینے کی بجائے پی اینڈ ڈی کے منظور شدہ منصوبہ کو ADP کے جاری منصوبہ جات میں شامل نہیں کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی اینڈ ڈی کی ممبر ہیلتھ اس عہدہ سے قبل NGOs سے وابستہ رہی ہیں ممبر ہیلتھ کب سے اس عہدہ پر تعینات ہیں، ان کی تنخواہ اور مراعات کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے حکومتِ پنجاب کی طرف سے اس منصوبے (18-2014) کی منظوری پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (PDWP) نے 2- جنوری 2015 کو دی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے مطابق ایک ہزار فلاحی مراکز 22 اضلاع میں کھولے جانے تھے اور 1200 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز 13 اضلاع میں رکھی جانی تھیں۔ اس وقت تک اس منصوبے کے تحت 600 فلاحی مراکز 22 اضلاع میں قائم ہو چکے ہیں اور 13 اضلاع میں 652 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز بھرتی ہو چکی ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ پنجاب اکنامکس ریسرچ انسٹیٹیوٹ (PERI) کی رپورٹ کے مطابق اس منصوبے نے عوام کو خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات پہنچانے میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے حکومت نے عوام الناس کی سہولت کی خاطر یہ 600 مراکز ایسی جگہوں پر منظور کئے جہاں خاندانی منصوبہ بندی سے متعلقہ سہولیات پہلے سے میسر نہ تھیں لہٰذا اس منصوبہ کے روبہ عمل آنے سے اس شعبے میں کام کرنے والی این جی اوز کے متاثر ہونے کا امکان بہت کم ہے۔

(ہ) اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ پی اینڈ ڈی کی ممبر ہیلتھ نے متعدد ریویو میٹنگز کے دوران اس منصوبے کی افادیت کے متعلق اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔ مزید برآں 16- مارچ 2017 کو ریویو میٹنگ میں انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ اس منصوبہ کو کیپ (Cap) کر دیا جائے کیونکہ ان کی رائے کے مطابق اس منصوبہ کے بہبودِ آبادی پر محدود اثرات مرتب ہوئے ہیں تاہم حتمی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ PERI جو کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کا ذیلی ادارہ ہے اس کی Mid Term Evaluation Report کی روشنی میں اس کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔

PERIکی رپورٹ نے 10۔مارچ 2017 میں اس منصوبہ کو مثبت قرار دیا لہٰذا اس رپورٹ کی روشنی میں محکمہ نے مالی سال 18-2017 میں 1229.180 ملین کا تخمینہ لگایا جس میں پہلے سے قائم شدہ 600 فلاحی مراکز اور 900 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز کے اخراجات کے علاوہ 200 نئے فلاحی مراکز کا قیام اور 300 نئی کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز کی بھرتی بھی شامل تھی لیکن پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے ہیلتھ سیکشن کی زبانی ہدایات کی روشنی میں PERI کی مثبت رپورٹ کے باوجود یہ فیصلہ کیا گیا کہ مزید نئے سنٹر قائم نہ کئے جائیں اور نہ ہی مزید CBFPWs کی بھرتی کی جائے اور موجودہ 600 فلاحی مراکز اور 900 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز کی سرگرمیوں (activities) کو ہی مالی سال 18-2017 میں جاری رکھا جائے۔

(و) یہ محکمہ سے متعلق نہیں ہے اس سلسلہ میں معلومات پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! محکمہ کے جواب کے مطابق مزید نئے فلاحی مرکز کے قیام کے لئے PERI کی مثبت رپورٹ کے باوجود عوامی فلاح کے اس منصوبے کو جو ایک طرف بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے اور دوسری طرف ان منصوبوں کے ذریعے روزگار کے مواقع پیدا کرتا ہے---

جناب سپیکر: آپ نے فرمایا ہے کہ جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔ اب آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ ضمنی سوال کریں تاکہ میں ان سے جواب بھی پوچھوں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ وہ کون سی نادیدہ قوتیں ہیں جو ان منصوبوں کو سبوتاژ کر رہی ہیں اور ان کا اصل مقصد کن اداروں کو فائدہ پہنچانا ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بڑا اہم سوال کیا ہے اور انہوں نے بالکل صحیح جانب point out کیا ہے۔ 15-2014 کے اندر Family Expansion of Welfare Centre and Introduction of Community-based Family Planning

Workers کا ایک بہت اچھا پروگرام شروع کیا تھا۔ اس کے اندر 1000 سنٹرز کی expansion ہونی تھی لیکن 600 سنٹرز کی expansion کے بعد اسے third party validation کے لئے cap کر دیا گیا۔ پی اینڈ ڈی کا ایک ذیلی ادارہ Punjab Economic Research Institute ہے جس نے اس کے بارے میں اس کی Mid-term Evaluation اور third party validation کی اور اس نے اس کی coverage اور اس کی services delivery کے حوالے سے بڑے positive effects بتائے لیکن چند ایک وجوہات کی وجہ سے یہ ابھی تک

پی اینڈ ڈی میں cap ہے۔ ہماری جو نئی سیکرٹری صاحبہ آئی ہیں انہوں نے بھی اسے take up کیا ہے اور میں نے بھی اپنے level پر کیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کی expansion کے لئے ہمیں جو allocation دی گئی ہے اسے جلد از جلد کریں اور convince کرنے کے لئے ہمارا پی اینڈ ڈی کے ساتھ جلدی consultative session ہے اور امید ہے کہ ہمیں یہ اجازت دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: امید نہیں۔ آپ positive بات کریں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! اگر ہمارے end پر ہو تو ہم positive ہیں کہ ہم نے کرنا ہے اور ہم اسی لئے fight کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی پوری طرح پیروی کریں اور پھر ہمیں بھی بتائیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! محکمہ کا جواب تو منسٹر صاحب نے دے دیا ہے لیکن میری گزارش قائم ہے کہ اس منصوبہ کو پی اینڈ ڈی کے ہیلتھ سیکشن نے زبانی احکامات پر روکا ہے۔ کیا اسمبلی کے منظور شدہ منصوبہ کو کسی فرد کے زبانی احکامات پر ختم کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ اس ایوان کی توہین نہیں ہے؟

جناب سپیکر: نعوذ باللہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ایسی بات نہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

MR SPEAKER: No supplementary on it. Thank you very much my dear uncle and MPA also

آپ کی بڑی مہربانی۔ اب آگے چلیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سانوں وی موقع دے دیا کرو۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع تو دے دوں لیکن آپ مجھے کچھ اور کام بھی کرنے دیں۔ آپ کا احترام اپنی جگہ پر لیکن اب تو وہ سوال ختم ہو گیا ہے اور ابھی منسٹر صاحب بھی جا رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا انتہائی اہم ضمنی سوال تھا۔

جناب سپیکر: آپ میرے بزرگ ہیں۔ جی، ضمنی سوال کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9245 کے جز(و) اور (ہ) پر میرے دو ضمنی سوال ہوں گے۔

جناب سپیکر: آپ ایک ضمنی سوال کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کی direction پر ایک فلاحی منصوبہ جاری ہوا، قائم ہوا، وہ ADP میں آیا پی اینڈ ڈی میں آیا وہ منظور ہوا اور پھر اسے اسمبلی نے پاس کیا۔ پھر اس پر پی اینڈ ڈی کے شعبہ PERI سے Evaluation Report مانگی گئی تو اس نے بھی مثبت رپورٹ دی لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ چڑیاں مر جاؤ چڑیاں جی پاؤ زبانی کہہ کر اسے بند کرا دیا۔ یہ کیا بات ہوئی؟

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب کی بات سنتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! معزز ممبر دوسرا ضمنی سوال بھی بتا دیں تو میں اکٹھا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس ایک ہی کافی ہے۔ آپ ایک ہی کا جواب دے دیں اور یہ آخری سوال ہو گا۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! ان کی بات بالکل صحیح ہے۔ یہ بند نہیں کیا گیا اور نہ ہی زبانی احکامات پر کیا گیا ہے بلکہ انہوں نے وقتی طور پر اس کی expansion کو صرف evaluation کے ساتھ link کر دیا ہے کہ جو Evaluation Report آئے گی جو third party validation report آئے گی ان رپورٹس کے مطابق expansion آگے جائے گی۔ جو رپورٹ انہوں نے اپنے ذیلی ادارے Punjab Economic Research Institute(PERI) سے کرائی ہے اس کے

مطابق ان areas میں جہاں یہ expansion programme گیا تھا بڑے positive indicators آئے ہیں۔ جیسے میں پہلے consultative session کا عرض کر چکا ہوں کہ محکمہ کے ایجنڈے پر top list پر یہ expansion ہے۔ ڈیپارٹمنٹ چاہتا ہے کہ ان 400 سنٹرز کی expansion کریں۔ ابھی حالیہ جو census آئے ہیں ان میں پنجاب کی rate population growth باقی تمام صوبوں سے کم آئی ہے لیکن اس کے باوجود بہت سارا کام کرنے والا بقایا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ منصوبہ بہت اہمیت کا حامل ہے اسے take up کرنے کے لئے محکمہ بہت serious ہے اور ہم جلد ہی پی اینڈ ڈی level پر اور جو بھی forum ہوں گے ان پر اسے take up کریں گے اور انشاءاللہ ان کی expansion کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تحریری جواب میں آیا ہے اور میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں کہ 200 نئے فلاحی مراکز کا قیام اور 300 نئی کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز کی بھرتی بھی شامل تھی لیکن پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے ہیلتھ سیکشن کی زبانی ہدایات کی روشنی میں PERI کی مثبت رپورٹ کے باوجود یہ فیصلہ کیا گیا کہ مزید نئے سنٹر قائم نہ کئے جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ کو بتا دیتے ہیں اور انہوں نے پہلے بھی بتا دیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ کیسے ممکن ہے کہ اسمبلی کے پاس کردہ کسی بھی فلاحی منصوبے کو سبوتاژ کیا جائے؟ وہ کون سی ایسی شخصیت ہے جس نے یہ کیا ہے؟ پھر جواب کے جز (و) میں کہا گیا ہے کہ یہ محکمہ سے متعلق نہ ہے۔ یہ محکمے سے کیسے متعلق نہیں ہے؟ یہ آپ کی رولنگ ہے کہ اگر کوئی سوال کسی محکمے کے متعلق نہ ہے تو اس سے متعلقہ محکمہ سے جواب لے کر ایوان میں پیش کیا جائے اور یہ on the floor of the House جناب کی رولنگ ہے۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! فاضل ممبر صحیح کہہ رہے ہیں کہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے جواب لینا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے تاکہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے اس کا جواب لیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات کو take up کرتے ہیں۔ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق پہلا سوال نمبر 2610 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب زخمی ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں ہیں تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7246 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4249 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ وہ ہسپتال میں ہیں تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4250 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے تو اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6194 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8086 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8125 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8185 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8830 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریاخان ٹی ایچ کیو کے سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*8830: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو دریاخان ضلع بھکر میں کتنے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، سٹاف نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کب سے تعینات ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایچ کیو دریاخان میں سرجن ڈاکٹرز اور طبی معائنہ کے آلات کی شدید کمی ہے جس کی وجہ سے اکثر و بیشتر مریضوں کو ڈی ایچ کیو بھکر منتقل کر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایچ کیو دریا خان میں ایوننگ اور نائٹ شفٹ میں ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز موجود نہیں ہوتے اور سارا دارومدار ڈسپنسر پر ہوتا ہے؟

(د) کیا حکومت ٹی ایچ کیو دریاخان میں سرجن ڈاکٹرز اور طبی آلات کی کمی کو دور کرنے، ایوننگ /نائٹ ڈیوٹیوں سے غیر حاضر رہنے والے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان میں پانچ سپیشلسٹ ڈاکٹرز، چار میڈیکل آفیسرز، ایک لیڈی ڈاکٹر، ایک ڈینٹل سرجن، ایک فارماسسٹ، 13 سٹاف نرسز اور 24 مختلف کیٹیگری پر مشتمل میڈکل سٹاف کام کر رہا ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان میں سرجن اور طبی معائنہ کے آلات کی شدید کمی ہے۔ ہسپتال ہذا کے عملہ کی مندرجہ بالا تفصیل سے اس امر کی نفی ہوتی ہے۔ ہسپتال ہذا میں باقاعدہ سرجن اور طبی آلات اور سازوسامان موجود ہے اور ہسپتال کی طرف سے ہر ماہ جاری کئے جانے والے روسٹر کے مطابق اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ہسپتال کے ریکارڈ کے مطابق مارچ 2017 میں سرجن مذکورہ نے 224 چھوٹی بڑی سرجریز کی ہیں۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔ دیگر ہسپتالوں کی طرح ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان میں بھی تین شفٹوں میں طبی عملہ (بشمول ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف) خدمات سرانجام دیتا ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان کے لئے خاطر خواہ تعداد میں طبی آلات اور دیگر سازوسامان فراہم کیا ہے۔ ماہر بے ہوشی (anesthetist) تعینات کیا ہے۔ جبکہ مریضوں کو بے ہوش کرنے والی مشین (anesthesia machine) بھی دستیاب ہے۔
مزید برآں ہسپتال ہذا میں خصوصی package کے تحت بیس بستروں پر مشتمل سرجیکل بلاک الگ سے تعمیر ہوا ہے۔ اس بلاک میں بھی متعلقہ تینوں شفٹوں میں سرانجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ:

"یہ درست نہ ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال دریا خان میں سرجن اور طبی معائنہ کے آلات کی شدید کمی ہے۔ ہسپتال ہذا کے عملہ کی مندرجہ بالا تفصیل سے اس امر کی نفی ہوتی ہے۔ ہسپتال ہذا میں باقاعدہ سرجن اور طبی آلات اور سازوسامان موجود ہے۔"

جناب سپیکر! یہ جواب صریحاً غلط ہے اور اس جواب میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ ٹی ایچ کیو دریا خان ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھکر سے صرف 20 کلو میٹر کی مسافت پر ہے۔ جز (الف) کا جواب بالکل صحیح دیا گیا ہے کہ وہاں پر عملہ تعینات ہے لیکن یہ تمام عملہ ڈیوٹی سے غائب رہتا ہے۔ میرا ڈیرہ اسماعیل خان آنا جانا رہتا ہے اور میں دریا خان سے گزر کر جاتا ہوں۔ ٹی ایچ کیو دریا خان میں عملہ بالکل ڈیوٹی نہیں دیتا، اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو وہاں پر ڈسپنسر، چوکیدار یا نائب قاصد کے علاوہ کوئی دوسرا عملہ موجود نہیں ہوتا اور وہاں پر جو بھی مریض آتا ہے اسے فوراً ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھکر refer کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: سردار شہاب الدین خان کہہ رہے ہیں کہ ٹی ایچ کیو دریا خان میں ڈاکٹرز موجود نہیں ہوتے البتہ چھوٹا عملہ ہوتا ہے جو کہ مریضوں کو ڈی ایچ کیو بھکر refer کر دیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! چونکہ معزز ممبر کا یہ حلقہ ہے اس لئے میں ان کی بات کو deny نہیں کرتا لیکن یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ٹی ایچ کیو دریا خان کو ہم نے پچھلے چند ماہ میں کافی support دی ہے۔ ٹی ایچ کیو لیول پر جو سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں یعنی جو اس کا SOP ہے وہ ضرور پورا کیا جاتا ہے۔ جہاں تک مریضوں کو ڈی ایچ کیو میں refer کرنے کی بات ہے تو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی ہدایت کے مطابق جو ایمبولنسز 1122 کو دی گئی ہیں ان کا مقصد یہی

ہے کہ اگر تھوڑا سا بھی یہ سمجھا جائے کہ اس مریض کو بڑے ہسپتال میں refer ہونا چاہئے تو فوری طور پر ایمبولنس خود مریض کو وہاں لے کر جاتی ہے۔ اس سوال کا جواب اپریل میں آ گیا تھا لیکن اس کی باری اب آئی ہے تو یہ جواب update نہیں ہے۔ بہر حال میرے پاس جو figures ہیں ان کے مطابق صرف مارچ 2017 میں اس ہسپتال میں 224 چھوٹی بڑی surgeries کی گئی ہیں اور اگر surgeries کی گئی ہیں تو definitely اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہسپتال میں سرجن موجود ہے۔

جناب سپیکر! میرے معزز colleague نے جب visit کیا تو بقول ان کے اُس وقت وہاں پر ڈاکٹرز موجود نہیں تھے تو اس معاملے کو ہم چیک کروا لیتے ہیں کیونکہ معزز ممبر کی کہی ہوئی بات میرے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو assurance دیتا ہوں کہ اس معاملے کو ہم چیک کروالیں گے لیکن سرجری کا ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہسپتال میں جو facilities مہیا کی گئی ہیں ان کو utilize کیا جا رہا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑا اچھا جواب دیا ہے۔ میں لمبی چوڑی بات نہیں کرتا۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ٹی ایچ کیو دریا خان میں 224 چھوٹی بڑی surgeries کی گئی ہیں۔ وزیر صاحب چیک کروالیں اس period میں وہاں پر 224 چھوٹی یا بڑی surgeries نہیں ہوئی بلکہ پچاس بھی نہیں ہوئی ہوں گی۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹرز اور دوسرا عملہ تعینات ہے لیکن وہ ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتے۔ محکمہ نے غلط انفارمیشن مہیا کی ہے کہ مارچ 2017 میں 224 کے قریب surgeries ہوئی ہیں جبکہ یہاں تو پچاس surgeries بھی نہیں ہوئیں۔ میں تو ڈاکٹرز کے نام بتا سکتا ہوں کہ جن کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور ہسپتال کے قریب ہی ان کے کلینک بنے ہوئے ہیں اور مریضوں کو ہسپتال سے ان کے کلینک میں بھجوایا جاتا ہے۔ آج سے چار ماہ پہلے heart کا ایک مریض expire ہوا تھا اور اس کا نام محمد شریف ہے۔ میں تو ٹی ایچ کیو دریا خان میں بہتری لانے کے لئے گزارش کر رہا ہوں اور میرے پاس facts & figures ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میرے لئے سب سے معتبر بات ہمارے معزز ممبر کی ہوتی ہے۔ سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر

یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہیں۔ میں ان کو direction دے رہا ہوں کہ اس بارے میں فوری طور پر انکوائری کی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ایوان کی آگاہی کے لئے عرض کروں گا کہ اب ہم نے ہسپتالوں میں حاضری کے لئے بائیومیٹرک سسٹم متعارف کروایا ہے جس کی وجہ سے ہسپتال سے مکمل چھٹی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک سرجری کے حوالے سے غلط انفارمیشن مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس معاملے کی ہم بالکل انکوائری کروائیں گے اور اگر واقعی مارچ 2017 میں 224 چھوٹی یا بڑی surgeries نہیں ہوئیں تو جس نے یہ جواب بھیجا ہے اس کو نشان عبرت بنائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5401 ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6196 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں طبی ٹیسٹوں کی مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*6196: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں طبی ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس ہسپتال کو کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے خرید کر فراہم کی گئی ہے اور اس مشینری کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ج) ایکسرے مشینیں کتنی ہیں، کس کس وارڈ میں نصب ہیں؟

(د) کون کون سی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے، کیا حکومت اس مشینری کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں ہونے والے طبی ٹیسٹوں کے لئے جو مشینری موجود ہے اس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب کے لئے جو مشینری خریدی گئی اس کی لاگت۔/6538380روپے ہے اس کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ مشینری بالکل ٹھیک حالت میں ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں کل پانچ ایکسرے مشینز ہیں جن میں تین ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میں ایک HDU ڈیپارٹمنٹ اور دو ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ میں نصب ہیں۔

(د) کوئی مشینری خراب یا بند نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔ جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6198 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ننکانہ صاحب: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں گائنی وارڈ سے متعلقہ تفصیلات

*6198: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا ان بیڈز کی تعداد شہر کی آبادی کی مناسبت سے ٹھیک ہے؟

(ج) کیا حکومت گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ میٹرنٹی کے لئے لیبر روم میں بنیادی مشینری انتہائی کم ہے اگر حکومت اس مشینری میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) اس ہسپتال کے لیبر روم میں کتنی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟

(و) کیا حکومت خصوصی طور پر ہسپتال میں کم از کم بیس بیڈز پر مشتمل علیحدہ گائنی وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) اس وقت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں علیحدہ سے گائنی وارڈ موجود نہ ہے۔ بہر حال گائنی کی پیدائش اور آپریشن والے مریض زنانہ میڈیکل وارڈ میں رکھے جاتے ہیں جہاں پر پندرہ بیڈز ان مریضوں کے لئے مختص ہیں۔

(ب) جی نہیں!

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں revamping کا عمل شروع ہو چکا ہے جس کی تکمیل کے بعد بیس بیڈز پر مشتمل گائنی وارڈ کام شروع کر دے گا۔

(د) 70 فیصد مشینری موجود ہے۔ حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے 2016-17 میں ہسپتالوں کی revamping کا پروگرام بنایا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب بھی شامل ہے جس کے تحت طبی آلات کی امپروومنٹ عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ) تمام مشینری ٹھیک ہے۔

(و) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں revamping کا عمل مکمل ہوتے ہی 20 بیڈز پر مشتمل گائنی وارڈ کام شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے بھی پوری طرح مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 6820 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں بی ایچ یوز، ڈسپنسریز اور آر ایچ سیز کے قیام کے لئے اقدامات

*6820: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز قائم ہیں؟

(ب) ضلع ساہیوال پی پی-222 میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز و ڈے کیئر سنٹر کہاں کہاں واقع ہیں، ان بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کا سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 اور 15-2014 کتنا ہے؟

(ج) کیا حکومت سال 16-2015 میں مزید بی ایچ یوز، ڈسپنسریز اور آر ایچ سیز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، کیونکہ ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی سہولت موجود نہ ہے، کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال میں 76 بی ایچ یوز اور 11 آر ایچ سیز ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال پی پی-222 میں درج ذیل 10 بی ایچ یوز ہیں۔

100/9L,114/9L,119/9L,89/6R,92/6R,91/6R,87/6R,58/GD, Asadullahpur Qutab Shahana ہیں ۔ دس بی ایچ یوز کا سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 =/-22,01,24,000 اور برائے سال 15-2014 کے لئے /-23,49,45,000 تھا۔ دو آر ایچ سیز ہیں اور ہر آر ایچ سیز میں ڈے کیئر سنٹر قائم ہے۔ دو آر ایچ سیز کا بجٹ برائے سال 13-2012 /-2,46,50,000 تھا /-3,12,59,000 روپے برائے سال 15-2014 تھا۔ 120/9L اور 112/9L ہیں۔

(ج) حکومت سال 18-2017 میں چک نمبر 93/A-12.L میں آر ایچ سی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ پی پی۔222 ساہیوال میں کتنے BHU's, RHC's and Day Care Centres ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟ اس سوال کا جواب درست نہیں ہے کیونکہ اس لسٹ میں BHU 94/9-L شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ clerical mistake ہو سکتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو آپ کا حکم ہو۔ جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ حکومت 16-2015 میں مزید BHUs, RHCs and Dispensaries قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ہر یونین کونسل میں BHU or RHC کی سہولت موجود نہ ہے اس بارے میں وزیر موصوف کا کیا point of view ہے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلے تمام یونین کونسلوں میں BHUs already موجود تھے اور اب چونکہ نئی یونین کونسلوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور آپ کو بھی یہ معلوم ہے کہ میں اس معزز ایوان میں بارہا یہ کہتا رہا ہوں کہ ہم تمام تر کوششوں کے باوجود 22 ہزار سے زائد اپنے BHUs کو پورے طور پر functional نہیں کر پا رہے تھے اور اُن میں ڈاکٹرز کی کمی کو پورا نہیں کیا جا رہا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں جو بھی اچھا کام ہو گا اُس کا credit بھی اس ایوان کو مشترکہ طور پر جائے گا کیونکہ ہم سب اس صوبے کے stackholders ہیں تو الحمدللہ آج چند ماہ کی محنت کے بعد میں بڑے فخر سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ 95 فیصد سے زائد BHUs میں ڈاکٹرز آ گئے ہیں اور آپ کی حکومت میں یہ تاریخی کام ہوا ہے اور میں اس حوالے سے تمام ممبران اسمبلی کے تعاون کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا پہلا ٹارگٹ یہ تھا کہ ہم اپنے موجودہ BHUs کو پہلے

functional کریں، اُن میں علاج کی سہولتوں کے حوالے سے ہم اپنی ذمہ داری پورا کریں تو ہم جیسے ہی 100 فیصد ٹارگٹ کو achieve کریں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ایک دو ماہ سے زیادہ وقت نہیں لگے گا اُس کے بعد ہم سب مل کر بیٹھیں گے اور نئے BHUs بنانے کی پالیسی بنائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے حلقے میں 11 BHUs, 2 RHCs and 3 Dispensaries ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر SNE کے مطابق عملہ موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلے dispensaries لوکل گورنمنٹ کے پاس تھیں اور ابھی ہیلتھ اتھارٹیز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اب dispensaries ہمارے پاس آئی ہے اور ہمارے پاس اُن کا مکمل revamping plan ہے جو check out ہو چکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دو سے تین ماہ میں ہر ضلع میں ایک مکمل plan launch کریں گے اور جس طرح ہم نے اپنے hospitals کو revamp کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے ہم ان dispensaries کو بھی revamp کر رہے ہیں اور ان کی deficiencies کو پورا کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 2012-13 میں 22 کروڑ ایک لاکھ 24 ہزار روپے کے اخراجات تھے اور 2014-15 میں 23 کروڑ، 49 لاکھ 45 ہزار روپے اخراجات تھے تو BHU level پر یہ اخراجات کس مد میں ہوئے ہیں اور کیا ان BHUs کی حالت بہتر ہے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس بات کا معزز ممبر کو پتا ہے کہ وہاں پر عملے کی تنخواہیں، ادویات اور دیگر سامان کے اخراجات ہوتے ہیں۔ اب ہم نے ایک نیا initiative لے کر وہاں پر Health Counsils بنا دی ہیں اور ان Health Counsils کے پاس ہر وقت ایک cash amount موجود ہوتی ہے اور Members of Health Counsil کی approval سے اس

amount کو کسی وقت بھی خرچ کیا جا سکتا ہے تو ہم نے BHU level سے لے DHQ level تک ہر جگہ پر cash کی ایک limit رکھ دی ہے اور اگر معزز ممبر کو اس کی پوری audit report چاہیے ہو گی تو میں وہ بھی مہیا کر دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے میرے حلقے پر بڑی شفقت کرتے ہوئے L-9/114 میں RHC کی منظوری دی تو وزیر موصوف بس اس کو execute کر دیں ہم ان کے شکر گزار رہیں؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! محکمہ نے معزز ممبر کے حلقے میں RHC کی منظوری کر کے اس کا کیس پنجاب حکومت کو بھجوا دیا ہے ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ positively دیکھیں گے اور جلدی complete کریں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7840 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ وہ ہسپتال میں داخل ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8279 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8634 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8706 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*8706: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز مستقل اور کتنی کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی کس گریڈ اور عہدہ کے مطابق کی جاتی ہے ماہانہ فی ورکر تنخواہ کتنی ہے؟

(ج) اس ضلع کی کتنی ہیلتھ ورکرز کو باقاعدگی سے تنخواہ مل رہی ہے اور کتنی ورکرز کو چار ماہ سے تنخواہ نہیں مل رہی، تنخواہ کی ادائیگی نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں اور تنخواہ کی ادائیگی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 1360 لیڈی ہیلتھ ورکرز ہیں جو کہ تمام مستقل طور پر کام کر رہی ہیں اور کوئی بھی لیڈی ہیلتھ ورکر کنٹریکٹ پر کام نہیں کر رہی ہے۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بی پی ایس-5 کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے کیونکہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بحکم سپریم کورٹ یکم جولائی 2012 سے بی پی ایس-5 سکیل میں مستقل کیا گیا تھا مارچ 2017 میں فی لیڈی ہیلتھ ورکر کو -/15,931 روپے ادائیگی کی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال کی تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کو باقاعدگی سے تنخواہ مل رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ میں یہاں پر وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ڈویلپمنٹ ونگ میں ایک درخواست دی کہ ہمارے BHUs کو سہولیات فراہم کی جائیں تو ان کے ایڈیشنل سیکرٹری مجھے فون کر کے پوچھتے ہیں کہ کون کون سے BHU میں کیا کیا سہولت کم ہے تو یہ ان کا واقعی بڑا اچھا اقدام ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک مختصر سی بات کرنا چاہ رہا ہوں تاکہ سب parliamentarians کا بھلا ہو جائے۔ جس طرح ممبر موصوف نے نشاندہی کی ہے ہم نے دو ماہ پہلے اپنے محکمے میں Parliamentarian Lodges کے نام سے

ایک cell قائم کیا ہے تو وہاں پر بلا تفریق کوئی بھی معزز ممبر چاہے وہ حزب اقتدار سے ہے یا حزب اختلاف سے ہے اُس کے لئے Parliamentarian Lodges میں علیحدہ سٹاف dedicate ہے جو اُن معزز ممبران کا کام نوٹ کرے گا اور اگلے چوبیس گھنٹے میں وہ سٹاف خود اطلاع کرے گا کہ اُن کے کام کی اس وقت کیا پوزیشن ہے، وہ میرٹ پالیسی پر آتا ہے یا نہیں آتا اور انشاء اللہ معزز ممبران کو خوار نہیں ہونا پڑے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8749 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8821 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد اور جعلی ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*8821: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں، ان ڈرگ انسپکٹرز کا تبادلہ کتنے عرصہ بعد کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹرز کی زیادہ تعداد نے اپنے میڈیکل سٹور کھول رکھے ہیں اور وہ سرکاری فرائض کی بجا آوری کی بجائے اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں؟

(ج) یکم جون 2015 تا یکم جولائی 2016 لاہور میں کتنے ڈرگ سٹورز کے چالان کئے گئے، کتنے سیل ہوئے اور میڈیکل سٹورز کو قوانین کی خلاف ورزی پر کیا کیا سزائیں دی گئیں؟

(د) مذکورہ عرصہ میں جعلی ادویات اور expire dated ادویات کی فروخت کی وجہ سے کن کن میڈیکل سٹورز کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت کل دس ڈرگ انسپکٹرز تعنیاتی ہیں قانون کے مطابق ان ڈرگ انسپکٹرز کا تبادلہ تین سال بعد کیا جاتا ہے (ب) یہ درست نہ ہے کہ ہر ڈرگ انسپکٹر اپنا کام احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) یکم جون 2015 تا یکم جولائی 2016 لاہور میں کل 736 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے گئے۔ 324 میڈیکل سٹورز کو سیل کیا گیا جس میں ڈرگ کورٹ لاہور نے کل 1,39,97000 روپے جرمانہ، 36 سال، 9 ماہ اور 29 دن کی سزائیں سنائیں۔

(د) مذکورہ عرصے میں جعلی اور زائد المیعاد ادویات کی وجہ سے میڈیکل سٹور کے چالان کئے گئے، میڈیکل سٹورز کو سیل کیا گیا اور ان کے مالکان کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قید کی سزا کس کس میڈیکل سٹور کے مالک کو کتنے کتنے عرصے کے لئے سنائی گئی اور کیا اس پر عملدرآمد ہوا یا نہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یکم جون 2015 تا یکم جولائی 2016 لاہور میں کل 736 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے گئے۔ 324 میڈیکل سٹورز کو سیل کیا گیا جس میں ڈرگ کورٹ لاہور نے کل 1,39,97000 روپے جرمانہ، 36 سال، 9 ماہ اور 29 دن کی مجموعی قید کی سزائیں سنائیں، مختلف کیسز میں مختلف قید کی سزائیں ہوئی ہیں۔ ڈرگ کورٹ کا جب آرڈر جاری ہوتا ہے تو قید اسی وقت لاگو ہو جاتی ہے اور لوگوں کو موقع پر گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں مجموعی طور پر قید کی 36 سال، 9 ماہ اور 29 دن کی سزائیں سنائی گئیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8909 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کی حدود میں سرکاری مراکز صحت اور ہسپتالوں میں منیارٹی کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8909: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ضلع کی حدود میں واقع سرکاری ہسپتال میں minority کے لئے کتنی سیٹیں مختص ہیں عہدہ گریڈ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) یکم جنوری 2013 سے آج تک ان سیٹوں پر جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور پتا جات فراہم کئے جائیں؟

(ج) اس وقت کتنی اسامیاں اس کوٹا کی خالی ہیں؟

(د) خالی اسامیوں پر کب تک بھرتی کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام مختلف ہسپتالوں میں درجہ چہارم کی مختلف کیٹیگریز پر ٹوٹل 125 افراد کی بھرتی کی گئی جس میں گورنمنٹ کے وضع کردہ 5 فیصد اقلیتی کوٹا کے تحت اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے چھ افراد کی بھرتی عمل میں لائی گئی۔

مزید برآں یہ کہ سکیل 5 تا 15 کی محدود اسامیاں ہونے کی وجہ سے 5 فیصد اقلیتی کوٹا نہیں بنتا۔

(ب) یکم جنوری 2013 سے آج تک ان سیٹوں پر جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	سکیل
1	عثمان عاشق ولد عاشق مسیح	وارڈ کلینر	1
2	سلیمان غوری ولد سلیم مسیح	وارڈ کلینر	1
3	فیصل مسیح ولد بشیر مسیح	وارڈ کلینر	1
4	نادر ولد مشہود مسیح	سویپر	1
5	حنان غفور ولد غفور مسیح	سویپر	1
6	جاوید مسیح ولد بشیر مسیح	سویپر	1

(ج) اس وقت کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) تاحال کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8922 ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8932 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8967 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کلر کہار میں ٹراما سنٹر بنانے اور ڈاکٹر بھرتی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8967: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) Kallar Kahar state of the Art Trauma Centre کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) یہ کتنے عرصے میں مکمل ہوا اور اس پر کتنا خرچہ آیا اور اس میں کون سی مشینری نصب کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ناکافی ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے اس کو THQ میں convert کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کو دوبارہ trauma Centre بنانے اور ڈاکٹروں کی بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) Kallar Kahar State of the Art Trauma Centre کا قیام 2015 میں عمل میں آیا۔

(ب) Trauma Centre کی تعمیر 20-09-2012 کو شروع ہوئی اور 2015 کو مکمل ہوئی اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ہینڈ اوور کر دی گئی ہے۔ اس پر ٹوٹل خرچ 260.373 ملین ہوا۔ مشینری جو نصب کی گئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹراما سنٹر کلر کہار میں ابھی موجود ہے۔ محکمہ صحت کی جانب سے ٹراما سنٹر کلر کہار کو ٹی ایچ کیو ہسپتال کا نام دیا گیا کیونکہ کلر کہار میں کوئی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے۔

(د) ٹراما سنٹر ابھی بھی قائم ہے اور سپیشلسٹ کی بھرتی کے لئے محکمہ ارادہ رکھتا ہے اور انٹرویو کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! موٹروے پر فیصل آباد سے جاتے ہوئے کلر کہار کے قریب سکول کے بچوں کی ایک بس گر گئی تھی جس میں 30 بچے جاں بحق ہوئے تھے۔ اس حادثے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہاں پر ایک ٹراما سنٹر کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ موٹروے پر بے شمار حادثات ہوتے ہیں جو بہت fatal قسم کے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق اس ٹراما سنٹر کی initial cost 75.6 million تھی مگر بعد میں اس ٹراما سنٹر کو state of the art بنانے کے لئے اس کی cost بڑھا دی گئی اور اس کے بعد یہ ٹراما سنٹر 260.7 ملین کی لاگت سے مکمل ہوا۔ میرا وزیر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ وہاں اتنا پیسا خرچ کرنے اور state of the art machinery نصب کرنے کے بعد انہیں اس ٹراما سنٹر کو چلانے کے لئے ڈاکٹر نہیں ملے تو انہوں نے اس کو ٹی ایچ کیو میں convert کر دیا ہے۔ مجھے وہاں کی machinery کی جو

تفصیل دی گئی ہے اگر آپ اس کو پڑھیں تو اس میں اتنی sophisticated قسم کی اور ٹراما سنٹر کے لئے جو specialized machinery ہوتی ہے وہ وہاں پر install کی گئی ہے۔ کیا یہ پیسے کا زیاں نہیں ہے کہ اتنی sophisticated machinery ہونے کے باوجود وہاں پر یہ ڈاکٹروں کو نہیں لا سکے جو اس کو ٹراما سنٹر کے طور پر چلاتے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری معزز بہن نے بڑی اچھی بات کہی ہے اس لئے کچھ چیزیں تلخ ہوتی ہیں لیکن ground realities ہوتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ٹراما سنٹر پر state of the art machinery نصب کی گئی ہے، تخمینے سے کئی گنا زیادہ خرچ بھی کیا گیا اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش بھی کی گئی۔ ہماری نیت یہی تھی کہ اس ٹراما سنٹر کو ایسا بنایا جائے جو state of the art ہو۔ یہ تاثر غلط ہے کہ اس ٹراما سنٹر کو ختم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ٹراما سنٹر بدستور اپنی جگہ قائم ہے۔ اس علاقہ میں ٹی ایچ کیو ہسپتال نہیں تھا۔ ہم نے اس کو ٹی ایچ کیو کا status اس لئے دیا ہے کہ ٹی ایچ کیو کی کمی دور ہو جائے۔ اس کے علاوہ ٹراما سنٹر کو مکمل functional کرنے کی بات ہے تو ہمیں وہاں HR issue کا سامنا ہے۔ ہمیں وہاں سپیشلسٹ چاہئیں۔ ان میں نیورو سرجن چاہئے، آرتھوپیڈک سرجن چاہئے، Anaesthetist چاہئے اور General Physicians چاہئیں تو بار بار اشتہار دینے کے باوجود ان کی availability نہیں ہو سکی walk in interviews کئے جاتے ہیں ان میں بھی کوئی نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کی ہے کہ پہلے BHUs کے بارے میں ہم کہتے تھے کہ ہم نے بالکل کوشش کر لی ہے لیکن BHUs کو functional نہیں کر سکے۔ میں یہاں پر خصوصی طور پر خواجہ سلمان رفیق اور سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر جناب نجم احمد شاہ کا نام لوں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی ہدایت پر جو Central Induction Policy بنائی گئی اور سپیشلائزیشن کرنے کے لئے ڈاکٹروں کو BHUs میں کام کرنے کے نمبر دیئے گئے تو اس کے نتیجے میں الحمدللہ 180 ڈگری کی تبدیلی اور انقلاب آیا۔ ہم نے ابھی لندن میں جو Health Road Show کیا ہے، اس کے علاوہ ہم incentive plan لا رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ڈاکٹر کی تنخواہ کم ہے اور وہ دور نہیں جانا چاہتا تو ہم اس کو اتنی اچھی amount دے دیں کہ وہ ڈاکٹر وہاں پر چلے جائیں۔

جناب سپیکر! ہم war footing base پر کام کر رہے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحبہ اور ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم as soon as possible بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ہم تو ایک دن بھی ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ ہم انشاء اللہ اس ٹراما سنٹر کو اس کے تمام HR issues کو حل کر کے آپ کی اور سب کی خواہش کے مطابق fully functional کریں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال یہ ہے کہ وہاں بہت مہنگی مشینری موجود ہے۔ یہ مشینری 2015 سے وہاں install ہوئی ہے، آپ کے علم میں ہے کہ جب کوئی مشینری استعمال نہ ہو تو اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ آج تقریباً دو سال گزر گئے ہیں کیا وہاں پر کوئی effective قسم کا سرجیکل وارڈ اور سرجیکل آپریشن تھیٹر functional ہے جہاں پر وہ مشینری استعمال ہو رہی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! محترمہ خود ڈاکٹر ہیں اور مجھ سے زیادہ سمجھتی ہیں کہ بہت ساری چیزوں کو کسی دوسری جگہ استعمال کیا جا سکتا ہے، کچھ چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں مطلوبہ HR کے بغیر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ میں آپ کو ایک چیز کی گارنٹی دیتا ہوں کہ اس مشینری کی مناسب دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ ہم ان کو مہینوں پر نہیں لگا رہے میں ہفتوں کی بات کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ہفتوں میں ہم مطلوبہ HR وہاں پر لے کر آئیں گے اور اللہ کے فضل و کرم سے وہ ٹراما سنٹر fully functional ہو گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں محکمہ کی correction کرنے کے لئے منسٹر صاحب کو point out کرتی ہوں کہ مجھے جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ جو مشینری وہاں نصب کی گئی ہے اس کی تفصیل فہرست میں دی گئی ہے۔ انہوں نے مشینری کی تفصیل میں نمبر 33 پر آفس چیئر، صوفہ چیئر اور آفس ٹیبل کا لکھا ہے تو یہ چیزیں مشینری میں نہیں آتیں۔ ان چیزوں کو بجٹ میں ڈالا جاتا ہے تو یہ اس چیز کی ضروری correction کرا دیں کہ محکمہ کو مشینری اور فرنیچر میں فرق معلوم ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے صحیح point out کیا ہے لیکن شاید ہم سب کی عادت ہوتی ہے کہ ضمنی سوال میں کوئی بھی چیز پوچھ لیتے ہیں۔ اس لئے

انہوں نے ایک قدم آگے جا کر مشینری کے ساتھ فرنیچر بھی شامل کر دیا ہے تاکہ کل کو ضمنی سوال آئے تو کم از کم پتا ہو کہ فرنیچر کتنے کا آیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8993 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8998 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9098 چودھری اشفاق احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9146 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9154 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسل کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*9154: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری ہسپتالوں کے کام اور نظام میں بہتری لانے اور ڈے ٹوڈے مانیٹرنگ کے لئے ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیلتھ کونسلز قائم کی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کونسلز کو دیئے گئے مینڈیٹ کے مطابق نتائج حاصل کرنے کے لئے ہر ہسپتال کی سطح پر فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں کے نظام میں بہت بہتری آ رہی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے اندر قائم سٹی ہسپتالوں کے لئے کوئی کونسل قائم نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کو کسی ہیلتھ کونسل کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے جس سے حکومت کے پروگرام کے مطابق عوام الناس کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم نہیں ہو رہی ہیں کیا حکومت ان ہسپتالوں کو کسی کونسل کے ساتھ منسلک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے خادم اعلیٰ کی ہدایات پر ہسپتالوں کے کام اور نظام میں روزمرہ کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز کا نظام متعارف کروایا ہے تاکہ مریضوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز کے قیام کے بعد ان کے مینڈیٹ کے عین مطابق نتائج حاصل ہو رہے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں کے نظام میں خاطر خواہ بہتری آرہی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے ماتحت سٹی ہسپتال سمن آباد ہسپتال، غازی آباد ہسپتال، میاں میر ہسپتال، گورنمنٹ شاہدرہ ٹاؤن ہسپتال ہیں ان ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز اپنا کام سرانجام دے رہی ہے اور مریضوں کی فلاح و بہبود کی بہتر سہولیات فراہم کی جارہی ہیں مزید برآں شہر لاہور میں کام کرنے والے ٹیچنگ ہسپتال ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے انتظامی دائرہ اختیار میں نہیں آتے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9187 جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9188 بھی جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔ جی، جناب عبدالرؤف مغل! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! سوال نمبر 9194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سیٹلائٹ ٹاؤن میں قائم گائنی سنٹر میں انستھیزیا مشین کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9194: جناب عبدالرؤف مغل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

گوجرانوالہ، سیٹلائٹ ٹاؤن میں وفاقی حکومت کی فنڈنگ سے جو گائنی سنٹر قائم کیا گیا ہے اس میں صوبائی حکومت کی طرف سے گائنی سپیشلسٹ، چائلڈ سپیشلسٹ اور انستھیزیا سپیشلسٹ موجود ہیں لیکن حکومت کی طرف سے اینستھیزیا machine مہیا نہیں کی گئی کیا حکومت یہ مشین مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

جی ہاں! صوبائی حکومت کی طرف سے ضلعی سالانہ ترقیاتی بجٹ برائے ہیلتھ 18-2017 میں انستھیزیا مشین کے لئے رقم مختص کر دی گئی ہے جو کہ منظور بھی ہو چکی ہے جونہی بجٹ ملے گا تو اس کا ریٹ کنٹریکٹ کر کے مشین خرید لی جائے گی اور میٹرنٹی ہسپتال میں گائنی آپریشن شروع ہو جائیں گے اور عوام کو گائنی آپریشن کی سہولت میسر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں گائنی سنٹر قائم کیا گیا ہے جس میں گائنی سپیشلسٹ اور انستھیزیا سپیشلسٹ موجود ہیں لیکن انستھیزیا مشین موجود نہیں ہے تو اس بارے میں کافی عرصہ سے حکومت کو درخواست کی جا رہی ہے لہٰذا اس پر توجہ فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: مغل صاحب! یہ آپ محکمے سے سوال کر رہے ہیں یا request کر رہے ہیں؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! یہ میرا محکمے سے سوال ہے کیونکہ انہوں نے ایک وعدہ کیا ہوا ہے لیکن وہ پورا نہیں ہو رہا لہٰذا یہ بتا دیں کہ کب تک وہاں پر مشینری مہیا کر دی جائے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر کے سوال دینے کے فوری بعد میں نے ان سے رابطہ کیا اور ان کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ اس کی procurement کا process start کریں اور اس کی procurement پر urgent basis کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، شاباش۔ اگلا سوال چوہدری محمد اکرام کا ہے۔ چوہدری صاحب! آپ کا ایک سوال dispose of ہو چکا ہے۔ اگلا سوال نمبر بولیں۔

چوہدری محمد اکرام: جناب سپیکر! کوئی بات نہیں۔ اگلا سوال نمبر 9201 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی سے متعلقہ تفصیلات

*9201: چوہدری محمد اکرام: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے BHU اور RHC ہیں؟

(ب) ان کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ج) ان میں سے کس سنٹر کی بلڈنگ خطرناک ہو چکی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں 88 بی ایچ یو اور 6 آر ایچ سی کام کر رہے ہیں۔

(ب) تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سی تقریباً 1981 تا 1989 کے دوران تعمیر ہوئے تھے۔

(ج) سیالکوٹ میں تین بی ایچ یوز (بنی سلہریاں، لوڑیکی اور تلہاڑہ) کی مین بلڈنگز خطرناک ڈیکلیئر کی گئی ہیں۔ ان کو دوبارہ تعمیر کی ضرورت ہے جس کے لئے دفتر ہذا نے مالی سال 2016-17

کے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کے ڈویلپمنٹ کے بجٹ میں شامل کروانے کے لئے سکیمز برائے Reconstruction of Dangerous Buildings کی پرپوزلز بھیجی تھیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کی ہدایات کے مطابق مذکورہ عمارتوں کی آن لائن تصویریں مارچ 2016 کو پنجاب گورنمنٹ کو بھی ارسال کیں۔ اب ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے ڈویلپمنٹ کے بجٹ میں شامل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا وہاں پر کتنی dangerous buildings ہو چکی ہیں تو میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں لہذا مجھے بتایا جائے کہ وہاں پر کتنی dangerous buildings ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں لکھا ہے کہ وہاں پر تین BHUs بنی سلہریاں، لوڑیکی اور تلہاڑہ کی main buildings کو خطرناک ڈکلیئر کیا گیا ہے اور ان کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ضرورت ہے اور اس schemes کی proposal آ گئی ہوئی ہیں اور ان کی online تصویریں بھی انشاءاللہ update ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں، آپ ان کی بات سننے کے بعد میری بات بھی سن لیں۔ میرا حلقہ نمبر 184 لکھ لیں اور وہاں کے BHUs پر بھی آپ نے مہربانی کرنی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ دونوں کے حکم کی انشاءاللہ تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ کا بھی کام ہو گیا ہے۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرے خیال میں 40 سے 50 فیصد dangerous buildings ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کے بارے میں، میں عرض کر دیتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے ہمارے BHUs fully functional نہیں تھے اور

اس کی بہت ساری وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ڈاکٹرز کی unavailability بھی شاید اسی وجہ سے ہوتی تھی کہ وہاں پر بلڈنگز کی proper repair and maintenance نہیں ہوتی تھی اور اب ہم نے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے حکم پر الحمدللہ فوری طور پر ایک نیا سسٹم نافذ کیا ہے۔ ہم نے ہیلتھ کونسلز بنادی ہیں جیسا کہ میں نے ابھی ایوان کو بتایا ہے۔ ہر 24x7 BHU کے پاس تین لاکھ روپے کی رقم ہر وقت موجود رہتی ہے اور اسی طرح جو عام BHUs ہیں ان کے پاس دو لاکھ روپے کی رقم ہوتی ہے۔ اس دو لاکھ روپے سے BHU کی maintenance کروائی جاسکتی ہے کیونکہ BHU بہت بڑی بلڈنگ نہیں ہوتی کیونکہ پہلے اس کی proper maintenance نہیں ہوتی تھی۔ ابھی ہم نے ایک سروے کروانے کے لئے direction دے دی ہے تاکہ تمام تر BHUs جہاں پر بہت زیادہ خراب حالت میں ہیں اور ان کو اگر فوری طور پر کوئی support یا maintenance کی ضرورت ہے، اس کے لئے اگر کوئی extra fund بھی چاہئے ہوں گے تو انشاءاللہ وہ بھی available کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، شاباش۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9221 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں ہیپاٹائٹس کے مریض و دیگر تفصیلات

*9221: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2016 کے دوران ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے ان میں سے کتنے صحت یاب ہوئے اور کتنے مریض وفات پاگئے؟

(ب) اس وقت کتنی طبی مشینیں اس ہسپتال میں ان میں سے موجود ہیں کتنی چالو حالت میں اور کتنی کب سے خراب ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سال 2016 ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں کل ہیپاٹائٹس بی کے چھ مریض داخل ہوئے اور ہیپاٹائٹس سی کے 155 مریض داخل ہوئے اور سارے صحت یاب ہوئے اور کوئی وفات نہ پایا ہے۔

(ب) اس وقت 179 طبی مشینیں اس ہسپتال میں موجود ہیں ان میں سے 167 چالو حالت میں ہیں اور 12 مشینیں 2014 سے خراب ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ 2016 کے دوران ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے ان میں سے کتنے صحت یاب ہوئے اور کتنے مریض وفات پا گئے اور اس سوال کا جز (ب) بھی اسی کے متعلق تھا جس میں، میں نے پوچھا تھا کہ ہیپاٹائٹس کی کتنی مشینیں ہیں لیکن کتابت کی غلطی کی وجہ سے وہ کل ہسپتال کی مشینیں لکھا گیا لہذا میں اسی حوالے سے اب سوال کرتی ہوں کہ میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں بتایا گیا کہ اس وقت 179 طبی مشینیں اس ہسپتال میں موجود ہیں ان میں سے 167 چالو حالت میں ہیں اور 12 مشینیں 2014 سے خراب ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 12 مشینیں 2014 سے خراب ہیں تو انہیں اب تک مرمت کیوں نہیں کروایا گیا اور اگر یہ قابل مرمت نہیں تھیں تو متبادل مشینیں اب تک کیوں نہیں فراہم کی گئیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری معزز ممبر نے ڈی ایچ کیو وہاڑی کے حوالے سے جو بات point out کی ہے اس کے بارے میں، میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ وہاں پر پانچ nebulizer، چار baby cord اور دو cardiac monitors خراب تھے جو کہ اب ٹھیک کروالئے گئے ہیں اور اس وقت وہ بالکل چالو حالت میں ہیں۔ ایک ایکسرے مشین غالباً 35 سال پرانی تھی اور اس کو condemned declare کیا گیا ہے۔ ایک نئی بات جو کہ میں آپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے ابھی جو عرض کی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی ہدایت پر پہلے 40 ہسپتالوں کے لئے revamping کا پلان آیا تھا جس میں تمام DHQs اور

کچھ THQs شامل تھے اب سیکنڈ فیز میں ہم نے باقیوں پر بھی لاگو کر دیا ہے۔ اس revamping کے نتیجے میں جو ہم نئی مشینری دے رہے ہیں اس میں latest X-Ray machinery وہاڑی میں provide ہو جائے گی۔ یہ مشین آ چکی ہے اور ماہ اکتوبر میں installation کر دی جائے گی۔ Revamping کا کام IDAP کر رہا ہے، معزز ممبر محترمہ شمیلہ اسلم کو بھی پتا ہے کہ ان کے ڈی ایچ کیو میں repair and maintenance work ہو رہا ہے جیسے ہی وہ کام مکمل کر کے ہمارے handover کریں گے ہم اس کو install کر دیں کیونکہ ہمارے پاس revenue components موجود ہے۔ اس کے بعد انشاءاللہ آپ کے پاس کوئی pendency نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ آپ ہی کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 9222 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں طبی مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*9222: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں وینٹی لیٹر، ڈیجیٹل ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنی مشینیں چالو حالت میں اور کتنی کب سے خراب ہیں؟

(ج) کیا تمام امراض کے شعبہ جات اس ہسپتال میں ہیں اور ان میں ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعداد کتنی ہے اگر مطلوبہ تعداد پوری نہیں تو کون کون سے شعبہ جات کے ڈاکٹرز صاحبان اور سپیشلسٹ نہیں ہیں ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں وینٹی لیٹر مشینیں موجود نہ ہیں اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین بھی موجود نہ ہے جبکہ نان ڈیجیٹل ایکسرے مشینوں کی تعداد (5) اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد (2) ہے۔

(ب) ایکسرے مشین کی تعداد (پانچ) ہے جن میں سے ایک مشین 2014 سے خراب ہے اور ناقابل مرمت ہے جبکہ الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد (2) ہے اور دونوں چالو حالت میں ہیں۔

(ج) ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں سائیکالوجی، ڈرماٹالوجی اور نیورو کے علاوہ باقی تمام امراض کے شعبہ جات موجود ہیں۔ ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں ڈاکٹرز کی تعداد 51 اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعداد 26 ہے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل شعبہ جات کے ڈاکٹرز صاحبان اور سپیشلسٹ کی اسامیاں خالی ہیں۔

1. ماہر امراض گردہ (Nephrologist)
2. ماہر امراض ناک، کان، گلہ (E.N.T. Specialist)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں وینٹی لیٹر، ڈیجیٹل ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے، ان میں سے کتنی مشینیں چالو اور کتنی کب سے خراب حالت میں ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں وینٹی لیٹر مشینیں اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین بھی موجود نہ ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب جبکہ ہسپتال کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے پھر یہ مشینیں اب تک کیوں نصب نہیں کی گئیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ پہلے فیز میں جو 40 ہسپتال تھے ان کی revamping کا process start کر دیا گیا ہے۔ Revamping کا مطلب یہ ہے کہ اس بلڈنگ میں IDAP کے تعاون سے maintenance repair and work کیا جائے۔ ہر اس ہسپتال میں جس کو ہم revamp کر رہے ہیں وہاں ہم ایک مکمل آئی سی یو بنا رہے ہیں۔ ڈی ایچ کیو میں چار وینٹی لیٹرز ہوں گے اور ٹی ایچ کیو میں دو وینٹی لیٹرز ہوں گے۔ اس میں ہم گائنی اور dialysis machines کے لئے ایک الگ شعبہ بنا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی صفائی کے

لئے janitorial staff کی کمپنی کو hire کرکے outsource کررہے ہیں اور سی ٹی سکین مشین بھی install کررہے ہیں۔ یہ تمام چیزیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں ان کی بہت لمبی لسٹ ہے۔ ہم نے مشینری خرید لی ہوئی ہے جیسے ہی ان کا work repair and maintenance مکمل ہو گا ہم نے پھر صرف اس کو install ہی کرنا ہے۔ جیسے ہی IDAP اپنا کام مکمل کرکے ہمیں building deliver کرے گا ہم اس کے ایک ماہ کے اندر اندر تمام مشینری ان 40 کے 40 ہسپتالوں میں install کردیں گے۔ اسی طرح ان 40 کے 40 ہسپتالوں میں آپ کو انشاءاللہ تعالیٰ separate ICUs بشمول ڈی ایچ کیو میں چار وینٹی لیٹرز کے ساتھ اور ٹی ایچ کیو میں دو وینٹی لیٹر کے ساتھ مہیا کئے جائیں گے۔ اسی طرح کارڈک کا شعبہ cardiac monitor اور dialysis machines وہ تمام procurement ہو چکی ہے جیسے ہی IDAP اپنا کام مکمل کرکے ہمیں building deliver کرے گا ہم اس کے ایک ماہ کے اندر اندر تمام مشینری install کر دیں گے، جس میں آپ کا ہسپتال بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کی تعداد کتنی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ای این ٹی سپیشلسٹ موجود نہیں ہیں۔ ای این ٹی تو ہسپتال کا سب سے اہم شعبہ ہوتا ہے اور وہ ڈاکٹر صاحب اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ہسپتال میں نئے سپیشلسٹ کب تک تشریف لائیں گے۔ گورنمنٹ کب تک ان کو appoint کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے ابھی کسی اور سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ڈاکٹرز اور specialists کی availability کرنے میں بھی کچھ رکاوٹیں ہوئی ہیں۔ ہم نے بہت سارے ڈاکٹرز recruit کئے ہیں اور جہاں تک سپیشلسٹ کا تعلق ہے تو ان کے ہسپتال میں Nephrologist نہیں ہے اور Nephrologist بہت مشکل سے ملتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ Nephrologist کا اس وقت فقدان ہے لیکن ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے لندن میں Health Road Show کیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے بہت سارے پاکستانی ڈاکٹرز پاکستان چھوڑ کے جا چکے ہیں تو ان ڈاکٹرز کو اس بات پر قائل کیا

جائے کہ ہم ان کو اچھا package دیں گے اور جتنے پیسے وہ مانگتے ہیں ہم اتنے پیسے دینے کو تیار ہیں لیکن وہ اپنے ملک میں واپس آکر اپنے لوگوں کو serve کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے اچھا response آرہا ہے جس کے نتیجے میں ہم incentive plan لے کر آرہے ہیں، ہم تنخواہ double سے triple کرنے کی offer کر رہے ہیں اور انشاء اللہ آپ کے H.R کی کمی کو فوری پورا کر لیا جائے گا۔ جہاں تک ای این ٹی کی حد تک بات ہے تو اُس کو ہم as soon as possible within days انشاء اللہ دے دیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب ضمنی سوال پر ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! ہمارے وزیر صاحب نے ابھی بتایا ہے کہ ہسپتالوں کی حالتِ زار کو بہتر کرنے کے لئے ایک طریق کار بنایا گیا ہے جس میں کروڑوں روپے دیئے جا رہے ہیں، ہسپتالوں کی دیواریں اور فرش بہت اچھے ہو رہے ہیں اور چھتوں کی زیب و زینت بھی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال پر ضمنی سوال کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ ہمارے چنیوٹ کے ہسپتال کی حالت زار خوبصورت بنائی جا رہی ہے لیکن چھتوں کا سریا اور لنٹر گر رہا ہے۔

MR SPEAKER: This is no supplementary.

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! کیا یہ اس کی مرمت کا بھی کوئی پروگرام رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ انہوں نے پہلے ساری بات کر لی ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9261 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں نیوٹریشن سپروائزر کے گریڈ اور کام سے متعلقہ تفصیلات

*9261: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کہاں کہاں اور کون کون سے گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے فرائض کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع لاہور میں 37 ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کام کر رہے ہیں۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

- ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کی ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں:

1. بنیادی مرکز صحت کے کیچ منٹ ایریا میں پائے جانے والے تمام گورنمنٹ کے سکولز کو وزٹ کرنا۔
2. طلباء و طالبات کی ذاتی صفائی کو بہتر بنانا اور سکول کی ماحولیاتی صفائی کو بہتر بنانے کے لئے ہدایات جاری کرنا۔
3. سکول کو طلباء و طالبات کی سکریننگ کرنا اور پڑھائی میں رکاوٹ بننے والی بیماریوں کی تشخیص کرنا، مثلاً آنکھ، بصارت کے مسائل، کان اور قوت سماعت کے مسائل، پیٹ درد کا ہونا، دانت درد ہونا یا دانتوں کا خراب ہونا، خارش اور دیگر جلدی بیماریوں کی شناخت اور دیگر بیماریوں کی شناخت کرنا اور بیمار بچوں کو بنیادی مرکز صحت ریفر کرنا۔
4. سکول کے اساتذہ کو ٹریننگ دینا تاکہ وہ طلباء و طالبات کو پڑھاتے وقت بچوں کی کارکردگی اور صحت کا جائزہ لے سکیں۔
5. طلباء و طالبات کا سہ ماہی مکمل طبی معائنہ کے لئے میڈیکل آفیسر کی مدد کرنا۔

6. اساتذہ اور طلباء و طالبات کے والدین کے مابین بہتر تعلق قائم کرنے کے لئے اقدامات کرنا۔
7. کمیونٹی کے افراد میں صحت کے بارے شعور اجاگر کرنا۔
8. بنیادی مرکز صحت کے فیلڈ سٹاف (سی ڈی سی سپروائزر، لیڈی ہیلتھ سپروائزر، ویکسینیٹر، سینٹری انسپکٹر) کے کام کو بطور فیلڈ انچارج سپروائز کرنا اور فیلڈ سٹاف کے کام کو بہتر بنانا۔
9. محکمہ صحت کی جانب سے اور حکومت پنجاب کی جانب سے دی گئی دیگر ذمہ داریوں کو سرانجام دینا۔

➢ ہر سال دیہاتی علاقوں کے سرکاری سکولوں میں بچوں کا سالانہ معائنہ کیا جاتا ہے اور ایسے بچے جن کو مزید صحت کے حوالے سے دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے ان کو ہسپتال ریفر کیا جاتا ہے۔

(ج) ان میں کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) پر میرا ضمنی سوال ہے کہ ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کے فرائض کے بارے میں، میں نے detail مانگی تھی لیکن یہاں پر ان کے جو فرائض بتائے گئے ہیں اس حوالے سے میری آپ کے توسط سے یہاں بیٹھے تمام ممبران سے گزارش ہوگی کہ اگر کسی کے حلقے کے سکول کو ہیلتھ سپروائزر آ کر visit کرتے ہیں یا بچوں کا check up کرتے ہیں تو بتائیں؟ یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تین ماہ میں وہ ایک مرتبہ visit کرتے ہیں حالانکہ گورنمنٹ کا ایسا کوئی سکول نہیں ہے جہاں پر یہ visit ہوتا ہو اور دوسرا انہوں نے لکھا ہے کہ سکولوں میں بچوں کو ماحولیاتی آلودگی کی awareness بھی دی جاتی ہے۔ گورنمنٹ سکولوں کے باتھ رومز اتنے گندے ہیں تو اس awareness کا کوئی اثر نظر آتا ہے اور نہ ہی کبھی کوئی سپروائزر نظر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا جلدی جواب دیں اور لمبا جواب نہیں دینا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس سوال کا جواب دوں گا کہ محترمہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ سکول نیوٹریشن سپروائزر وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھ کر میری

بات ہوئی ہے کیونکہ اُن کے ساتھ ہم سب نے مل کر زیادتی یہ کی ہے کہ ہم نے آج تک اُن سے وہ کام نہیں لیا جس کام کے لئے وہ recruit ہوئے تھے۔ سپر وائزر کوئی ڈینگی کا کام کر رہا تھا تو کوئی دوسرا کام کر رہا تھا۔ ان کی recruitment ہم نے نہیں کی بلکہ ہم سے پہلے ہو چکی تھی اور جو بندہ ایم اے اسلامیات تھا یا کوئی بھی ماسٹر ڈگری تھا اُس کو گریڈ 17 دے دیا گیا لیکن ان میں بہت اچھے کام کرنے والے بھی موجود ہیں۔ ہم پچھلے ڈیڑھ برس سے ماہرین سے study کروا رہے تھے جس پر ہم نے ایک idea بنا لیا ہے، ان کی job description بنالی ہے، ان کے SOPs بنا لئے ہیں اور اس پر بہت سارا کام ہو چکا ہے۔ اب ہم ان کو ایک این ٹی ایس کا ٹیسٹ offer کرنے جا رہے ہیں جس ٹیسٹ کو جو پاس کرے گا اُس کو ریگولر کریں گے اور وہ صرف وہی کام کرے گا جس کے لئے وہ recruit ہوا ہو گا۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ ماضی میں اُن سے وہ کام نہیں لیا جا سکا جس کے لئے وہ recruit ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ چنیوٹی صاحب سوال نمبر بولیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9265 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*9265: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ میں روزانہ 1700/1600 مریض اپنے علاج معالجہ کے لئے داخل ہوتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا 60 بیڈز کا ہسپتال ان مریضوں کے لئے کافی ہے کیا حکومت چنیوٹ میں 260 بیڈز کا ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بیماریوں کی تشخیص میں لیبارٹری کا قیام از حد ضروری ہے اور سرکاری ہسپتال میں لیبارٹری کے آلات اور کیمیکلز کے نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پرائیویٹ لیبارٹریوں سے بھاری فیس ادا کر کے ٹیسٹ کروانے پر مجبور ہیں کیا حکومت ڈسٹرکٹ ہسپتال

چنیوٹ کی لیبارٹری اپ ڈیٹ کرنے کے لئے 20لاکھ روپے کی گرانٹ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں روزانہ 17/16سو مریض اپنے علاج معالجے کے لئے آتے ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال چنیوٹ ابتدا میں60بیڈز پر مشتمل تھا جو کہ اپ گریڈیشن کے بعد 85بیڈز کا ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ ہسپتال کی250 بستروں تک توسیع کا منصوبہ ترقیاتی سال18-2017کے بجٹ میں شامل کر دیا گیا ہے۔اس سلسلے میں ڈی سی چنیوٹ سے استدعا کی گئی ہے کہ مناسب جگہ کا انتخاب کریں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ کی لیبارٹری مکمل فنکشنل حالت میں ہے جہاں روازنہ کی بنیاد پر متعدد ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں لیب کے لئے خریدے گئے آلات میں Plate, Reader, Electrolyte Analyzer, Chemistry Analyzerاور ٹی بی کے مریضوں کی تشخیص کے لئےGene Expert Machine، شامل ہیں۔

مزید برآں ہسپتال کیrevampingکا پروگرام جاری ہے۔ جس کے تحت ہسپتال کے لئے مزید آلات خریدنے کا ارادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، جلدی ضمنی سوال کریں کیونکہ ٹائم بھی ختم ہو چکا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اس میں گزارش کی تھی کہ ہمارے ہسپتال میں لیبارٹری کے آلات کم ہیں اور کیمیکلز بھی نہیں ہیں۔ میں ایم ایس سے ملا ہوں تو انہوں نے یہrequest کی ہے اور ڈی سی صاحب نے کہا ہے کہ اگر ہمیں لیبارٹری کو اپ گریڈ کرنے کے لئے فوری طور پر20لاکھ روپے دے دیئے جائیں تو مریضوں کا بہت ساراburdenکم ہو سکتا ہے اور مریض بیچارے باہر نہیں جائیں گے۔وزیر موصوف صاحب اس کی تسلی کروادیں کہ کب تک یہ چھوٹا سا فنڈ مہیا کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ ڈی ایچ کیو کی ہیلتھ کونسل کے پاس 50 لاکھ روپے ہوتے ہیں تو ایم ایس کو چاہئے کہ وہ اپنی ہیلتھ کونسل سے approve کروائیں، اس بات سے ان کو کس نے روکا ہوا ہے؟ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9280 چودھری طارق سبحانی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*8593: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) بہبود آبادی کے ان دفاتر میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر کے کتنے دفاتر ہیں؟

(د) ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ہ) ضلع میں موجود فیملی ویلفیئر کے دفاتر میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع لاہور میں درج ذیل دفاتر واقع ہیں:

- ایک ضلعی پاپولیشن ویلفیئر آفس واقع 15 اولڈ F.C.C. لاہور
- دوعدد تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس واقع 15 اولڈ F.C.C. لاہور

ضلعی آفس لاہور میں ضلع کی سطح پر ایک انفارمیشن ڈیسک قائم کیا گیا ہے جہاں پر آنے والے سائلین کو فیملی پلاننگ سے متعلق معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

(ب) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع لاہور میں ایک ضلعی دفتر اور دو تحصیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

ان میں تعینات ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے :

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
40	25	5

(ج) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے آٹھ فیملی ہیلتھ کلینکس جن میں سے ایک صرف مرد حضرات کے لئے مختص ہے مزید بر آں 101 فلاحی مراکز بھی کام کر رہے ہیں جہاں پر منصوبہ بندی سے متعلقہ معلومات وخدمات عوام الناس تک بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

(د) ضلع لاہور میں قائم آٹھ فیملی ہیلتھ کلینکس اور 101 فلاحی مراکز کی مکمل تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فیملی ہیلتھ کلینکس میں ڈاکٹرز کے ذریعے مرد وخواتین کے لئے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD)
- امپلانٹس (Implants)
- مستقل طریقے (نس بندی، نل بندی)
- عام بیماریوں کا علاج
- ڈاکٹرز، پیرا میڈکس، CMWs اور NGOs کے Service Providers کو بھی ان طریقوں کے متعلق ٹریننگ دی جاتی ہے۔

2۔ مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلے(Antenatal care)
- پیدائش کے بعد(Postnatal care)

4۔ سکول اور کالج کے طالب علموں کو تولیدی صحت سے متعلق بنیادی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فلاحی مراکز میں فیملی ویلفیئر ورکرز کے ذریعے مرد و خواتین کے لئے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:
- عارضی طریقے(کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD)
- عام بیماریوں کا علاج

2۔ مشورہ برائے:
- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ(میل اور فی میل)اپنے مقرر کردہ علاقوں میں (eligible couples)کو رجسٹر کرنے کے ساتھ ساتھ انکو خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔

4۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:
- پیدائش سے پہلے(Antenatal care)
- پیدائش کے بعد(Postnatal care)

مزید سہولیات کی فراہمی کے لئے FHC کی طرف راہنمائی کی جاتی ہے۔

(ہ) ضلع لاہور کے فیملی ہیلتھ کلینکس میں تعینات ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
102	89	13

ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر سنٹرز میں تعینات عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
507	443	64

ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین اور علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*8871: میاں طارق محمود: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز کس کس شہر، قصبہ اور گاؤں میں چل رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں اس محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ گریڈوار کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ نے سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنے افراد کو علاج معالجہ کی سہولیات میسر ہوئیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کا ان دو سالوں کا بجٹ کتنا تھا؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کتنے موبائل یونٹ ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کی کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے کل 84 فلاحی مراکز عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خاندانی منصوبہ بندی سے متعلقہ اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان مراکز کی تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے کل 494 ملازمین اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ملازمین کی عہدہ، گریڈوار تفصیل Flag-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے 84 فلاحی مراکز، تین فیملی ہیلتھ کلینک اور تین موبائل سروس یونٹ نے 16-2015 میں 171,539 اور 17-2016 (مارچ 2017) میں 207,769 کلائنٹس کو خاندانی منصوبہ بندی اور جنرل ادویات کی سہولیات فراہم کیں۔

(د) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ درج ذیل ہے:

16-2015 79.29 ملین

17-2016 73.77 ملین

(ہ) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے تین موبائل سروس یونٹ اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

(و) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کی خالی اسامیوں کی تفصیل Flag-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سینئر میڈیکل آفیسرز کے پروموشن کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*7246: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں اور مراکز صحت میں گریڈ 19 کے سینئر میڈیکل آفیسرز کی 1500 کے قریب اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل آفیسرز گریڈ 18 کی ترقی کا کیس پچھلے چھ ماہ سے مکمل ہے لیکن محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ اور ڈی جی ہیلتھ پنجاب آفس کے افسران کی وجہ سے ان کی ترقی نہیں ہو رہی؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز کی ترقی جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) درست نہ ہے۔ گزشتہ سال میں ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز بی ایس۔19 کی 1183 اسامیاں خالی تھیں لیکن اکثر سینئر میڈیکل آفیسرز کا کیس برائے ترقی مکمل نہ تھا۔ تاہم محکمہ کی بھرپور کوششوں کے نتیجہ میں ان ڈاکٹر صاحبان کا سروس ریکارڈ مکمل کیا گیا۔ اُن کا کیس بطور ترقی ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔19) کے لئے محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے صوبائی پروموشن بورڈ ایس اینڈ جی اے ڈی کو گزشتہ سال بھیجا تھا۔

(ب) درست نہ ہے۔ متعلقہ پروموشن بورڈ کے تحت پروموشن میٹنگز مورخہ 16-03-10-2016, 11-2016 & 16-12-2016 کو منعقد ہوئی تھی۔ جس میں 1179 سینئر میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔18) کے پروموشن کیسز زیر غور ہوئے۔ وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد 549 سینئر

میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔18) کا ترقی کا نوٹیفکیشن کر دیا گیا ہے جبکہ بقیہ سینئر میڈیکل آفیسرز کی ترقی سروس ریکارڈ مکمل نہ ہونے کی بناء پر منظوری نہ ہو سکی۔

مزید 171 سینئر میڈیکل آفیسرز کی ترقی کا کیس تیار کیا جارہا ہے ترقی پانے والے ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز میں سے 292 کے آرڈرز مورخہ 2017-03-02 اور 2017-03-27 جاری ہو چکے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ محکمہ ہذا ڈاکٹرز کی تمام اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ سروس ریکارڈ نامکمل ہونے کی بناء پر نہ ہو سکی۔ محکمہ ان سینئر میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔18) کے سروس ریکارڈ کو مکمل کروانے کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ جونہی ان سینئر میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔18) کا کیس سنیارٹی پوزیشن کے مطابق تیار ہو جائے گا تو پروموشن بورڈ ایس اینڈ جی اے ڈی کو بھجوا دیا جائے گا۔

ضلع ننکانہ صاحب کے بی ایچ یو میں ادویات اور فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*6194: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں کتنے بی ایچ یوز ہیں ہر بی ایچ یوز کا سال 14-2013 میں ادویات کے بجٹ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ سال میں کتنے مریضوں کو آؤٹ ڈور چیک کیا گیا اور کتنے مریضوں کو داخل کیا گیا، ان مریضوں کو کتنی مالیت کی ادویات دی گئی؟

(ج) ہر بی ایچ یو میں مذکورہ سال میں کتنے مریضوں کے کس کس نوعیت کے آپریشن کئے گئے ہیں، ان کی تعداد و تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں کل 48 بی ایچ یوز ہیں اور ہر بی ایچ یو کے لئے سال 14-2013 میں ادویات کا -/304044 روپے بجٹ تھا۔

(ب) تمام بی ایچ یوز کے آؤٹ ڈورز میں سال 14-2013 میں کل 650376 مریضوں کو چیک کیا گیا تھا اور بی ایچ یوز پر مریضوں کو داخل نہیں کیا جاتا۔ اِن مریضوں کو۔/14153227 روپے کی مفت ادویات فراہم کی گئی تھیں۔

(ج) بی ایچ یوز پر مریضوں کا آپریشن نہ کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین: سول ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*8086: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سول ہسپتال منڈی بہاؤالدین کتنے بلاک اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں ڈاکٹرز کی مختلف گریڈ اور عہدہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اس وقت کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں؟

(د) اس ہسپتال کا 15-2014 اور 16-2015 کا بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(ہ) ادویات کی خرید پر کتنی رقم ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(و) حکومت اس ہسپتال کو تمام سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) منڈی بہاؤالدین ضلعی ہسپتال میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ، ڈائیلسز وارڈ، گائنی ڈیپارٹمنٹ، آئی ڈیپارٹمنٹ، شعبہ بیرونی مریضاں، میل وارڈ اور فی میل وارڈ کے علاوہ چلڈرن ہسپتال بھی ضلع منڈی بہاؤالدین کا حصہ ہیں۔ ہسپتال میں ریومپنگ کے تحت نئے شعبہ جات کی تعمیر یکم مئی سے شروع ہو رہی ہے۔ شعبہ جات میں نیو ایمرجنسی بلاک، نیو ڈائیلسز وارڈ، نیو گائنی وارڈ، نیا برن یونٹ، بچوں کی وارڈ، سی ٹی سکین، آئی سی یو، سی سی یو، فزیو تھراپی

ڈیپارٹمنٹ ، حکیم اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے لئے نیوOPD بنایا جا رہا ہے۔ شعبہ جات 30- ستمبر تک مکمل ہو جائیں گے۔

(ب) پرنسپل میڈیکل آفیسر (پی ایس-20)، کی ٹوٹل اسامیاں پانچ ہیں جس میں سے تین خالی ہیں۔

پرنسپل وومن میڈکل آفیسر (بی ایس-20)، کی ایک اسامی ہے اور خالی ہے۔

APMO(بی ایس-19) کی ٹوٹل اسامیاں16 ہیں اور جس میں سے 14 خالی ہیں۔

APWMO(بی ایس-19) کی ٹوٹل اسامیاں7 ہیں اور تمام خالی ہیں۔

Dental Surgeon(بی ایس-18) کی ٹوٹل اسامیاں2 ہیں اور دونوں فل ہیں۔

سپیشلسٹ(بی ایس-18)، کی ٹوٹل اسامیاں15 ہیں اور جس میں سے 8 خالی ہیں۔

SMO(بی ایس-18) کی ٹوٹل اسامیاں30 ہیں اور جس میں سے 25 خالی ہیں۔

SWMO(بی ایس-18) کی ٹوٹل اسامیاں تین ہیں اور جس میں سے ایک خالی ہے۔

CMO/MO(بی ایس-17) کی ٹوٹل اسامیاں 15 ہیں اور جس میں سے ایک خالی ہے۔

WMO(بی ایس-17) کی ٹوٹل اسامیاں دو ہیں اور دونوں فل ہیں۔

ان تمام اسامیوں کو فل کرنے کے لئے محکمہ صحت پنجاب نے اخبارات میں اشتہارات دے رکھے ہیں اور ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی ہر جمعرات کو انٹرویو لے رہی ہے۔ مزید برآں سیکرٹری صحت نے ٹی ایچ کیو پھالیہ سے میڈیکل سپیشلسٹ کی ہفتہ میں تین دن کی ڈیوٹی ضلع ہسپتال منڈی بہاؤالدین میں لگا رکھی ہے۔ اسی طرح جہلم سے تین بچوں کے سپیشلست کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے جو ہفتہ میں دن اپنی ڈیوٹی منڈی بہاؤالدین ہسپتال میں ادا کر رہے ہیں۔

سیکرٹری ہیلتھ نے ایک نئے نوٹیفکیشن کے تحت APMO, SMO کی سیٹوں پر فریش میڈیکل گریجویٹ ،بحیثیت میڈیکل آفیسر لگانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ ہسپتال ہذا میں سٹاف نرسز کی28، ایمرجنسی میڈیکل آفیسر 11، میڈیکل آفیسر 10، فارماسسٹ دو، فزیو تھراپسٹ، الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل بارہ ، کی نئی اسامیوں کی منظوری دے دی ہے۔ این ٹی ایس لسٹ کے بعد ان کی تقرری آخری مراحل میں ہے۔

(ج) سی ٹی سکین، ٹراما سنٹر، ایم آر آئی، برن یونٹ، آئی سی یو، سی سی یو، بچوں کے وارڈ، فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ، ان کی تعمیر یکم مئی سے 30۔ستمبر تک تکمیل کے آخری مراحل تک پہنچ جائے گی۔

(د) مدوار بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 2014-15میں ادویات پر1000000روپے خرچ ہوئے2015-16میں ادویات پر 21144000روپے خرچ ہوئے حالیہ بجٹ میں91600000روپے کی ادویات کی خریداری کا کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہوئی ہے۔اکثر ادویات آچکی ہیں۔

(و) Revamping کے تحت مختلف ڈیپارٹمنٹ کی تعمیر، ڈاکٹروں کی خالی سیٹوں کو پر کرنے کے لئے مختلف طریق کار پر عمل پیرا ہونا۔ڈاکٹروں، نرسوں کی نشستوں میں اضافہ اور حالیہ بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ صفائی کا نظام، سکیورٹی پارکنگ اور MEP کے نظام کو outsource کرنا اس چیز کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ حکومت ان تمام سہولیات کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور: سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8125: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں سائیکل، موٹر سائیکل اور کار سٹینڈ کے ٹھیکے کون، کس قانون کے تحت الاٹ کرتا ہے، وضاحت فرمائیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں سائیکل، موٹر سائیکل اور کار کی پارکنگ پر کتنی فیس مقرر کی گئی ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں ٹھیکیدار سواری کھڑی کرنے پر زیادہ پیسے وصول کرتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں مریضوں کے لواحقین کے لئے پارکنگ فری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) لاہور کے تمام بڑے سرکاری ٹیچنگ ہسپتال (گنگارام، سروسز، میو، جناح اور جنرل) سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے زیر سایہ ہیں اور ان متعلقہ ہسپتال کا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سائیکل اور کار سٹینڈ کے ٹھیکے دینے کا مجاز ہے اور یہ تمام ہسپتال ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے انتظامی امور میں فال نہیں کرتے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے زیر انتظام کسی بھی ہسپتال میں THQ's BHU's, RHC's, and Dispenseries. Etc پارکنگ سٹینڈ کی کوئی بھی فیس وصول نہیں کی جاتی اور سائیکل و موٹر سائیکل اور کار کی دیکھ بھال کے لئے ڈیوٹی اوقات میں چوکیدار تعینات ہے۔

(ج) ایضاً

(د) حکومت کی مروجہ کردہ پالیسیوں کے تحت ہے۔

ضلع گجرات میں ڈسپنسر کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8185: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں سال 2016 میں بھرتی ہونے والے ڈسپنسرز کے نام اور پتا جات بتائے جائیں؟

(ب) کل کتنی اسامیاں ڈسپنسر کی خالی تھیں جن پر جولائی 2016 اور اگست 2016 میں بھرتی ہوئی؟

(ج) کیا ڈسپنسر کے لئے کوئی میرٹ کی پابندی ہے اگر ہے تو میرٹ کی لسٹ فراہم کی جائے جس کے تحت یہ بھرتی ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گجرات میں کوالیفائیڈ ڈسپنسر ہونے کے باوجود ضلع سے باہر سے بھرتی کی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ صحت ضلع گجرات میں سال2016 میں بھرتی ہونے والے ڈسپنسرز کے نام اور پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ صحت ضلع گجرات میں جولائی اور اگست 2016 میں کل 10 اسامیاں خالی تھیں جن پر بھرتی کی گئی تھی۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق ڈسپنسرز کے لئے میرٹ کی پابندی ہے اور محکمہ صحت گجرات میں میرٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی بھرتی کی جاتی ہے اور اگست 2016 میں جن ڈسپنسرز کو بھرتی کیا گیا تھا ان کی میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق ضلعی حکومت محکمہ صحت گجرات کی جانب سے جو اشتہار اخبار میں مشتہر کیا گیا تھا اس میں صوبہ پنجاب کے سکونتی خواہش مند امیدواروں سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں اس لئے صوبہ پنجاب کا کوئی بھی سکونتی اس اسامی کے لئے درخواست جمع کرواسکتا ہے اور میرٹ پر آنے کی صورت میں بھرتی بھی ہو سکتا ہے۔

ڈی ایچ کیو لیول سول ہسپتال ڈسکہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*5401: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ڈی ایچ کیو لیول سول ہسپتال ڈسکہ میں صاف پانی کے لئے کوئی فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

سول ہسپتال ڈسکہ میں پینے والے پانی کے لئے فلٹریشن پلانٹ کی سہولت پہلے سے ہی موجود ہے۔

گجرات: میڈیکل سٹوروں کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*8279: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت ضلع گجرات میں کل کتنی فارمیسی / میڈیکل سٹور ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے رجسٹرڈ اور کتنے بغیر رجسٹریشن کے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میڈیکل سٹورز پر کوالیفائیڈ بندہ موجود ہوتا ہے اس کی کوالیفکیشن کیا ہے اور اس کا کتنا تجربہ ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے حکومت میڈیکل سٹور کو بہتر بنانے اور سرکاری ہسپتال میں لوگوں کو بہترین سہولتیں مہیا کرنے کے لئے Life Pharmacy stores متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ایسا نظام لانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے میڈیسن چوری بھی نہ ہو اور اصل حقدار تک بھی پہنچ جائے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع گجرات میں ریکارڈ کے مطابق کل فارمیسی / میڈیکل سٹورز کی تعداد 666 ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں رجسٹرڈ فارمیسی اور میڈیکل سٹورز کی تعداد 666 ہے اور محکمہ صحت گجرات کی معلومات کے مطابق کوئی فارمیسی یا میڈیکل سٹور رجسٹریشن کے بغیر نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ میڈیکل سٹور پر پالیسی کے مطابق کوالیفائیڈ بندہ کا ہونا ضروری ہے۔ فارمیسی کے لئے فارماسسٹ جبکہ میڈیکل سٹور کے لئے اسسٹنٹ فارماسسٹ کی کوالیفکیشن کا ہونا ضروری ہے جبکہ تجربے کی کوئی میعاد طے نہ کی گئی ہے۔

(د) جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ Life Pharmacy Stores متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ہ) جی ہاں! حکومت پنجاب میڈیسن کی چوری کو روکنے اور اُن کی حقداروں تک ترسیل کے لئے حکومتی ادویات QR کوڈ اور سیریلائزیشن کا سسٹم متعارف کروایا ہے جس کی بدولت حکومتی ادویات کی بازار میں خرید و فروخت کو روکا جاسکے گا۔

ضلع میانوالی میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور ڈی ایچ کیو ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*8634: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں ڈی ایچ کیو ہسپتال اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کتنے اور کس کس شہر میں قائم ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹرز اور ماہرین (سپیشلسٹ) ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں کتنی نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی سیٹ خالی ہیں؟

(ج) ہر ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور ان میں مزید کتنے بلاک / بیڈز کے کمرہ جات بنانے کی ضرورت ہے؟

(د) ان میں کتنی ایمبولینس، طبی مشینری اور لیبارٹریز ہیں کتنی فنکشنل ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی سہولیات حکومت سال 17-2016 میں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع میانوالی میں ایک ڈی ایچ کیو ہے اور تین ٹی ایچ کیو ہسپتال، کالا باغ، عیٰسی خیل اور پپلاں میں ہیں۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں موجود ڈی ایچ کیو میں 313 بیڈز اور ہر ٹی ایچ کیو 120 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(د) ایمبولنسیں ریسکیو 1122 کے حوالے کر دی گئی ہیں اور پانچ فنکشنل لیبارٹریز ہیں۔

(ہ) حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے 17-2016 میں ہسپتالوں کی ریویمپنگ کا پروگرام بنایا ہے۔ جس میں طبی آلات کی امپروومنٹ، کنٹین، سکیورٹی گارڈ، پارکنگ، لانڈری، سروس کی آؤٹ سورسنگ اور Standards Minimum Service Delivery (MSDS) پر عملدرآمد شامل ہے۔

سول ہسپتال ڈسکہ میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*8749: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹرز موجود ہیں اور کتنی سیٹیں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی ہیں؟

(ب) سول ہسپتال ڈسکہ میں کل کتنا سٹاف ہے کتنا کلیریکل سٹاف ہے جملہ سٹاف کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) اٹھارہ منظور شدہ سیٹیں ہیں۔

13 تعینات ہیں۔

پانچ سیٹیں خالی ہیں۔

(ب) 251 منظور شدہ سیٹیں ہیں۔
222 تعینات ہیں۔
29 سیٹیں خالی ہیں۔
کلیریکل سٹاف کی فہرست درج ذیل ہے۔
ایک ہیڈ کلرک کی سیٹ منظور شدہ ہے، ایک ہی تعینات ہے۔
دو سینئر کلرک کی سیٹیں منظور شدہ ہیں، دو ہی تعینات ہیں۔
تین جونیئر کلرک کی سیٹیں منظور شدہ ہیں، ایک موجود ہے۔ دو سیٹیں خالی ہیں۔
(جملہ سٹاف کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

ضلع کونسل بہاولپور میں ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8922: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کونسل بہاولپور کے زیر انتظام کتنی ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹر، پیرامیڈیکل اور دوسرا اسٹاف تعینات ہے کتنی اسامیاں خالی ہیں خالی اسامیوں پر تعیناتی کا کیا پروگرام ہے ڈسپنسری وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع کونسل بہاولپور کے زیر انتظام 58 درج ذیل ڈسپنسریاں ہیں۔

رورل ڈسپنسریاں	51 عدد
یونانی ڈسپنسریاں	05 عدد
ہومیو ڈسپنسریاں	02 عدد
کل میزان	58 عدد

(ب) ان میں دو ڈاکٹر، 67 پیرامیڈکس اور 120 دوسرا اسٹاف تعینات ہے جس میں سے 62 مختلف اسامیاں خالی ہیں۔ خالی اسامیوں کی تعیناتی سے متعلق حکومت پنجاب، محکمہ صحت سے احکامات آنے کے بعد تعیناتی کی جاسکتی ہے۔ ڈسپنسری وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ،ڈسٹرکٹ ہسپتال میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8932: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ اور محکمہ صحت ضلع چنیوٹ میں ڈاکٹرز اور دیگر کون کون سی اسامیاں خالی ہیں کیا حکومت ان اسامیاں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہیں اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں کتنے سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائز اور سپورٹ کوآڈینیٹرز کام کر رہے ہیں ان کے فرائض کیا کیا ہیں اگر ان کی اسامیاں خالی ہیں تو کتنی، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان خالی اسامیوں پر کب تک اہل افراد کو تعینات کر دیا جائے گا کیا بجٹ 18-2017 میں ان کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لئے رقم مختص کی جائے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں 296 اسامیاں منظور شدہ ہیں جبکہ 139 اسامیوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں اور 157 اسامیاں تا حال خالی ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں میڈیکل آفیسرز کی 26 اسامیوں میں سے 13 سیٹوں پر میڈیکل آفیسرز کام کر رہے ہیں جبکہ وومن میڈیکل آفیسرز کی 12 اسامیوں میں سے اس وقت 7 اسامیاں خالی ہیں۔ حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر مرحلہ وار تمام اسامیوں کو پُر کر رہی ہے۔ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو خصوصی pay package کے تحت مختلف ہسپتالوں میں لگایا جا رہا ہے۔ محکمہ صحت ضلع چنیوٹ (مع ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ) سیٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزرز کی ٹوٹل منظور شدہ سیٹیں 36 ہیں۔ ان میں سے 32 سیٹوں پر سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزرز کام کر رہے ہیں جبکہ چار سیٹیں خالی ہیں۔ ضلع چنیوٹ میں سپورٹس کوآرڈینیٹر کی سیٹیں نہ ہیں۔

سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزرز کے فرائض درج ذیل ہیں:

1. اپنے متعلقہ یونین کونسل کے ایلیمنٹری لیول تک کے سکولوں کے بچوں کو سکرین کرنا اور جن بچوں میں کوئی نہ کوئی مسئلہ نظر آئے ان کو ہسپتال بھجوانا اور ان کا علاج کروانا تاکہ وہ ہمیشہ کی معذوری اور پریشانی سے بچ سکیں۔
2. اساتذہ اور بچوں کو مختلف بیماریوں کی آگاہی دینا اور ان کے لائف سٹائل ہیلتھی لائف سٹائل میں تبدیل کرنا اور اس طرح نہ صرف خود ہیلتھی لائف گزاریں گے بلکہ کمیونٹی میں بھی تبدیلی لائیں گے۔
3. اپنی یونین کونسل میں بطور انچارج آؤٹ ریچ ٹیم کام کرنا جو کہ حفاظتی ٹیکہ جات متعدد دی بیماریوں کا کنٹرول صفائی وغیرہ کے کام کو سرانجام دیتی ہیں۔
4. یونین کونسل لیول پر محکمہ صحت کی جتنی بھی کمپین ہوتی ہیں ان کو سپروائز کرنا اور اس کے علاوہ ضلعی لیول پر سیمینار کروانا۔
5. سکولوں میں SMC میٹنگ میں شامل ہو کر SMC ممبران کو مختلف بیماریوں پر آگاہی دینا۔
6. LHW اور CMW کے ہیلتھ ہاؤسز کو وزٹ کرنا ان کی حاضری کو یقینی بنانا اور ان کے ٹارگٹ حاصل کرنے میں ان کی مدد کرنا۔
7. تمام تر کام جو کہ محکمہ کی طرف سے دیئے جائیں ان کو بخوبی سرانجام دینا۔ جیسے کہ لیگل آفیسر، SO پروگرام IRMNCH، ڈسٹرکٹ فوکل پرسن EPI، ڈسٹرکٹ فوکل پرسن بائیو میٹرک، تحصیل فوکل پرسن EPI اور تحصیل فوکل پرسن بائیو میٹرک وغیرہ۔

(ج) مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد ان خالی اسامیوں پر بھرتی کی جائے گی۔ حکومت کی طرف سے ان کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لئے ہر سال رقم مختص کی جاتی ہے۔

ٹی ایچ کیو حویلی لکھا میں کارڈک ڈاکٹر اور کارڈک ایمرجنسی

کی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*8993: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال حویلی لکھا میں کارڈیالوجی کا کوئی ڈاکٹر اور کارڈک ایمرجنسی میں ECG مشین سمیت کوئی مشین موجود نہ ہے حکومت کب تک یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ کرتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

حویلی لکھا میں چالیس بیڈ کا تحصیل لیول ہسپتال ہے جس میں کارڈیک کا شعبہ نہ ہے اور کارڈیالوجسٹ کی پوسٹ بھی منظور شدہ نہ ہے۔

- حکومت پنجاب کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق کسی بھی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں دل کے امراض کا وارڈ موجود نہیں ہوتا اور نہ دل کے ڈاکٹر کی اسامی منظور ہے۔ اس مقصد کے لئے مریضوں کو ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں مناسب اور ضروری عملہ 24 گھنٹے موجود ہوتا ہے۔
- تحصیل لیول ہسپتال حویلی لکھا میں جنرل ایمرجنسی میں ای سی جی مشین سمیت تمام ضروری مشینری موجود ہے اور کام کر رہی ہے اور عوام کو ایمرجنسی کی تمام سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

لاہور: سول ہسپتال مانگا منڈی کے رقبہ اور بیڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8998: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سول ہسپتال مانگا منڈی لاہور کتنے رقبہ پر اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے ڈاکٹرز اور عملہ تعینات ہیں ان کے نام عہدہ گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) اس ہسپتال کا سال 2016-17 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) اس میں کون کون سی اشیاء کی ضرورت ہے کب تک یہ فراہم کی جائیں گی؟

(و) اس میں کتنے سرکاری کوارٹر ہیں اور یہ کن کن کے استعمال میں ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال مانگامنڈی 37 کنال کے رقبہ پر محیط ہے اور یہ 20 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) اس میں 7 ڈاکٹر اور 48 دیگر عملہ تعیناتی ہے جس کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی وار لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) اس ہسپتال کا سال 17-2016 کا بجٹ 24685133 ہے اور اس کی مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں:

1. دو لیڈی ڈاکٹرز تعینات ہیں اور ایک لیڈی ڈاکٹر کی سیٹ خالی ہے جو کہ بہت جلد تعینات ہو جائے گی۔
2. ہومیو ڈاکٹر کی سیٹ عرصہ سات ماہ سے خالی ہے۔
3. رورل ہیلتھ انسپکٹرز کی چار اسامیاں عرصہ بیس سال سے خالی ہیں (پچیس سال قبل گورنمنٹ نے رورل ہیلتھ انسپکٹرز کا کورس ختم کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس پوسٹ کے اہل افراد دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے یہ پوسٹیں خالی ہیں)
4. انستھیزیا اسسٹنٹ کی پوسٹ عرصہ تین سال سے خالی ہے، بھرتی کا پراسس شروع ہے۔
5. وارڈ سرونٹ کی سیٹ عرصہ سات ماہ سے خالی ہے۔

(ہ) ہسپتال ہذا کی ضرورت کے مطابق تمام اشیاء (equipment) موجود ہیں تاکہ صحت کی سہولیات کو مزید بہتر کرنے کے لئے مزید equipment مہیا کرنے کے لئے کوشش جاری ہے۔ جس میں Analyzer, 30 kv Generator, ECG Machine, Chemistry Cardiac Monitor شامل ہے۔

(و) اس میں چودہ سرکاری کوارٹر ہیں جن میں سے تین کوارٹر خالی ہیں اور گیارہ کوارٹر مندرج ذیل افراد کے زیر استعمال ہیں:

1- نرگس بشیر، چارج نرس
2- عامر اقبال ڈسپنسر
3- فرزانہ ریاض، مڈوائف
4- غلام مجتبیٰ، لیب اسسٹنٹ
5- حافظ محمد فیاض، ڈسپنسر
6- ذوالفقار علی، کلرک
7- عبدالرشید، ڈرائیور
8- محمد امین، ڈرائیور
9- محمد سرور، وارڈ سرونٹ
10- حنیفاں بی بی، دائی
11- محمد یوسف، چوکیدار

ای ڈی او ہیلتھ، ڈی او (ایچ) اور ایم ایس کی تعیناتی کا معیار و دیگر تفصیلات

*9068: **چودھری اشفاق احمد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں ای ڈی او (ہیلتھ، ڈی او (ایچ) اور ایم ایس کی تعیناتی کے لئے کیا معیار تعلیم اور تجربہ درکار ہے؟

(ب) کیا ان پوسٹوں پر تعیناتی کے لئے کوئی کمیٹی بنی ہوئی ہے تو اس کمیٹی میں کون کون سے افسران یا افراد شامل ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) ان اسامیوں پر زیادہ سے زیادہ عرصہ تعیناتی کتنا ہے؟

(د) کس کس ضلع میں کون کون سے افسران مقررہ میعاد سے زائد تعینات ہیں ان کی تعیناتی کی وجوہات بتائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) EDO(H)/CEO(DHA) کے لئے درج ذیل تعلیم اور تجربہ درکار ہے

تعلیم:

i. MBBS (HEC اور PMDC سے منظور شدہ)

ii. پبلک ہیلتھ میں ڈگری یا ڈپلومہ، MPH/DPH ، MBA (Hospital Management) یا مساوی (HEC اور PMDC سے منظور شدہ)

تجربہ:

محکمہ صحت میں کم از کم 15 سال کام کا تجربہ بشمول کسی سینئر مینجمنٹ پوسٹ پر کم از کم 5 سال کا تجربہ،

ایم ایس، ڈی ایچ او، اور ڈی او (ایچ) کے لئے درج ذیل تعلیم اور تجربہ درکار ہے

تعلیم:

i. MBBS اور MPH/DPH (HEC اور PMDC سے منظور شدہ)

تجربہ:

15 سالہ تجربہ بشمول کسی انتظامی پوسٹ پر 5 سال سے زائد کام کا تجربہ

(ب) جی ہاں! ان پوسٹوں (CEO,DHA) پر تعیناتی کے لئے کمیٹی قائم کی گئی ہے جو درج ذیل افراد پر مشتمل ہے:

i.	Additional Chief Secretary	Chairman
ii.	Secretary Services(S&GAD)	Member
iii.	Secretary P&SHCD	Member
iv.	Secretary SH&MED	Member
v.	Secretary Regulations(S&GAD)	Member
vi.	Dr. Faisal Masood(Ex-VC KEMU)	Member
vii.	Dr. Naeem-ud-din-Mian	Member
	(CEO Contech International)	

درج بالا کمیٹی وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد قائم کی گئی ہے۔

MS/DHO/DO(Health) کی تعیناتی کے لئے APMO(BS-19) تک رینک کا کوئی بھی افسر جو متعلقہ تعلیم اور تجربہ کے معیار پر پورا اترتا ہو تعینات کیا جا سکتا ہے۔

(ج) CEOs کی تعیناتی کا عرصہ تین سال ہے بشرطیکہ ان کی کارکردگی تسلی بخش ہو۔

MS/DOH کے عرصہ تعیناتی کی وضاحت نہیں کی گئی یہ اُن کی کارکردگی سے مشروط ہے۔
(یہ ایک سے پانچ سال پر محیط ہو سکتا ہے)

(د) اس وقت مذکورہ پوسٹوں پر کوئی بھی آفیسر زائد المیعاد تعینات نہ ہے۔

سیالکوٹ میں ہسپتال اور مراکز صحت
کے ادارے اوران میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9146: **چودھری محمد اکرام:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ شہر میں کون کون سے ہسپتال اور مراکز صحت کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ اور عہدہ کی خالی ہیں؟

(ج) ان میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے اور کس کس مشینری کی ضرورت ہے؟

(د) ان میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی ادویات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) حکومت ان کی تمام ضروریات کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سیالکوٹ شہر میں دو ٹیچنگ ہسپتال

(۱) علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال اور

(۲) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال اور 2 سٹی ڈسپنسریاں

(1) خواجہ صفدر سٹی ڈسپنسری رنگ پورہ سیالکوٹ

(2) گورنمنٹ سٹی ڈسپنسری پریم نگر سیالکوٹ اور

(8) زچہ بچہ سنٹر کام کر رہے ہیں

(1) محلہ اسلام آباد سٹی سیالکوٹ

(2) محلہ دھاروال سٹی سیالکوٹ

(3) محلہ پورہ حیوہ سٹی سیالکوٹ

(4) محلہ بجلی گھر سٹی سیالکوٹ

(5) محلہ شجاع آباد سٹی سیالکوٹ

(6) محلہ واٹر ورکس سٹی سیالکوٹ
(7) محلہ ماڈل ٹاؤن سٹی سیالکوٹ
(8) محلہ فتح گڑھ سٹی سیالکوٹ

(ب) خواجہ صفدر سٹی ڈسپنسری رنگ پورہ میں ایک میڈیکل آفیسر سکیل نمبر17 کی پوسٹ خالی ہے۔

(ج) یہاں دو سٹی ڈسپنسریز اور آٹھ زچہ بچہ سنٹرز ہیں ان میں آوٹ ڈور مریض دیکھے جاتے ہیں اور یہاں بھی طبی مشینری کی ضرورت نہ ہے۔

(د) دونوں ڈسپنسریز میں روزانہ اوسطاً(30-40) مریض آوٹ ڈور میں آتے ہیں اور زچہ بچہ سنٹر میں روزانہ اوسطاً(10-15) مریض آتے ہیں ان میں indoor کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ہ) MCH سنٹرز میں مندرجہ ذیل ادویات دی جاتی ہیں۔

Synto Drips, Methergen, Transamine, Branula, Syp. PCM, Brufen, Tab. Flagyl, Voltral, PCM, Cotton Roll, Inj. Diclo, Tab. Iron/Folic, Tab/Inj Maxolon, Tab. Aldomet, Vaginal Cream, Delivery Kits, Gloves, Inj. Nospa, Kleen Enema, Dettol, Pyodine,

سٹی ڈسپنسریوں میں مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ مندرجہ ذیل ادویات بھی دی جاتی ہیں۔

Antibiotic, Anti-malarial, Anti Allergic, Inj. Pain Killer, Tab Pain-Killer, Antipyretic, ORS, IV Infusion, Gauze, Cotton Bandage, D/Syringes, Antiseptics, Pyodine, IV Cannula Z, /C Medicine .

(و) ان ڈسپنسریوں اور زچہ بچہ سنٹروں کی تقریباً تمام ضروریات ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سیالکوٹ سے پوری ہو رہی ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتالوں میں
کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9187: جناب عبد القدیر علوی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو میں پروفیشنلز کے علاوہ کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز کی بنیاد پر مختلف گریڈ اور سکیل میں ملازمین کی بھرتی کی ہے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتالوں میں کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں ان اسامیوں پر پہلے سے موجود افراد کی موجودگی میں ان کا تصرف اور ذمہ داریاں کیا ہوں گی اور ان بھرتیوں کے نتیجے میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کو ان ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ کتنی ادائیگی کرنا پڑے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرہ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کمالیہ میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کی گئی ہے۔

(ب)

- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 35 ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ مبلغ۔/70,30,800 روپے ہے اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 75 ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ 1,57,80,000 روپے ہے۔
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرہ میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد گیارہ اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ مبلغ۔/2,13,480 روپے ہے۔ اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 6 ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ 12,93,852 روپے ہے۔
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کمالیہ میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 15 اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ مبلغ۔/2,73,475 روپے ہے۔ اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 15 ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ 32,82,000 روپے ہے۔

سرکاری ہسپتالوں کے کام اور نظام میں بہتری لانے کے لئے
مانیٹرنگ کونسلز سے متعلقہ تفصیلات

*9188: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری ہسپتالوں کے کام اور نظام میں بہتری لانے اور ڈے ٹو ڈے مانیٹرنگ کے لئے ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیلتھ کونسلز قائم کی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کونسلز کو دیئے گئے مینڈیٹ کے مطابق نتائج حاصل کرنے کے لئے ہر ہسپتال کی سطح پر فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں کے نظام میں بہت بہتری آرہی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے اندر قائم سٹی ہسپتال کے لئے کوئی کونسل قائم نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی اس کو کسی ہیلتھ کونسل کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے جس کی وجہ سے شہر کے اس نہایت اہم ہسپتال کو دیگر ہسپتالوں کی طرح خصوصی فنڈز کی فراہمی نہیں ہو رہی ہے جس سے حکومت کے پروگرام کے مطابق عوام الناس کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم نہیں ہو رہی ہیں کیا حکومت اس کوتاہی کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے خادم اعلیٰ کی ہدایات پر ہسپتالوں کے کام اور نظام میں روزمرہ کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز کا نظام متعارف کروایا ہے تاکہ مریضوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کی جاسکیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز کے قیام کے بعد ان کے مینڈیٹ کے عین مطابق نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ اور سرکاری ہسپتالوں کے نظام میں خاطر خواہ بہتری آرہی ہے۔

(ج) ہاں! یہ ٹھیک ہے کہ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پہلے کوئی ہیلتھ کونسل قائم نہ کی گئی تھی لیکن حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور کے خط نمبری SO(B&A)1-48/2016 مورخہ 15۔مارچ 2017 کے تحت سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تفصیل منسلک (Annex: A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ضروریات ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے پوری کی جا رہی ہیں لیکن اب سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور کی ہدایات کے مطابق بذریعہ آفس آرڈر نمبر DHO(DHA)/6169 مورخہ 11۔جولائی 2017 تفصیل (Annex:B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی ہیلتھ کونسل قائم کر دی گئی ہے۔ اس کا اکاؤنٹ حبیب بنک لمیٹڈ گرین مارکیٹ برانچ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھلوا دیا گیا ہے۔ جس کا اکاؤنٹ نمبر 08637943511703 ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور کو بذریعہ لیٹر نمبر CEO/DHA/14390 مورخہ 11۔ جولائی 2017 گزارش بھی کر دی گئی ہے تفصیل (Annex:C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہیلتھ کونسل کی منظوری اور بجٹ کی منظوری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور میں زیرِ کارروائی ہے اور آخری مراحل میں ہے۔

محکمہ صحت میں حکماء کے سروس رولز سے متعلقہ تفصیلات

*9280: چودھری طارق سبحانی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں ہومیو پیتھک کے ڈاکٹروں کے سروس رولز بن چکے ہیں جبکہ طب یونانی کے حکماء کے سروس رولز ابھی تک نہ بنے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ صحت کب تک حکماء کے لئے سروس رولز بنائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں ہومیوپیتھک کے ڈاکٹروں کے سروس رولز بن چکے ہیں جبکہ طب یونانی کے حکماء کے سروس رولز ابھی تک نہ بنے ہیں۔

(ب) حکماء کے سروس رولز کے لئے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ میں ابھی پیشرفت ہونا باقی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈی ایچ کیو ہسپتال لودھراں کا قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے الحاق اور دیگر تفصیلات

286: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لودھراں کو قائداعظم میڈیکل کالج کے ساتھ attach کرنے کا درست اقدام کیا، لودھراں کی عوام تحسین کرتے ہیں کیا اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے تو اس کی نقل ایوان کو فراہم فرمائیں؟

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال لودھراں میں پروفیسر / ایسوسی ایٹ پروفیسر / اسسٹنٹ پروفیسر، سینئر رجسٹرار / میڈیکل آفیسر، ہاؤس آفیسرز کی کتنی نئی اسامیاں منظور کی گئی ہیں اور کتنی اسامیوں پر تعیناتیاں عمل میں آچکی ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لودھراں کو قائداعظم میڈیکل کالج کے ساتھ attach کرنے کا درست اقدام کیا، لودھراں کی عوام تحسین کرتے ہیں اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال لودھراں میں پروفیسر / ایسوسی ایٹ پروفیسر / اسسٹنٹ پروفیسر، سینئر رجسٹرار کی کوئی اسامی منظور نہ ہے تاہم میڈیکل آفیسرز کی 43 اسامیاں موجود ہیں جن میں 31 میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

811: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ نے ایک ایس او مورخہ 31-01-2015 کو محکمہ کو بھجوایا جس میں بتایا گیا کہ ڈسٹرکٹ چنیوٹ کے ضلعی ہسپتال میں مختلف شعبوں کے ڈاکٹروں کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا مطلوبہ اسامیوں پر بھرتیاں کر دی گئی ہیں اگر تاحال مطلوبہ بھرتیاں نہیں کی گئیں تو کب تک یہ بھرتیاں کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر مرحلہ وار تمام اسامیوں کو پُر کر رہی ہے سپیشلسٹ ڈاکٹر اور جنرل ڈاکٹر کو special pay package کے تحت مختلف ہسپتالوں میں لگایا جارہا ہے واک ان انٹرویو کا عمل بھی جاری ہے۔

یونین کونسل تحصیل صادق آباد دیہہ بی ایچ یو کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

829: **قاضی احمد سعید:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل صادق آباد دیہہ تحصیل صادق آباد میں بنیادی مرکز صحت موجود نہ ہے اور وہاں کے باسیوں کو دور دراز کے ہسپتالوں میں جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت کا قیام ضروری ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت کے قیام میں کون سا امر مانع ہے، نیز کب تک حکومت وہاں پر بی ایچ یو کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یونین کونسل صادق آباد شہر کے قریب ایک یا دو کلومیٹر پر مشتمل ہے جس میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور MCH سنٹر کام کر رہا ہے جو کہ اس علاقے کی عوام کے لئے کافی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) کیونکہ مذکورہ یونین کونسل شہر کے نزدیک واقع ہے اس لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی تجویز نہ ہے۔

ساہیوال: پی پی۔222 میں ڈسپنسریوں کی تعداد و متعلقہ تفصیل

904: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ساہیوال میں کتنی ڈسپنسریاں مقامی حکومت کے تحت چل رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں میں علاج کے لئے مریضوں کو کون کون سی سہولتیں دی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں اور ملازمین کی تعداد بہت کم ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ڈاکٹرز اور ملازمین کی تعداد کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال پی پی۔222 میں تین ڈسپنسریاں مقامی حکومت کے تحت چل رہی ہیں۔ سیدن شاہ۔ محمد پور ڈسپنسری اور چک نمبر L-109/9-C ڈسپنسری۔

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں میں مریضوں کے علاج کے لئے شعبہ بیرونی مریضاں کی سہولت موجود ہے۔

(ج) یہ ڈسپنسریاں PRSP اتھارٹی کے ماتحت کام کر رہی ہیں۔ ان ڈسپنسریوں پر ڈاکٹر اور ملازمین PRPS اتھارٹی تعینات کرتی ہے۔ ڈسپنسری محمد پور میں ڈسپنسر کی اسامی خالی ہے جبکہ میڈیکل ٹیکنیشن، ذوالفقار علی۔ دائی، فرزانہ کوثر۔ سویپر، زاہد بشیر۔ واٹر کیریئر، پرویز علی۔ چوکیدار منظور قادر کام کر رہے ہیں۔ چک نمبر L-109/9C ڈسپنسری میں میڈیکل آفیسر اور مڈوائف کی اسامیا ں خالی ہیں جبکہ ڈسپنسر محمد رمضان، نائب قاصد، محمد بلال۔ چوکیدار، مشتاق احمد۔ سینٹری ورکر، محمد سلیم کام کر رہے ہیں اور سیدن شاہ میں میڈیکل آفیسر اور دائی کی اسامیاں خالی ہیں جبکہ ڈسپنسر، عامر سہیل۔ سویپر، اکرم۔ واٹر کیریئر، جبران علی، چوکیدار محمد اکرم کام کر رہے ہیں۔

(د) ڈسپنسری محمد پور میں ڈاکٹر کی تعیناتی PRSP اتھارٹی کی ذمہ داری ہے اور PRSP اتھارٹی کو ہدایات کر دی گئی ہیں کہ خالی اسامیاں پُر کی جائیں۔

لیب اٹنڈنٹ کے سروس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

928: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں لیب اٹنڈنٹ کی اسامی پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت میٹرک سائنس ہونا لازمی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیب اٹنڈنٹ کی اسامی پر بھرتی ہونے والے ملازمین جس گریڈ میں بھرتی ہوتے ہیں اسی گریڈ میں سروس سٹرکچر نہ ہونے کی بناء پر ریٹائر ہو جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری محکمہ جات میں نائب قاصد جو میٹرک پاس ہوتے ہیں ان کا سروس سٹرکچر موجود ہے مگر لیب اٹنڈنٹ کا سروس سٹرکچر نہیں بنایا جارہا، کیا حکومت لیب اٹنڈنٹ کا سروس سٹرکچر تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) درست ہے۔

پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پیرامیڈیکل اسٹیبلشمنٹ سروس رولز 2003 کے مطابق میٹرک مع سائنس منظور شدہ بورڈ سے پاس ہونا ضروری ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لیٹر مورخہ 21۔جون 2017 کے مطابق گورنمنٹ ملازمین سکیل نمبر 1 تا 4 جن کا پروموشن چینل نہ ہے ان کو ٹائم سکیل پروموشن دے دی گئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے چونکہ لیب اٹنڈنٹ کا بھی پروموشن چینل نہ ہے ان کو بھی ٹائم سکیل پروموشن ہر آٹھ سال بعد دی جاتی ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ نائب قاصد کا سروس سٹرکچر موجود ہے ان کی پروموشن سنیارٹی کم فٹنس کے لحاظ سے بطور دفتری بی ایس۔4 میں کی جاتی ہے۔

گورنمنٹ آف دی پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ نے تمام ملازمین گریڈ 1 سے 16 تک (بشمول لیب اٹنڈنٹ) جن کا سروس سٹرکچر نہ ہے ان کے لئے ہر آٹھ سال بعد اگلے سکیل میں ٹائم سکیل پروموشن کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہوا ہے تا کہ ان کی اگلے سکیل میں پروموشن ہو، کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

بہاولنگر: ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیوز ہسپتالوں کو فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

971: **جناب محمد نعیم انور:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر ڈی ایچ کیو ہسپتال اور تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ان کی سال وار ڈسٹرکٹ اور ہر تحصیل کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) یہ فنڈز کن کن مد میں استعمال کئے گئے، ہسپتال وار سال وار علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مستحق مریضوں کو مفت ادویات اور طبی ٹیسٹ ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو سال 2010 کتنے خرچ کئے گئے، سال وار ضلع اور ہر تحصیل وار علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

بہاولنگر: بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں خالی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

973: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں کتنے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(د) مذکورہ بی ایچ یو اور آر ایچ سی سے کتنی رقم کی ادویات 14-2013 اور 15-2014 دو سالوں میں دی گئیں، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں 14 بی ایچ یوز اور 2 آر ایچ سی ہیں۔

(ب) آر ایچ سی کھچی والہ میں دو ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

آر ایچ سی مروٹ میں دو ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز کی تعیناتی محکمہ صحت کی طرف سے ہوتی رہتی ہے اور مزید ڈاکٹرز اپنے بہتر مستقبل کے لئے ٹیچنگ ہسپتال میں تبادلہ کرواتے رہتے ہیں۔

(ج) تحصیل فورٹ عباس میں 14 بی ایچ یوز ہیں اور ان کو دی گئی ادویات کی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 14-2013	-/45,20,000 روپے
سال 15-2014	-/56,00,000 روپے

(د) تحصیل فورٹ عباس میں 2 آر ایچ سیز ہیں اور ان کو دی گئی ادویات کی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 14-2013	-/15,00000 روپے
سال 15-2014	-/18,00000 روپے

بہاولنگر: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں گائنی اور چلڈرن وارڈز سے متعلقہ تفصیلات

975: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں گائنی اور چلڈرن وارڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ اور دیگر شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا حکومت خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں گائنی اور چلڈرن وارڈز موجود ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس شعبہ گائنی موجود ہے اور چار درج ذیل لیڈی ڈاکٹرز 24/7 کام کرتی ہیں اور عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر صبغہ انم۔	۲۔ ڈاکٹر عائشہ اشفاق
۳۔ ڈاکٹر ازکا حلیم	۴۔ ڈاکٹر ایمن فاطمہ

(ج) یہ کہ گورنمنٹ آف دی پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈاکٹروں اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھرتی واک ان انٹرویو کے ذریعے ہر جمعرات کو جاری ہے اور حکومت جلد از جلد ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

راجن پور میں کارڈیالوجی سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

990: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور میں امراض قلب کے علاج معالجہ کی سہولت نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت راجن پور میں کارڈیالوجی سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ابھی تک ضلع راجن پور میں امراض قلب کے علاج معالجہ کی سہولت موجود نہ ہے تاہم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راجن پور میں ایک کارڈیالوجسٹ تعینات ہے جو کہ اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) ضلع راجن پور کے ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں حال ہی میں ایک کارڈیک سنٹر کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور بلڈنگ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے ہو چکی ہے۔ عملہ کی تعیناتی و دیگر مراحل کا کام جاری ہے۔

میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ گجرات کی ایکسرے مشین شفٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1273: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ گجرات میں واقع سرکاری میٹرنٹی سنٹر میں جو ایکسرے مشین تھی اس کو وہاں سے شفٹ کر کے ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں نصب کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سنٹر میں یہ واحد ایکسرے مشین تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اس علاقہ کا واحد میٹرنٹی سنٹر ہے جو کہ ایک لاکھ سے زائد کی آبادی کو سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(د) اس کی ایکسرے مشین کو یہاں سے شفٹ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس ایکسرے مشین کو واپس اس میٹرنٹی سنٹر میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس علاقہ کا یہ واحد گورنمنٹ ہسپتال ہے لیکن گورنمنٹ سول ہسپتال ڈنگہ اور رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں بھی زچہ وبچہ کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(د) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات کی ڈیمانڈ پر اور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر گجرات کے حکم کے تحت مورخہ 14-11-2015 کو ایکسرے مشین ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات شفٹ کر دی گئی کیونکہ ایکسرے مشین ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات کی ملکیت تھی جو مورخہ 12-05-2012 کو عارضی طور پر ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات سے لی گئی تھی۔

گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کے لئے محکمہ صحت گجرات نے نئی ایکسرے مشین مورخہ 09-08-2016 کو خریدی جو مورخہ 26-09-2016 کو نصب کر دی گئی تھی، جو کہ مریضوں کو ایکسرے کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ شجاع گائنی اور Eyes ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

1301: محترمہ شازیہ کامران: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔141، این اے۔119 لاہور میں گورنمنٹ شجاع گائنی اور Eyes ہسپتال لاہور کی بلڈنگ بنے ہوئے دو سال گزر چکے ہیں، اس میں ضروری مشینری بھی موجود ہے مگر اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف تعینات نہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہسپتال بند پڑا ہے اس پر خرچ کردہ فنڈز بھی ضائع ہو رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ہسپتال کو چالو کرنے کے لئے یہاں پر ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف جلد از جلد تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے ماتحت پی پی۔141، این اے119 میں گورنمنٹ شجاع گائنی اور Eye نام کا کوئی بھی ہسپتال موجود نہ ہے البتہ اس حلقے میں سوامی نگر آئی ہسپتال اور گائنی نام کا ہسپتال موجود ہے اور اس ہسپتال میں ضرورت کے مطابق مشینری ڈاکٹر اور دیگر سٹاف تعینات ہے۔ یہ ہسپتال فنکشنل بھی ہے اور یہ ہسپتال صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) ایضاً

سرگودھا: یونین کونسل 81 چک نمبر 34 شمالی میں بی ایچ یو کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1391: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو کا قیام ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے برعکس یونین کونسل نمبر 81 چک 34 شمالی تحصیل وضلع سرگودھا اس سہولیات سے محروم ہے؟

(ج) کیا حکومت چک نمبر 34 شمالی سرگودھا میں بی ایچ یو قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو بجٹ 2016-17 میں اس کے لئے فنڈز رکھے جائیں گے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) چک نمبر 34 شمالی یونین کونسل نمبر 108 میں واقع ہے۔ اس یونین کونسل نمبر 108 چک نمبر 36 شمالی تحصیل وضلع سرگودھا میں پہلے ہی بی ایچ یو قائم ہے جو کہ متعلقہ یونین کونسل میں طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ج) اس یونین کونسل نمبر 108 چک نمبر 36 شمالی تحصیل وضلع سرگودھا میں پہلے ہی بی ایچ یو قائم ہے اس لئے حکومت پنجاب اس یونین کونسل میں دوسرا بی ایچ یو چک نمبر 34 شمالی میں بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی اور نہ ہی مالی سال 2016-17 کے بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

سرگودھا: بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی کے ملازمین کو میڈیکل الاؤنس کی ادائیگی

1440: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو ودیگر ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کو تنخواہ کے علاوہ میڈیکل الاؤنس دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی سرگودھا کے سینٹری ورکرز کو میڈیکل الاؤنس سے محروم رکھا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی میں تعینات سینٹری ورکرز کو میڈیکل الاؤنس ادا کرنے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے تمام بی ایچ یو اور دیگر ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کو تنخواہ کے علاوہ میڈیکل الاؤنس دیا جارہا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی سرگودھا کے سینٹری ورکر محمد الیاس کو میڈیکل الاؤنس سے محروم رکھا جارہا ہے۔

(ج) محمد الیاس سینٹری ورکر بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی کی ماہانہ تنخواہ کی سلپ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

گورنمنٹ میاں میر ہسپتال لاہور کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

1450: **جناب محمد شعیب صدیقی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ میاں میر ہسپتال کا کل رقبہ کتنا ہے اور کیا یہ رقبہ محکمہ صحت حکومت پنجاب کے نام ہے؟

(ب) کیا محکمہ صحت نے مذکورہ ہسپتال کا رقبہ کسی دوسرے محکمہ کو دیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کن قوانین کے تحت کتنا رقبہ کس محکمہ کو دیا گیا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ میاں میر ہسپتال لاہور کا کل رقبہ 28 کنال پر مشتمل ہے۔ محکمہ اوقاف نے 33 سال لیز پر محکمہ صحت کو دیا ہے۔

(ب) اس رقبہ پر 130 بیڈ کا ہسپتال کام کر رہا ہے اور یہ رقبہ محکمہ صحت نے کسی کو نہیں دیا ہے۔

سول ہسپتال ڈسکہ (سیالکوٹ) میں مزید آپریشن تھیٹر بنانے کے لئے اقدامات

1458: **ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں کتنے آپریشن تھیٹر کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس ہسپتال میں مزید آپریشن تھیٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں دو آپریشن تھیٹر کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! گائنی کے لئے علیحدہ آپریشن تھیٹر کے لئے گورنمنٹ کو تحریر کیا جا چکا ہے۔

سول ہسپتال ڈسکہ کو ادویات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1459: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ کو سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 میں کتنی رقم کی ادویات مہیا کی گئیں؟

(ب) کیا حکومت ادویات کی مد میں رقم بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کتنے فیصد؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں فراہم کی گئی ادویات کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	بجٹ
-1	2013-14	-/9987326 روپے
-2	2014-15	-/11944720 روپے
-3	2015-16	-/22451824 روپے

(ب) جی ہاں! حکومت نے ادویات کی مد میں پہلے کی نسبت 25 فیصد رقم بڑھائی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس کے بارے میں اب بات نہیں ہوگی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب اور محکمہ کے سیکرٹری بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کر رہا ہوں۔ پچھلے ہفتے میں نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ایک گزارش کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات ذرا غور سے سنیں۔

نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان میں وینٹی لیٹرز خراب ہونے کی وجہ سے متعدد مریض جاں بحق

(۔۔۔جاری)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جب میں نے بات کی تھی تو اُس وقت سندھو صاحب موجود تھے۔ اب میں آپ کے توسط سے خواجہ عمران نذیر اور سیکرٹری ہیلتھ سے مخاطب ہوں کہ پچھلے ماہ 27,28 اور 29 تاریخ کو میں ایک مریض کو دیکھنے کے لئے نشتر ہسپتال ملتان گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ نشتر ہسپتال ایشیا کا سب سے بڑا ہسپتال ہے بلکہ تقریباً پورا بلوچستان، آدھا خیبر پختونخوا اور جنوبی پنجاب کا وہ واحد ہسپتال ہے۔ ابھی یہاں ventilators کی بات ہو رہی تھی تو مجھے نشتر ہسپتال میں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ اس ہسپتال میں 38 beds ہیں جن پر ventilators موجود ہیں اور اُن میں سے آٹھ خراب تھے۔ میرے سامنے دو دنوں میں دو casualties ہوئی ہیں اور اُس دن میں نے اُن کا نام بھی لیا تھا کہ ایک مصطفیٰ ولد خیر محمد اور دوسرا اعجاز حسین شاہ ہے۔ یہ پچھلے ماہ کی 27,28 اور 29 تاریخ کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر اور سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ خدارا اس ہسپتال میں ventilators کی تعداد بڑھائی جائے کیونکہ آدھا ملک نشتر ہسپتال ملتان آتا ہے۔ آپ ان سے کہیں کہ kindly وہاں پر ventilators کی تعداد بڑھائیں۔ شکریہ

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ نشتر ہسپتال محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی jurisdiction میں آتا ہے البتہ میں اور سلمان رفیق صاحب اکٹھے ہی کام کرتے ہیں تو میرے علم کے مطابق انہوں نے ventilators کی اچھی خاصی تعداد کی procurement کا process شروع کر دیا ہوا ہے اور عنقریب وہ وافر مقدار میں ventilators provide کر دیں گے۔ میں ان کا message ابھی تھوڑی دیر بعد منسٹر اور سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کو convey کر دوں گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور مجھے کسی اور کو بھی ٹائم دینے دیں لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ کافی ٹائم سے ہو رہا ہے جس کی میں نے پہلے بھی نشاندہی کی تھی کہ میرے سوالات un-starred میں آ جاتے ہیں۔ میرا دو سال بعد محکمہ ہیلتھ کے حوالے سے سوال آیا ہے اور اس کے نیچے بھی لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس کی کیا وجہ ہے کیونکہ یہ بڑے اہم سوالات تھے؟

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ اس کو note کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرے سوال کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جس سوال کا جواب نہیں آیا وہ pending کر دیتے ہیں۔ محترمہ راحیلہ انور مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑا افسوس ہے۔ انہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا بیس منٹ کے لئے ایوان ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 19۔ ستمبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

521

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 23۔ مئی 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ حناپرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

2۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ مزدور کی یومیہ اجرت کم از کم ایک ہزار روپے اور ماہانہ 25 ہزار روپے کی جائے نیز مزدوروں کو لیبر لاز کے تحت تمام مراعات دی جائیں اور پنشن، میرج گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ دوگنا کی جائیں۔

522

(موجودہ قراردادیں)

1- سردار وقاص حسن موکل: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں عطیات اور گفٹ کی بنیاد پر داخلوں پر مکمل پابندی کو برقرار رکھا جائے اور میرٹ کی بنیاد پر داخلوں کو یقینی بنایا جائے تاکہ میڈیکل کی تعلیم کو تنزلی سے بچایا جائے نیز پرائیویٹ میڈیکل کالج کی داخلہ فیس، سالانہ فیس اور دوسرے واجبات حکومت خود مقرر کرے۔

2- محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ نکاح کی رجسٹریشن کے لئے دولہا اور دلہن کا میڈیکل سرٹیفکیٹ لازمی قرار دیا جائے تاکہ تھلیسیمیا جیسے موذی مرض کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔

3- میاں طارق محمود: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے گریڈ 5 تا 15 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن کی طرز پر گریڈ 16 اور 17 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن بھی کی جائے۔

4- میاں محمود الرشید: عالمی ادارہ صحت کے سروے کے مطابق لاہور سمیت پاکستان کے طول و عرض میں زیر زمین پانی میں سنکھیا کی مقدار عالمی ادارہ صحت کی مقررہ حد سے زیادہ پائی گئی ہے جس سے پاکستان کے تقریباً 6 کروڑ افراد متاثر ہو رہے ہیں، ان کو پھیپھڑوں اور مثانہ کے سرطان اور دل کی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ اس خوفناک صورتحال سے عوام خوف و ہراس میں مبتلا ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام الناس کی زندگیوں کی حفاظت کے لئے زیر زمین پانی کو قابل استعمال بنانے کے لئے جدید سائنسی طریقوں کو اپنایا جائے اور ٹیوب ویلوں سے اس گہرائی سے پانی نکالا جائے جہاں سنکھیا کی مقدار عالمی ادارہ صحت کی مقررہ کردہ حد سے زیادہ نہ ہو اور سنکھیا کی آمیزش والے پانی کے ٹیوب ویلوں کو بند کیا جائے۔

5- جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں مضر صحت انرجی ڈرنکس تیار اور فروخت کرنے پر پابندی لگائی جائے۔

523

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

منگل، 19- ستمبر 2017

(یوم الثلاثہ، 27- ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا
كَبِيۡرًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ اَعۡتَدۡنَا
لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ
بِالۡخَيۡرِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

سورۃ بنیٓ اسرآئیل آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے(9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے(10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے(11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بزمِ کونین سجانے کے لئے آپؐ آئے
شمع توحید جلانے کے لئے آپؐ آئے
ایک پیغام جو ہر دل میں اُجالا کر دے
ساری دنیا کو سُنانے کے لئے آپؐ آئے
ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بُلانے کے لئے آپؐ آئے

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1927 سردار شہاب الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1925 بھی سردار شہاب الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4549 بھی سردار شہاب الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ سردار شہاب الدین خان اگر وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو ان سوالات کو take up کر لیں گے اور اگر نہیں آئیں گے تو پھر ان سوالات کو dispose of سمجھا جائے گا۔ سردار شہاب الدین خان اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آتے ہیں تو پھر ان کے سوالات کو آخر میں take up کیا جائے گا یعنی جب سارے سوالات ختم ہو جائیں گے تو پھر ان کے یہ تینوں سوالات take up کئے جائیں گے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4684 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایم اے گجرات کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4684: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے گجرات کی ملکیتی سرکاری اراضی کتنی اور کہاں کہاں ہے؟

(ب) یہ اراضی کس کس کو ٹھیکہ / لیز / پٹہ پر کب سے دی ہوئی ہے، ان حضرات کے نام و پتاجات سے بھی آگاہ کریں؟

(ج) اس اراضی سے 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی کتنی آمدن ہوئی اور کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) ٹی ایم اے گجرات تقریباً 355 کنال ایک مرلے کی مالک ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے گجرات نے یہ اراضی دکانات کی شکل میں مختلف اشخاص کو لیز پر دے رکھی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے گجرات کو مذکورہ بالا پراپرٹی سے سال 13-2012 اور 14-2013 میں بالترتیب 5299877 اور 6058281 روپے آمدن ہوئی جو کہ ٹی ایم اے کے بنک اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سرکاری اراضی یا دکانیں لیز پر دینے کا process کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس کو باقاعدہ advertise کیا جاتا ہے اور بولی ہوتی ہے تو جس کی بولی سب سے زیادہ ہو اُس کے نام لیز کر دی جاتی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ٹی ایم اے گجرات کے پاس جتنی سرکاری اراضی تھی وہ اس وقت تمام کی تمام utilize ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہمارے پاس جتنی سرکاری اراضی تھی اُس کی بولی ہو چکی ہے اور مزید ہمارے پاس کوئی ایسی سرکاری اراضی نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جس قیمت پر سرکاری اراضی یا کوئی دکان لیز پر دی جاتی ہے وہ قیمت عام مارکیٹ ریٹ سے match کرتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جب بولی ہوتی ہے تو مارکیٹ ریٹ کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5512 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 5513 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3970 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ وزیر صاحب! ڈاکٹر صاحبہ کا سوال فروری 2014 کا ہے لیکن اس کا سوال کا جواب نہیں آرہا؟ اس سوال کا جواب اگر جمعرات تک نہ آیا تو پھر اس کی پوری طرح سے انکوائری کر کے ذمہ داران کا نوٹس لے کر اس معزز ایوان کو بتائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب آجائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی آپ کی۔ اگلا سوال نمبر 4201 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

(اس مرحلہ پر ایوان میں fire alarm کی آوازیں سُنائی دیں)

یہ fire alarm کی آوازیں کیوں آرہی ہے اس کو check کر کے مجھے فوری طور پر بتائیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4686 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول علاقہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4686: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول علاقہ جات میں کتنے پبلک ٹائلٹس کام کر رہے ہیں، ان کی صفائی کا کیا بندوبست ہے؟

(ب) گجرات شہر جہاں تقریباً 60ہزار افراد دوسرے شہروں اور چکوک سے روزانہ آتے ہیں کیا پبلک ٹائلٹس کی یہ تعداد کافی ہے، اس سلسلہ میں کیا حکومت فوری طور پر نئے پبلک ٹائلٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع گجرات میں 44 پبلک ٹائلٹس بنائے گئے ہیں۔ ان کی صفائی کے لئے عملہ بھی تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع گجرات کے مختلف پرائیویٹ بس / سٹینڈز کے قریب حسب ضرورت پبلک ٹائلٹس موجود ہیں نیز اس سلسلہ میں ظہور الٰہی سٹیڈیم کے نزدیک مزید 6 پبلک ٹائلٹس بنائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 44 پبلک ٹائلٹس ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ ٹائلٹس ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان پبلک ٹائلٹس کی صفائی وغیرہ کے لئے کتنا عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! عملے کے حوالے سے تو یہ fresh question بنتا ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! short circuit ہونے کی وجہ سے تھوڑا سا دھواں نکلا تھا جس کی وجہ سے ایوان میں fire alarm بجا تھا وہ سب ٹھیک ہو گیا ہے لہٰذا پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔

کورم کی نشاندہی

قائد حزب اختلاف (میاں محمد محمود الرشید): رانا صاحب! آپ کے لئے پریشانی والی بات ہے کیونکہ ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کورم کی نشاندہی نہیں کی گئی، ویسے بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں، میرے کان تک آواز پہنچ گئی ہے تو اب میں اس میں بدیانتی کروں تو ٹھیک نہیں ہے۔ جی، انہوں نے کورم کا اشارہ کر دیا ہے، مہربانی کر کے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

نوٹ: کورم پورا نہ ہونے پر اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی اس لئے بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لیّہ: پی پی۔263 میں سیلاب سے متاثر ہونے والے دیہات کی تفصیلات

*1927: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔263 جس کا تقریباً 80 فیصد حلقہ دریائی اور کچے کا علاقہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 2013 کے فلڈ میں پی پی۔263 میں تمام سڑکیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں جس کے باعث مذکورہ حلقہ کے تمام دیہاتوں کے لوگوں کا رابطہ بالکل ختم ہو گیا ہے؟

(ج) حکومت کب تک مذکورہ مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) پی پی۔263 کا کافی علاقہ دریائی اور کچے کا علاقہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سال 2013 کے سیلاب میں پی پی۔263 میں تمام سڑکیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ اس حلقے کے سیلابی علاقہ میں کچھ سڑکیں جزوی طور پر متاثر ہوئی تھیں جن کو فوری طور پر مرمت کر کے رابطہ بحال کر دیا گیا ہے۔

(ج) سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر متاثرہ سڑکوں کی مرمت کر دی جائے گی۔

لیّہ: گندے پانی کے جوہڑ کو ختم کرنے کی تفصیلات

*1925: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیّہ شہر کے وسط میں ریلوے روڈ پر 9/8 ایکڑ پر ایک جوہڑ بن چکا ہے، جس سے لیّہ شہر میں موذی بیماریاں ڈینگی، خسرہ، ملیریا پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا محکمہ اس گندے پانی کے جوہڑ کو فوری ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) لیّہ شہر میں ریلوے ٹریک کے ساتھ ریلوے کی ملکیتی زمین موجود ہے جو کہ ریلوے کالونی کے ساتھ ملحق ہے۔ ریلوے کالونی کا استعمال شدہ پانی اس خالی جگہ میں جمع رہتا ہے جس سے دو چھوٹے جوہڑ بنے ہوئے ہیں جن میں سے ہر ایک کا رقبہ چالیس مرلہ ہے اس میں محلہ جہاں شاہ کی ایک نالی بھی شامل ہوتی ہے جس کا رخ بدلنے کے لئے سکیم تیار کی جا رہی ہے۔ تاہم میونسپل کمیٹی لیّہ باقاعدگی سے اس پانی میں لاروی سائیڈنگ کر رہی ہے۔
مزید برآں ٹی ایم اے/ میونسپل انتظامیہ نے ان جوہڑوں کو کئی بار گندے پانی سے خالی کروایا ہے اور ریلوے اتھارٹیز کو کئی دفعہ درخواست کی ہے کہ اس گندے پانی کی نکاسی کے لئے مناسب بندوبست کریں لیکن محکمہ ریلوے کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

(ب) اس گندے پانی کے جوہڑوں کو ختم کرنے کے لئے ریلوے اتھارٹیز کو کئی دفعہ درخواست کی گئی ہے کیونکہ ریلوے کالونی کے لئے کوئی سکیم تیار کرنا بلدیہ کے دائرہ کار میں نہیں آتا جب تک متعلقہ محکمہ این او سی جاری نہ کرے۔ اس ضمن میں بلدیہ لیّہ 2015 سے کئی مرتبہ محکمہ ریلوے سے این او سی مانگ رہا ہے جواب تک موصول نہ ہوا ہے۔

صوبہ بھر میں رہائشی کالونی رجسٹرڈ کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*4549: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت کے لاز کے تحت نئی رہائشی کالونی رجسٹرڈ کروانے کے لئے کم از کم رقبہ 160 کنال ہونا لازمی ہے؟

(ب) لیّہ شہر میں کتنی ایسی سکیمیں ہیں جو اس شرط پر پوری نہیں اترتیں اور کتنی ایسی رہائشی سکیمیں ہیں جو ٹی ایم اے سے منظور شدہ نہیں ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم ولینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت ہاؤسنگ سکیم کے لئے کم از کم رقبہ 100 کنال مقرر ہے اور اس سے کم رقبہ پر لینڈ سب ڈویژن کہلاتی ہے۔

(ب) لیّہ شہر میں کوئی ہاؤسنگ سکیم نہ ہے تاہم لینڈ سب ڈویژن سکیمیں ہیں جن کی تعداد بمطابق سروے 37 ہے جن میں سے 10 ٹی ایم اے سے منظور شدہ ہیں۔

اندرون شہر لاہور میں گھروں کی دیکھ بھال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5512: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال 14-2013 کے دوران Walled City Lahore Authority (WCLA) نے اندرون شہر لاہور کی دیکھ بھال کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

ڈیمونسٹریشن پراجیکٹ واقع محمدی محلہ اندرون دہلی گیٹ لاہور پراجیکٹ فیز-I کا کام بذریعہ ٹینڈر اخبار اشتہار بمطابق ورلڈ بنک گائیڈ لائنز اور پیپر ا رولز 17-04-2012 کو میسرز قوی انجینئرز پرائیویٹ لمیٹڈ کو ایوارڈ کیا گیا۔ پراجیکٹ فیز-I کی تکمیل 31-03-2014 کو ہوئی۔ والڈ سٹی آف لاہور package one کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز قوی انجینئرز پرائیویٹ لمیٹڈ کو دیا گیا۔ اس کا تخمینہ 703.31 ملین روپے رکھا گیا تھا اور اس کا اشتہار تین اخبارات میں دیا گیا۔

والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے زیر اہتمام شاہی گزر گاہ کی ترقی و بحالی کا پراجیکٹ ورلڈ بنک کے تعاون سے شروع ہوا۔ اس پراجیکٹ کا بنیادی مقصد والڈ سٹی آف لاہور کے رہائشیوں کو جدید طرز زندگی کی سہولیات مثلاً بجلی، پانی، گیس، مواصلات اور نکاسی آب کے نظام کو بہتر طریقے سے مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اندرون لاہور کے ثقافتی ورثہ کو محفوظ کرنا ہے۔ مزید برآں اس پائلٹ پراجیکٹ کے منصوبے کے ذریعے والڈ سٹی آف لاہور کی سیاحت کا فروغ، معاشی حالت کی بحالی اور دہلی دروازے سے قلعہ لاہور تک شاہی گزر گاہ کے ثقافتی ورثہ کو منہدم ہونے سے بچانا بھی مقصود ہے۔

شاہی گزر گاہ دیگر بہت سی قدیم ثقافتی عمارات جیسے شاہی حمام، مسجد وزیر خان، سنہری مسجد اور بیگم شاہی مسجد پر مشتمل ہے۔ یہ راستہ اس طرز پر مبنی ہے جیسا کہ مغلیہ شہنشاہ دہلی سے لاہور آنے پر اس گذر گاہ کو اختیار کرتے تھے۔ اندرون لاہور میں غیر قانونی پلازوں اور مکانات کی تعمیر روک دی گئی ہے۔ نقشہ کی منظوری کے بغیر کوئی تعمیر نہ ہو سکتی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق فائر سیفٹی کمیشن، ریسکیو 1122، فائر بریگیڈ سول ڈیفنس اور والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی اقدامات اٹھا رہی ہے تا کہ اندرون لاہور کے مکینوں کے لئے ایمر جنسی سروسز کی دستیابی ممکن ہو سکے اور کسی بھی حادثہ سے نمٹنے کے لئے تیاری کی جا رہی ہے۔

اندرون شہر لاہور میں مکان کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*5513: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اندرون شہر لاہور میں والڈ سٹی اتھارٹی لاہور کی اجازت کے بغیر کوئی مالک جائیداد اپنی عمارت یا مکان کی مرمت نہیں کر سکتا وضاحت کی جائے؟

(ب) کیا حکومت جنگی بنیادوں پر اندرون شہر لاہور کو complete renovation کرنے کے ساتھ ساتھ پانی اور سیوریج اور پرانے نالوں کے زمین دوز جال کو بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت اندرون شہر لاہور کی دیکھ بھال اور renovation کے لئے زکوٰۃ فنڈ اور بیت المال کے اداروں سے اخراجات اور شہر کے مستحق شہریوں کے لئے فوری طور پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) والڈ سٹی ایکٹ، 2012 کی شق نمبر 28 اور 29 کے مطابق بلڈنگ یا سٹرکچر جو کہ والڈ سٹی میں موجود ہو اس کو اتھارٹی کی اجازت کے بغیر تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ مزید یہ کہ پورے اندرون لاہور میں موجود بلڈنگز زندہ تاریخی ورثہ living heritage ہے مرمت کی آڑ میں مالکان و قابضان تاریخی عمارات منہدم کر سکتے ہیں یا تاریخی ورثہ تباہ ہو سکتا ہے جس کے لئے اجازت کی شرط رکھی گئی ہے تا کہ اتھارٹی مقامی حالات کا مشاہدہ کر کے مالکان کو مرمت کی اجازت دے اور مالکان مرمت کرتے وقت اتھارٹی کی ہدایات کو مد نظر رکھیں۔

(ب) حکومت اندرون لاہور میں پانی و سیوریج کے نظام کی بہتری کے لئے کوشاں ہے اور ارادہ رکھتی ہے کہ اندرون لاہور کے رہائشیوں کو جدید طرز زندگی کی سہولیات یعنی پانی، بجلی، گیس اور مواصلات اور نکاسی آب کے نظام کو بہتر طریقے سے مہیا کرے۔ package phase-I (دہلی گیٹ تا چوک پرانی کوتوالی) کا کام مکمل ہو چکا ہے جس میں جدید طرز زندگی کی تمام سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ package phase-II (پرانی کوتوالی تا اکبری گیٹ فورٹ لاہور) کے ٹینڈر رکھولے جا چکے ہیں اور بہت جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) ابھی تک کوئی ایسا منصوبہ پیش نہ کیا گیا ہے جس کے تحت اندرون شہر کی دیکھ بھال اور renovation کے لئے زکوٰۃ فنڈ یا بیت المال کے اداروں سے اخراجات حاصل کر کے استعمال کئے جائیں۔

ویو ہوٹل ساہیوال سے بونگہ حیات تک سڑک کی تفصیلات

* 4201: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ویو ہوٹل تا بونگہ حیات سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟
(ب) کیا حکومت اس سڑک کی از سر نو تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے لیکن اس سڑک کے کچھ حصہ کو M&R پروگرام 14-2013 کے تحت مبلغ 2.997 ملین روپے کی لاگت سے مرمت کر دیا گیا تھا۔ اس سرک پر مالی سال 16-2015 میں ویو ہوٹل سے لے کر تقریباً 6 کلو میٹر تک پیچ ورک کا کام کر دیا گیا تھا۔
(ب) فنڈز کی کمی کی وجہ سے ساری لمبائی پر 16-2015 میں کام نہ ہو سکا تاہم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال مزید پیچ ورک کے کام کا بھی 17-2016 کے فنڈز سے ارادہ رکھتی ہے۔

گجرات میں تفریحی پارکس سے متعلقہ تفصیلات

*4688: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں تفریح پارکس کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ کس مقام پر واقع ہیں؟
(ب) ان پارکس میں عوام کو کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان تمام پارکس کی موجودہ صورتحال انتہائی ابتر ہے؟
(د) ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، پارک وار تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ہ) ان پارکس میں سہولیات کی فراہمی کے لئے پچھلے تین سال کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور عوام کو کون سی سہولیات فراہمی کے لئے استعمال ہوئے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع گجرات میں کل تفریحی پارکس کی کل تعداد 11 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

میونسپل کارپوریشن گجرات

پارک کی تعداد 3 واقع: i۔نواز شریف پارک بالمقابل جنرل بس سٹینڈ گجرات
ii۔لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک گلزار مدینہ روڈ گجرات
iii۔عنایت پارک، فوارہ چوک گجرات

میونسپل کمیٹی کھاریاں

پارک کی تعداد 1 واقع: لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک، جی ٹی روڈ کھاریاں (زیر تعمیر) جو کہ محکمہ بلڈنگ تعمیر کروا رہا ہے جس میں 36 لاکھ روپے کی لاگت سے چار دیواری مکمل کروائی گئی ہے اور ایک کروڑ روپے کی لاگت سے تین لیٹرین، مسجد، کنٹین، گارڈ روم، الیکٹرک روم اور بورنگ کا کام کروایا گیا ہے لیکن جو کہ ابھی تک محکمہ لوکل گورنمنٹ کو Hand Over نہ کیا گیا ہے۔

میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر

پارک کی تعداد 1 واقع: کینال ویو پارک اپر جہلم

ڈسٹرکٹ کونسل گجرات

پارک کی تعداد 1 واقع: شہباز شریف پارک ڈسٹرکٹ کونسل گجرات

میونسپل کمیٹی جلال پور جٹاں

پارک کی تعداد 1 واقع: چودھری ظہور الٰہی پارک، جلال پور جٹاں

میونسپل کمیٹی لالہ موسیٰ

پارک کی تعداد 2 واقع: i۔حاجی اصغر پارک سکلر روڈ لالہ موسیٰ
ii۔فیملی اینڈ چلڈرن پارک جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ

میونسپل کمیٹی ڈنگہ

پارک کی تعداد 2 واقع: i فاطمہ جناح پارک، محلہ سندر پور
ii۔بے نظیر پارک، مدینہ کالونی

(ب) میونسپل کارپوریشن گجرات

واقع:	سہولیات:
i۔نواز شریف پارک بالمقابل جنرل بس سٹینڈ گجرات	پارک میں جھولے، جاگنگ ٹریک، کنٹین
ii۔لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک گلزار مدینہ روڈ گجرات	واش رومز لیڈیز اینڈ جینٹس کی سہولیات موجود ہیں
iii۔عنایت پارک، فوارہ چوک گجرات ہیں۔	

میونسپل کمیٹی کھاریاں

واقع:

لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک، جی ٹی روڈ کھاریاں (زیر تعمیر) جو کہ محکمہ بلڈنگ تعمیر کروا رہا ہے۔

میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر

سہولیات:	واقع:
بنچ، جھولے، لائٹس، جاگنگ ٹریک، نماز کی جگہ درخت کی سہولیات موجود ہیں۔	کینال ویو پارک اپر جہلم

ڈسٹرکٹ کونسل گجرات

سہولیات:	واقع:
فلڈ لائٹ، جاگنگ ٹریک، جوائے لینڈ، آبشار ایل ای ڈی لائٹس، واش روم، کیفے ٹیریا، چڑیا گھر کار پارکنگ وغیرہ	شہباز شریف پارک ڈسٹرکٹ کونسل گجرات

میونسپل کمیٹی جلال پور جٹاں

سہولیات:	واقع:
جھولے، بنچ، کنٹین، واش رومز وغیرہ	چودھری ظہور الٰہی پارک، جلال پور جٹاں

میونسپل کمیٹی لالہ موسیٰ

سہولیات:	واقع:
جاگنگ ٹریک، ایکسر سائز مشین اور جھولے	i۔حاجی اصغر پارک سکلر روڈ لالہ موسیٰ
	Ii۔فیملی اینڈ چلڈرن پارک جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ

میونسپل کمیٹی ڈنگہ

سہولیات:	واقع:
جاگنگ ٹریک، ایکسر سائز مشین اور جھولے	i۔فاطمہ جناح پارک، محلہ سندر پور
	ii۔بے نظیر پارک، مدینہ کالونی

(ج) یہ درست نہ ہے۔ تمام پارکس کی صورتحال تسلی بخش ہے۔

(د) ملازمین کی تعداد پارک وار درج ذیل ہے:

میونسپل کارپوریشن گجرات

ملازمین کی تعداد:	واقع:

i- نواز شریف پارک بالمقابل جنرل بس سٹینڈ گجرات 04مالی، 01چوکیدار
ii- لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک گلزار مدینہ روڈ گجرات 02مالی، 01چوکیدار
iii- عنایت پارک، فوارہ چوک گجرات 01مالی

میونسپل کمیٹی کھاریاں

واقع: ملازمین کی تعداد:

لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک، جی ٹی روڈ کھاریاں (زیر تعمیر) زیر تعمیر

میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر

واقع: ملازمین کی تعداد:

کینال ویو پارک اپر جہلم 02مالی

ڈسٹرکٹ کونسل گجرات

واقع ملازمین کی تعداد

شہباز شریف پارک، ڈسٹرکٹ کونسل گجرات 15 اہلکاران 01الیکٹریشن، 01پلمبر، 01ٹیوب ویل آپریٹر 01ٹریکٹر ڈرائیور، 03چوکیدار، 03 سینٹری ورکرز، 05مالی

میونسپل کمیٹی جلال پور جٹاں

واقع: ملازمین کی تعداد:

چودھری ظہور الٰہی پارک، جلال پور جٹاں 01مالی، 01چوکیدار

میونسپل کمیٹی لالہ موسیٰ

واقع: ملازمین کی تعداد:

i- حاجی اصغر پارک سکلر روڈ لالہ موسیٰ 04مالی
ii- فیملی اینڈ چلڈرن پارک جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ 02چوکیدار

میونسپل کمیٹی ڈنگہ

واقع: ملازمین کی تعداد:

i- فاطمہ جناح پارک، محلہ سندر پور 02مالی
Ii- بے نظیر پارک، مدینہ کالونی 02چوکیدار

(ہ) پچھلے تین سالوں کے دوران سہولیات کی فراہمی کے لئے فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

میونسپل کارپوریشن گجرات

واقع:		فنڈز کی فراہمی:
i۔نواز شریف پارک بالمقابل جنرل بس سٹینڈ گجرات	2014-15	3,50,000روپے
	2015-16	99,600روپے
	2016-17	کوئی کام نہ ہوا ہے
ii۔لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک گلزار مدینہ روڈ گجرات	2015-16	410,000روپے
	2016-17	کوئی کام نہ ہوا ہے
iii۔عنایت پارک، فوارہ چوک گجرات	2016-17	کوئی کام نہ ہوا ہے

میونسپل کمیٹی کھاریاں

واقع:	فنڈز کی فراہمی:
لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک، جی ٹی روڈ کھاریاں (زیر تعمیر)	زیر تعمیر

میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر

واقع:	فنڈز کی فراہمی:
کینال ویو پارک اپر جہلم	کوئی فنڈز مختص نہ کئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ کونسل گجرات

واقع:	فنڈز کی فراہمی:
شہباز شریف پارک، ڈسٹرکٹ کونسل گجرات	شہباز شریف پارک مارچ 2016 کو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے زیر نگرانی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مکمل ہوا جس پر مبلغ 170.50 ملین روپے خرچ ہوئے جبکہ سال 2016-17 کے دوران ڈسٹرکٹ کونسل گجرات کی طرف سے بیس لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

میونسپل کمیٹی جلال پور جٹاں

واقع:		فنڈز کی فراہمی:
چودھری ظہور الٰہی پارک، جلال پور جٹاں	2014-15	50,000روپے
	2015-16	55,000روپے
	2016-17	60,000روپے

میونسپل کمیٹی لالہ موسیٰ

	واقع:	فنڈز کی فراہمی:
دولاکھ روپے	2014-15	i- حاجی اصغر پارک سکلر روڈ لالہ موسیٰ
تین لاکھ روپے	2015-16	ii- فیملی اینڈ چلڈرن پارک جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ
دولاکھ روپے	2016-17	

میونسپل کمیٹی ڈنگہ

	واقع:	فنڈز کی فراہمی:
سوا لاکھ روپے 1,20,000 روپے ان پارکس کی مزید بہتری	2013-14	i- فاطمہ جناح پارک، محلہ سندر پور
کے لئے 5,00,000 روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے	2014-15	ii- بے نظیر پارک، مدینہ کالونی
فاطمہ جناح پارکس کے جھولے مرمت اور رنگ کروائے	2016-17	
گئے ہیں۔		

گوجرانوالہ: نگار پھاٹک تا چن دا قلعہ تک سٹریٹ لائٹس سے متعلقہ تفصیلات

*4966: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ڈسٹرکٹ ہائی وے گوجرانوالہ نے یکم جنوری 2009 سے آج تک جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر نگار پھاٹک تا چن دا قلعہ تک کب اور کتنی مالیت کی لائٹس لگوائیں؟

(ب) مذکورہ لائٹس کی مینٹیننس / ریپئر کی مد میں کب، کتنی کتنی رقم کس کس چیز پر خرچ کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لائٹس میں Copper Wire کی بجائے Silver wire کا استعمال کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک ہی منصوبہ کو تین دفعہ ٹینڈر کر کے کروڑوں روپے خُورد بُرد کر لئے گئے اور ملی بھگت سے ایک ہی کمپنی پاک جرمن انجینئرنگ کو ٹھیکہ دیا گیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لائٹس میں بدعنوانی پر محکمہ کے خلاف انٹی کرپشن کو درخواستیں موصول ہوئیں، اگر درست ہے تو ان درخواستوں پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جی ٹی روڈ نگار پھاٹک تا چندا قلعہ پر نئی لائٹس پراونشل ہائی وے ڈویژن گوجرانوالہ نے مالی سال 2006-07 میں لگوائی تھیں۔ جن کی مرمت پر ڈسٹرکٹ ہائی وے گوجرانوالہ نے مرمت کی مد میں 2011-12 میں 4.476 ملین روپے خرچ کئے اور اس وقت سے لے کر یہ لائٹس جل رہی ہیں۔ بعد ازاں 2013-14 میں بجلی کی بچت کے لئے سوڈیم لائٹس کو LED لائٹس میں تبدیل کرنے کی مد میں 18.350 ملین رقم خرچ کی گئی۔

(ب) مذکورہ لائٹس میں مینٹیننس / ریپئر پر مالی سال 2011-12 میں 4.476 ملین رقم خرچ کی گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ 2011-12 میں ریپئر کی مد میں SNS کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا اور اس پر 4.476 ملین روپے خرچہ آیا۔ بعد ازاں بجلی کی بچت کے لئے سوڈیم لائٹس لو LED میں تبدیلی کرنے کے لئے پاک جرمن کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا جس پر 18.350 ملین روپے خرچہ آیا۔

(ہ) یہ درست ہے کہ انٹی کرپشن میں انکوائری جاری ہے۔

جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*5069: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے لون نمبر 2061-2060 پاک SF برائے جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات بشمول واٹر سپلائی، سینی ٹیشن اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے اربوں روپے loan دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا منصوبہ جات کو انجام دینے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب کو executing agency مقرر کیا گیا اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے لیٹر مورخہ 20-04-2011 بعنوان پراجیکٹ کمپلیشن رپورٹ اور پراجیکٹ ڈائریکٹر سدرن پنجاب بیسک اربن سروسز (پراجیکٹ) کے لیٹر نمبر Engg/5-SPBUSP2005/12 مورخہ 24-01-2012 میں ٹی ایم او بہاولپور سٹی ٹی ایم اے کو 40 کروڑ روپے کے مکمل فنڈز دے کر on going منصوبہ جات کو 15-06-2012 تک مکمل کرنے کا حکم دیا تھا۔ پراجیکٹ مینجر / ٹی ایم او مذکورہ نے یہ فنڈز رولز کے مطابق DAO خزانہ بہاولپور سے چیک بک issue کروا کر نیشنل بنک آف پاکستان میں PLA کھول کر جمع کروانے کی بجائے غیر قانونی طور پر بنک آف پنجاب ڈی سی او آفس چوک بہاولپور میں جمع کروائے تا کہ یہ فنڈز 30۔جون 2012 کو lapse نہ ہو سکیں لیکن مالی سال 30-06-2012 اور مالی سال 30-06-2013 اور حالیہ مالی سال 30-06-2014 کا نصف وقت گزرنے کے باوجود عرصہ دو سال چھ ماہ سے تا حال ٹی ایم اے بہاولپور متذکرہ ادھورے منصوبہ جات مکمل نہ کرا سکی جبکہ حکومت نے مکمل فنڈز فراہم کر دیئے تھے امداد دینے والے عالمی ادارہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کام بروقت مکمل نہ کروانے پر باعث تشویش اور ملک پاکستان کی بدنامی کا باعث ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا منصوبہ جات کو 30-8-2014 تک مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو کیا وجوہات اور حکومت un due delay رولز کے خلاف غیر قانونی پرائیویٹ بنک اکاؤنٹ میں 40 کروڑ روپے سرکاری فنڈز deposit کروانے کے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) درست ہے ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات بشمول واٹر سپلائی، سینٹیشن اور سیوریج کے لئے 8430.00 ملین روپے لون دیا تھا۔

(ب) مذکورہ بالا منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے صوبائی سطح پر ایک الگ پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ قائم کیا گیا تھا اور متعلقہ بلدیاتی ادارہ جات کو exciting agencies مقرر کیا گیا تھا۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولپور سٹی کے لئے 510.337 ملین روپے کے واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات منظور ہوئے تھے اور نامکمل سکیمز کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے 10 کروڑ روپے کے فنڈز ٹی ایم اے، سٹی، بہاولپور کو مہیا کئے گئے۔

حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر Treasury لیٹر نمبر IT/FD/3-2002/4 مورخہ 12.08.2002 اور LG&CD ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر B- SO (D-III)LG/86/04 مورخہ 06.12.2004 کے احکامات کی روشنی میں پنجاب بنک کے جوائنٹ اکاؤنٹ نمبر 3-9377 کھلوائے گئے ہیں۔ پراجیکٹ ڈائریکٹر کے لیٹر نمبر LG/B- SO(D-III) 86/04 مورخہ 23.06.2012 کی روشنی میں ہر سکیم کے محاذ پر ٹی ایم اے کو lapse ہونے سے بچانے اور تمام سکیمز کو کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ حکومتِ پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر 1-1/70 Vol- FD(W&M) (XI) مورخہ 20.11.2013 میں مزید وضاحت کردی گئی ہے کہ بنک آف پنجاب میں فنڈز رکھے جاسکتے ہیں لہٰذا درج بالا فنڈز بنک آف پنجاب میں غیر قانونی امر نہ ہے اور بنک آف پنجاب پرائیویٹ نہ ہے لہٰذا درج بالا فنڈز بنک آف پنجاب کی وساطت نے SPBUSP پراجیکٹ محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب نے پراجیکٹ کو آرڈینیشن یونٹ کے ذریعہ سیوریج اور واٹر سپلائی پر کام کرایا گیا ہے۔ جس کے تحت یہ پراجیکٹ جون میں مکمل ہونا تھا۔ مگر کچھ ناگزیر وجوہات یعنی فنڈز کی بروقت دستیابی نہ ہونے کی بناء پر مقرر وقت پر مکمل نہ ہو سکا۔ جو کہ بعد ازاں 30- ستمبر 2012 کو ٹی ایم اے بہاولپور سٹی کے حوالہ کردیا گیا۔ SPBUSP کے تحت شروع ہونے والی سکیمز کی کل تعداد 13 ہے۔ ان میں سے گیارہ سکیمز مکمل ہیں اور درج ذیل دو سکیمز نامکمل ہیں۔

1. ٹریٹمنٹ پلانٹ بھنڈادا خلی۔ اس کا 75 فیصد کام مکمل ہے۔ صرف ponds کی بیڈ سیلنگ کا کام باقی ہے۔ ٹھیکیدار کو مورخہ 16.04.2014 کو نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ جس میں اس

سےpenaltyچارج کی گئی ہے۔ تاہم کام مکمل نہ کرنے کی صورت میں یہ کام مورخہ 12-07-2014کو کینسل کرکےrist & costپر دوسرے ٹھیکیدار سے 31-12-2014تک مکمل کروانے کے لئے مورخہ 05.09.2014کو ٹینڈر اشتہار دینا تھا کہ اسی اثناء میں ٹھیکیدار سول کورٹ بہاولپور سے مورخہ 05.09.2014کو ہی حکم امتناہی حاصل کر لیا ہے۔ معاملہ ابھی تک سول کورٹ بہاولپور میں زیر التواء ہے اور میونسپل کارپوریشن بہاولپور پوری کوشش کر رہی ہے کہ staryوالا معاملہ جلد حل کروا لیا جائے۔ جونہی عدالت سےstayوالا معاملہ حل ہوتا اس سکیم پر کام فوراً شروع کروالیا جائے گا۔

2. Augmentation & Lateral Sewer۔ اس کا90فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ 5000فٹ پختہ کھالے کا فرش اور1500فٹ کچے کھالے کا کام باقی ہے۔ یہ کام مورخہ 18.02.2013کو کینسل کر دیا تھا۔ مگر ٹھیکیدار کی درخواست پر اسے کام مکمل کرنے کے لئے 31.12.2014تک ورک شیڈول جاری کیا گیا ہے جس کا کام مکمل ہے۔

3. درج بالا دو کاموں کی تکمیل میں تاخیر ٹھیکیداروں کے آپس میں جھگڑے اور ہائیکورٹ میں کیس دائر کرنے کی وجہ ہوئی ہے جبکہ باقی تمام سکیمز مکمل ہیں۔ مگر واٹر سپلائی سکیم ٹی ایم اے سٹی کے پاسOperation & Maintenanceفنڈز اور سٹاف کی عدم دستیابی کی وجہ سے operational نہیں ہو سکی۔ ان سکیمز کو چالو کرنے کے لئے سالانہ 154.689ملین روپے درکار ہیں۔

(ج) اس پراجیکٹ میںUndue Delayنہ ہے۔ بقیہ کام کی تکمیل ممکن نہ ہے۔ جب عدالت ہائے فیصلہ کریں گی۔ کیونکہ یہ معاملات سول کورٹ میں زیر کار ہیں اور سول کورٹ نے Stay Order جاری کیا ہوا ہے۔ رولز کے مطابق بنک آف پنجاب کا اکاؤنٹ قانونی طور پر کھولا گیا ہے۔ حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر/(70(Vol-XI)FD(W&M)1-1 مورخہ 20-11-2013میں مزید وضاحت کر دی گئی ہے کہ بنک آف پنجاب میں فنڈز رکھے جا سکتے ہیں لہٰذا درجہ بالا فنڈز بنک آف پنجاب میں رکھنا غیر قانونی امر نہ ہے اور بنک آف پنجاب پرائیویٹ بنک نہ ہے۔ بنک آف پنجاب میں40کروڑ نہیں بلکہ صرف10کروڑ روپے نامکمل سکیمز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرکاری فنڈز ڈیپازٹ کروائے گئے ہیں۔

گوجرانوالہ: ایس ڈبلیو ایم سی میں مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*5186: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے اب تک کون کون سی مشینری کتنی مالیت سے خریدی ہے اور کون کون سی مشینری محکمہ سے حاصل کی؟

(ب) مذکورہ مشینری خریدنے کے لئے کن کن اخبارات میں کس کس تاریخ کو ٹینڈرز دیئے گئے؟

(ج) مذکورہ مشینری پر ڈیزل/پٹرول اور Maintenance & Repair کی مد میں ماہانہ کتنی رقم خرچ کی جارہی ہے؟

(د) گوجرانوالہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے شہر کی صفائی کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) گوجرانوالہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے 35 منی ڈمپرز خریدے ہیں جن کی مالیت 31,135,265 روپے ہے اور جو مشینری محکمہ سے حاصل کی گئی اس میں 37 ٹریکٹر ٹرالی، 26 آرم رول، تین بڑے بکٹ، تین چھوٹے بکٹ، تین بلیڈر اور دو رکشے شامل ہیں۔

(ب) مذکورہ مشینری خریدنے کے لئے روزنامہ "ایکسپریس" بروز جمعرات مورخہ 22۔مئی 2014 اور دی نیوز بروز ہفتہ 24۔مئی 2014 کو ٹینڈر دیئے گئے۔

(ج) مذکورہ مشینری پر ماہانہ Maintenance & Repair کی مد میں تقریباً تیس لاکھ کا خرچہ آتا ہے۔ مذکورہ مشینری پر پٹرول اور ڈیزل کی مد میں تقریباً ساٹھ لاکھ روپے خرچ ہوتا ہے۔

(د) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کی کمپنی کی کارکردگی:

1. گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کے قیاس سے پہلے روزانہ تقریباً 250 ٹن کوڑا کرکٹ اٹھایا جاتا تھا لیکن اب روزانہ تقریباً 550 ٹن کوڑا اُٹھایا جارہا ہے۔
2. کمپنی نے ورکرز کو 600 ہاتھ ریڑھی، 35 منی ڈمپرز، 40 ویلی بنز، 25 ڈرم اور 800 وردیاں فراہم کیں۔
3. 220 کوڑے دان جو بوسیدہ حالت میں تھے ان کو مرمت کر کے قابل استعمال بنایا گیا۔

4. 40فیصد سے زائد مشینری کو آپریشنل کیا گیا جو کہ کمپنی کے آنے سے پہلے خراب کھڑی تھیں۔
5. ورکشاپ میں بلڈنگ پلانٹ، ویلڈر اور گاڑیاں دھونے کے لئے سروس سنٹر کی فراہمی کی گئی۔
6. دوران کام پنکچر ہو جانے والی گاڑیوں کے پنکچر لگانے کے لئے موبائل ورکشاپ کا انتظام کیا گیا۔
7. وقت کی بچت، اخراجات میں کمی اور کام میں بہتری لانے کے لئے نزدیکی مقامات پر ٹرانسفر سٹیشن کا قیام کیا گیا۔
8. کمپنی کے قیام کے بعد صفائی میں بہتری لانے کے مزید345صفائی کارکن بھرتی کئے گئے۔
9. عوام الناس کے مفاد کی خاطر شہر کے وسط میں علیحدہ دفتر کے قیام کے ساتھ ساتھ شکایات کے ازالے کے لئے مفت کال کرنے کی سہولت فراہم کی گئی ہر شکایت کا ازالہ 24 گھنٹے کے اندر کر کے شکایت دہندہ کو آگاہ کیا جاتا ہے۔
10. عید قربان پر جانوروں کی آلائشوں کا شہر کے اندر سے تین دن میں خاتمہ کیا گیا اس کے علاوہ محرم اور عید میلاد النبیؐ پر صفائی کے انتظامات کئے گئے۔
11. لوگوں میں شعور بیدار کرنے کے لئے مختلف تہواروں پر آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔
12. عملہ صفائی کی حاضری اور وقت کی پابندی کو یقینی بنایا گیا ہے۔
13. عوامی نمائندگان کے ساتھ مل کر یونین کونسل کے لیول پر عوامی مسائل کو حل کیا جا رہا ہے۔

لاہور: شادی ایکٹ کی خلاف ورزی پر کارروائی کی تفصیل

***5727: محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2014 میں ضلع لاہور میں کن کن شادی ہالوں کو شادی ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے پر کتنا کتنا جرمانہ ہوا، نیز ان ہالوں کے ناموں سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں شادی ہالوں کو شادی ایکٹ اور وقت کی پابندی نہ کرنے پر بھاری جرمانہ عائد کیا جاتا ہے اگر ہاں تو کتنا اور کس حساب سے شادی ہالوں کو جرمانہ کیا جاتا ہے، مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں موجود شادی ہالز باراتیوں کو ایک کی بجائے کئی اقسام کی ڈشز فراہم کر رہے ہیں اگر ہاں تو ان کے خلاف حکومت کیا کارروائی عمل میں لا رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سال 2014 میں ضلع لاہور میں شادی ایکٹ کی خلاف ورزی پر کسی بھی شادی ہال کو جرمانہ نہ کیا گیا ہے۔ البتہ شادی ایکٹ کی خلاف ورزی پر 27 افراد کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) یہ درست ہے کہ شادی ہالوں کو شادی ایکٹ اور وقت کی پابندی نہ کرنے پر جرمانہ کیا جاتا ہے اور گرفتاریاں بھی عمل میں لائی جاتی ہیں۔ شادی ایکٹ 2003 کے سیکشن 8 کے تحت کم از کم جرمانہ ایک لاکھ روپے اور زیادہ سے زیادہ تین لاکھ روپے کیا جاتا تھا جبکہ نئے شادی ایکٹ 2016 کے مطابق کم از کم جرمانہ پچاس ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ بیس لاکھ روپے جرمانہ کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ شادی ہالز، میں باراتیوں کو ایک کی بجائے کئی اقسام کی ڈشز فراہم کی جاتی ہیں لیکن جو شادی ہال ون ڈش کی خلاف ورزی کرتا ہے ان کے خلاف انتظامیہ قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتی ہے۔ قانون کے مطابق ون ڈش کی خلاف ورزی کرنے والے شادی ہالوں کے خلاف استغاثہ برائے قانونی کارروائی (جرمانہ و سزا وغیرہ) مجاز عدالتوں میں کروایا جاتا تھا اب یہ اختیارات محکمہ داخلہ کے پاس ہیں۔

ضلع چنیوٹ میں محرم الحرام تعزیہ روٹس کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5797: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ میں سال 2009 تا حال محرم الحرام کے دوران تعزیہ روٹس وغیرہ کی مرمت و بحالی کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، کتنے استعمال کئے گئے اور مذکورہ فنڈز کہاں کہاں سے فراہم کئے گئے نیز فنڈز کی تفصیل سکیم وار اور سال وار کیا ہے؟

(ب) چنیوٹ میں سال 2009 سے تا حال محرم الحرام کے دوران سکیورٹی اور بجلی وغیرہ کی مد میں کتنے اخراجات کئے گئے اور کہاں کہاں خرچ کئے گئے ہر ایک کی سال وار الگ الگ تفصیل کیا ہے؟

(ج) چنیوٹ میں اہل سنت والجماعت کے کتنے باقاعدہ اور روایتی، غیر روایتی جلوس کن کن تواریخ کو نکلتے ہیں، ان کے روٹس اور اخراجات کی تفصیل بھی بیان کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2009 تا حال محرم الحرام کے دوران سکیورٹی، خرید سامان سٹریٹ لائٹ و کرایہ جنریٹر پر جو اخراجات ٹی ایم اے نے کئے ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

سال		تفصیل خرچ	کل خرچہ
2009-10	.1	کرایہ جنریٹر 4 عدد (50KV)۔/5000 روپے فی جنریٹر مع آپریٹر یکم محرم تا دس محرم	285254
	.2	ڈیزل جنریٹر 4 عدد جنریٹر۔/60000 روپے یکم محرم تا دس محرم	
	.3	سامان سٹریٹ لائٹ۔/25254 روپے	
2010-11	.1	کرایہ جنریٹر 4 عدد (50KV) فی عدد۔/6000 روپے مع آپریٹر یکم محرم تا دس محرم	
	.2	ڈیزل جنریٹر۔/80000 روپے یکم محرم تا دس محرم	
	.3	سامان سٹریٹ لائٹ۔/60600 روپے	
2011-12	.1	کرایہ جنریٹر 7 عدد (50KV) فی عدد 6000 روپے مع آپریٹر یکم محرم تا دس محرم	۔/524094

	2. ڈیزل جنریٹر۔/69000روپے یکم محرم تادس محرم		
	3. سامان سٹریٹ لائٹ۔/35094روپے		
2012-13	1. کرایہ جنریٹر13عدد(50KV)فی عدد8000روپے مع آپریٹر یکم محرم تادس محرم		720040/-
	2. ڈیزل جنریٹر۔/119000روپے یکم محرم تادس محرم		
	3. سامان سٹریٹ لائٹ۔/93152روپے		
2013-14	1. کرایہ جنریٹر13عدد(50KV)فی عدد8000روپے مع آپریٹر یکم محرم تادس محرم		1252152/-
	2. ڈیزل جنریٹر۔/119000روپے یکم محرم تادس محرم		
	3. سامان سٹریٹ لائٹ۔/93152روپے		

(ج) مہیا کی گئی خدمات کی تفصیل رقم جو خرچ ہوئی

1.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول سامان بجلی یکم محرم تا10 محرم الحرام محلہ قاضیاں	102000/-
2.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول سامان بجلی یکم محرم تا10 محرم الحرام محلہ کمانگراں	94000/-
3.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول سامان بجلی یکم محرم تا10 محرم الحرام محلہ قصاباں	110000/-
4.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول سامان بجلی، سرچ لائٹ وغیرہ عید میلادالنبی(تین یوم)	80000/-
5.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول، فتح مباہلہ کانفرنس مولانا محمد الیاس چنیوٹی(ایک یوم)	8000/-
6.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول، ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد الیاس چنیوٹی(ایک یوم)	8000/-
7.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول، حضرت معاویہ کانفرنس(ایک یوم)	8000/-
8.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول، ختم نبوت کانفرنس چوک شہید مولانا الیاس چنیوٹی(ایک یوم)	8000/-
9.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول، دستار بندی حافظ قرآن مولانا عبدالوارث(ایک یوم)	8000/-
10.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول، ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد الیاس چنیوٹی، محلہ گڑھا(ایک یوم)	8000/-
11.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول، ختم نبوت کانفرنس، محلہ گریاں(ایک یوم)	8000/-
12.	مہیا کرنے جنریٹر مع پٹرول، جلوس جماعت اسلامی سلارہ روڈ(ایک یوم)	8000/-
13.	کل خرچہ	450000/-

ضلع ننکانہ صاحب: تجاوزات کے خلاف آپریشن سے متعلقہ تفصیلات

*6181: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب کی کون کون سی تحصیل میں 2013 سے اب تک کتنی مرتبہ تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران تحصیل سانگلہ ہل میں کتنی مرتبہ تجاوزات اور قبضہ گروپوں کے خلاف آپریشن کیا گیا، کیا اس آپریشن سے تجاوزات کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور کتنے لوگوں کو جرمانے کئے گئے، ان جرمانوں کی مد میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) تحصیل ننکانہ صاحب

تحصیل ننکانہ صاحب میں 2013 سے لے کر اب تک کل 6 آپریشن کئے گئے جن میں 2 قصبہ سید والا اور 4 ننکانہ صاحب شہر کے ہیں 2013 سے اب تک کل 116800 روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل سانگلہ ہل

تحصیل سانگلہ ہل میں 2014 میں 194 افراد کو جرمانہ مبلغ 38200 روپے اور گیارہ مرتبہ آپریشن کیا سال 2015 میں 145200 روپے جرمانہ اور سات مرتبہ آپریشن کیا کل رقم۔/1,83,400 روپے تجاوزات کی مد میں وصول کئے۔

تحصیل شاہکوٹ

تحصیل شاہکوٹ میں 24.07.2012 سے لے کر اب تک 29.05.2015 تک 28 مرتبہ تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا اور۔/169426 روپے جرمانہ کیا اور یہ آپریشن شاہکوٹ شہر میں کیا گیا۔

(ب) تحصیل سانگلہ ہل میں 18 مرتبہ تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا اور 103 افراد کو جرمانہ کیا گیا اور اس مد میں۔/183400 روپے رقم جمع ہوئی جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: ایچ ایل ڈی سی سے متعلقہ تفصیل

*6304:ڈاکٹر نجمہ افضل خان :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں ایچ ایل ڈی سی (ہائی لیول ڈیزائن کمیٹی) کس قانون کے تحت بنی ہے اور اس کے ممبران کون ہیں؟

(ب) کیا کوئی عوامی نمائندہ بھی اس کا ممبر ہے اگر ہے تو نام بتایا جائے؟

(ج) کیا یہ کمیٹی one window کے اصول پر کام کرتی ہے یعنی جو بھی نقص ہو وہ بذریعہ خط بتایا جاتا ہے؟

(د) اس کمیٹی کے فیصلوں یا تاخیری عمل کے خلاف کتنے منصوبوں کے مالکان اس وقت اپنا حق لینے کے لئے عدالتوں میں گئے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SO.ESTATE(LG)2-64/06(A) بتاریخ 09-03-2017 کے تحت ہائی لیول ڈیزائن کمیٹی (HLDC) کا وجود عمل میں آیا۔کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز نوٹیفکیشن ہذا میں ہائی لیول ڈیزائن کمیٹی (HLDC) ممبران کا اندراج بھی درج ہے۔

(ب) پیر (الف) میں جواب دیا جا چکا ہے۔

(ج) ہائی لیول ڈیزائن کمیٹی (HLDC) میں کیسز تمام بلڈنگ کنٹرول اتھاریٹیز ایف ڈی اے ، PHATA اور ٹی ایم ایز کی طرف سے مکمل سکروٹنی کے بعد بھجوائے جاتے ہیں اور اگر میٹنگ میں کوئی اعتراض اٹھایا جائے تو ان کو میٹنگ میں اور تحریری طور پر بھی اطلاع کی جاتی ہے۔

(د) کمیٹی ہذا اپنا کام احسن طریقے سے سر انجام دے رہی ہے اور اس کے فیصلوں کے خلاف کسی منصوبے کے مالک کسی بھی عدالت میں نہ گئے ہیں۔

ضلع چنیوٹ میں نصب فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

*6452: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ شہر اور دیہاتوں کی کل کتنی یو سیز ہیں، کتنی یو سیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگ چکے ہیں، ان پر کتنے اخراجات آئے ہیں، ان میں سے کتنے فنکشنل اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کتنی یونین کونسلز ہیں جن میں ابھی تک فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کئے گئے؟

(ج) جن یونین کونسلز میں فلٹریشن پلانٹ نہیں لگائے گئے، کب تک ان کو یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) نئے بلدیاتی نظام کے تحت ضلع چنیوٹ کی چار میونسپل کمیٹیز ہیں جن میں 82 وارڈز ہیں اور ایک ضلع کونسل نمبر 39 یونین کونسل پر مشتمل ہے۔ ضلع چنیوٹ کی چار میونسپل کمیٹیوں میں وارڈ کی تعداد اور ان میں فلٹریشن پلانٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام میونسپل کمیٹی	وارڈز کی کل تعداد	نمبر و نام وارڈز جن میں فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں	کل تعداد پلانٹس
چنیوٹ	48	وارڈ نمبر 8 محلہ معظم شاہ	4
		وارڈ نمبر 17 گڑھا فائر بریگیڈ آفس	
		وارڈ نمبر 25 سیٹلائٹ ٹاؤن	
		وارڈ نمبر 32 تھانہ سٹی	
لالیاں	11	وارڈ نمبر 8 غلہ منڈی	2
		وارڈ نمبر 9 کچہری / اے سی آفس	
چناب نگر	12	وارڈ نمبر 11 محلہ ٹینکی گول بازار	1
بھوانہ	11	وارڈ نمبر 7 محلہ سادات	1
		وارڈ نمبر 10 کچہری / اے سی آفس	2

ضلع کونسل میں 39 یونین کونسل ہیں جن میں سے 4 یونین کونسل میں 6 فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. یونین کونسل نمبر 21 جنجوعہ سادات

2. یونین کونسل نمبر 37موضع نتھر کے اور موضع حویلی باٹا
3. یونین کونسل نمبر 38نگینی اور موضع تاج بیروالہ
4. یونین کونسل نمبر 39موضع سلمان

4 میونسپل کمیٹیز کے 9واٹر فلٹریشن پلانٹ پر 17719000روپے اور ضلع کونسل کے 6فلٹریشن پلانٹ پر۔/1,7200000 روپے یعنی کل ۔/3,49,19,000روپے اخراجات آئے ہیں، ان میں 15 فنکشنل ہیں اور کوئی خراب نہ ہے۔

(ب) 35یونین کونسلز ہیں جن میں ابھی تک فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کئے گئے جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ نے صاف پانی کے نام سے ایک کمپنی(ادارہ)بنائی ہے لہٰذا سوال کے مذکورہ جز کا جواب محکمہ ہاؤسنگ سے لیا جانا مناسب ہے۔

ٹی ایم اے لیاقت پور کی ناقص کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*6500: **قاضی احمد سعید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے لیاقت پور کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے خان بیلہ میں صفائی اور سیوریج کی صورتحال انتہائی ناقص ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعین خاکروب اور سینٹری عملہ کو کئی کئی ماہ تک تنخواہ کی ادائیگی نہیں ہوتی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ مکینوں نے بارہا ٹی ایم اے آفس میں ناقص صفائی و سیوریج کی کمپلینٹ درج کروائیں لیکن وہاں کا عملہ اور آفیسرز بے حسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں؟

(د) حکومت کب تک مذکورہ علاقہ کا سیوریج و صفائی کا نظام درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے ٹی ایم اے لیاقت پور اپنے محدود وسائل کے ساتھ عوامی شکایات کو مد نظر رکھتے ہوئے مہینے میں چار سے پانچ بار عملہ صفائی اور مشینری بھیج کر خان بیلہ شہر کی صفائی کرواتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے خاکروب اور سینٹری ورکرز کو باقاعدگی سے تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے ٹی ایم اے ہذا اپنے وسائل کے مطابق عملہ صفائی اور مشینری بھیج کر شہر کی صفائی کرواتی ہے۔

(د) خان بیلہ شہر کا سیوریج سسٹم تقریباً35سال پرانا ہے اور آبادی کئی گنا بڑھ گئی ہے تاہم ٹی ایم اے کی طرف سے موجودہ وسائل بروئے کار لا کر سیوریج سسٹم کی مرمت کا کام کرایا جاتا رہا ہے لیکن اس شہر کی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک میگا سیوریج سکیم کی اشد ضرورت ہے جس کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ کو لکھا جانا مناسب ہے۔

لاہور کے ٹاؤنز کی تفصیلات

*6868: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کے کل کتنے ٹاؤنز ہیں؟

(ب) یہاں پر تعینات تمام ٹی ایم اوز کس گریڈ کے ہیں اور کس کیڈر کے ہیں؟ تفصیل الگ الگ ٹاؤنز وار بتائیں۔

(ج) ان تمام ٹی ایم اوز کے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اور تمام کی تعلیمی قابلیت بتائی جائے؟

(د) ٹی ایم اے کے شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ کے مطابق یہ پوسٹ کس گریڈ کی ہے؟

(ہ) ان تمام ٹاؤنز میں تعینات ایڈمنسٹریٹر کس گریڈ اور کس کیڈر کے ہیں، الگ الگ تفصیلات بتائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سابقا پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے مطابق لاہور کے 9 ٹاؤنز تھے۔ اب نئے بلدیاتی سسٹم کے تحت لاہور میں 9 ٹاؤنز کو زون میں بدلنے کی تجویز ہے۔

(ب) سابقا سسٹم میں راوی ٹاؤن کے ٹی ایم او گریڈ 17، شالامار ٹاؤن کے ٹی ایم او گریڈ 17، داتا گنج بخش ٹاؤن کے ٹی ایم او گریڈ 19 عزیز بھٹی ٹاؤن کے ٹی ایم او گریڈ 18، واہگہ ٹاؤن کے ٹی ایم او گریڈ 18، سمن آباد ٹاؤن کے ٹی ایم او گریڈ 19 اور اقبال ٹاؤن کے ٹی ایم او گریڈ 19 کے تھے۔ ان کا کیڈر LCS ہے۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت ٹی ایم defunct ہو چکے ہیں اب ٹی ایم او کی بجائے زونل ڈپٹی چیف آفیسر کی تجویز زیر غور ہے۔

(ج) ان کی تعلیمی قابلیت گریجویشن / پوسٹ گریجویشن ہے۔

(د) ٹی ایم اے کی شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ کے مطابق یہ پوسٹ گریڈ 19 / 18 کی ہے اور موجودہ سسٹم میں زونل ڈپٹی چیف آفیسر کی پوسٹ گریڈ 19 / 18 زیر غور ہے۔

(ہ) لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبری SOR(LG-39-6/2008 مورخہ 13۔جون 2011 کے تحت درج ذیل افسران کو ٹی ایم ایز لاہور میں بطور ایڈمنسٹریٹر تعینات کیا گیا تھا۔

1. ٹی ایم اے داتا گنج بخش ٹاؤن اسسٹنٹ کمشنر سٹی
2. ٹی ایم اے علامہ اقبال ٹاؤن اسسٹنٹ کمشنر صدر
3. ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن اسسٹنٹ کمشنر ماڈل ٹاؤن
4. ٹی ایم اے عزیز بھٹی ٹاؤن اسسٹنٹ کمشنر کینٹ
5. ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن اسسٹنٹ کمشنر شالامار ٹاؤن
6. ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن ایکسٹرا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر لاہور کینٹ
7. ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن سیٹلمنٹ آفیسر لاہور۔
8. ٹی ایم اے راوی ٹاؤن کلیکٹر کو اسٹیبلشمنٹ لاہور۔
9. ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن ایکسٹرا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر لاہور سٹی

درج بالا افسران کی پوسٹنگ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کرتا ہے۔

ڈنگہ گھوڑی عالم روڈ اور مچھیانہ روڈ گجرات کی تعمیر کی تفصیلات

*6874: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔113 (گجرات) میں روڈ کا کام جو کہ ڈنگہ گھوڑی عالم روڈ، کنجاہ مچھیانہ روڈ، اے ڈی ایل جی کے دفتر سے ان منصوبوں پر کام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ روڈز کے لئے محکمہ پراونشل ہائی وے اور ڈسٹرکٹ لیول پر ڈی او روڈز کا آفس موجود ہے اس کے باوجود یہ کام محکمہ لوکل گورنمنٹ کو الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کام معیاری نہیں ہو رہا، عرصہ دراز سے لوگ پریشان ہیں کہ یہ سڑکیں مکمل نہیں ہو رہی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کاموں میں بڑے پیمانے پر کرپشن ہوئی ہے، کیا محکمہ کسی اعلیٰ ادارے سے ان کام کو چیک کروانا چاہتا ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) اس حلقہ پی پی۔113 گجرات میں ڈنگہ گھوڑی عالم روڈ اور کنجاہ تا مچھیانہ روڈ کا کام بذریعہ اے ڈی ایل جی کروایا جا رہا ہے۔

(ب) ضلع کے لیول پر تین ادارے سڑکیں بنانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ جن میں دو ادارے صوبائی سطح پر کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ لوکل گورنمنٹ جبکہ ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ ضلعی سطح پر کام کرتا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا منصوبہ جات کے لئے حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق ٹھیکیداران کی پری کوالیفکیشن کی گئی جس کی منظوری چیف انجینئر (ہیڈ کوارٹر) محکمہ لوکل گورنمنٹ بورڈ پنجاب سے حاصل کی گئی تھی اور یہ ٹھیکیدار صوبائی محکمہ ہائی ویز میں بھی کام کر رہے ہیں اس لئے ان منصوبہ جات کا معیار پنجاب ہائی ویز کے معیار کم نہ ہو۔

مزید برآں چونکہ یہ منصوبہ جات چیف منسٹر ڈائریکٹو پر تعمیر ہو رہے ہیں اس لئے ان کے جزوی طور پر 40 فیصد فنڈز ریلیز ہوئے تھے اور 30۔ جون تک ایک روپیہ بھی lapse نہ ہوا

ہے۔ چونکہ اس وقت تک حکومت پنجاب نے موجودہ مالی سال کے لئے بقایا فنڈز کا اجراء نہ کیا ہے اس لئے منصوبہ جات نامکمل ہیں۔

(د) یہ بات درست نہ ہے کہ مذکورہ بالا منصوبہ جات میں کسی قسم کی کرپشن ہوئی ہے کیونکہ ٹھیکیداران کی انلسٹمنٹ، منصوبوں کو الاٹ کرنے کا طریق کار ضلعی انتظامیہ کی زیر نگرانی مکمل کیا گیا ہے اور ان منصوبوں کی چیکنگ کے لئے صوبائی سطح پر سپرنٹنڈنٹ انجنیئر اور چیف انجینئر تعینات ہیں۔

ٹی ایم اے تحصیل جہلم میں بل بورڈز کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*6888: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے تحصیل جہلم میں بل بورڈز کی تنصیب سے متعلقہ پالیسی تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ب) کسی بھی بل بورڈز کی تنصیب کا معاوضہ کیسے طے کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ کے علاوہ پورے جہلم شہر میں جہازی سائز کے بل بوڈز نصب ہیں جو کسی بھی وقت کسی بڑے حادثے کا سبب بن سکتے ہیں؟

(د) کیا حکومت، پالیسی کے خلاف اور خطرناک بل بورڈز کو فوری طور پر ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) ٹی ایم اے جہلم بل بورڈ کی کوئی فیس وصول نہ کرتی ہے ٹی ایم اے جہلم نے سائن بورڈ کے بائی لاز اور شیڈول مرتب کر رکھا ہے جو کہ گورنمنٹ نے منظوری دے رکھی ہے یہ کہ سائن بورڈ کی تنصیب کے لئے ٹی ایم اے جہلم نے یہ پالیسی بنائی ہے کہ جب کسی فریق نے سائن بورڈ نصب کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے درخواست دیتا ہے اس کے بعد جس جگہ سائن بورڈ نصب کرنا ہوتا ہے باقاعدہ اس جگہ کا معائنہ کیا جاتا ہے کہ سائن بورڈ کی تنصیب کی وجہ سے ٹریفک میں کوئی رکاوٹ تو نہ پیدا ہوتی ہے اور سڑک کے کنارے سے 10 فٹ کی جگہ پر

نصب کرنے کی جگہ موجود ہے کہ نہیں اور سائن بورڈ کی تنصیب سڑک / گلی کی سمت بنتی ہے کہ نہیں یہ ساری چیزیں دیکھنے کے بعد باقاعدہ فریق سے معاہدہ کیا جاتا ہے کہ وہ سائن بورڈ کو باقاعدہ طور پر اس کی بنیاد میں کنکریٹ وغیرہ کرے۔اور تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس) کی نگرانی میں سائن بورڈ کو نصب کرے گا اور اس کے بعد سائن بورڈ کی مضبوطی کا سرٹیفکیٹ پاکستان انجینئرنگ کونسل سے approved فرم یا کمپنی کے ذریعے مہیا کرے گا اور اس کے بعد این او سی برائے تنصیب سائن بورڈ جاری کیا جاتا ہے اور منظور شدہ نوٹیفکیشن آف شیڈول کے علاوہ ٹی ایم اے کوئی وصول نہ کرتی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے جہلم بل بورڈ تنصیب کرنے کی فیس حکومت سے منظور شدہ نرخ کے مطابق وصول کرتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. این او سی بل بورڈ ابتدائی سائز 16x8 فٹ = 11000 روپے سالانہ
2. این او سی بل بورڈ ابتدائی سائز 15x45 فٹ = 14000 روپے سالانہ
3. این او سی بل بورڈ سائز 60x20 فٹ = 16000 روپے سالانہ
4. این او سی بل بورڈ سائز 30x90 فٹ = 20000 روپے سالانہ

(ج) دو عدد بڑے سائن بورڈز جو کہ مختلف پرائیویٹ عمارتوں پر لگے ہوئے ہیں جو کہ ایک جادہ چوک بلڈنگ کی چھت پر ہے۔ دوسرا سول لائن روڈ پر بلڈنگ کی چھت پر ہے۔ان کے خلاف حسبِ ضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔

(د) ٹی ایم اے نے متعدد بار ٹی ایم اے کی حدود میں نصب شدہ ہورڈنگ بورڈ جو کہ عوام الناس کے لئے کسی وقت بھی کسی بڑے حادثے کا موجب بن سکتے ہیں مختلف اوقات میں عوام الناس اور میڈیا کی موجودگی میں شاندار چوک، سول لائن روڈ، مشین محلہ روڈ، جادہ چوک میں مختلف اوقات میں ختم کئے ہیں اور یہ کہ ٹی ایم اے کسی قسم کا بورڈ جو کہ عوام الناس کے لئے اور ٹریفک میں رکاوٹ کا باعث بنے اس کی ہرگز منظوری نہ دیتی ہے اور یہ کہ ٹی ایم اے آئندہ بھی وقتاً فوقتاً سائن بورڈز جو کہ خطرناک حالت میں ہوں ان کو ختم کردے گی۔

برتھ سرٹیفکیٹ سے متعلقہ طریق کار کی وضاحت

*6915: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تاخیر سے تاریخ پیدائش کے اندراج کے لئے پہلے درخواست ڈی سی او متعلقہ کو دی جائے گی، ڈی سی او اس پر متعلقہ ای ڈی او سے رپورٹ حاصل کرے گا ای ڈی او متعلقہ یہ درخواست اپنے ڈی او (ڈسٹرکٹ آفیسر) اور پھر ڈسٹرکٹ آفیسر، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر یا تحصیل انچارج سے اور تحصیل انچارج سیکرٹری یونین کونسل سے رپورٹ حاصل کرے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری یونین کونسل کی یہ رپورٹ پھر اسی channel سے ہوتی ہوئی ای ڈی او ہیلتھ کے پاس جائے گی اور ای ڈی او ہیلتھ پھر سیکرٹری یونین کونسل کو تاخیر سے تاریخ پیدائش کے اندراج لکھے گا جو کہ کافی تکلیف دہ مرحلہ ہے کیا حکومت اس پر غور کرتے ہوئے کوئی آسانی پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ تاخیری اندراج کے لئے درخواست متعلقہ سیکرٹری یونین کونسل کو دی جائے گی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نوعیت	مدت	ذمہ داری	درکار وقت
1	نارمل اندراج	60یوم	سیکرٹری یونین کونسل / اہل کار میونسپل کمیٹی	3یوم
2	لیٹ اندراج	61یوم تا7سال	چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر / میونسپل کمیٹی	7یوم
3	بعد از معیاد اندراج	7سال سے زائد	متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر برائے تصدیق رہائش اور متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال برائے تعین عمر	20یوم

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ سیکرٹری یونین کونسل چھان بین کے بعد درخواست متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس برائے تصدیق رہائش ارسال کرے گا۔ اسسٹنٹ کمشنر متعلقہ عملہ سے تصدیق کے بعد میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کو بھیجے گا جہاں میڈیکل بورڈ عمر کا تعین کرکے واپس متعلقہ یونین کونسل میں اندراج کے لئے ارسال کرے گا۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 88 اور 92 میں تجاویزات کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیل

*6964: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست 2015 سے اب تک ڈی سی او، لاہور کے پاس یونین کونسل نمبر 88 اور 92 کی جانب سے تجاوزات ختم کرنے کے حوالے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ب) ان درخواستوں پر محکمے نے کیا کارروائی کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عوام کے جانب سے دی گئی درخواستوں پر محکمہ صرف نشان لگا کر چلا جاتا ہے اور بعد میں لوگ محکمہ کے اہلکاروں سے مک مکا کر لیتے ہیں اور محکمہ برائے نام کارروائی کرتا ہے اور ان encroachments کا مکمل خاتمہ نہیں کرتا؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب درست ہے تو کیا حکومت کے پاس کوئی ایسا میکنزم بھی ہے کہ رشوت لے کر تجاوزات کا آپریشن نہ کرنے والے کرپٹ اہلکاروں کو چیک کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کر سکے۔ اگر میکنزم ہے تو وہ کیا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یکم اگست 2015 سے اب تک ڈی سی او لاہور کی طرف سے یونین کونسل نمبر 88 اور 92 کے حوالے سے ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن لاہور کو تجاوزات ختم کرنے کے لئے کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

ڈسکہ شہر میں کھیلوں کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*7027: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے مگر اس شہر میں کوئی پلے گراؤنڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچے کھیلنے کے لئے سکولوں اور کالجوں کے گراؤنڈ استعمال کرتے تھے مگر ان کی انتظامیہ نے اب ان میں داخلہ ممنوع کر دیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ڈسکہ شہر میں پلے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ڈسکہ شہر میں نواز شریف میونسپل سٹیڈیم کی صورت میں پلے گراؤنڈ موجود ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی ڈسکہ کو عوام الناس کی طرف سے ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے نہ ہی میونسپل کمیٹی کے کسی نمائندے نے شکایت کی ہے۔

(ج) ڈسکہ شہر میں نواز شریف میونسپل سٹیڈیم کی صورت میں پلے گراؤنڈ موجود ہے جو کہ سات ایکڑ پر محیط ہے۔

جھنگ: مقامی حکومت کے زیر انتظام محکمہ صحت کے ملازمین کے مسائل کی تفصیلات

*7059: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی جھنگ کے زیر انتظام محکمہ صحت کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس میونسپل کمیٹی میں کام کرنے والے محکمہ صحت کے ملازمین کو 2004 میں ملنے والا اسکیل، سلیکشن گریڈ اور اس کے بقایا جات کی ادائیگی نہیں کی جا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے سال 2011 میں جو سروس سٹرکچر جاری کیا گیا وہ بھی ان ملازمین کو نہیں دیا گیا۔ 30 فیصد الاؤنس جو کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے

منظور کیا تھا وہ بھی نہیں دیا جا رہا، گورنمنٹ کی طرف سے 1500 روپے ورک الاؤنس جو منظور ہوا ہے وہ بھی نہیں دیا جا رہا ہے اس کے علاوہ بھی کافی الاؤنس نہیں دیئے جا رہے ہیں، حکومت اس بابت کوئی ایکشن لینا چاہتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) بمطابق بجٹ میونسپل کمیٹی جھنگ کے ہیلتھ ملازمین کی کل اسامیاں 30 ہیں۔ جن میں 15 ملازمین اپنے عہدوں پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جبکہ 15 ملازمین کی اسامیاں خالی ہیں۔ مکمل تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی میں کام کرنے والے محکمہ صحت کے ملازمین کو 2004 میں ملنے والا سکیل نمبر 6 جو کہ صرف ویکسینیٹرز کے لئے تھا۔ 2008 میں عطا کیا جا چکا ہے اور بقایا جات کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔

(ج)

i. حکومت کی طرف سے سال 2011 میں جاری کیا جانے والا سروس سٹرکچر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے متعلقہ ملازمین کو دیا جا چکا ہے۔

ii. 30 فیصد الاؤنس جو کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی جانب سے منظور شدہ ہے وہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ادا کیا جا رہا ہے۔

iii. گورنمنٹ کی طرف سے جاری کیا گیا۔ /1500 روپے رسک الاؤنس جو صرف سکیل نمبر 1 تا 4 کے ملازمین کے لئے ہے مروجہ الاؤنس ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی جھنگ کے تحت درجہ چہارم کے ملازمین کو دیا جا رہا ہے۔

iv. ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے قیام کے بعد تمام مروجہ الاؤنس میونسپل کمیٹی جھنگ کے تمام ہیلتھ ملازمین کو دیئے جا رہے ہیں۔

ٹی ایم اے سانگلہ ہل: صفائی کی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7089: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے سانگلہ ہل میں سیوریج کی صفائی کے لئے کتنی مشینیں موجود ہیں اگر جواب نہ میں ہے تو اس صفائی کا کیا بندوبست کیا جاتا ہے؟

(ب) ٹی ایم اے سانگلہ ہل کے پاس کچرا اٹھانے والی کتنی گاڑیاں موجود ہیں، کتنی ٹھیک اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) گزشتہ سال گاڑیوں کی دیکھ بھال کی مرمت اور ڈیزل کی مد میں کل کتنے اخراجات آئے، تفصیل سے بیان کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ کا Drainage System زیادہ تر نالیاں اور نالہ جات پر مشتمل ہے جن کی صفائی سینٹری ورکرز کرتے ہیں۔ میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل کے پاس کوئی مشینری موجود نہ ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے تین عدد ٹریکٹر مع ٹرالیاں موجود ہیں جو کہ تمام درست حالت میں ہیں۔

(ج) گزشتہ سال گاڑیوں کی دیکھ بھال کی مرمت اور ڈیزل کی مد میں۔/40,23,346 روپے اخراجات آئے ہیں۔

اتوار بازاروں میں سٹال لگانے والوں کی رجسٹریشن کا مسئلہ

*7301: باؤ اختر علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے اتوار بازاروں میں سٹال لگانے والوں کی رجسٹریشن کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) اتوار بازاروں میں سٹال لگانے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں متعلقہ افسران سٹال لگانے والے منظور نظر لوگوں کی رجسٹریشن کرتے ہیں سال 2013 تا 2015 ضلع لاہور میں کتنے لوگوں کی رجسٹریشن ہوئی، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(د) حکومت سٹالوں کی رجسٹریشن شفاف بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) اتوار بازار میں سٹال لگانے کے لئے درخواست مع ایک عدد تصویر، شناختی کارڈ کی کاپی ٹی ایم اے کو دی جاتی ہے۔ گنجائش ہونے پر سٹال دیا جاتا ہے۔

(ج) منظور نظر لوگوں کی رجسٹریشن کی بات درست نہ ہے۔ سال 2013 تا 2015 ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن، داتا گنج بخش ٹاؤن کے زیر انتظام شادمان بازار میں کل 12 لوگوں کی رجسٹریشن ہوئی۔ ٹی ایم اے، عزیز بھٹی ٹاؤن میں 2013 میں 96 سبزی سٹال 22 پھل فروٹ پرچون 10 گوشت مرغی 6 اور 2014 میں 92 سبزی سٹال 20 پھل فروٹ پرچون 8 گوشت مرغی 6 اور 2015 میں 93 سبزی سٹال 19 پھل فروٹ پرچون 9 اور گوشت مرغی 6 سٹالز کی رجسٹریشن کی گئی۔ ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن میں سال 2013 تا 2015 کے دوران جو لوگوں کی رجسٹریشن کی گئی ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن انتظامیہ تین عدد اتوار بازاروں کا انعقاد کرتی ہے۔ ٹی ایم اے راوی ٹاؤن لاہور میں سال 2013 تا 2015 میں 80 لوگوں کی رجسٹریشن ہوئی۔ ٹی ایم ایز نشتر ٹاؤن، اقبال ٹاؤن، شالامار ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن میں کوئی اتوار بازار نہیں لگایا جاتا۔

(د) رجسٹریشن کے بابت کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ طریق کار بڑا جامع اور شفاف ہے۔

سرگودھا: ٹی ایم اے کے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن اور گریجویٹی کی ادائیگی

*7317: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے سرگودھا میں یکم جنوری 2012 سے آج تک کتنے اور کون کون سے عہدوں کے ملازمین ریٹائرڈ ہوئے؟

(ب) کیاان ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو پنشن اور گریجویٹی ادا کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سال سے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو ابھی تک پنشن اور گریجویٹی کی ادائیگی نہیں کی جارہی، بغیر کسی میرٹ اور معیار کے صرف من پسند افراد کو ادائیگیاں کی جارہی ہیں؟

(د) کیا حکومت بقایا ریٹائرڈ ملازمین کو بھی پنشن اور گریجویٹی ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) 160 ملازمین ریٹائرڈ ہوئے جن میں سینٹری ورکر، آپریٹر، نائب قاصد، ڈرائیور، فائرمین، چوکیدار، الیکٹریشن، اوکٹرائے کلرک، بیلدار، آفس کلرک وغیرہ شامل ہیں جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے 143 ملازمین کو پنشن، گریجویٹی ادا کر دی گئی ہے جبکہ 17 ریٹائرڈ ملازمین کو ادائیگی کا پراسس جاری ہے۔ ان کو جلد ادائیگی کر دی جائے گی۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو ادائیگی نہ ہورہی ہے بلکہ میرٹ کے مطابق اور فنڈز کی دستیابی پر ادائیگی کی جارہی ہے۔

(د) پنشن اور گریجویٹی ریٹائرڈ ملازمین کا حق ہے بہت سے ملازمین کو پنشن، گریجویٹی ادا کر دی گئی ہے جبکہ 17 ریٹائرڈ ملازمین کو ادائیگی کا پراسس جاری ہے۔ ان کو جلد ادائیگی کر دی جائے گی۔

پی پی۔32 سرگودھا میں تعمیر کردہ سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*7319: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔32 سرگودھا میں "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے پروگرام" کے تحت کل کتنی کہاں کہاں سڑکیں بنائی گئی ہیں؟

(ب) ان سڑکات کی تکمیل کی نوعیت اور ان پر کل کتنے اخراجات آئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) حلقہ پی پی۔32 میں محکمہ ہائی وے نے ایک سڑک بحالی سڑک از سرگودھا فیصل آباد روڈ تا کانڈیوال روڈ براستہ چک نمبر 107 جنوبی چک نمبر 101 جنوبی اور چک نمبر 100 جنوبی لمبائی 8.20 KM تحصیل وضلع سرگودھا اس پروگرام کے تحت تعمیر کی ہے۔

(ب) اس سڑک کا تخمینہ لاگت مبلغ 78.850 ملین تھا اور اس سڑک پر اخراجات کی مد میں 67.874 ملین روپے ماہ جون 2016 تک خرچ ہوئے ہیں اور رواں مالی سال 17-2016 مبلغ 5.845 ملین روپے لاگت آچکی ہے اس سڑک پر اب تک کل رقم 73.718 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ سڑک کا کام مجموعی طور پر مکمل ہو چکا ہے۔

فیصل آباد: صنعتوں سے مقامی حکومت کے وصول کردہ ٹیکسز کی تفصیل

*7378: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد کی فیکٹریوں اور کارخانوں سے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد اور ٹی ایم ایز اگر کوئی فیس / ٹیکس وصول کر رہی ہیں تو کس شرح سے اور کس مد میں سے آرہی ہیں؟

(ب) اس فیس / ٹیکس کے عوض سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور متعلقہ ٹی ایم ایز ان اداروں کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

(ج) کیا اداروں کے استعمال شدہ wastage کو مناسب طریقے سے ڈسپوز آف کرنا ٹی ایم ایز اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اگر ہاں تو پھر کیا یہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ2013/2017-01-01سے نافذ ہے۔ قبل ازیں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس2001 کے تحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیکٹریوں/کاخانوں سے لائسنس/پرمٹ فیس فیس وصول کر رہی تھی جس کے شیڈول کی کاپی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ٹی ایم ایز فیکٹریوں/کارخانوں سے درج ذیل شرح کے حساب سے وصول کر رہی تھیں:

قسم فیکٹری	لائلپور ٹاؤن	مدینہ ٹاؤن	اقبال ٹاؤن	جناح ٹاؤن
گھی ملز	50000	50000	50000	30000
فلور ملز	50000	50000	60000	10000
دال فیکٹری	10000		15000	10000
صابن فیکٹری	30000	30000	30000	25000
پلاسٹک فیکٹری	3000	3000	25000	10000
فوڈ فیکٹری	20000	20000	8000	30000
مرچ پسائی فیکٹری	10000	10000	15000	2000

(ب) ایسے اداروں تک خام مال کی رسائی کے سولنگ، سڑکات جہاں ضرورت ہو سروس روڈ اور مین روڈ پر سٹریٹ لائٹ، ٹریفک سگنل کنٹرول وغیرہ مہیا کیا جاتا ہے۔

(ج) اداروں کی استعمال شدہ Wastage کو مناسب طریقے سے ڈسپوز آف کرنا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری تھی جواب فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (FWMC) کے ذریعے احسن انداز سے ادا کی جارہی ہے۔

ڈیرہ غازی خان: ٹرائیبل ایریا میں ڈویلپمنٹ کے کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*7502: خواجہ محمد نظام المحمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے ٹرائیبل ایریا میں ترقی کے کام ٹرائیبل ایریا ڈویلپمنٹ پروگرام TADP کے تحت کروائے جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یکم جنوری 2014 سے آج تک اس ایریا میں کون کون سے ترقیاتی کام اس پراجیکٹ کے تحت شروع کئے گئے، ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) اس عرصہ کے دوران TADP کو کتنا فنڈز ملا، کتنا خرچ ہوا اور کتنا lapse ہوا، اور کتنا باقی ہے وہ کس کے اکاؤنٹ میں پڑا ہوا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ٹرائیبل ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ TADP منظورہ شدہ PC-I کے مطابق ٹرائیبل ایریا ڈیرہ غازی خان میں ترقیاتی کام کروا رہا ہے۔

(ب) مالی سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 میں 2.198 ارب روپے کی لاگت سے درج ذیل کام مکمل کروائے گئے۔

ٹرائیبل ایریا ڈیرہ غازی خان میں 142 کلومیٹر طویل پختہ روڈ تکمیل کے آخری مرحلے میں ہیں جن پر اب تک 1235 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال 2014 سے 17-2016 تک 740 دیہی تنظیموں کے ذریعے غریب قبائلوں کو 15195 (50 واٹ) سولر سسٹم مہیا کئے گئے۔ جس پر 516 ملین روپے خرچ ہوئے۔ جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال 2014 سے 17-2016 تک 277 کمیونٹی سکیموں کے ذریعے بنیادی سہولیات 217 ملین روپے کی لاگت سے فراہم کی گئیں۔ جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

12.15 ملین روپے کی لاگت سے دس بی ایچ یو اور دس وٹرنری سنٹرز اور 41 کمیونٹی بی ایم پی چوکیوں کو 3000 اور 100 واٹ کے سولر سسٹم مہیا کئے گئے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

60 ملین روپے کی لاگت سے 800 قبائلی نوجوانوں کی مختلف شعبہ جات میں ٹریننگ ہو رہی ہے۔

کمیونٹی کے کام بطور کنسلٹی NRSP ذمہ دار ہے۔ تمام مکمل کاموں کی مانیٹرنگ بذریعہ NRSP اور ECSP سرانجام دی جا رہی ہے۔

PMU TADP نے Geo Tagging کے ذریعے PITB سے مؤثر سسٹم بنوایا ہوا ہے۔ 15260 فراہم کردہ 50 واٹ سسٹم کی 13 ہزار Geo Tagging سسٹم پر موجود ہیں۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور روڈز کی تعمیر کے کاموں کی ہر مرحلے پر Geo Tagging تصویریں سسٹم پر موجود ہیں۔ تمام مکمل شدہ سکیموں کی تھرڈ پارٹی تصدیق (TPV) بذریعہ ڈائریکٹر جنرل مانیٹرنگ اینڈ ایویلیشن کرائی جاچکی ہے۔

(ج)

نمبر شمار	سال	مختص رقم	فراہم شدہ رقم	خرچ	بقایا
	2014-15	583 ملین	468 ملین	468 ملین	--
	2015-16	1000 ملین	1000 ملین	1000 ملین	--
	2016-17	1450 ملین	1450 ملین	1450 ملین	--

لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی اور البراک کمپنی میں کچرا خریدنے سے متعلقہ معاہدہ کی تفصیلات

*7572: **جناب محمد شعیب صدیقی**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا ترکی کی کمپنی البراک کے ساتھ کچرا خریدنے کا معاہدہ ہوا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کچرا کس بھاؤ بیچا جارہا ہے معاہدہ کی کاپی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو معاہدہ کے آغاز سے فروری 2016 تک کتنا (وزن) کچرا فروخت کیا گیا اور اس سے کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) لاہور ویسٹ مینجمنٹ یا البراک کمپنی اس کچرے کو کہاں اور کس طرح سے dispose کرتی ہے اور اس سے کیا پیداوار حاصل کی جاتی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی اور ترک کمپنی البراک کے درمیان کچرا خریدنے کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے۔LWMC کا دو ترک کمپنیوں Albayrak اور Ozpak کے ساتھ صرف کچرا اٹھانے اور مختص جگہوں (Dump site/landfill) تک کچرا پہنچانے کا معاہدہ ہوا ہے۔ سابقہ 134 یونین کونسلز میں سے Albayrak اور 127 یونین کونسلز میں سے Ozpak کوڑا اکھٹا کر کے مختص کردہ جگہ پر پہنچاتے ہیں۔

(ب) معاہدہ کے تحت LWMC البراک کو کچرا اٹھانے اور land fill تک پہنچانے کے لئے پیسے دیتی ہے۔

(ج) البراک لاہور شہر کا کچرا LWMC کی land fill تک پہنچاتی ہے۔ اس سے ابھی تک کوئی پیداوار نہ ہو رہی ہے۔

لاہور کے کچھ میونسپل اور ٹاؤن آفیسر کرپشن میں ملوث ہیں

*7584: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے مورخہ 2010-04-05 کو ایک سمری move کی کہ لاہور کے کچھ میونسپل اور ٹاؤن آفیسر کرپشن اور دیگر جرائم میں ملوث ہیں لہٰذا انہیں آئندہ اپنی سروس میں لاہور کے کسی بھی ٹاؤن میں تعینات نہ کیا جائے جسے وزیر اعلیٰ پنجاب نے مورخہ 2011-02-03 کو منظور کیا؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو وہ کون کون سے میونسپل اور ٹاؤن آفیسر تھے جن کی لاہور پوسٹنگ پر پابندی لگائی تھی؟

(ج) کیا وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے یہ میونسپل اور ٹاؤن فیسر لاہور سے باہر تعینات ہیں یا اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان میں سے کوئی لاہور میں بھی تعینات ہے؟

(د) اگر ان احکامات کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو وہ کونسا میونسپل و ٹاؤن آفیسر ہے اور اسے کن وجوہات پر لاہور میں تعینات کیا ہوا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے کچھ ٹاؤنز میں تعینات آفیسرز کے تبادلے کی سمری مورخہ 05-04-2010 کو وزیر اعلیٰ پنجاب کو بذریعہ چیف سیکرٹری بھجوائی گئی۔ سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمشنر لاہور کو اپنے views بیان کرنے کی ہدایت کی۔ کمشنر لاہور نے انہیں آفیسرز کے کام کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے خیالات بیان کئے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمشنر لاہور کے views کو مد نظر رکھتے ہوئے مورخہ 22-05-2010 کو سمری مسترد کر کے محکمہ کو واپس بھجوا دی۔

(ب) کسی بھی آفیسر کی لاہور میں تعیناتی پر پابندی نہ لگائی گئی تھی۔

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب کیا احکامات کے برعکس کسی بھی آفیسر کو تعینات نہ کیا گیا ہے۔

(د) لاہور میں آفیسرز کی تعیناتی سے متعلق وزیر اعلیٰ پنجاب کے کسی بھی حکم کی خلاف ورزی نہ کی گئی ہے۔

لاہور: مخدوش و بوسیدہ عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

*7605: **ڈاکٹر عالیہ آفتاب:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں ناقابل استعمال بوسیدہ عمارات کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا ان بوسیدہ عمارات کے مالکان کو کوئی نوٹس جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان نوٹسز کی روشنی میں محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میونسپل کارپوریشن لاہور کے بلڈنگ کنٹرول ایریا میں متعلقہ ٹی ایم کی طرف سے 17-2016 میں کئے گئے سروے کے مطابق ناقابل استعمال بوسیدہ عمارت کی تعداد 294 ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ٹاؤن	تعداد
1۔	داتا گنج بخش ٹاؤن	151
2۔	سمن آباد ٹاؤن	34
3۔	اقبال ٹاؤن	20
4۔	گلبرگ ٹاؤن	27
5۔	نشتر ٹاؤن	4
6۔	واہگہ ٹاؤن	20
7۔	عزیز بھٹی ٹاؤن	10
8۔	شالامار ٹاؤن	10
9۔	راوی ٹاؤن	18
	ٹوٹل	294

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے سیکشن (1,3)138 کے تحت حاصل اختیار پر ان عمارتوں میں رہائش پذیر تمام مالکان / قابضان کے خلاف زیر سیکشن 34 پیرا 2,3,4 شیڈول ہشتم نوٹسز جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) نوٹسز کی روشنی میں متعلقہ ٹی ایم ایز کی طرف سے کی گئی کارروائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسکہ شہر کی روڈز سے واپڈا کے پول ہٹانے سے متعلقہ تفصیلات

*7709: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنک روڈ کے دونوں اطراف سروس روڈ کے درمیان میں واپڈا والوں کے کھمبے / پول موجود ہیں جس سے ٹریفک کا نظام متاثر ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سمبڑیال روڈ ڈسکہ معراج چوک کے قریب ایک ٹرانسفارمر لگا ہوا ہے جو کہ دو پول کے درمیان ہے اس ٹرانسفارمر کے دونوں پول سڑک کے درمیان واقع ہیں جس سے ٹریفک کا نظام متاثر ہوتا ہے

(ج) کیا ٹی ایم اے ڈسکہ / حکومت ان پولز کو سڑک کے درمیان سے ہٹانے کے لئے واپڈا کو مراسلہ تحریر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کب تک مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ بجلی کے کھمبے اور پول سروس روڈ کے درمیان میں نصب ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ معراج چوک میں نصب شدہ ایک ٹرانسفارمر ٹریفک کے نظام کو متاثر کر رہا ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی ڈسکہ نے مورخہ 22.06.2017 کو ایکسیئن واپڈا کو مراسلہ جاری کیا ہے کہ بنک روڈ کے دونوں اطراف کے سروس روڈ سے کھمبے اور پول اور سمبڑیال روڈ ڈسکہ معراج چوک کے قریب سے ٹرانسفارمر اور پول کو سڑک کے درمیان سے جلد از جلد ہٹائے جائیں تاکہ ٹریفک کے مسائل دور کئے جا سکیں۔ مراسلہ تتمہ (الف) پر ہے۔ تاہم واپڈا کی طرف سے اب تک کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

بہاولپور شہر میں پیچ ورک سے متعلقہ تفصیلات

*7729: **ڈاکٹر محمد افضل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں سال 11-2010 سے اب تک سڑکوں کے پیچ ورک کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور یہ کام کن ٹھیکیداروں سے کروایا گیا ٹھیکیداروں کے نام، پتاجات اور ان کو دیئے گئے کام کی تفصیلات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پیچ ورک میں ناقص میٹریل استعمال کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناقص میٹریل کے استعمال کی تحقیقات کروانے اور ملوث افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) بہاولپور شہر میں 11-2010 سے 16-2015 میں پیچ ورک کیا ہے اور یہ کام محکمہ نے خود کروایا ہے۔ تار کول۔/2264190 روپے میں گورنمنٹ کی منظور شدہ ریفائنزی پاک عرب کمپنی سے خریدی گئی ہے۔ جس کی چیک کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور بجری بھی گورنمنٹ کے منظور شدہ ایکوائری، سیکھاں والی سرگودھا سے خریدی گئی ہے۔ جس کے واچر کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پیچ ورک کا جو کام کروایا گیا ہے محکمہ نے اپنی لیبر سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے اور کوئی ناقص مٹیریل استعمال نہ ہوا ہے۔

(ج) محکمہ نے پیچ ورک کا کام خود اپنی لیبر سے کروایا ہے جو کہ منظور شدہ تصریحات کے مطابق ہے اور مٹیریل حکومت کی منظور شدہ ایکوائری اور ریفائنزی سے خریدا گیا ہے لہٰذا کوئی ناقص مٹیریل استعمال نہ ہوا ہے اور کسی قسم کی کارروائی زیر غور نہ ہے۔

بہاولپور، نور پور، نور نگا، ہیڈ راجگان سڑک کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7732: **ڈاکٹر محمد افضل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولپور کی سڑک نور پور، نور نگا، بہاولپور۔ ہیڈ راجگان بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ حکام کے علم میں ہونے کے باوجود اس سڑک کی مرمت و بحالی پر نامعلوم وجوہات کی بناء پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں اس سڑک کی کتنی دفعہ مرمت کی گئی اور کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی ؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی فوری مرمت / بحالی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی نہیں! اس سڑک پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے جس کی تفصیل جز (د) میں دی گئی ہے۔

(ج) اس سڑک پر پچھلے پانچ سالوں میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(د) اس سڑک بہاولپور نور پور نورنگا تا رفیق چوک ہیڈ راجکاں کا ٹینڈر process مکمل ہو چکا ہے اور جلد ہی سب سے کم بولی والے کنٹریکٹر کو ایوارڈ کر دیا جائے گا اور تقریباً 60,00,000/- روپے اس سڑک پر خرچ کئے جائیں گے۔ تفصیل تتمہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں تجاوزات کی بھرمار و دیگر تفصیلات

*7742: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فتح گڑھ، مسلم آباد عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کے دکانداروں نے افسروں کی ملی بھگت سے تجاوزات قائم کر رکھی ہیں جس سے ٹریفک تو کیا پیدل چلنا بھی مشکل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے کے افسران ان دکانداروں سے منتھلی بھتہ وصول کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ تجاوزات ابھی تک قائم ہیں؟

(ج) کیا حکومت نے اس معاملہ پر کوئی انکوائری کی ہے تو کب، اس کی رپورٹ فراہم کی جائے گی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ انتظامیہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔اس ضمن میں روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کنندگان کے خلاف آپریشن کر کے ان کا سامان گرفت میں لے کر تہہ بازاری سٹور میں جمع کروادیا جاتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔بلکہ روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا جاتا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) ٹاؤن انتظامیہ اس معاملہ میں مستعدی سے اپنے کام کو انجام دے رہی ہے تاہم اس مسئلہ پر روزانہ کی بنیاد پر آپریشن کیا جاتا ہے اور مختلف سڑکوں پر انکروچمنٹ کیمپ بھی لگائے ہوئے ہیں اور اس مسئلہ کو جلد ختم کر دیا جائے گا۔

بہاولپور کے لاری اڈا میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*7883: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

بہاولپور شہر کے لاری اڈا میں حکومت کیا کیا سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے کیا یہ درست ہے کہ لاری اڈا کی حالت مخدوش ہے راستوں کا برا حال ہے اور مسافروں کو صاف اور گرمیوں میں ٹھنڈا پانی فراہم کرنے کی سہولیات ناپید ہیں اور رات کو لائٹوں کا نظام بھی درہم برہم ہے حکومت کب تک اس کو بہتر کرے گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

اس ضمن میں حکومت کی جانب سے لاری اڈا میں درج ذیل سہولیات فراہم کی جارہی ہیں:

1. مسافروں کے لئے مسافر خانہ / ویٹنگ روم موجود ہے۔
2. مسافروں کے لئے ٹھنڈا پانی فراہم کرنے کے لئے تین عدد الیکٹرک واٹر کولر نصب ہیں اور پانی باقاعدہ طور پر فراہم کیا جارہا ہے۔
3. مسافروں کے لئے اڈا پر لیٹرین تعمیر شدہ ہیں۔

4. لاری اڈا/ منی ویگن سٹینڈ وغیرہ لائٹس بذریعہ الیکٹریشن چیک کرا دی گئی ہیں اور تمام لائٹس چالو ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی وقت لائٹس خراب ہونے پر یا شکایت ہونے پر فوری طور پر درستی کر دی جاتی ہے۔

مزید برآں مرمت / نگہداشت کے لئے سال رواں میں مبلغ۔/50,00,000روپے مختص شدہ تھے۔ جن کے مجاز ٹینڈر راوپن کروا کر ورک آرڈر جاری کیا جا چکا ہے۔ یہ کام A.Cٹرمینل پر کرایا جا رہا ہے جبکہ 35 فیصد کام ہو چکا ہے اور بقیہ کام کی تکمیل کے لئے ہر ممکن عمل کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نارووال: جامعہ نعیمیہ جنیدیہ قادریہ البہنات نارووال کو جانے کے لئے سڑک پر سولنگ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

729: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامعہ نعیمیہ جنیدیہ قادریہ البہنات موضع دھم تھل تحصیل ظفروال ضلع نارووال میں سیالکوٹ روڈ سے 500 میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس راستہ پر کوئی سولنگ وغیرہ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مدرسہ کے راستہ پر سولنگ لگانے کے لئے بے شمار درخواستیں ڈی سی او نارووال اور محکمہ بلدیات کو دی جا چکی ہیں اور ان پر کوئی عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک پر سولنگ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جامعہ نعیمیہ جنیدیہ قادریہ البہنات موضع دھم تھل تحصیل ظفروال ضلع نارووال میں سیالکوٹ روڈ سے 600 فٹ کے فاصلے پر واقع ہے۔ فی الوقت اس راستہ پر کوئی سولنگ وغیرہ نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ایسی کوئی درخواست متعلقہ ٹی ایم اے اور دفتر ہذا کو موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں ٹی ایم اے نارووال نے ٹیکنیکل سٹاف کے ذریعے سروے کروایا ہے اور مطلوبہ سولنگ کا تخمینہ مبلغ -/580000 روپے بنتا ہے تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ اس وقت ترقیاتی پروگرام سال 15-2014 کا بجٹ متعلقہ ممبران پارلیمنٹ سے مشاورت کے بعد منصوبہ جات ترتیب دے کر ان کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور بجٹ سال 15-2014 میں گنجائش موجود نہ ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ سال 16-2015 میں منصوبہ ہذا کو زیر غور لایا جائے گا۔

ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔222 میں واقع سڑکات کی تفصیلات

795: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں واقع سڑکات کے نام اور لمبائی کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) سال 13-2012 میں حلقہ ہذا کی ان سڑکات کو پختہ کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی اور ان کے نام اور مختص رقم کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) سال 15-2014 میں حلقہ ہذا کی کس کس سڑک کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) دیگر محکموں کے علاوہ پی پی۔222 میں ڈسٹرکٹ کونسل ساہیوال کی سڑکات درج ذیل ہیں:

1. DG/55 تامائی کی مسجد تقریباً 1 KM
2. مڈھائی شریف تا قطب شاہانہ روڈ تقریباً 12 KM
3. محمد پور روڈ تقریباً 15 KM

.4	مائی کی مسجد سے اڈا بوٹی پال روڈ	تقریباً 7 KM
.5	بلے موڑ تا ہڑپہ بائی پاس	تقریباً 7 KM
.6	جہال روڈ تا ویو ہوٹل	تقریباً 2.5 KM
.7	شریں موڑ تا نواں میل	تقریباً 12 KM
.8	بلے موڑ تا L.9/99	تقریباً 2 KM
.9	بلے موڑ سے جہان خان	تقریباً 5 KM
.10	بلے موڑ سے اڈہ شبیل	تقریباً 10 KM

(ب) متعلقہ نہ ہے۔ڈسٹرکٹ کونسل ساہیوال مورخہ 02.01.2017 کو وجود میں آئی ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔ڈسٹرکٹ کونسل ساہیوال مورخہ 02.01.2017 کو وجود میں آئی ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔286 کی سڑکات سے متعلقہ تفصیلات

828: قاضی احمد سعید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔286 ضلع رحیم یار خان میں کس کس سڑک کی حالت مخدوش ہے ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر اور مرمت کب تک متوقع ہے اور کیا حکومت آنے والے بجٹ میں ان سڑکات کے لئے کوئی فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) سال 14-2013 اور 15-2014 میں مذکورہ حلقہ کی کس کس سڑک کو پختہ کرنے اور تعمیر کے لئے رقم مختص کی گئی تھی، ان کے نام اور مختص رقم کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میٹل روڈ از تھانہ چوک تا لعل گڑھ روڈ لنک محلہ سادات اور جام انور کوٹ سابہ 4.75 کلومیٹر

1. سڑک از انڑاں تا دفلی کبیر خان 11 کلومیٹر
2. سڑک از جن پور تا دفلی کبیر لمبائی 4 کلومیٹر
3. سڑک از اللہ آباد تا خان بیلہ لمبائی 16 کلومیٹر
4. سڑک اس اللہ آباد تا جن پور لمبائی 11 کلومیٹر

(ب) میٹل روڈ از تھانہ چوک تا لعل گڑھ روڈ لنک محلہ سادات اور کوٹ سماہہ لاگت:40لاکھ روپے
سڑک از انڑاں تا دفلی کبیر خان لاگت: 1 کروڑ50لاکھ روپے
ان دو سڑک کی مرمت کا کام محکمہ ہائی وے(M&R) کروا رہا ہے۔

(ج) تعمیر سڑک از بائی پاس خان بیلہ دفلی کبیر روڈ تا بستی حسین آباد براستہ پل بستی در کھاناں L-4 مائنز خان بیلہ لمبائی800فٹ رقم مبلغ:15لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے اور موقع پر کام مکمل ہو اتھا۔

میونسپل کمیٹی ساہیوال و کمیر میں کمرشلائزیشن فیس سے متعلقہ تفصیلات

908: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی(ساہیوال و میونسپل کمیٹی کمیر) کمیر ساہیوال و میونسپل کمیٹی کمیر ایل۔120/9 ضلع ساہیوال نے گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنی کتنی کمرشلائزیشن فیس کن کن سے وصول کی،اس کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) اس فیس کی وصولی کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں،کیا فیس کی وصولی میں گزشتہ سالوں کے دوران بتدریج اضافہ ہوا ہے یا کمی،اگر کمی ہوئی تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ساہیوال کو مالی سال14-2013میں کمرشلائزیشن فیس کی مد میں مبلغ-/5,92,89,000روپے اور مالی سال15-2014میں مبلغ-/7,60,25,000 روپے کی وصولی ہوئی ہے۔رپورٹ تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) کمرشلائزیشن فیس کی وصولی تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے شعبہ پلاننگ اینڈ کو آرڈینیشن کے دائرہ کار میں آتی ہے اور یہ پنجاب لوکل گورنمنٹ لینڈ یوز (کلاسیفکیشن،ری کلاسیفکیشن اینڈ ری ڈویلپمنٹ) رولز 2009 کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے جس میں فی الوقت چار بلڈنگ

انسپکٹر کام کر رہے ہیں۔ ان کے فرائض میں اپنے اپنے زون میں ہونے والی ہمہ قسم تعمیر کی نگرانی کے ساتھ ساتھ کمرشلائزیشن فیس کی وصولی بھی شامل ہے ۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ساہیوال کی کمرشلائزیشن فیس کی آمدنی میں گزشتہ سالوں سے کئی گنا اضافہ دیکھا گیا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: حلقہ پی پی۔170 میں سڑکات کی تعمیرات سے متعلقہ تفصیلات

909: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب پی پی۔170 میں سال 2008 سے 2014 تک محکمہ نے کتنی سڑکیں تعمیر کیں، ان پر کتنی لاگت آئی اور یہ اب کس پوزیشن میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل تا شاہ کوٹ روڈ تعمیر ہونے کے فوراً بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی تھی، کیا محکمہ نے اس کی کوئی انکوائری کی ہے تو تفصیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب پی پی۔170 میں سال 2008 سے 2014 تک محکمہ ہذا نے ضلعی حکومت کے تحت 21 عدد نئی سڑکیں تعمیر کیں اور ان پر کل 246.090 ملین روپے لاگت آئی تھی، 16 عدد تعمیر شدہ سڑکیں اچھی حالت میں ہیں اور پانچ عدد تعمیر شدہ سڑکوں کی مرمت درکار ہے۔

(ب) سانگلہ ہل تا شاہ کوٹ روڈ تعمیر کے بعد چند جگہوں سے خراب ہو گئی تھی چیف منسٹر انسپکشن ٹیم (CMIT) نے اس کی انکوائری کی تھی جس میں تاکید کی گئی تھی کہ سڑک کی مرمت کا کام ٹھیکیدار اپنے ذاتی خرچ سے کریں۔

ٹھیکیدار نے اپنے خرچ پر سڑک کی مرمت کر دی ہے۔ اب اس سڑک پر ٹریفک رواں دواں ہے اور اچھی حالت میں ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں گلیوں میں سولنگ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

922:ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور پی پی۔144 میں 14۔2013 میں کون کون سے علاقوں کی گلیوں میں سولنگ لگایا گیا اور کس کس محلے میں اب تک کوئی کام نہیں ہوا۔ تفصیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

واہگہ ٹاؤن کے پی پی۔144 میں دو عدد یونین کونسل نمبر 37 اور 38 واقع ہیں اوران دونوں یونین کونسلوں کی کسی بھی گلی میں سال 14-2013 میں سولنگ نہیں لگایا گیا۔ البتہ ٹی ایم اے اپنے فنڈز میں رہتے ہوئے یونین کونسل میں سالانہ ترقیاتی کام کرواتی ہیں۔ سال 14-2013 میں کروائے گئے دیگر ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

تحصیل بھلوال اور کوٹ مومن میں سڑکوں کی صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

947: چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال 15۔2013 کے دوران تحصیل بھلوال اور کوٹ مومن میں کون کون سی سڑکیں بنائی گئیں ہیں، ان کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

سال 15-2013 کے دوران (سابقا) ٹی ایم اے کوٹ مومن کی طرف سے تحصیل کوٹ مومن میں درج ذیل سڑکیں بنوائی گئی ہیں۔

سال 13-2012

1. تعمیر سڑک از للیانی دیودال روڈ تا آبادی گوندلاں موضع للیانی (20.00 لاکھ روپے)

2. تعمیر بقایا سڑک ثمر بھٹی تا آبادی مرتضیٰ بھٹی موضع للیانی(08.00لاکھ روپے)
3. تعمیر و مرمت سڑک چک نمبر 11 جنوبی(09.50لاکھ روپے)
4. تعمیر و مرمت سڑک از پل نہر تا آبادی میاں حامد چاندی والا(10.00لاکھ روپے)

سال2013-14

1. تعمیر سڑک بقایا کام ڈھینگرانوالی(02.00لاکھ روپے)

سال2014-15

1. تعمیر و مرمت سڑک و نالی اڈا للیانی تا ہائی سکول(14.00لاکھ روپے)

سال2015

NIL

لاہور: یونین کونسل نمبر 45 میں گاؤں میں سولنگ سے متعلقہ تفصیلات

955: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور پی پی-145 کوٹلی گھانسی گاؤں کی گلیوں میں سولنگ اور پختہ نالیاں نہ ہیں جس کی وجہ سے گندا پانی گلیوں میں کھڑا رہتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں کی گلیاں و نالیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) واہگہ ٹاؤن لاہور نے برائے سال 2014-15 کے سالانہ ترقیاتی فنڈ میں سے تعمیر سولنگ نالہ مین روڈ کوٹلی گھاسی و لنکس گلیوں کا کام کروایا تھا۔ اب چونکہ مورخہ 01-01-2017 سے ٹی ایم اے نظام ختم ہو گیا ہے اور متعلقہ یونین کونسل کا جو بھی بجٹ MCL رکھے گی اُس فنڈ سے مذکورہ گلیوں/نالیوں کا کام کروا دیا جائے گا۔

لاہور: حلقہ پی پی-144 سلطان محمود روڈ سکھ نہر سٹاپ سے

ملحقہ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

957:ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور پی پی۔144 سلطان محمود روڈ سکھ نہر سٹاپ سے لے کر شاہ گوہر پیر دربار چوک تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن نے اس سڑک پر پیچ ورک ماہ اکتوبر 2015 میں کروادیا ہے۔

اوکاڑہ: دیہی روڈ پروگرام میں فیض آباد سڑک کو شامل نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1013: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب دیہی روڈ پروگرام کے تحت بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان، علی گڑھ، اسلام آباد، طاہر خورد و کھجوے مرید بارہ فٹ کارپٹ روڈ بنانے کی منظوری دے چکی ہے مذکورہ سڑک کی کل لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک میں سے چک فیض آباد کو شامل نہ کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ سڑک کا کل تخمینہ اور اس کی مدت تکمیل کتنی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت خراب ہے اور عرصہ پانچ سے اس کی کوئی مرمت نہ کی گئی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو جلد از جلد تعمیر کرنے اور چک فیض آباد کو اس میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) جی ہاں !یہ اس حد تک درست ہے کہ سڑک مذکورہ خادم پنجاب دیہی روڈ پروگرام 16-2015 فیز-II پارٹ-B کی جاری کردہ ترجیحی فہرست میں سیریل نمبر-4 پر شامل ہے جس کی منظوری ضلعی کوارڈینیشن کمیٹی نے مورخہ 02.02.2016 کو دی ہے اور باقاعدہ منظوری اور فنڈز کی فراہمی صوبائی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو بھیجی ہے۔ لسٹ میں سڑک ہذا کا نام بحالی سڑک از بھانہ صاحبہ براستہ غوث پورہ کوٹ شیر محمد خان، کھولے مراد، وانہ والی، اسلام آباد، ہیڈ گلیشر، محمد نگر، رام پور، غوث پور سکھالا دھوکا، پرمانند اٹاری، منڈی احمد آباد، جھگیاں شام سنگھ، حاجی چاند، بھانہ صاحبہ، تحصیل دیپالپور ہے۔ سڑک کی کل لمبائی 28.00 کلومیٹر ہے اور موجودہ چوڑائی 10 فٹ ہے جس کو 12 فٹ کرنا ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) جی ہاں!یہ درست ہے۔چونکہ گورنمنٹ کے مجوزہ طریق کار کے مطابق خادم اعلیٰ پنجاب دیہی روڈ پروگرام میں سڑکوں کی نشاندہی متعلقہ حلقہ کا سیاسی نمائندہ کرتا ہے۔ فیض آباد کی آبادی مذکورہ سڑک سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور اس کو کچا راستہ جاتا ہے۔ سڑک مذکورہ سے ایک کلومیٹر دور ہونے کی وجہ سے چک فیض آباد شامل نہ ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کے تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کے بارے میں پنجاب گورنمنٹ سے ترجیحی لسٹ کی باقاعدہ حتمی منظوری کے بعد معلوم ہوگا۔

(د) جی ہاں!یہ درست ہے۔تاہم اس وقت سڑک مذکورہ خادم اعلیٰ پنجاب دیہی روڈ پروگرام 16-2015 فیز-II پارٹ-B کی جاری کردہ ترجیحی فہرست میں سیریل-4 پر شامل ہے۔

(ہ) سڑک مذکور پر کام اس کی باقاعدہ منظوری اور فنڈز کی فراہمی کے بعد جلد شروع ہوگا۔ مگر فیض آباد سڑک مذکورہ سے ایک کلومیٹر دور ہونے کی وجہ سے اس میں شامل نہ ہے۔

گوجرانوالہ: سالڈ ویسٹ کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

1142: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ کو مالی سال 15-2014 سے آج تک کتنی رقم کون سی مد اور کون سے ہیڈ سے موصول ہوئی اور یہ کتنی رقم خرچ اور کتنی بقایا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ رقم کا آڈٹ کروالیا گیا ہے اگر ہاں تو آڈٹ رپورٹ فراہم کی جائے۔

(ج) کیا سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ کے اخراجات کی ادائیگی کے لئے بورڈ آف گورنرز سے منظوری لینا ضروری ہوتا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے مالی سال 15-2014 میں گورنمنٹ آف پنجاب سے اخراجات کی مد میں تقریباً 356 ملین روپے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ سے تقریباً 436 ملین روپے وصول پائے جن کا ٹوٹل 792 ملین روپے ہے۔ اخراجات کی مد میں 735 ملین روپے خرچ ہوئے جس کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے اور 56 ملین روپے بقایا ہیں۔

(ب) جی ہاں! گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے مالی سال 15-2014 کا آڈٹ کروایا ہے۔ آڈٹ کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) جی ہاں! گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ہر پروکیورمنٹ سے متعلقہ اخراجات کی ادائیگی کے لئے بورڈ آف گورنرز سے منظوری لی جاتی ہے۔

سیالکوٹ: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے فنکشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

1148: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سیالکوٹ فنکشنل ہے۔ تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سیالکوٹ، ڈسکہ سٹی میں صفائی کا کام سرانجام دے رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جی ہاں! سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (SWMC) 13-07-2013 سے فنکشنل ہے جس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

1. کمپنی کا قیام سروسز اینڈ ایسٹ مینجمنٹ ایگریمنٹ (SAAMA) کے نتیجے میں وجود میں آیا جو کہ ٹی ایم اے سیالکوٹ اور SWMC کے مابین طے پایا۔
2. SAAMA ایگریمنٹ کے تحت ٹی ایم اے سیالکوٹ سے سینٹری ورکرز اور کوڑا اٹھانے والی گاڑیاں SWMC کو منتقل کر دی گئیں۔

کمپنی بمطابق ایگریمنٹ سیالکوٹ کے شہری علاقہ میں صفائی کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) جی نہیں! سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ڈسکہ میں صفائی کا کام سرانجام نہیں دے رہی۔ سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی صرف سیالکوٹ شہر کی 17 یونین کونسلز میں صفائی کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ اور ٹی ایم اے ڈسکہ کا کھیلوں کے لئے مختص بجٹ و دیگر تفصیلات

1155: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ اور ٹی ایم اے ڈسکہ کا سال 12-2011 تا 15-2014 کا بجٹ سال وار کتنا کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران ضلعی گورنمنٹ سیالکوٹ اور ٹی ایم اے ڈسکہ نے کتنی رقم کھیلوں کے لئے مختص کی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران ڈسکہ شہر اور تحصیل میں کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ ہوئی، تفصیل منصوبہ وار بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیلات بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) بجٹ

1. 2011-12 -- /29,95,25,871
2. 2012-13 -- /31,43,36,792
3. 2013-14 -- /33,73,52,600
4. 2014-15 -- /40,40,00,000

(ب) کھیلوں کے لئے مختص رقم

1. 2011-12 -- /20,00,000
2. 2012-13 -- /80,00,000
3. 2013-14 -- /70,00,000
4. 2014-15 -- /1,23,00,000

(ج) ٹی ایم اے ڈسکہ مذکورہ رقم کی تفصیل درج کرنے سے قاصر ہے کیونکہ ٹی ایم اے ڈسکہ کا تمام ریکارڈ سانحہ ڈسکہ مورخہ 25.05.2015 کی وجہ سے جل چکا ہے۔ تاہم کھیلوں کے انعقاد پر درج ذیل اخراجات ہوئے ہیں:

1. 2011-12 -- /29,50,000
2. 2012-13 -- /15,56,502
3. 2013-14 -- /1,42,190
4. 2014-15 -- /17,80,715

(د) تحصیل ڈسکہ میں سپورٹس کے فروغ کے لئے سپورٹس فیسٹیول کا انعقاد مذکورہ بالا سالوں میں کیا گیا ہے تاکہ نوجوان نسل کو صحت مند سرگرمیوں میں مصروف رکھا جاسکے۔

چنیوٹ شہر میں پرائیویٹ ٹاؤنز کی تفصیلات

1185: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ شہر میں2010 سے اب تک کتنے پرائیویٹ ٹاؤن منظور ہوئے ہر ایک کا نام و سال منظوری کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیا پرائیویٹ ٹاؤنز میں بنیادی سہولیات (سڑکات، سوئی گیس، بجلی، سیوریج سسٹم، واٹر سپلائی وغیرہ)مہیا کرنا ٹاؤنز انتظامیہ کی ذمہ داری ہوتی ہے یا حکومت یہ سہولیات مہیا کرتی ہے؟

(ج) اگر کوئی رقبہ جو کہ کسی انجمن کا ذاتی خرید کردہ ہو جس کی خرید و فروخت کے تمام حقوق اس انجمن کی ملکیت ہوں اور کوئی عام شہری اس علاقہ میں جگہ خرید و فروخت نہ کر سکتا ہو اور جس کی رجسٹری وغیرہ بھی درج نہ ہوئی ہو، اس رقبہ پر کروڑ ہا روپے کے ترقیاتی فنڈز کیا حکومت لگا سکتی ہے اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو کس قانون کے تحت، اگر نہیں تو حکومت ایسے علاقہ میں ایک کثیر رقم کیوں لگا رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) 2010 سے اب تک جو پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم (لینڈ سب ڈویژن)منظور ہوئی ہے ان کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) بمطابق پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم / لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 ٹاؤن انتظامیہ نے ہی تمام سہولیات مہیا کرنی ہوتی ہیں۔ حکومت کوئی سہولت مہیا نہیں کرتی اور میونسپل کمیٹی چنیوٹ نے بھی کسی پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی یا لینڈ سب ڈویژن کے اندر کسی بھی قسم کا کوئی ترقیاتی کام نہ کیا ہے۔

(ج) سابقا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور موجودہ میونسپل کمیٹی نے کسی کے ذاتی رقبہ یا ملکیتی رقبہ میں کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا ہے اور نہ ہی کسی انجمن یا فلاحی ادارہ کی حدود میں ترقیاتی فنڈز لگائے ہیں اور نہ ہی گورنمنٹ کسی کی ذاتی ملکیتی جگہ پر کوئی پیسا خرچ کر سکتی ہے۔

لاہور: سی ڈی جی کے ہائی وے کے ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے ایس ڈی اوز سے متعلقہ تفصیلات

1192: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میں کتنے ایس ڈی او کام کر رہے ہیں اور منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میں کتنے ایس ڈی او دوسرے محکمہ جات کے deputation پر کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ لاہور دوسرے محکموں سے آئے ہوئے ایس ڈی اوز کو واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) دوسرے محکموں سے آئے ہوئے ایس ڈی اوز کن محکموں سے آئے ہیں اور کیا ان کے محکموں میں ایس ڈی او کی اسامیاں زیادہ ہیں تو کیا ضلعی حکومت لاہور ان زیادہ اسامیوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) محکمہ ہذا میں ایس ڈی او کی چار عدد اسامیاں ہیں اور چار ہی ایس ڈی او کام کر رہے ہیں۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) جواب جز (ب) کے مطابق ہے۔

(د) جواب جز (ب) کے مطابق ہے۔

ضلع نارووال: جامعہ نعیمیہ کا مین روڈ تک راستہ کی پختہ تعمیر کا مسئلہ

1194: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامعہ نعیمیہ جنیدیہ قادریہ لبنات دھم تھل فیروز پور روڈ تحصیل ظفروال ضلع نارووال کو جانے والا راستہ کچا ہے اس بابت پانچ سال سے ڈی سی او نارووال کو بے شمار درخواستیں دی گئیں ہیں اور ہر دفعہ ایک ہی جواب دیا گیا ہے کہ فنڈز نہ ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک حکومت طالبات کے مدرسہ کے دو ایکڑ راستہ پر سولنگ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل نارووال کا ترقیاتی پروگرام سال 18-2017 مقامی نمائندوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اس سال منصوبہ ہذا کے لئے فنڈز دستیاب نہ ہیں۔ تاہم سال 19-2018 میں اس کو زیر غور رکھا جا سکتا ہے۔

لاہور: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں اقلیتی کوٹا سے متعلقہ تفصیل

1207: ڈاکٹر نوشین حامد : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں کتنی اسامیاں اقلیتوں کے کوٹا کے لئے مخصوص ہیں؟

(ب) اس وقت کتنے ملازمین اس کوٹا کے تحت عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اقلیتوں کے لئے مخصوص خالی اسامیوں کو جلد از جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نئے بلدیاتی سسٹم کے تحت ختم ہو کر میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور میں تبدیل ہو چکی ہے اور میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور میں گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق اقلیتوں کے لئے 5 فیصد کوٹا مخصوص ہے۔

(ب) اس وقت میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور میں 5969 اقلیتی ملازمین مختلف عہدوں اور گریڈز میں کام کر رہے ہیں اور مختلف عہدہ اور گریڈ کی 1728 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) گورنمنٹ کی ہدایات پر میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور میں جب بھی بھرتی کا عمل شروع ہو گا اس وقت اقلیتوں کے لئے مخصوص کی گئی خالی اسامیوں کو 5 فیصد کوٹا کے تحت پُر کیا جائے گا۔

سیالکوٹ میں پارکس و دیگر تفصیلات

1280: **چودھری محمد اکرام:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔122 سیالکوٹ میں کتنے پارک کہاں کہاں کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں اور ان پارکوں میں کون کون سی سہولیات موجود ہیں؟

(ب) پی پی۔122 سیالکوٹ میں کوئی نیا پارک بنانے کے لئے کتنی رقم مختص کی جا رہی ہے اگر نہیں تو کب تک حکومت نیا پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت سیالکوٹ میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) پی پی۔122 میں موجود پارک کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام پارک	رقبہ	سہولیات
1	گلشن اقبال پارک	18 ایکڑ	جاگنگ ٹریک، کنٹین، اوپن ایئر جم، سی سی ٹی وی، کیمرہ جات، سکیورٹی سٹاف، بینچ، پینے کا صاف پانی، لان۔
2	حیدر پارک	1.75 ایکڑ	جاگنگ ٹریک، بینچ، پلے آئٹمز، لان، پینے کا صاف پانی، سکیورٹی گارڈ
3	قلعہ پارک	1.50 ایکڑ	جاگنگ ٹریک، لان
4	فیملی پارک قلعہ	1 کنال	جاگنگ ٹریک، لان بینچ، جھولے
5	شوالہ پارک	1 ایکڑ	جاگنگ ٹریک، لان، پینے کا صاف پانی، بینچ، چوکیدار

(ب) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ نے اس سلسلہ میں موجودہ مالی سال 18-2017 میں کوئی رقم مختص نہ کی ہے البتہ موجودہ گرین بیلٹس و پارکس کی خوبصورتی کے لئے اس سال ایک کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کو حکومت پنجاب کی جانب سے سیالکوٹ میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم شروع کرنے کی کوئی ہدایات موصول نہیں ہوئیں۔

سانگلہ ہل: سپورٹس فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1292: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حکومت اور ٹی ایم اے سانگلہ ہل کے پاس 15-2014 میں سپورٹس کی مد میں کتنا فنڈ تھا اور یہ فنڈ کس کس منصوبہ پر خرچ ہوا، اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) تحصیل سانگلہ ہل پی پی-170 میں کتنے سٹیڈیم اور گراؤنڈ کس کس کھیل کے لئے کہاں کہاں موجود ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سپورٹس فنڈز ڈسٹرکٹ لیول پر -/1500000 مختص کیا گیا تھا۔ جو کہ مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا۔

1. سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن آزادی 2014، کرکٹ ہارڈبال مورخہ 08.11.2014 (64350روپے)
2. سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن آزادی 2014، ہاکی میچ مورخہ 08.11.2014 (53600روپے)
3. سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن آزادی 2014، کرکٹ ٹیپ بال 18.08.2014 (46075روپے)
4. سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن آزادی 2014، فٹبال، اتھلیٹکس 21.08.2014 (51250روپے)
5. سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن آزادی 2014، بیڈمنٹن، ووشو 21.08.2014 (32100روپے)
6. قومی پرچم برائے جشن آزادی 22.08.2014 (24746روپے)
7. رایہ لائٹنگ برائے جشن آزادی 22.08.2014 (25000روپے)
8. ٹگ آف وار مورخہ 23.09.2014 (16700روپے)
9. بل انعام انٹر ڈسٹرکٹ لاہور ڈویژن پنجاب یوتھ فیسٹیول 2014 مورخہ 15.10.2014 (70350روپے)
10. انٹر کلب کرکٹ ہارڈبال ٹورنامنٹ مورخہ 29.10.2014' (58050روپے)

11. انٹر کلب ووشو ٹورنامنٹ مورخہ 02.12.2014 (41300 روپے)
12. انٹر سکولز ہاکی کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ 06.12.2014 (21000 روپے)
13. انٹر سکولز رسہ کشی جیرز مورخہ 06.12.2014 (24100 روپے)
14. انٹر سکولز ہاکی اتھلیٹکس ٹورنامنٹ انتظامات مورخہ 06.12.2014 (44250 روپے)
15. انٹر سکولز کبڈی رسہ کشی مورخہ 06.12.2014 (55550 روپے)
16. آل پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ کبڈی ٹورنامنٹ فیصل آباد مورخہ 15.12.2014 (46850 روپے)
17. انٹر تحصیل ہاکی ٹورنامنٹ مورخہ 27.01.2014 (62000 روپے)
18. انٹر کلب کرکٹ ہارڈ بال ٹورنامنٹ مورخہ 27.01.2015 (59050 روپے)
19. TA/DA کلوزنگ مورخہ 17.02.2015 (22000 روپے)
20. جشن بہاراں سپورٹس ڈسٹرکٹ لیول ہاکی اور کرکٹ مورخہ 30.04.2015 (32000 روپے)
21. خریداری فٹبال پول مورخہ 18.04.2015 (58440 روپے)
22. خریداری سامان کرکٹ میچ اے سی ننکانہ صاحب، اے سی شاہکوٹ مورخہ 27.04.2015 (57402 روپے)
23. انٹر ڈسٹرکٹ لاہور ڈویژن سمر کیمپ مورخہ 17.06.2015 (49000 روپے)

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سانگلہ ہل نے -/1700000 سپورٹس کے لئے مختص کئے جس میں سے کچھ بھی خرچ نہ کیا گیا۔

2014-15 میں سپورٹس کے لئے کوئی ڈویلپمنٹ فنڈ مختص نہ کیا گیا تھا۔

(ب) سٹیڈیمز:

1. فٹبال سٹیڈیم مرڑ چک نمبر 42
2. فٹبال سٹیڈیم چک نمبر 31
3. کرکٹ سٹیڈیم بمراج پورہ

تحصیل سانگلہ ہل کے گراؤنڈز:

1. فٹبال گراؤنڈ کوٹلہ
2. فٹبال گراؤنڈ پنڈوریاں
3. ہاکی گراؤنڈ چک نمبر 36 بڑویا چک
4. ہاکی گراؤنڈ چک نمبر 119 بھلیر
5. ہاکی گراؤنڈ عبداللہ پور کولر
6. فٹبال گراؤنڈ چھٹہ چک

میانوالی: قصبہ کندیاں کی گلیوں کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1355: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ حاجی عالم خان، کندیاں تحصیل پپلاں ضلع میانوالی میں چند سال پہلے گلیوں کو پختہ کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گلی گورنمنٹ ہائی سکول محلہ حاجی عالم خان کندیاں تحصیل پپلاں ضلع میانوالی کو پختہ نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور مندرجہ بالا گلی کو پختہ کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ محلہ حاجی عالم خان کُندیاں کی گلیاں کچھ عرصہ قبل پختہ کرائی گئی تھیں۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ گلی گورنمنٹ ہائی سکول محلہ حاجی عالم خان کندیاں تحصیل پپلاں ضلع میانوالی کو پختہ نہیں کیا گیا جو کہ 300 فٹ کے قریب ہے نئے لوکل گورنمنٹ سسٹم کے آنے کی وجہ سے مذکورہ گلی کی گورنمنٹ ہائی سکول کا کچھ حصہ مکمل نہ ہو سکا۔ اب چونکہ 01.01.2017 سے میونسپل کمیٹی کندیاں جو کہ وجود میں آچکی ہے 300 فٹ کا گیپ مالی سال 18-2017 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 90 اور 83 میں قبرستان بنانے سے متعلقہ تفصیلات

1397: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے یونین کونسل نمبر 90 اور 83 لاہور میں قبرستان بنانے کی منظوری دی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمشنر لاہور ڈویژن نے مورخہ 16۔جنوری2016 کو میٹنگ میں یونین کونسل نمبر90 میں نئے قبرستان کی تعمیر کے لئے مبلغ 59.137 ملین کی سکیم کی منظوری دی ہے؟

(ج) یونین کونسل نمبر90 میں نئے قبرستان کی تعمیر کب تک مکمل کر دی جائے گی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل نمبر84 میں قبرستان کی تعمیر کے لئے ابھی تک کوئی کارروائی شروع نہ کی گئی ہے۔اس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) حکومت نے یونین کونسل نمبر90 میں قبرستان بنانے کی منظوری دے دی ہے جبکہ یونین کونسل نمبر83 کی کوئی منظوری نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) حصول زمین(Land Acquisition)کے لئے کارروائی Land Acquisition Collector کی طرف سے مکمل ہونے کے بعد تعمیر شروع کی جائے گی۔

(د) یونین کونسل نمبر84(نوناریاں گاؤں) میں قبرستان بنانے کی سکیم گورنمنٹ آف پنجاب نے بذریعہ لیٹر مورخہ 17-08-2015 کو منسوخ(Dropped) کر دی۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

گجرات: جم خانہ کلب کی تعمیر اور متعلقہ دیگر تفصیلات

1399: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات سٹی میں جم خانہ کلب سکیم کتنی مالیت کی ہے،اس کا کام کب شروع ہوا اور کب مکمل ہو گا؟

(ب) اس کی ممبر شپ کے لئے کیا اصول اور طریق کار طے کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ملازم اس کا اعزازی ممبر ہوگا اگر نہیں تو اس کی کتنی فیس ہو گی؟

(د) اس کے سوئمنگ پول پر کل کتنی رقم خرچ ہوگی؟

(ہ) کیا اس کے ممبروں کے رہنے کے لئے بھی کمرے بنائے گئے ہیں، تو کتنے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) گجرات جم خانہ حکومتی ادارہ نہ ہے اور دیگر ایسی باڈیز کی طرح اپنے بائی لاز کے تحت کام کرتا ہے۔

(ب) گجرات جم خانہ حکومتی ادارہ نہ ہے اور دیگر ایسی باڈیز کی طرح اپنے بائی لاز کے تحت کام کرتا ہے۔

(ج) گجرات جم خانہ حکومتی ادارہ نہ ہے اور دیگر ایسی باڈیز کی طرح اپنے بائی لاز کے تحت کام کرتا ہے۔

(د) صوبائی ترقیاتی پروگرام 2017-18 میں سوئمنگ پول کی تعمیر کے لئے سکیم GS نمبر 1532 پر دکھائی گئی ہے جس کا کل تخمینہ لاگت 114.944 ملین روپے ہے۔ مورخہ 03.06.16 کو انتظامی منظوری کے بعد کام کا آغاز ہوا اور تاحال اس پر 46.720 ملین روپے اخراجات ہوئے۔ رواں مالی سال 2017-18 میں مذکورہ پراجیکٹ کے لئے 72.255 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جن میں سے 36.128 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔

(ہ) سکیم مذکورہ محکمہ عمارات حکومت پنجاب (بلڈنگز ڈویژن گجرات) کے زیر نگرانی روبہ عمل ہے اور اس میں کمروں کی تعمیر شامل نہ ہے۔

ضلع گجرات: بیوٹی فیکیشن کمیٹی اور اس کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

1400: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں بیوٹی فیکیشن کمیٹی کب سے کام کر رہی ہے اس کا چیئرمین کون ہے اور یہ کب تک کام کرے گے، اس کمیٹی کو بنانے کا کیا مقصد ہے اور اس کا دفتر کہاں واقع ہے؟

(ج) جب سے یہ کمیٹی بنی ہے، اس نے کتنے فنڈ خرچ کئے، ان سکیموں کی منظوری کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

(ب) اب تک کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی جاری ہیں، یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میونسپل کارپوریشن گجرات کے تحت کوئی بیوٹی فیکیشن کمیٹی کام کر رہی ہے اور نہ ہی میونسپل کارپوریشن افسران کے علم میں ہے کہ اس کا چیئرمین کون ہے اور نہ ہی میونسپل کارپوریشن کو اس کمیٹی کو بنانے کا مقصد ہے بیوٹی فیکیشن کمیٹی کے دفتر کا کوئی علم نہ ہے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن کے تحت کسی بیوٹی فیکیشن کمیٹی نے کوئی فنڈ خرچ نہ کئے ہیں۔

(ج) اب تک میونسپل کارپوریشن کے تحت بیوٹی فیکیشن کمیٹی کی کوئی سکیم مکمل نہ ہوئی ہے اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی کام جاری ہے۔

ضلعی حکومت ڈیرہ غازی خان کا بجٹ و سرکاری گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

1404: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلعی ڈیرہ غازی خان کا 14-2013 اور 15-2014 کا کل بجٹ کتنا تھا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ بجٹ سے کتنا ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوا مذکورہ سالوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلعی حکومت ڈیرہ غازی خان کے زیر استعمال کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ گاڑیاں کن ملازمین کے زیر استعمال ہیں ان کے نام، عہدہ اور زیر استعمال گاڑی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران گاڑیوں کے پٹرول اور مینٹیننس پر آنے والے اخراجات کیا ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلعی حکومت ڈیرہ غازی خان کا بجٹ برائے مالی سال 14-2013 کا حجم 6461.992 ملین روپے اور برائے سال 15-2014 کا حجم 8008.853 ملین تھا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) مذکورہ بجٹ میں سے تنخواہ اور ٹی اے/ڈی اے پر درج ذیل اخراجات ہوئے:

سال	تنخواہ	ٹی اے/ڈی اے
2013-14	4895.300	27.453 ملین روپے
2014-15	5122.200	111.254 ملین روپے

تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں ضلعی حکومت ڈیرہ غازی خان کے پاس کل گاڑیاں 80 زیر استعمال تھیں۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران گاڑیوں کے پٹرول اور مینٹینینس پر درج ذیل اخرجات ہوئے:

سال	پٹرول	مینٹینینس
2013-14	43.888	9.205 ملین روپے
2014-15	123.994	13.010 ملین روپے

تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناب سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 20۔ستمبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ، 20۔ ستمبر 2017

(یوم الاربعاء، 28۔ ذوالحج 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 8

595

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 (12 بابت 2017)؛
2. آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 (13 بابت 2017)؛
3. آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 (14 بابت 2017)؛

ii) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 (12 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس(ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 (12 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 17۔جولائی 2017 میں مورخہ 15۔اکتوبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

596

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 (13 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس(ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 (13 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 19۔جولائی 2017 میں مورخہ 18۔اکتوبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 (14 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 (14 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 18 اگست 2017 میں مورخہ 16 نومبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ **پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی**

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(درج بالا رپورٹوں کی نقول مورخہ 14۔ ستمبر 2017 کو مہیا کر دی گئی ہیں)

597

(سی) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017** (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017** (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی پنجاب 2017** (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017 منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017** (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 منظور کیا جائے۔

5۔ **مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017** (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 منظور کیا جائے۔

599

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

بدھ،20۔ ستمبر 2017

(یوم الاربعاء،28۔ ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ
فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَاَرۡجُلُہُمۡ
مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِکَ لَہُمۡ خِزۡیٌ فِی
الدُّنۡیَا وَلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ
تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ
اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۴﴾

سورة المائدة آيات 33 تا 34

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا (بھاری) عذاب تیار ہے (33) ہاں جن لوگوں نے اس سے پیشتر کہ تمہارے قابو میں آجائیں توبہ کر لی تو جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے (34)

وماعلینا الاالبلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے سراپا اُجالا ہمارا نبیؐ
رحمتِ حق تعالیٰ ہمارا نبیؐ
جن کی نسبت سے ہو جائیں گے پار ہم
ہے وہ سچا حوالہ ہمارا نبیؐ
جس کا کونین میں کوئی ثانی نہیں
سارے نبیوں سے اعلیٰ ہمارا نبیؐ
ہے مسلم رسولوں کا رُتبہ مگر
سب سے رُتبے میں اعلیٰ ہمارا نبیؐ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ میں پہلے سوال کے لئے ممبر کا نام پکاروں کچھ سوالات ایسے ہیں جن کے جوابات موصول نہیں ہوئے ان کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ ان کے جوابات آپ کب تک positively دیں گے۔ اگر جوابات اس تاریخ کو نہیں آئیں گے تو میں انہیں direct کمیٹی کو بھیج دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! آئندہ جو بھی وقفہ سوالات کا دن آئے گا تو ان کے جوابات positively دے دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ان کے جوابات کب تک دے دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! کچھ سوال تو ایسے ہیں جن کے جواب آچکے ہیں لیکن وہ پرنٹ نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ہمارے پاس سب سوالوں کے جواب آجائیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں سوالوں کے نمبر بولتا ہوں ان کو نوٹ کر لیں۔ سوال نمبر 8377,936,9006,9042,9039 اور 9199 ان سوالوں کے جواب جمعہ تک آپ کو دینے ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دیکھیں، میں پہلے بھی بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ جس کا محکمہ ہو اس کے متعلقہ سیکرٹری صاحب کو یہاں پر حاضر ہونا چاہئے۔ اگر وہ موجود نہیں ہوں گے تو پھر اس کا

نوٹس لیا جائے گا۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ ان کے بارے میں چیف سیکرٹری صاحب کو لکھ کر بھیجیں۔ پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7947 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اس سے پہلے میں نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری تو تشریف رکھتے ہیں لیکن کیا گیلری میں کوئی متعلقہ آفیسر محکمے کی طرف سے بیٹھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں نے پہلے ہی اس بارے میں کہہ دیا ہے اور اس بارے میں چیف سیکرٹری صاحب کو لیٹر لکھ رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا گیلری میں کوئی متعلقہ آفیسر محکمے کی طرف سے بیٹھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! وہ بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح آپ بھی on his behalf ہیں اسی طرح وہ بھی on his behalf ہیں۔ Both of you.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں تو ایک ایم پی اے ہوں اور دوسرے ایم پی اے کے behalf پر ہوں۔ میرے خیال میں وہ تو کوئی چھوٹے آفیسر لگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! وہ میں نے پہلے بات کرلی ہے لہٰذا اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ آپ کے سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈولفن فورس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7947: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ڈولفن کا قیام کب، کس قاعدہ اور قانون کے تحت ہوا ہے؟

(ب) اس فورس کے قیام پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس فورس میں کتنے افراد کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں کتنی ماہانہ pay پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(د) اس فورس کے لئے کتنی موٹر بائیک، کتنی رقم میں خرید کی گئی ہیں، فی موٹر بائیک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اس کی خرید کے لئے کس کس اخبار میں کب اشتہار دیا گیا تھا اور کس کس کمپنی اور ادارے نے ان کی فراہمی کے لئے ٹینڈر جمع کروایا اور کس کمپنی کو یہ ٹینڈر دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) مہتمم پولیس موبائلز، لاہور سے تحریری رپورٹ بحوالہ ریفرنس نمبری 150/HC-Mobile مورخہ 25.01.2017 حاصل کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو تحریر ہے کہ متعلقہ نہ ہے۔ ڈولفن فورس کے قیام، قاعدہ اور قانون کی بابت CPO پنجاب سے تحرک کیا جائے۔

(ب) ڈولفن فورس کے قیام پر 15-2014 میں 388.533، 16-2015 میں 803.825 جبکہ 17-2016 میں 1048.35 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ڈولفن سکواڈ کی ریکروٹمنٹ، ماہانہ تنخواہ اور سکیل کی بابت انسپکٹر اسٹیبلشمنٹ دفتر ڈی آئی جی آپریشنز لاہور اور اکاؤنٹنٹ ڈولفن سکواڈ سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے جو ذیل ہے:

عہدہ	نفری	پے سکیل	ماہانہ تنخواہ
کانسٹیبل / ڈرائیور کانسٹیبل (جن کو نمبر الاٹ ہو چکے)	1403	07	24790 روپے
درجہ چہارم (میسن، الیکٹریشن)	10	05	22124 روپے
درجہ چہارم (نائب قاصد، دھوبی، خاکروب، لانگری، باربر، ماشکی، کارپینٹر)	163	01	19996 روپے

(د) 300 موٹر بائیکس خریدی گئیں 1,299,999 روپے فی موٹر سائیکل کی قیمت ہے، -/389,999,700 روپے ٹوٹل موٹر سائیکل کی قیمت ہے، مورخہ 21۔ فروری 2016 کو "نوائے وقت"، Daily DAWN میں ٹینڈر دیا گیا جس بابت اٹلس ہنڈا موٹر سائیکل اور پاک سوزوکی کی موٹر سائیکل نے ٹنڈر جمع کروایا اور ٹیکنیکل کمیٹی سے پاک سوزوکی مسترد اور ہنڈا اٹلس پاس پائی گئی تھی لہٰذا یہ ٹینڈر ہنڈا اٹلس کمپنی کو دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جز (الف) کا جواب پڑھ کے سنا دیتا ہوں اور اس پر تھوڑی clarification چاہوں گا۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ مہتمم پولیس موبائلز، لاہور سے تحریری رپورٹ بحوالہ ریفرنس نمبری HC-Mobile/150 مورخہ 25.01.2017 حاصل کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو مجھے اس کی تفصیل مل گئی ہے۔ جو تحریر ہے کہ متعلقہ نہ ہے۔ ڈولفن فورس کے قیام، قاعدہ اور قانون کی بابت CPO پنجاب سے تحرک کیا جائے۔

یہ کیا جواب ہے؟ اگر میرا سوال وزیر اعلیٰ پنجاب سے ہے اور اس کا جواب میں expect کر رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب، منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری دے رہے ہیں تو اس سوال کے end میں مجھے یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ CPO پنجاب سے تحرک کیا جائے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ درست کہہ رہے ہیں۔ یہ clerical mistake ہے جو پہلے محکمے کو جواب بھیجا گیا تھا۔ جب محکمے کو یہ سوال refer کیا گیا تو وہاں محکمے میں مختلف برانچز ہیں تو کسی ایک برانچ نے یہ لکھ دیا ہے کہ ہمارے متعلقہ نہ ہے لیکن اب میرے پاس اس سوال کا جواب موجود ہے لہٰذا یہ ایک clerical mistake ہے تو جو بھی بات اس سوال کے بارے میں میرے فاضل دوست پوچھنا چاہیں تو میں بتانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جنہوں نے یہ جواب دیا ہے آپ ان کو کچھ نہیں پوچھتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے لیکن یہ سوال میری تعیناتی سے پہلے کا آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس سوال کے جواب کا پتا کر کے اس ایوان کو بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ہاں جی، میں نے ان سے جواب لے لیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب لے لیا ہے تو ہمیں بھی اس جواب سے آگاہ کریں کہ وہ جواب کیا آیا تھا؟ ڈولفن فورس کے بارے میں میرا سادہ سا سوال تھا نہیں تو میں ہی آپ کو بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ سوال کریں وہ جواب دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ یہ میری تعیناتی سے پہلے کا سوال ہے اور مجھے تو اس بارے میں پتا ہی نہیں ہے۔ میں نے ان سے پوچھا ہے اور وہ جواب دیں گے۔ یہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں چیف منسٹر صاحب کے لئے سمری لگی ہوئی ہے اور اس کے اندر با قاعدہ بتایا گیا ہے کہ ترکی میں 1994 سے یہ ڈولفن فورس چل رہی ہے اور اس کے یہ یہ parameters ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس میں سب کچھ صاف صاف لکھا گیا ہے کہ یہ کیسے کیا گیا ہے۔ میرا صرف سوال یہ ہے کہ اس ایوان کی یہ عزت ہے کہ اس کا اگر جواب چاہئے تو CPO سے جا کر بات کریں۔ یہ کوئی مصلی کھڑا ہو کر پوچھ رہا ہے اور آگے سے یہ جواب آنا ہے۔ میں دوبارہ سے کہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اب آپ چھوڑیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ clerical mistake تھی اس سوال کا جواب آچکا ہے جو بھی میرے فاضل دوست سوال پوچھنا چاہتے ہیں میں ان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جی، وہ ابھی سوال پوچھتے ہیں تو آپ ان کے سوال کا جواب دیں۔ جی، سردار صاحب! اب آگے چلیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈولفن فورس کے قیام پر 2014-15 اور 2016-17 میں اتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے اس جواب کے مطابق ٹوٹل 300 موٹر سائیکلیں خریدی گئی ہیں لہٰذا مجھے بتادیں کہ کس سال میں کتنی موٹر سائیکلیں خریدی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ٹوٹل 300 موٹر سائیکلیں خریدی گئی ہیں اور ایک موٹر سائیکل کی قیمت 12 لاکھ 99 ہزار 999 روپے ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ سال وار پوچھ رہے ہیں اگر آپ اس کے بارے میں بتا سکتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ موٹر سائیکلیں 2015-16 میں خریدی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ 2014-15 اور 2015-16 دونوں کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! 2016 کو اس کا قیام عمل میں آیا ہے اور یہ موٹر سائیکلیں اسی وقت خریدی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں دوبارہ یہ بات کہنا چاہوں گا کہ میرے فاضل دوست کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ محکمے نے جو جواب بھیجا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا کیا جواب دیں جبکہ محکمے نے ہی اس کا جواب نہیں دیا۔ یہ جواب تو میرے پاس بھی آیا ہے اور یہی جواب ان کے پاس بھی ہے تو اس کے اندر یہ نہیں لکھا گیا۔ میں نے پوچھا یہ ہے کہ 2014-15 جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا تو پہلے سال کتنے آدمی بھرتی کئے گئے اور کتنی موٹر سائیکلیں خریدی گئیں۔ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ 1403 آدمی رکھے گئے ہیں۔ 10 میسن، الیکٹریشن رکھے گئے ہیں اور درجہ چہارم کے 163 نائب قاصد رکھے گئے ہیں۔ موٹر سائیکلیں ٹھیک کرنے کے لئے 10 لوگ ہیں

جبکہ نائب قاصد اور دھوبی 163 رکھ لئے ہیں یعنی جھاڑو دینے والے زیادہ ہیں اور موٹر سائیکلیں ٹھیک کرنے والے کم ہیں۔ میرا سوال صرف اتنا تھا کہ پہلے، دوسرے اور تیسرے سال کے بارے میں بتا دیا جائے کہ اتنی موٹر سائیکلیں اس سال میں لی گئیں کہ کیا تمام موٹر سائیکلیں آخری سال میں لی گئی ہیں یا کہ پہلے سال میں لی گئی ہیں اس میں کیا کوئی complication ہے؟

جناب سپیکر: سرادر صاحب! اب آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا جواب سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ان کا بہت واضح سوال ہے اور اس کا بہت ہی واضح جواب ہے کہ ہم نے اس سال اتنی موٹر سائیکلیں لی ہیں۔ جس سال میں ہم نے موٹر سائیکلیں لی ہی نہیں تو اس سال کے بارے میں یہ insist کر رہے ہیں۔ اگر یہ سال وار تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو یہ fresh question کر دیں۔ جو انہوں نے سوال کیا ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ ہم نے یہ موٹر سائیکلیں خریدی ہیں وہ ایوان کے سامنے رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے 2016 میں موٹر سائیکلیں خریدی ہیں۔ اگلا ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اب میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8301 ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ آج محکمہ داخلہ کے سوالات ہیں اور ہوم سیکرٹری صاحب اور نہ ہی آئی جی صاحب تشریف لائے ہیں یہ جو اتنے زیادہ سوال ہیں یہ ہم کس سے کریں گے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! ان سوالوں کے جواب پارلیمانی سیکرٹری دیں گے۔ میں نے پہلے ہی اس بارے میں کہہ دیا ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب کو لکھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آج سے پہلے بھی اس ایوان کی، آپ کی اور ڈپٹی سپیکر صاحب کی روایت رہی ہے کہ جس دن کوئی سیکرٹری اس محکمے کا نہیں ہو گا جس کے سوالات ہوں گے تو اس دن سوال take up نہیں ہوں گے کیا یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بات تو ٹھیک ہے تو پھر اس کا کیا کریں آپ کے سوال کو pending کر دیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ آپ کے سامنے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری تو جواب دیں گے لیکن جوابات کی پوزیشن بھی آپ کے سامنے ہے۔ یہ تو اتنا serious ہونا چاہئے کہ آئی جی صاحب یا ہوم سیکرٹری صاحب یہاں پر خود موجود ہونے چاہئیں تاکہ انہیں پتا چلے کہ یہ اسمبلی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت حیرانی کی بات ہے جو کچھ یہاں پر ہوا ہے۔ آگے آپ کی مرضی ہے جیسے آپ کہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اسمبلی سیکرٹریٹ بتائے کہ ان کی طرف سے کوئی excuse یا کوئی پیغام بھیجا گیا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میاں طارق محمود کے سوال نمبر 8301 کو pending کیا جاتا ہے اور آپ اس سوال کا جواب جمعہ کو دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں سیکرٹری صاحب اور باقی بھی آئیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ہم اس سوال کو pending کرتے ہیں اور ان کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں۔ وہ آدھے گھنٹے میں آ گئے تو well and good ورنہ آپ جو کہیں گے اُس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ساڑھے چار سال تو ان کو آپ بلا نہیں سکے؟

جناب سپیکر: کون کہتا ہے، کیا بات کرتے ہیں آپ؟ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

DR NAUSHEEN HAMID: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، On her behalf سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8328 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر سے متعلقہ شکایات کی تفصیلات

*8328: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ تین سال میں اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر کی روشنی میں صوبہ بھر میں کتنی شکایات موصول ہوئیں ہیں اور ایسی کتنی شکایات پر گرفتاریاں ہوئی ہیں نیز کن علاقہ جات میں اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر کا رجحان زیادہ ہے۔ تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(ب) کیا نیشنل ایکشن پلان کے تحت ایسی معلومات کو اکٹھا کیا گیا ہے جن سے ثابت ہو سکے کہ صوبہ بھر میں کس مذہب اور گروہ کے لوگ اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر میں زیادہ ملوث ہیں، اگر ایسی معلومات ہیں تو ایسے گروہوں کے ساتھ نمٹنے کے لئے اگر کوئی ایسی پالیسی مرتب ہو چکی ہے تو اس کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ تین سالوں(01-01-2014 to 07-12-2016) میں اشتعال انگیز تقاریر کی کل تعداد 313 رہی جبکہ سب سے زیادہ تقاریر ضلع اٹک (48) میں کی گئی ان تقاریر کی روشنی میں کل 226 مقدمات درج ہوئے، جن میں سب سے زیادہ مقدمات ضلع گجرات میں رجسٹر کئے گئے جن کی تعداد 25 رہی۔ گرفتار شدہ اشخاص کی کل تعداد 348 رہی جن میں سب سے زیادہ گرفتاریاں ضلع گجرات میں ہوئیں جن کی تعداد 127 تھی۔

(ب) صوبہ بھر کے ہر مذہب اور گروہ کے لوگ اس اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر میں ملوث پائے گئے ہیں۔ ایسے گروہ جو اشتعال انگیزی میں ملوث پائے جاتے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور پنجاب پولیس اس میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نیشنل ایکشن پلان کے تحت بہت سی گرفتاریاں بھی عمل میں لائی جاتی ہیں اور FIRs بھی درج کی جاتی ہیں۔ اس سوال کا جواب تفتیشی ایجنسی یعنی CTD اور متعلقہ تھانہ جات بہتر دے سکتے ہیں، کیونکہ تفتیش کے دوران متعلقہ ملزمان سے یہ معلومات ان کو حاصل ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا تھا کہ ایسے گروہوں کے ساتھ نمٹنے کے لئے کون سی پالیسی مرتب ہو چکی ہے اور اگر ہے تو اس کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟ انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ جو گروہ اس اشتعال انگیزی میں ملوث پائے جاتے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ فاضل ممبر نے سوال میں تفصیلات پوچھی تھیں لیکن انہوں نے کوئی تفصیل نہیں دی کہ ایسے لوگ جو پکڑے گئے ہیں ان کے خلاف آج تک کس قسم کی کارروائی کی گئی ہے کیونکہ قانونی کارروائی میں بہت سی چیزیں آ جاتی ہیں؟ معزز پارلیمانی سیکرٹری ذرا تفصیلاً بیان کر دیں کہ ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور کیا سزائیں دی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس سلسلے میں پنجاب گورنمنٹ نے بڑی مؤثر پالیسی بنائی ہے۔ لاؤڈ سپیکر کے بارے میں جو پالیسی تھی اُس پر کنٹرول کیا گیا جس سے بہت زیادہ فرق پڑا ہے۔ اس کے علاوہ جو لوگ دوسرے اضلاع میں جا کر شر پسندی کرتے تھے، اشتعال انگیز تقاریر کرتے تھے اُن کو کنٹرول کیا گیا، فورتھ شیڈول میں ڈالا گیا اور مختلف لوگ نظر بند کئے گئے۔ اس سلسلے میں پنجاب گورنمنٹ نے نیشنل ایکشن پلان پر بھی عمل کیا جس کی وجہ سے انتہا پسندی پر بہت حد تک قابو پایا گیا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کی تفصیلات مانگی تھیں کہ کتنے لوگوں کو جیل میں ڈالا گیا، کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئیں، کتنے جرمانے ہوئے، کتنے چالان مکمل ہوئے اور کتنی FIRs درج ہوئی ہیں لیکن انہوں نے ایک تفصیل بھی نہیں دی اور صرف یہ کہا کہ کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ سوال کچھ اور تھا لیکن جواب کچھ اور آیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بڑا واضح جواب ہے۔ ضلع گجرات میں 25 مقدمات رجسٹر ہوئے، گرفتار شدہ اشخاص کی تعداد 348 رہی جبکہ 127 گرفتاریاں گجرات میں ہوئیں۔ یہ سارے لوگ گرفتار ہو کر چالان کے بعد جیل میں چلے گئے۔

جناب سپیکر: ابھی تک کسی کو سزا بھی ہوئی یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! عدالتوں میں کیس چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ کے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میرے علم میں نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! عدالتوں میں follow up ہو رہا ہے اور کیا اس کا کوئی follow up ان کے پاس موجود نہیں ہے کیونکہ ان کا فرض ہے کہ اس کا follow up رکھیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ follow up ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! جب تک سزائیں نہیں ملیں گی تو ملک میں حالات کیسے صحیح ہوں گے؟

جناب سپیکر: ان کے پاس ریکارڈ نہیں ہوگا اس لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا نہیں سکے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کو اس بات کا پتا ہونا چاہئے تھا کہ کتنے لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں؟ جی، اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8347 ہے لیکن پھر وہی بات جو میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اگر ہوم سیکرٹری یا آئی جی صاحب ہوں تب ہی سوالات کے جوابات ہونے چاہئیں تاکہ ان کے نوٹس میں آئے کہ کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ جو ایوان کی روایت بن چکی ہے کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری نہ ہو اُس دن وہ سوالات take up نہیں کئے جاتے لہٰذا یہ روایت رہنی چاہئے اور یہ اچھی روایت ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوالات کو pending کر دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم یہاں سارے participate کیا کریں۔ کل کے سوالات پر جو کورم کا walkover منسٹر صاحب کو دیا گیا وہ سب کے سامنے ہے۔ کل ہمارے حلقوں کے اتنے ضروری سوالات تھے لیکن کورم کی نشاندہی ہماری طرف سے نہیں کی گئی تھی لیکن زبردستی بنا کر کہا گیا کہ کورم کی نشاندہی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کل آواز سنی تھی، انہوں نے جو کہا تھا وہ بات میں نے سن لی تھی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کورم کا لفظ تو میں نے ابھی بھی بولا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ لفظ کی بات نہیں ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ کورم پورا کر لو اور کریں۔ انہوں نے یہ بات کی تھی لیکن اب آپ تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آج ہوم سیکرٹری نہیں ہیں تو ہم ان کے دفتر میں جا کر التجا کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ساتھ لے آئیں، مجھے تو اعتراض نہیں ہے۔ میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے اور اس کے مطابق انشاء اللہ عمل ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 8347 میاں طارق محمود کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7890 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لیکن ان کا سوال pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ ابھی ہسپتال میں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8234 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8329 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت گرفتار افراد سے متعلقہ تفصیلات

*8329: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں جن افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں سے کتنے لوگوں کو جیل بھیجا جا چکا ہے مزید براں جیل میں ان کی مثبت تربیت اور نگرانی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت سماجی فلاح و بہبود کے اداروں کی چھان بین کی جا رہی ہے کیا کوئی ایسی لسٹ میسر ہے جو اس حوالے سے راہنمائی کر سکے کہ اسمبلی ممبران

کو کن اداروں کے ساتھ اپنے روابط فوراً منقطع کر لینے چاہئیں مزید یہ کن وجوہات کی بناء پر ان اداروں پر یہ قدغن لگائی گئی ہے اس کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) نیشنل ایکشن پلان(NAP)کے تحت قانون نافذ کرنے والے اداروں نے2015 سے 25.07.2017تک مختلف کارروائیاں کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں جنوری 2015 سے اب تک 3019افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا چکا ہے۔

a. مذکورہ بالا قیدیوں کو کڑی نگرانی میں علٰحدہ سکیورٹی سیلز میں رکھا جاتا ہے۔

b. ان قیدیوں کی سکیورٹی اور پہرے (نگرانی) کے پیش نظر تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ عملہ مقرر کیا گیا ہے۔

c. ان قیدیوں کو دوسرے قیدیوں سے گھلنے ملنے کی اجازت نہیں دی جاتی تا کہ وہ انتہا پسندانہ نظریات دوسرے قیدیوں تک نہ پہنچا سکیں۔

d. ان قیدیوں کی اصلاح کے لئے مذہبی اور سماجی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے، مزید برآں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ ان قیدیوں میں حب الوطنی کا جذبہ اُبھارا جائے۔

(ب) نیشنل کاؤنٹر ٹیررازم اتھارٹی(NACTA)حکومت پاکستان اسلام آباد نے65غیر قانونی تنظیموں کی فہرست جاری کی ہے۔ چار تنظیمیں زیر نگرانی ہیں اور دو تنظیموں کا اندراج UN سکیورٹی کونسل قرارداد نمبر1267 کے تحت کیا گیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس امر کی سفارش کی جاتی ہے کہ معزز ممبران اسمبلی / عوامی نمائندے مذکورہ بالا تنظیموں کے ساتھ روابط سے پرہیز کریں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں جنوری 2015 سے اب 3019افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا چکا ہے۔ کیا ان کی گرفتاری کے دوران پولیس مقابلے ہوئے، اگر ہوئے تھے تو کتنے لوگ شہید ہوئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جب Law Enforcement Agencies نے یہ کارروائیاں کیں تب encounter کے دوران نو ملزمان ہلاک ہوئے تھے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ شہید کتنے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ شہید کتنے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس بارے میں انفارمیشن نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کیا ان میں سے کوئی شہید نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ تعداد پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شاید کوئی شہید نہیں ہوا۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جز (ب) میں نیشنل کاؤنٹر ٹیررازم اتھارٹی کے تحت غیر قانونی تنظیموں کی فہرست جاری کی گئی ہے۔ NACTA کی formation کا کیا تناسب ہوتا ہے یعنی آرمی کے لوگ اور civil لوگ کتنے ہوتے ہیں؟ کیا پارلیمانی سیکرٹری اس بارے مجھے آگاہ کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں ان کا سوال ذرا سمجھ نہیں سکا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ویسے میری آواز کافی بلند ہے۔ میں نے کہا ہے کہ NACTA کے تحت تنظیموں کو غیر قانونی قرار دے کر ban کیا جاتا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ NACTA کی formation کا کیا فارمولا ہے، اس میں کتنے آرمی کے لوگ ہیں، کتنے civilian ہیں یا اس میں کوئی پارلیمنٹیرین بھی موجود ہیں یعنی اس کا structure اور formulation کیسی ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ایک تو یہ فیڈرل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے اور دوسرا یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر یہ دوبارہ سوال کر دیں تو جواب دے دیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں NACTA کی formation پوچھی گئی ہے کہ اس میں کون کون سے افراد ہیں لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ fresh question بنتا ہے، اب آپ خود ہی اندازہ کر لیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جو subject فیڈرل گورنمنٹ کا ہے میں اُس کا جواب کیسے دے سکتا ہوں؟ فیڈرل گورنمنٹ اس کی formation کرتی ہے تو یہ سوال پنجاب حکومت سے متعلقہ نہیں ہے اور ہم تو صوبہ کی حیثیت سے اس کے ممبر ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں لیکن انہیں اس چیز کا پتا نہیں ہے کہ "نیکٹا" کی formation کے اندر کون کون سے ادارے ہیں اور متعلقہ صوبہ پنجاب کا کیا role ہے؟ یہ پنجاب کے وزارت داخلہ کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ اس صوبے کے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ان پارلیمانی سیکرٹریوں کا یہ حال ہے کہ انہیں "نیکٹا" کا پتا نہیں ہے کہ اس کی formation کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! ایسے نہ کریں اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! فاضل ممبر جس طرح بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ آرام سے جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے اسی کے اندر میں نے رہنا ہے۔ اب اگر یہ مجھ سے دنیا کی کوئی دوسری چیزیں پوچھیں گے تو میں ان کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ اس سوال سے متعلقہ یہ ضمنی سوال پوچھیں تو میں اس کا جواب دوں گا۔ اب یہ خود بھی ممبر اسمبلی ہیں تو انہیں بھی پتا ہونا چاہئے۔ یہ جنرل انفارمیشن کے بارے میں بات کرتے ہیں تو یہ خود بڑے seasoned اور تجربہ کار ممبر ہیں اس لئے انہیں پتا ہونا چاہئے کہ "NACTA" میں کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ ان سے پوچھ لیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں چنے ہیں، ٹماٹر ہیں، آلو ہیں، پیاز ہیں۔ اس کی formation یہ ہے کہ حکومت پاکستان کے وزارت داخلہ کے منسٹر صاحب اس کو chair کرتے ہیں اور نیچے صوبوں کی

طرف سے فلاں فلاں آدمی ہیں، اس کے ساتھ کام کرنے والے ادارے یہ یہ ہیں جو اس کی help کرتے ہیں۔ باقی یہ بتادیں کیونکہ کافی تو میں نے بتادیا ہے اور outline نہیں بتائی تو یہ کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! وہی بات میرے بھائی بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ سوالات بہت اہم ہوتے ہیں اور سسٹم کو سمجھنے اور معلومات کے لئے یہ سوالات کئے جاتے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! متعلقہ صوبے کے وزیر اعلیٰ "NACTA" کے ممبر ہیں یا نہیں؟ میں نے آپ کے توسط سے جو استدعا کی ہے اس کا جواب لے دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے این اے۔120 کی شکست کا غم دل کو لگا لیا ہے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ایسی بات نہ کیا کریں۔ مہربانی۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ میرے متعلقہ سوال نہیں ہے کیونکہ جو انہوں نے سوال پوچھا ہے یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے۔ اگر کوئی نیا سوال کر۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اپنی انفارمیشن کے لئے چاہ رہے ہیں تو آپ اس کا جواب بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ وفاق سے متعلقہ ہے اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے کیا فرمایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ یہ وفاق سے متعلقہ ہے اور ہم نے تو اسے نہیں بنایا بلکہ پنجاب تو اس کا ایک ممبر ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پھر اس سوال کو قومی اسمبلی میں بھجوایا جائے تاکہ وہاں سے اس کا جواب آجائے۔ یہاں پر اس کا کوئی جواب نہیں ہے تو کیا کوئی سوال کرے گا؟ وہی بات ہے جو طارق صاحب نے بھی کہی کہ اگر متعلقہ لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تھوڑی سی relevant ہو جائیں ناں تو پھر ان سے پوچھتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! نہیں relevant کیا ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ آپ قومی اسمبلی کی بات نہ کریں بلکہ اپنی بات کریں اور ان سے جو پوچھنا چاہتے ہیں وہ پوچھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں احتجاجاً اس سوال کا جواب ہی نہیں مانگتی اور افسوس کہ اس اسمبلی میں please find right people for the right job اس پر ذرا توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8338 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے اور وقت ہوا تو پھر اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8801 شہزاد منشی کا ہے۔ اس سوال کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 8870 میاں طارق محمود کا ہے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے، کیا اس سوال کو take up کر لیا جائے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں۔ جو ایوان کی روایت بن گئی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہ برقرار رہے۔ جس ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری نہیں ہو گا، جس طرح یہ پہلے چل رہا ہے کہ اس محکمہ کے سوالات take up نہیں ہوئے تو یہ روایت رہنی چاہئے تاکہ وہ لوگ آئیں اور سمجھیں۔ اس کے اوپر ہمیں کوئی compromise نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کا کوئی result ہی نہیں ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال نمبر 8870 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8875 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا وگرنہ dispose of ہو گا۔ اگلا سوال بھی چیمہ صاحب کا ہی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8876 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں تھانوں کے گرد دکانات کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8876: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں قائم تھانوں کے ارد گرد خالی جگہوں میں حکومت کی طرف سے کمرشل دکانیں بنائی جارہی ہیں؟

(ب) ان دکانوں کا الاٹ کرنے کا طریق کار کیا ہے اور ان تھانوں کو کمرشل مارکیٹوں میں کیوں تبدیل کیا جارہا ہے سرگودھا میں کن کن پولیس سٹیشنوں کی حدود میں کمرشل دکانیں بنائی جارہی ہیں تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) جی ہاں! سرگودھا میں قائم تھانوں کے ارد گرد خالی جگہوں میں حسب ضابطہ پولیس ویلفیئر شاپنگ سنٹر بنائے جارہے ہیں۔

(ب) تھانہ پھلروان اور تھانہ بھاگٹانوالہ کی سابقہ عمارات کی خالی جگہوں پر دکانات بنائی جارہی ہیں۔ دکانیں پہلے آیئے پہلے پایئے کے اصول اور معاہدہ کرایہ داری پر الاٹ کی جارہی ہیں، اس سلسلہ میں ایڈیشنل ایس پی، ڈی ایس پی متعلقہ سرکل، انچارج ڈویلپمنٹ اور اکاونٹنٹ پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو دکانوں کی الاٹمنٹ اور اس سے متعلقہ امور کی نگرانی کرے گی جہاں تک تھانوں کو کمرشل مارکیٹوں میں تبدیل کرنے کا تعلق ہے یہ درست نہ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے کہ ضلع سرگودھا میں قائم تھانوں کے ارد گرد خالی جگہ پر کمرشل پلازے اور دکانیں وغیرہ بن رہی ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ اس وقت تھانوں کے ارد گرد جو بازار بن رہے ہیں تو اس کے لئے کوئی parameters ہیں؟ کیا ہماری لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہاں پر

کمرشل پلازے اور دکانیں بنائی جائیں؟ کیا ان تھانوں میں کوئی سپیشل سکواڈ یا انہیں قابو کرنے کا کوئی سسٹم ہے کہ اگر وہاں پر کوئی blast ہو جاتا ہے؟ اگر تھانوں کو ہم ٹوٹل کمرشل کر دیں تو وہاں پر حالات۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، متعلقہ تھانوں جو پھلروان اور تھانہ بھاگٹانوالہ کا پوچھا گیا ہے تو آپ اس کے بارے میں پوچھیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ سرگودھا کا ہی علاقہ ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے پوچھا ہے کہ تھانے کے ارد گرد جو مارکیٹ بنا رہے ہیں اس سے آپ کو آمدن تو ہو گی لیکن اگر خدانخواستہ دہشت گردی کی کوئی واردات ہوئی تو آپ کیا کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ تھوڑی سی confusion ہے کیونکہ actually یہ ان تھانوں کی اراضی ہے جہاں پر یہ پہلے تھانے قائم تھے۔ اب نئی جگہ پر تھانے بن گئے ہیں اور وہ جگہ خالی تھی جس پر یہ بلڈنگ یا مارکیٹیں بنائی جا رہی ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ پڑھیں جز (الف) میں ہے کہ جی ہاں، سرگودھا میں قائم تھانوں کے ارد گرد خالی جگہوں پر حسب ضابطہ پولیس ویلفیئر شاپنگ سنٹرز بنائے جا رہے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ دو جگہیں ہوتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! اس سے کوئی آمدن ہو گی تو وہ قومی خزانے میں شامل ہو گی ناں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! بالکل آمدن ہو گی اور آپ صحیح فرما رہے ہیں لیکن جو اس وقت ہمارے حالات ہیں، جو دہشت گردی کے حالات ہیں تو کیا ہم یہ afford کر سکتے ہیں کہ ہم تھانوں کے ساتھ یا ان کی ملحقہ دیوار کے ساتھ شاپنگ سنٹرز بنائیں؟

جناب سپیکر: انشاء اللہ دہشت گردی ختم ہو جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ بالکل دوسرے angle سے سوچ رہے ہیں۔ اس جگہ پر تھانہ نہیں ہے بلکہ یہ پہلے تھانے کی جگہ تھی اب یہ خالی جگہیں ہیں اور تھانہ دوسری

جگہ پر ہے۔ جز(ب) میں خود ہی یہ پوچھ رہے ہیں کہ کن کن تھانوں میں تو وہ بتا دیا گیا ہے۔ یہ دو تھانے تو سرگودھا ضلع میں ہی ہیں اور آگے mention کر کے دو تھانوں پھلروان اور بھاگٹانوالہ کی جو پرانی جگہ تھی اور وہ خالی تھی، وہاں پر مارکیٹیں بنائی جا رہی ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری قابل احترام ہیں لیکن وہ اس معاملے کو light لے رہے ہیں اور on the ground reality یہ ہے کہ یہ معاملہ اتنا light نہیں ہے۔ یہاں پر پہلے بھی واقعات ہوتے ہیں۔ اس قسم کے بھی واقعات ہوئے ہیں کہ جن تھانوں کے ارد گرد مارکیٹس بن چکی ہیں وہاں پر جب لوگ تفتیش پر جاتے ہیں تو ایک گروپ وہاں پر گھات لگا کر بھی بیٹھا ہوتا ہے میں تو اس معاملے میں ان کو acknowledgment میں دے رہا ہوں کہ اس میں کچھ initiative لیں اور وہاں پر جو نیلامی اور جو بیچنے والا سارا کام چلا ہوا ہے اس میں تھوڑا سا یہ چیک اینڈ بیلنس تو رکھیں کہ جن تھانوں کے ساتھ پلازے یا دکانیں بن رہی ہیں یا اُن کی special squad کو بڑھایا جائے یا اُن کو police station sensitive میں لایا جائے کچھ تو کیا جائے؟

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں آپ نے اپنی بات کر لی ہے ہم نے آپ کی بات سن لی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آپ کا جو سوال تھا اُس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میری بات تو valid تھی لیکن appreciate تھوڑا کر دیں۔ **جناب سپیکر:** جی، دہشت گردی سب کے لئے خطرہ ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ کنٹرول ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کرے کنٹرول ہو میری بھی یہی دُعا ہے آپ بھی۔۔۔

جناب سپیکر: .No speech on it آپ کی بڑی مہربانی شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8910 جناب شہزاد منشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شنیلا رُوت کا ہے۔ وہ تشریف فرما ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8973 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں خواتین پولیس سٹیشن کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8973: محترمہ شُنیلارُوت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبے بھر میں کتنے خواتین تھانے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) صوبہ بھر میں تین خواتین پولیس سٹیشن مندرجہ ذیل اضلاع میں موجود ہیں۔

1- لاہور 2- فیصل آباد 3- راولپنڈی

(ب) اس سلسلہ میں کوئی تجویز کسی بھی ضلع سے تاحال موصول نہ ہوئی ہے تاہم حال ہی میں Violence Against Women Centre Multan کو ضلع ملتان کی سطح پر خواتین پولیس سٹیشن کا درجہ بھی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ بھر میں کتنے خواتین تھانے ہیں اس کا یہ جواب موصول ہوا کہ تین تھانے ہیں تو میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے یہاں پر کہا تھا کہ ہر ماڈل تھانے کے ساتھ خواتین کا تھانہ ساتھ ہو گا تو یہاں پر صرف تین کی تعداد دی گئی ہے، یہاں پر تو بڑی بڑی باتیں کی گئی تھیں کہ اُس کے اندر وومن ڈیسک ہوں لیکن یہاں پر صرف تین کا ذکر کیا گیا ہے---

جناب سپیکر: محترمہ! اب پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کیا پوچھنا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اُن سے یہ پوچھیں کہ یہاں پر تھانوں کی تعداد تین بتائی گئیں تو جو اتنے بڑے بڑے اعلانات کئے گئے تھے وہ کہاں ہوا میں اُڑ گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے ہم نے یہ بڑھانے ہیں لیکن مالی وسائل آڑے آرہے ہیں terrorism کی جنگ میں بہت بوجھ پڑا ہے تو جیسے وسائل آتے جائیں گے خواتین کے تھانے ضرور بنائیں جائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ کیا بات ہوئی یہ تو کوئی جواب نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا ابھی تو ہم نہیں بنا رہے---

جناب سپیکر: سیدھی بات یہ ہے آپ یہ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! وژن ہے کہ نئے تھانے بنائے جائیں گے لیکن اس وقت کوئی پالیسی نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ وہی والی بات ہوگئی کہ آپ بڑے بڑے اعلانات کر دیں اور آپ کی جیب میں کچھ بھی نہیں ہے لیکن آپ نے صرف اپنی تشہیر کے لئے، لوگوں کو جھوٹی تسلی دینے کے لئے اعلانات کر دیئے۔ ان کے جواب سے تو یہ پتا لگ رہا ہے پھر ایسے خواتین کو بے وقوف بنانے کی کیا ضرورت ہے---

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں ہے کسی کے کہنے سے کوئی بے وقوف نہیں بنتا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس پر پوری طرح سے دھیان دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ خواتین کو encourage تو نہیں کر رہے۔ میرے خیال میں خواتین ممبرز کو اس پر احتجاج کرنا چاہیے۔ خواتین کے لئے کوئی فنڈز ہی نہیں ہے باقی فضول پراجیکٹس کے لئے فنڈز ہیں۔

جناب سپیکر: خواتین کی اپنی جگہ پر اہمیت ہے اللہ کا شکر ہے خواتین کی طرف سے اتنے جرائم نہیں ہوتے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! خواتین کی empowerment کے اتنے announce packages کئے ہوئے ہیں لیکن اُس پر عملدرآمد کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ جیب میں کچھ بھی نہیں ہے تو پھر announcement کا کیا فائدہ؟ میں کہتی ہوں کہ خواتین کو اس پر سوچنا چاہیے، اس پر protest کرنا چاہیے کہ خواتین کے ساتھ یہ کیوں زیادتی کی جا رہی ہے، اُن کے لئے بجٹ ہی نہیں رکھا جاتا یہ صرف اعلانات کی حد تک ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ محترمہ کو کچھ بتا دیں کچھ تسلی کی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ہماری بہن تھانوں کے لئے insist کر رہی ہیں میں سمجھتا ہوں ان کو universities اور دوسری چیزوں کے لئے زیادہ insist کرنا چاہیے۔ کیا جو موجودہ تھانے ہیں اُن میں خواتین کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا؟ ہم نے اپنے وسائل کے مطابق چلنا ہے، جب یہ وسائل آئیں گے تو مزید تھانے بنائے جائیں گے لیکن جو موجودہ صورتحال ہے کیا خواتین کے ساتھ کوئی ظلم زیادتی ہے، کیا اُن کو انصاف نہیں مل رہا؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر ایک خاتون تھانے میں ایف آئی آر درج کرانے جاتی ہے تو سارے ایوان کو معلوم ہے کہ اُس کو کتنی مشکلات در پیش آتی ہیں۔ ہم بات کچھ کر رہے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب بات کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟ کیا یہ وژن ہے خواتین دھکے کھاتی رہیں، ذلیل ہوتی رہیں اور آپ ساڑھے نو سال بعد یہ کہہ رہے ہیں کہ جی ہمارے پاس بجٹ نہیں ہے ہم نے اعلان تو ضرور کر دیا لیکن ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، اورنج لائن ٹرین کے لئے پیسے ہیں لیکن خواتین کے لئے کوئی پیسے نہیں ہیں لوگ مر رہے ہیں پریشانیوں کا سامنا کر رہے ہیں کوئی پیسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کے لئے کوشش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری محمد اکرام کا ہے۔جی، سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9140 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈن اور موٹر بائیک کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9140: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں ٹریفک وارڈن کا نظام کب عمل میں آیا تھا؟

(ب) اس شہر میں اس وقت کتنے وارڈن کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اس شہر میں تعینات ٹریفک وارڈن کے پاس کتنی بائیک ہیں اور کتنی بائیک کی مزید ضرورت ہے؟

(د) کیا اس شہر کی تمام شاہرات پر ٹریفک وارڈن تعینات ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں ٹریفک وارڈن کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور ان کی ضرورت کے مطابق تمام سہولیات میسر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈن کے نظام کے نفاذ کی منظوری حکومت پنجاب نے مورخہ 14.10.2016 کو دی۔

(ب) اس وقت سیالکوٹ شہر میں 6 سینئر ٹریفک وارڈن اور 78 ٹریفک وارڈن کام کر رہے ہیں جبکہ 31 سینئر ٹریفک وارڈن اور دو ٹریفک وارڈن کی اسامیاں خالی ہیں علاوہ ازیں ٹریفک پولیس کے 9 سب انسپکٹرز، 30 اسسٹنٹ سب انسپکٹر، 33 ہیڈ کانسٹیبلز اور 129 کانسٹیبلز بھی ٹریفک ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) شہر ہذا میں ٹریفک وارڈن کے پاس 38عدد موٹر سائیکلز cc125اور دوعدد موٹر سائیکلز cc250 زیر استعمال ہیں جو کہ پرانی ہو چکی ہیں۔ حال ہی میں پانچ عدد cc125 نئی اور دوعدد cc250 نئی موٹر سائیکلز ملی ہیں جبکہ سیالکوٹ شہر ایک صنعتی اور بڑا شہر ہے، تقریباً 17عدد نئی موٹر سائیکلز cc125اور 20عدد موٹر سائیکلز cc250 کی مزید ضرورت ہے

(د) شہر کی مختلف شاہرات پر کل 115 اہم ڈیوٹی پوائنٹس بنتے ہیں جن میں سے 51 زیادہ اہمیت کے حامل ہیں جن پر ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جبکہ 64 اہم ڈیوٹی پوائنٹس پر بوجہ کم نفری ڈیوٹی نہ لگائی جا رہی ہے مزید نفری ملنے پر ان مقامات پر بھی ڈیوٹی لگائی جائے گی

(ہ) حکومت پنجاب نے پورے صوبے میں ٹریفک وارڈن سسٹم کا نفاذ کر دیا ہے جس کے تحت ٹریفک اسسٹنٹ، سینئر ٹریفک اسسٹنٹ اور جونیئر ٹریفک وارڈن کی نئی اسامیوں کے لئے قانون میں ترمیم کی گئی ہے اور اب ان اسامیوں پر جلد بھرتی شروع کی جائے گی وارڈن سسٹم کے کامیاب نفاذ کے لئے سہولتوں کی فراہمی یعنی ٹرانسپورٹ وغیرہ حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میر جز (ج) سے ضمنی سوال ہے کہ جواب میں لکھا ہے تقریباً 17عدد نئی موٹر سائیکلز cc125اور 20عدد موٹر سائیکلز cc250 کی مزید ضرورت ہے یہ ضرورت کب تک پوری ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انشاءاللہ اسی مالی سال میں ضرورت پوری ہو جائے گی۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز (ہ) سے ہے کہ جونیئر ٹریفک وارڈن کی نئی اسامیوں کے لئے قانون میں ترمیم کی گئی ہے اور اب ان سامیوں پر جلد بھرتی شروع ہو جائے گی، یہ بھرتی کب شروع ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ بھی انشاءاللہ اسی سال ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9269 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پولیس کی وردی کی تبدیلی کے ٹینڈر اور رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9269: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پولیس کی وردی کی تبدیلی پر کل کتنا خرچ ہوا ہے؟

(ب) کیا پنجاب پولیس کی وردی بنانے کے لئے اوپن ٹینڈر جاری کئے گئے ہیں تو حصہ لینے والی کمپنیوں کی تفصیلات اور پیشکشوں کی مالیت کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

(ج) ٹینڈر حاصل کرنے والی کمپنی اور پیشکش کی مالیت کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ہر سال محکمہ پولیس کو ملازمین کی یونیفارم کی خریداری کے لئے سالانہ بجٹ الاٹ کیا جاتا ہے جس میں سے ہر سال تمام ملازمین کے لئے یونیفارم خریدا جاتا ہے، ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی سالانہ بجٹ میں سے 503,055,489 روپے کی یونیفارم خریدی گئی ہے۔

(ب) پنجاب پولیس کی وردی بنانے کے لئے فرموں کی پری کوالیفکیشن بذریعہ اشتہار کا طریقہ اختیار کیا گیا جس میں درج ذیل کمپنیوں نے حصہ لیا۔

1. نشاط ملز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور
2. ارشد ٹیکسٹائل فیصل آباد
3. بلیو سٹار انٹرنیشنل
4. تھری سٹار ہوزری ملز لمیٹڈ
5. شبیر اینڈ سنز ٹیکسٹائل انڈسٹری
6. پاک بزنس انٹرنیشنل

پری کوالیفکیشن میں دو کمپنیاں نشاط ملز پرائیوٹ لمیٹڈ لاہور اور ارشد ٹیکسٹائل فیصل آباد معیار پر پورا اُتریں جن کی مزید تکنیکی طور پر جانچ پڑتال کی گئی تکنیکی طور پر پاس ہونے کے بعد دونوں کی پیشکشوں کی مالیت چیک کی گئی جو کہ درج ذیل ہے:

1. نشاط ملز پرائیوٹ لمیٹڈ لاہور۔ 1939.05 روپے فی سیٹ وردی

2. ارشد ٹیکسٹائل فیصل آباد 2110.62 روپے فی سیٹ وردی

مزید یہ کہ تمام تر خریداری بمطابق پنجاب پیپرا رولز 2014 کے تحت کی گئی ہے۔

(ج) نشاط ملز پرائیوٹ لمیٹڈ لاہور جس کے ریٹ کم ترین تھے کو 503,055,489 روپے میں ٹینڈر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) سے میرا ضمنی سوال ہے کہ چھ کمپنیوں نے حصہ لیا یہ کہہ رہے ہیں کہ تکنیکی طور پر معیار پر وہ پورا اتریں تو اس میں میرا پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ اس میں کوئی خاص فارمولا تھا؟ یہ کپڑا تھا تمام کمپنیوں نے کپڑا ہی پیش کرنا تھا، کس بنیاد پر باقی چار کمپنیوں کی پیشکشیں تکنیکی طور پر مسترد کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! وردی کی خریداری کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی بنائی گئی تھی قانون کے مطابق اس میں ٹینڈر invite کئے گئے تھے پری کوالیفکیشن ہوئی تو جو وردی کا معیار جس طرح requirement تھی اُس کے مطابق پیشکشیں طلب کی گئیں تو باقی جو کمپنیاں تھیں وہ اُس معیار پر پورا نہیں اُترتی تھیں دو پارٹیز نے اس میں حصہ لیا جس کی کم bid تھی اُس کو یہ ٹینڈر دیا گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال اپنی جگہ ہی ہے جو میں نے ضمنی سوال پوچھا ہے وہ کون سی تکنیکی وجوہات تھی، اُس میں کون سا ایسا فارمولا تھا کہ چار کمپنیوں کی پیشکش کن وجوہات کی بناء پر مسترد کر دی گئیں، پری کوالیفکیشن یہ ہوتی ہے administrative conditions اور جو تکنیکی بنیادوں پر جب کوئی چیز مسترد کی جاتی ہے تو technically اُس میں کیا کیا فالٹ ہیں؟ جس کی وجہ سے یہ باقی کمپنیوں کی پیشکشیں مسترد کر دی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اُس میں کپڑے کی کوالٹی جو ان کی requirement تھیں، thickness اور اُس میں جس طرح کی سلائی چاہئے تھی اس طرح کی ٹیکنیکل چیزیں تھیں، جتنی quantity چاہئے تھی باقی Firms اس حد تک نہیں دے سکتی تھیں اور اس میں جو ہم ٹائم فریم دیتے ہیں اُس پر پورا نہیں اُتر سکتی تھیں یہ ساری چیزیں تھیں جو کمیٹی نے sort out کیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے نہیں سمجھ آ رہی، میں اپنا سوال سمجھا نہیں پا رہا یا وہ جواب نہیں دینا چاہ رہے ہیں۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ جس کمپنی کو ٹینڈر دیا گیا ہے، ٹھیکہ دیا گیا ہے سب کو پتا ہے کہ وہ کس کی ہے۔ نشاط ٹیکسٹائل ملز کے بارے میں ہر بندہ جانتا ہے کہ اس کے حکمران خاندان کے ساتھ کتنے قریبی تعلقات ہیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ چھوڑیں، اپنی بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہی بات تو میں کرنا چاہتا ہوں اسی لئے میں نے یہ سوال دیا تھا اور یہی چیز سامنے لانے کے لئے سوال کیا تھا۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا دیا کہ جن فیکٹریوں کو چھوڑا گیا ان میں یہ یہ خامیاں تھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! 50 کروڑ روپیہ ضائع کر دیا گیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وردی کی ضرورت کیا تھی، اس کے تبدیل کرنے سے کیا صلاحیتوں میں اضافہ ہو گیا، کیا اس سے پرفارمنس میں اضافہ ہو گیا اور کیا پولیس کی کارکردگی میں اضافہ ہو گیا؟ نشاط ٹیکسٹائل ملز کو صرف oblige کرنا تھا اور یہاں جو جواب دیا گیا وہ بالکل bogus قسم کا ہے۔ انہوں نے صرف اور صرف نشاط ٹیکسٹائل ملز کو ٹھیکہ دینا تھا۔ وہ unstitch کپڑا دیتے ہیں وہ سلی ہوئی وردیاں نہیں دیتے۔

جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ صرف ٹیکنیکل وجوہات بتا دیں۔ جب ٹینڈر کھلتا ہے تو اس کی سمری بنتی ہے اور وہ جواب نوٹ ہوتا ہے۔ یہ ہمیں بتا دیں کہ ان میں یہ یہ discrepancies تھیں جس کی وجہ سے ہم نے باقی چار فیکٹریوں کو reject کیا۔ اس طرح

زبانی کلامی بات نہیں بنتی، یہ ہمیں حقائق بتائیں کہ وہ کون سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے باقی چار ٹینڈر reject ہوئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو ایک بات بڑی clear بتادوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ 50 کروڑ روپے ضائع کر دیئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات clear کرنا چاہتا ہوں کہ صرف لاہور کے لئے نہیں بلکہ پورے پنجاب کے لئے ہر سال وردیوں کے لئے پیسے رکھے جاتے ہیں۔ یہ سپیشل اسی سال نہیں رکھے گئے بلکہ ہر سال رکھے جاتے ہیں اور انہی پیسوں سے یہ وردیاں بنی ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ وردیاں تبدیل کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ اس میں دو باتیں ہیں۔ پولیس والوں کا کہنا ہے کہ اس وردی سے ہمارا رعب دبدبا کم ہوا ہے اور عوام کا کہنا ہے کہ یہ وردی ٹھیک ہے کیونکہ اس سے پولیس کی دہشت کم ہوئی ہے اور ایک friendly ماحول بنا ہے۔ جو انہوں نے ٹیکنیکل باتوں کا پوچھا تھا وہ میں نے بتادی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر pre-qualification کے بارے میں پوچھ رہے تھے کہ کون کون سی باتیں مد نظر رکھی گئیں؟ میں بتاتا ہوں کہ اس میں تمام rules کو دیکھ لیا گیا ہے اور اس کے مطابق یہ ٹینڈر دیا گیا ہے۔ اگر ان کو اعتراض ہے تو ان کے لئے کورٹس کے دروازے کھلے ہیں یہ اُدھر بھی جاسکتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورٹس کے فیصلوں کو جتنا آپ مانتے ہیں وہ پوری قوم دیکھ رہی ہے۔ جب کورٹس کے جج فیصلہ دے دیتے ہیں اُس کے بعد جو کچھ آپ اُن کے ساتھ کرتے ہیں وہ بھی پوری قوم دیکھ رہی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ منشاء گروپ (ن) لیگ کا investor ہے اور اسی وجہ سے اس کی فیکٹری کو یہ ٹھیکہ دیا گیا ہے میں یہ بات کھلے لفظوں میں کہہ رہا ہوں۔ اس یونیفارم کی تبدیلی سے پولیس کی پرفارمنس پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے ہر سال پیسے رکھے جاتے ہیں، ٹھیک ہے رکھے جاتے ہیں لیکن پولیس کا ہر سپاہی، پولیس کا ہر فرد اپنے پیسوں سے وردی خریدتا ہے اور اپنے پیسوں سے سلواتا ہے۔ یہ تو آپ لوگوں نے اسے کسی نہ کسی طریقے سے نوازنا تھا، وہ آپ نے

نوازا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواب نہیں دے پا رہے ہیں اور میرا سوال اپنی جگہ پر ہی ہے اس لئے یہ اپنا جواب technically in writing دیں کہ کن وجوہات کی بنا پر پارٹیوں کو reject کیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ عباسی صاحب پوچھنا کیا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ سوال کو چھوڑیں ان کے جوش کو دیکھیں کہ وہ کس طریقے سے جوش دکھاتے ہیں۔ آپ ان کا جواب اچھے طریقے سے دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے تو ساری باتیں اپنے معزز ممبر کو بتا دیں میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ پنجاب پولیس کی وردیوں کے لئے بذریعہ اشتہار pre-qualification کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ اس میں چھ فرموں نے حصہ لیا، دو فرموں نے qualify کیا، اس میں جو سب سے کم بولی تھی وہ نشاط ملز کی تھی جس کو یہ bid دی گئی اور پھر اُس سے وردیاں سلوائی گئیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بھی عباسی صاحب کا ہی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9274 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی تھانہ ائر پورٹ کی نئی بلڈنگ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*9274: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ ائر پورٹ راولپنڈی کی بلڈنگ انتہائی بوسیدہ حالت میں ہے اور ملازمین کے رہنے کے لئے خطرناک ہے؟

(ب) کیا حکومت اس تھانہ کی نئی بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) تھانہ ائرپورٹ چکلالہ گیریژن کے اندر محکمہ پولیس کی ملکیتی جگہ 6 کنال 10 مرلہ پر تعمیر ہوا جو کہ صوبائی حکومت کے حکم پر مورخہ 01.01.1989 کو تھانہ ائرپورٹ کی بلڈنگ چکلالہ گیریژن سے خالی کروالی گئی اور اس کے متبادل ڈرائی پورٹ محکمہ ریلوے کی لیز شدہ جگہ پر تھانہ ائرپورٹ کو شفٹ کر دیا گیا۔ تھانہ ائرپورٹ کی موجودہ بلڈنگ بوسیدہ ریلوے کوارٹرز پر مشتمل ہے۔ محکمہ ریلوے نے لیز ختم کر کے کوارٹرز خالی کرنے کا نوٹس جاری کر رکھا ہے جو کہ دوبارہ لیز حاصل کرنے کے لئے محکمہ ریلوے کو لیٹر جاری کیا گیا ہے۔

(ب) تھانہ ائرپورٹ کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کر کے نئی بلڈنگ تعمیر کرنا انتہائی ضروری ہے اور جگہ کے حصول کی کوشش ہو رہی ہے ٹینڈر دستیاب ہونے پر بلڈنگ بنا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال تھانہ ائرپورٹ راولپنڈی کے بارے میں ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ تھانہ ائرپورٹ کی مناسب جگہ کا انتخاب کر کے نئی بلڈنگ تعمیر کرنا انتہائی ضروری ہے اور جگہ کے حصول کے لئے کوشش کی جا رہی ہے ٹینڈر دستیاب ہونے پر بلڈنگ بنا دی جائے گی۔ 01-01-1989 کو تھانے والوں کو نکالا گیا اور ان کو ریلوے کوارٹرز میں جگہ دی گئی۔ اگر وہاں دس منٹ بارش ہو جائے تو حوالاتیوں سمیت پولیس والوں کو بھاگنا پڑتا ہے۔ دس منٹ کی بارش سے کم از کم تین تین فٹ پانی تھانے میں چلا جاتا ہے۔ اس وقت تھانے کی حالت یہ ہے کہ وہاں بندے کو اندر جانے سے ڈر لگتا ہے۔ میرے خیال میں وہ کوارٹر پاکستان بننے سے پہلے کے ہیں۔ یہ تھانہ انتہائی بُری حالت میں ہے اور میں یہاں ان چار سالوں میں چوتھی بار اس تھانے کے بارے میں پوائنٹ اٹھا رہا ہوں۔ وہ تھانہ پولیس والوں، حوالاتیوں اور جو درخواست گزار آتے ہیں ان سب کی زندگیوں کے لئے خطرہ ہے۔ اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ کب بنائیں گے کیونکہ 1989 سے اب 2017 آ گیا ہے۔ یہ کوئی پچاس سال کا پلان تو نہیں ہے۔ اس تھانے کو کسی پرائیویٹ جگہ پر شفٹ کر دیں تاکہ انسانوں کی زندگیوں کو جو خطرہ ہے وہ دور ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست بالکل درست فرما رہے ہیں وہ تھانہ واقعی بوسیدہ جگہ پر ہے۔ یہ پہلے گیریژن میں تھا وہاں سے نکال کر ریلوے کوارٹروں میں شفٹ کیا گیا اس کی لیز بھی ختم ہو گئی ہے اور ریلوے نے بھی ان کو نوٹس دے دیا ہے۔ اس سلسلے میں مناسب جگہ ڈھونڈی جا رہی ہے، فنڈز کے حصول کے لئے بھی تحرک کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہاں بڑی بڑی بلڈنگیں موجود ہیں، کروڑوں روپے لگا کر نیا سی پی او آفس اور دیگر آفس بن رہے ہیں تو تھانے کے لئے کیوں جگہ نہیں رکھی جا رہی ہے؟ جس طرح معزز پارلیمانی سیکرٹری بتا رہے ہیں مجھے ان کی طرف سے کوئی یقین دہانی نظر نہیں آتی۔ اگر یہ تھوڑی سی کوشش کریں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے کیونکہ بلڈنگیں موجود ہیں، پولیس لائن میں ابھی سی پی او اور باقی افسران منتقل ہوئے ہیں اس کے ساتھ جو بلڈنگیں بن رہی ہیں وہاں بہت زیادہ جگہ خالی ہے۔ اگر یہ کوشش کریں اور ان لوگوں کے ساتھ تھوڑی سی ہمدردی کریں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ یہ مسئلہ بالکل genuine ہے ہم اس میں کوئی سیاست نہیں کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی، بالکل ہم کریں گے۔ وہ تھانہ جو اس وقت کام کر رہا ہے وہاں سے بھی نوٹس مل گیا ہے اب تھانہ کسی نہ کسی جگہ بننا ہے اور اس سلسلے میں بالکل کوشش ہو رہی ہے۔ میں انہیں یہ کہوں گا کہ یہ مطمئن رہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس معاملہ میں ان کے ساتھ coordinate کریں کیونکہ یہ مشترکہ معاملہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد یہ کام کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! جب آپ ایوان میں نہیں تھے تو آپ کے سوال نمبر 8301 کو pending کیا تھا اب ہم اس سوال کو take up کرتے ہیں۔ ویسے یہاں سیکرٹری صاحب بھی آ گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8301 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8301: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس کی تعمیر کب شروع ہوئی۔اس کا تخمینہ لاگت بتائیں اس پر کب کام شروع ہوا ہے اور کب تک مکمل ہو گا؟

(ب) کیا اس پر کام بروقت مکمل ہو جائے گا۔اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) یہ کام کس کی نگرانی میں کس ٹھیکیدار کے ذریعے مکمل کروایا جارہا ہے؟

(د) اس پر کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت یہ منصوبہ جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس کی تعمیر مورخہ 15.05.2009 کو شروع ہوئی اس کا تخمینہ لاگت 51.666 ملین روپے تھا اور اس کی تعمیر 24 مہینوں میں مکمل ہونی تھی۔

(ب) مورخہ 15.05.2009 کو کام شروع ہونے کے بعد مالی سال 2011/12، 2012/13، 2013/14، 2014/15 میں یہ کام unfunded سکیم ہونے کی وجہ سے روک دیا گیا۔ تاحال کام بند ہے۔

(ج) یہ کام صوبائی محکمہ بلڈنگ گجرات کی زیرِ نگرانی بذریعہ MS سید کنسٹرکشن کمپنی گجرات کروایا جارہا تھا۔

(د) چونکہ یہ سکیم unfunded ہو چکی تھی جس کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا اور موجودہ مالی سال 2016-17 میں بھی یہ سکیم ADP میں ابھی تک unfunded ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس کی تعمیر مورخہ 2009-05-15 کو شروع ہوئی، اس کا تخمینہ لاگت 51.666 ملین روپے تھا اور اس کی تعمیر 24 مہینوں میں مکمل ہونی تھی۔ اس وقت یہ کام بند ہے اور آج تک بند ہے۔ ڈسٹرکٹ پولیس کے آفیسر یا جو لوگ وہاں جاتے ہیں ان کے لئے بیٹھنے کی جگہ ہے اور نہ کوئی کام صحیح طریقے سے چل رہا ہے۔ وہاں بہت بُرا حال ہے اور بارش کی وجہ سے ضلع کی پولیس جام ہو کر رہ جاتی ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ انہوں نے جز (ج) میں یہ کہا ہے کہ یہ کام صوبائی محکمہ بلڈنگ گجرات کی زیر نگرانی بذریعہ میسرز سید کنسٹرکشن کمپنی گجرات کروایا جا رہا تھا۔ میرا سب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ منصوبہ جو 51.666 ملین میں دو سال میں مکمل ہونا تھا اب یہ کتنے میں مکمل ہو گا اور کب مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ منصوبہ کتنے میں مکمل ہو گا اور کب مکمل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں latest صورتحال یہ ہے کہ پہلے یہ منصوبہ شروع ہوا تھا تو یہ unfunded ہو گیا۔ اب اس ADP میں منصوبہ شامل ہے، اس کا rough cost estimate تیار ہو چکا ہے اور یہ process ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں اگلے ماہ یہ tendering میں چلا جائے گا، انشاءاللہ بہت جلد یہ complete ہو گا اور میاں صاحب اس سے بخوبی واقف ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) میں تو لکھا ہوا ہے کہ چونکہ یہ سکیم unfunded ہو چکی تھی جس کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا اور موجودہ مالی سال 17-2016 میں بھی یہ سکیم ADP میں ابھی تک unfunded ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ذرا بتائیں کہ وہ اس کی کیسے وضاحت کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! کیونکہ یہ پرانا سوال چلا آ رہا ہے اور جب یہ جواب آیا تھا تو اس وقت یہی پوزیشن تھی۔ اب اسی بجٹ کے ADP میں میاں صاحب نے شامل کروایا ہے۔ اس وقت کی latest صورتحال میں نے معلوم کی ہے کہ rough cost estimate سارا process ہو رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اب اس پر کتنے پیسے خرچ ہوں گے، یہ جو 51 ملین کا منصوبہ تھا تو اب یہ کتنے پیسوں میں مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ نے کتنے پیسے رکھے ہوئے ہیں، اس کے ضرورت کے مطابق ہیں اور کیا یہ منصوبہ اس میں مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جتنے ضرورت ہیں اتنے پیسے موجود ہیں، اس سال کے 20 ملین روپے ہیں اور ٹوٹل شاید 89 ملین روپے کی rough cost ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال کرنے کا مقصد، دو باتیں سامنے ہیں، ایک تو یہ کہ 51 ملین روپے والا منصوبہ اب کتنے پر پہنچ گیا تو یہ کس کی لاپروائی ہے؟ اب انہیں یہ پتا نہیں کہ اب اس پر کتنا پیسا خرچہ آگے ہو گا اور یہ کب مکمل ہو گا؟ یہ انتہائی اہمیت کا ایک ادارہ ہے جس میں غریب آدمی اپنی عرضی لے کر جائے تو اس کے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ہے اور وہ گیٹ سے باہر کھڑا ہوتا ہے۔ اب یہ بتائیں کہ اس پر کتنے پیسے خرچ ہوں گے اور یہ کب مکمل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ 87.16 ملین روپے کا منصوبہ ہے اور اس سال کے لئے 20 ملین روپے کی allocation ہے اور یہ دو سال میں مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8347 بھی آپ کا ہے کیونکہ آپ نے پہلے سوال نمبر بول دیا تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8347 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں تھانہ جات اور چوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8347: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پنجاب پولیس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں عہدہ، گریڈ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس ضلع میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کتنے مزید ملازمین / نفری کی ضرورت ہے اس کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) اس وقت اس ضلع کی پولیس کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور کون کون سی مشینری ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں پنجاب پولیس کی تمام ضروریات پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ضلع ہذا میں ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، سات ڈی ایس پیز، ایک ڈی ایس پی لیگل، 27 انسپکٹر، 129 سب انسپکٹر، 225 اے ایس آئی، 450 ہیڈ کانسٹیبل اور 3435 کانسٹیبل تعینات ہیں جبکہ خواتین پولیس ملازمین میں چار سب انسپکٹر ایک اے ایس آئی، چھ ہیڈ کانسٹیبل اور 62 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔

(ب) ضلع گجرات میں کل 22 تھانہ جات اور 27 چوکیات قائم ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں دو ایس پی صاحبان، ایک ڈی ایس پی لیگل، 6 چھ انسپکٹر لیگل، 17 انسپکٹر، 50 پچاس سب انسپکٹر، 6 اے ایس آئی، 24 ہیڈ کانسٹیبل اور 346 کانسٹیبل کی کمی ہے۔

(د) ضلع گجرات پولیس کے پاس کل 132 چھوٹی بڑی سرکاری گاڑیاں، 222 موٹر سائیکل اور دو کشتیاں موجود ہیں۔

(ہ) حکومت ضلع ہذا میں پنجاب پولیس کی تمام ضروریات کو پورا کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کون سے جز پر ضمنی سوال کریں گے؟

میاں طارق محمود: انہوں نے سوال کے جواب میں کہا کہ اس وقت ضلع ہذا میں ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، سات ڈی ایس پیز، ایک ڈی ایس پی لیگل، ستائیس انسپکٹر، تو یہ ایس ایس پی کی ایک اسامی ہے یا دو اسامیاں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایس ایس پی کی؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں، ایس پی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میاں طارق صاحب ذرا دوبارہ سوال دوہرا دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے لئے ذرا آسانی پیدا کر دیتا ہوں کہ اس میں دو ایس پی کی اسامیاں ہیں اور ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کی اسامی ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جو دو اسامیاں ہیں ان میں سے ایک اسامی ایس پی انوسٹی گیشن کی ہے اور وہ ایس پی انوسٹی گیشن تعینات ہیں اور جو دوسری ایس پی کی اسامی ہے یہ کب سے خالی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ تو میں نہیں بتا سکتا کہ کب سے خالی ہے اور نہ ہی اس کے سوال میں اس طرح کی کوئی انفارمیشن مانگی گئی تھی۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ ضلع گجرات میں تعینات کتنے ملازم ہیں اور کب سے خالی ہے تو یہ میرے علم میں نہیں ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو یہی ہوتا ہے کہ جب میں نے یہ پوچھ لیا کہ ضلع گجرات میں پولیس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، عہدہ گریڈ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: آپ نے جہاں اتنا لکھا ہے اور انہوں نے اتنا بتا دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو یہی ہوتا ہے ناں کہ اس کی تفصیل میں جایا جائے۔ یہ کہہ دیں تو میں ضمنی سوال نہیں کرتا لیکن اب یہ بتا دیں کہ اب ان کا کوئی ارادہ ہے کہ جو ایس پی کی اسامیاں ہیں انہیں پُر کریں کیونکہ ضلع میں کرائم کی یہ صورتحال ہے تو ایک پوسٹ کتنے عرصے سے خالی ہے۔ یہ نہیں بتا سکتے تو اسی وجہ سے آگے بات چلے گی کیونکہ وہ پوسٹ اتنے عرصے سے خالی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک ایس پی انوسٹی گیشن بھی ہے تو دوسرا پوسٹ کا بتا دیں کہ وہ کب تک پُر کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ان شاءاللہ بہت جلد یہ خالی اسامی پر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ بہت جلد اس کو fill کر دیا جائے گا اگر وہ اسامی خالی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ذرا الف (جز) کو دیکھیں کہ ضلع گجرات پنجاب پولیس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں عہدہ، گریڈوار تفصیل فراہم کی جائے؟ اور نیچے الف (جز) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع ہذا میں ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، سات ڈی ایس پیز، ایک ڈی ایس پی لیگل، ستائیس انسپکٹر، 129 سب انسپکٹر، 225 اے ایس آئی، 450 ہیڈ کانسٹیبل اور 3435 کانسٹیبل تعینات ہیں جبکہ خواتین پولیس ملازمین میں چار سب انسپکٹر ایک اے ایس آئی، چھ ہیڈ کانسٹیبل اور 62 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔ یہ ایس پی کی پوسٹیں لے گئے ہیں تو یہ جواب ٹھیک ہے؟ اگر آپ اس کو کہتے ہیں کہ جواب ٹھیک ہے تو ہم مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو یہ بتادیں کہ ان کی پوسٹیں sanction ہیں یا نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل sanction ہیں، ہر ضلع میں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن آپ نے اس جواب میں نہیں لکھا تب وہ آپ پوچھ رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے گزارش کی تھی کہ اگر ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہوتا تو اسے پتا چل جاتا کہ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اس کو آپ خود دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا ہے کہ ضلع گجرات پولیس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، عہدہ گریڈوار تفصیل فراہم کریں؟ اگر کسی ضلع میں کوئی ایس پی نہیں ہے، آپ نے جو پوچھا تھا کہ اس وقت وہاں پر موجودہ کتنے ملازمین ہیں تو ان کی ساری تفصیل دے دی گئی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! ایس پی انوسٹی گیشن وہاں موجود ہے اور ایس ایس پی بھی ہیں وہ باہر کورس پر گئے ہوئے ہیں اور ان کا چارج ایس پی کرائم گوجرانوالہ کے پاس ہے اس میں ایک ایس پی موجود ہیں لیکن اس کا اس میں کہیں ذکر نہیں ہے تو مہربانی کر کے اس کی clarification دے دیں؟

جناب سپیکر: چلیں! وہ بھی آجائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس جواب کو آپ خود دیکھ لیں، یہ جواب غلط ہے، اس سوال کو pending کریں اور صحیح جواب لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، غلط نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں، ذرا جز (الف) دیکھ تو لیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے خود لکھا ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھیں تو سہی ناں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے دیکھ لیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر دو ایس پی کی سیٹیں یہ نہیں بتاتے تو پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، جز (ج) میں دیکھ لیں ناں اس میں لکھا تو ہے۔ آپ جز (ج) پڑھ لیں ناں، آپ مطمئن ہو جائیں، مہربانی کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اچھا جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب غلط ہے لیکن آپ نے کہا ہے تو اس لئے میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا، میں نے کہا ہے کہ دو ایس پی صاحبان ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ آپ کے سامنے ہے، اب سیکرٹری صاحب بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ بالکل صحیح کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے یہ سارے کا سارا غلط ہے۔ اب آپ کی مرضی کیونکہ فیصلہ تو سپیکر صاحب نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8870 ہے اس کے بارے میں آپ جو سوال کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں قتل، اغواء برائے تاوان
کے مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*8870: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گجرات میں اغواء برائے تاوان اور قتل کے جو مقدمہ جات درج ہوئے ان کی تفصیل تھانہ وار بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور کتنے مقدمہ جات کے چالان ابھی تک مکمل نہیں کئے گئے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان مفرور ہیں ان مقدمہ جات کے نمبر تھانہ جات اور نام ملزمان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے مقدمہ جات کے فیصلے ہو چکے ہیں، کتنے ملزمان کو سزا اور کتنے بری ہوئے ہیں؟

(ہ) جو ملزمان مفرور ہیں ان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گجرات میں قتل اور اغواء برائے تاوان کے درج شدہ مقدمات کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات میں سے 114 مقدمات کے مکمل چالان 19 مقدمات کی رپورٹ اخراج، 32 مقدمات کی رپورٹ عدم پتا، 60 مقدمات کے نامکمل چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور 35 مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کے 6 مقدمات میں سے تین مقدمات کا چالان، ایک مقدمہ کی اخراج رپورٹ اور ایک مقدمہ کا نامکمل چالان عدالتوں میں پیش کیا گیا ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

(ج) 60 مقدمات کے ملزمان مفرور ہیں جن کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 36 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں ایک ملزم جبکہ 71 ملزمان بری ہو چکے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کے دو مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں اور دو ملزمان عدالت ہائے سے بری ہو چکے ہیں۔

(ہ)

1. تھانہ کی سطح پر ان مقدمات کے مجرمان اشتہاریوں کے مدعیوں کے ساتھ باقاعدگی سے میٹنگز کی جارہی ہیں۔
2. مجرمان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے ضلع، سرکل اور تھانہ وار سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔
3. ان مجرمان اشتہاریوں کے خلاف 88 ض ف کی کارروائی کی جارہی ہے۔
4. 216 ت پ کے مقدمات کا اندراج کیا جارہا ہے۔
5. بیرون ملک فرار مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ جاری کروائے جارہے ہیں۔
6. انٹرپول کے ذریعے ان کی گرفتاری کا تحرک کیا جارہا ہے۔
7. پرائیویٹ سورس و مخبر قائم کئے گئے ہیں۔
8. اشتہاری مجرمان کے بنک اکاؤنٹس کے بارے میں مکمل معلومات لی جارہی ہیں اور بنک حکام سے مسلسل رابطہ رکھا جارہا ہے۔
9. تھانہ کے نوٹس بورڈ اور دیگر اہم جگہوں / دفاتر میں نمایاں مقامات پر اشتہاریوں کی تصاویر ان کے مکمل کوائف کے ساتھ انفارمیشن کے حصول کے لئے چسپاں کی گئی ہیں۔
10. لوکل پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہاریوں کی تصاویر ان کے مکمل کوائف کی بار بار تشہیر انفارمیشن کے حصول کے لئے کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں اس کے کون سے جز پر جاؤں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا کہ (الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گجرات میں قتل اور اغواء برائے تاوان کے درج شدہ مقدمات کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (ب) ان مقدمات میں سے 114 مقدمات کے مکمل چالان 19 مقدمات کی

رپورٹ اخراج، 32 مقدمات کی رپورٹ عدم پتا، 60 مقدمات کے نامکمل چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور 35 مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کے چھ مقدمات میں سے تین مقدمات کا چالان، ایک مقدمہ کی اخراج رپورٹ اور ایک مقدمہ کا نامکمل چالان عدالتوں میں پیش کیا گیا ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے۔ (ج) 60 مقدمات کے ملزمان مفرور ہیں جن کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (د) 36 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں ایک ملزم جبکہ 71 ملزمان بری ہو چکے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کے دو مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں اور چھ ملزمان عدالت ہائے سے بری ہو چکے ہیں۔ اب 36 مقدمات میں ایک ملزم کو سزا ملتی ہے اور باقی سارے بری ہو جاتے ہیں۔ یہ جو انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، عدالتوں کا کام تو یہ نہیں کرتے یہ تو اپنی کارروائی کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پولیس افسران جب عدالتوں میں جاتے ہیں تو ملزمان سے مل جاتے ہیں اور اپنی شہادتوں سے بیٹھ جاتے ہیں جس کی وجہ سے ملزمان کو فائدہ ہوتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ بات میں تو نہیں مانتا بہر حال وہ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ تو میرے فاضل ممبر قیاس پر بات کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ثبوت نہیں ہے، فرض کریں کہ راضی نامہ ہو جاتا ہے تو 36 میں سے 36 ہی بری ہو سکتے ہیں۔ یہ تو قیاس کی بات ہے کہ پولیس افسران اگر مل جاتے ہیں، جو فیصلے ہوں، یہ تو عدالتوں کا کام ہے، ہمارا کام جو تھا، ہم نے کیا، جو عدالتوں کا کام ہے وہ کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ لاء اینڈ آرڈر کی بہت بڑی کمزوری ہے جو بات میں نے اٹھائی ہے اور یہ اس لئے میں نے اٹھائی ہے، سوال یہ ہے کہ:

"کیا پولیس افسران وہاں جا کر پر اپنی شہادتیں بدلتے ہیں؟"

جناب سپیکر! اس وجہ سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بڑا اثر پڑتا ہے اور جو لوگ شہادتیں بدلتے ہیں کیا ان کو کوئی سزائیں دی جاتی ہیں، کوئی ایسا mechanism ہے کہ جس کی وجہ سے پولیس اپنا

کوئی کیس بنا کر بھیجے اور بھیجنے کے بعد جو پولیس افسران اس میں کوتاہی کریں تو کیا ان کی جانچ پڑتال کا کوئی طریق کار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل، ایک تو متعلقہ عدالت ہی ایسا کرتی ہے کہ اگر کوئی گواہ منحرف ہو تو اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور اگر کوئی سرکاری ملازم اپنی تفتیش کے خلاف عدالت میں منحرف ہوتا ہے تو محکمہ اس کے خلاف باقاعدہ کارروائی کرتا ہے اور پورا mechanism موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد میں تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*8338: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں کل کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کہاں ہیں؟

(ب) جن تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کرایہ پر ہیں ان کے نام اور ماہانہ کرایہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے عمارات کرایہ پر لینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات جو کہ کرایہ پر ہیں کی تعمیر و مرمت پر سال 2010 سے آج تک سالانہ کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی، تفصیل تھانہ اور چوکی وار بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں کل 41 تھانہ جات، پانچ مستقل چوکیاں اور 28 عارضی چوکیاں ہیں

(ب) تھانہ منصورہ آباد، نشاط آباد، مدینہ ٹاون، اور چو کی چک جھمرہ کی عمارات کرایہ پر ہیں۔ماہانہ کرایہ کی تفصیل ذیل ہے:

منصورہ آباد	22000/-	نشاط آباد	30000/-
مدینہ ٹاؤن	9375/-	چوکی چک جھمرہ	1501/-

(ج) تھانہ نشاط آباد کی عمارت زیر تعمیر ہے، جبکہ تھانہ منصورہ آباد، مدینہ ٹاؤن، چوکی چک جھمرہ کی عمارات کے لئے سرکاری جگہ موجود نہ ہے۔

(د) سال2010 سے آج تک کسی کرایہ کی عمارت پر سرکاری خزانہ سے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

صوبہ ہذا میں آئی جی پنجاب کے ماتحت ملازمین کی تعداد اور مینارٹی کے کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8801: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ پولیس پنجاب میں مینارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد کوٹا کے مطابق ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت محکمہ پولیس میں جو منیارٹی کی اسامیاں خالی ہیں ان پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! محکمہ پولیس پنجاب میں مینارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد کوٹا کے مطابق ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! خالی رہ جانے والی اسامیاں بشمول نئی اسامیوں کو رولز کے مطابق نئی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیا جاتا ہے جس میں اقلیتی برادری کا کوٹا مختص رہتا ہے

سرگودھا میں پولیس بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8875: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا محکمہ پولیس میں سال 16-2015 میں بھرتیاں ہوئیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو منتخب شدہ افراد کی فہرست ان کے حاصل کردہ این ٹی ایس نمبروں کی تفصیل مہیا فرمائی جائے؟

(ج) میرٹ کے تعین کا طریق کار کیا تھا کیا اس پر مکمل عملدرآمد کیا گیا ہے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پولیس ضلع سرگودھا میں سال 17-2016 میں بھرتی کانسٹیبلان / لیڈی کانسٹیبلان کی گئی ہے۔

(ب) منتخب شدہ افراد کی فہرست ان کے حاصل کردہ این ٹی ایس نمبروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جملہ امیدواران کا تحریری امتحان بذریعہ این ٹی ایس لیا گیا جناب انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب، لاہور کی طرف سے ریکروٹمنٹ بورڈ تشکیل دیا گیا جس کے سربراہ ڈی آئی جی رینک کے افسر تھے۔ این ٹی ایس میں حاصل کردہ نمبروں کے مطابق آرڈر آف میرٹ تشکیل دے کر انٹرویو لیا گیا اور فائنل سلیکشن عمل میں لائی گئی مزید برآں پنجاب پولیس کی محکمانہ پالیسی کے مطابق پولیس ملازمین کے بچوں کو فیملی کلیم کے نمبر دیئے گئے اور میرٹ پر مکمل عملدرآمد کیا گیا۔

پنجاب پولیس اور محکمہ داخلہ میں منیارٹی کے کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8910: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس اور محکمہ داخلہ کے ماتحت تمام اداروں میں منیارٹی کے لئے مختص کردہ پانچ فیصد کوٹا کے تحت بھرتی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منیارٹی کے لئے مختص کردہ سیٹوں پر بھرتی کے لئے جنرل بھرتی کے ساتھ ہی ٹیسٹ، دوڑاور دیگر فارملٹی پوری کی جاتی ہیں جبکہ منیارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد اسامیوں کے لئے ٹیسٹ، دوڑ اور دیگر فارملٹی کا پراسیس علیحدہ سے ہونا چاہئے؟

(ج) کیا حکومت اس بابت عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ پنجاب پولیس میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد کوٹا کے تحت بھرتی ہوتی ہے۔

(ب) اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں کو پُر کرنے کے لئے تمام فارمیلٹیز جیسا کہ دوڑ، ٹیسٹ، جسمانی پیائش وغیرہ جنرل بھرتی کے لئے ساتھ ہی پوری کی جاتی ہیں۔

(ج) حکومت بینارٹی کی نشتوں کو پُر کرنے کے لئے تمام پراسیس جنرل بھرتی کے مطابق کرتی ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ قانون کے مطابق اقلیتوں کے لئے مخصوص نشتوں پر بھرتی کے تمام مراحل علیحدہ نہیں ہوسکتے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

اسلحہ لائسنس پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

1606: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر کب سے پابندی لگائی ہے؟

(ب) کیا حکومت اسلحہ لائسنس پر پابندی اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ داخلہ نے نئے انفرادی لائسنس کے اجراء پر نومبر 2013 سے پابندی عائد کی ہوئی ہے جو کہ آج تک نافذ العمل ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب نے نیشنل ایکشن پلان کے تحت نادرا کے اشتراک سے اسلحہ لائسنس کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عمل شروع کیا ہوا ہے جس کا مقصد جعلی اسلحہ لائسنس کے اجراء کو روکنا اور اس میں ملوث افراد کی نشاندہی اور ان کے خلاف کارروائی کو یقینی بنانا ہے تاکہ شہریوں کو پر امن اور خوف سے عاری ماحول فراہم کیا جاسکے۔ یہ منصوبہ ابھی جاری ہے جو کہ جلد ہی مکمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پس منصوبہ کی تکمیل تک نئے لائسنس جاری کرنے کا حکومت کا ارادہ نہیں ہے۔

گجرات: پرانے ڈی پی او آفس کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1682: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرانا ڈی پی او آفس گجرات میں بارشوں کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آنے والے سائلیان کے لئے بہت مشکل ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ج) اس رقم کا کیا بنا اور اس دفتر کی بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

الف) جی ہاں! یہ درست ہے

(ب) نہیں اس کی مرمت کے لئے کوئی بھی فنڈ مختص نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ایضاً

لاہور: شفیق آباد اور ڈیرہ مہر سراج کے رہائشی جرائم پیشہ افراد کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

1724: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا صاحب دربار لاہور کی backسائیڈ کی آبادیاں شفیق آباد اور ڈیرہ مہر سراج ریٹی گن روڈ لاہور میں افغانی باشندے آباد ہیں؟

(ب) اگر متعلقہ تھانہ میں ان افغان باشندوں کا ڈیٹا ہے تو ان کی مکمل تفصیلات ایوان میں فراہم کی گئیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان آبادیوں میں جو افغان باشندے رہائش پذیر ہے ان کی اکثریت جرائم پیشہ ہیں جو کہ قتل اور ڈکیتی کے بعد افغانستان فرار ہو جاتے ہیں؟

(د) کیا حکومت متعلقہ تھانہ ان آبادیوں میں جرائم پیشہ افراد کے خلاف آپریشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) داتا دربار کے عقب پر ڈیرہ مہر سراج اور ارد گرد کوئی باشندہ رہائش پذیر نہ ہے

(ب) کوئی افغان باشندہ رہائش پذیر نہ ہے۔

(ج) کوئی افغان باشندہ رہائش پذیر نہ ہے تاہم ان بستیوں میں رہائش پذیر لوگوں کی نگرانی جاری ہے، جرائم میں ملوث لوگوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

(د) ڈویژن ہذا میں مسلسل سرچ آپریشن اور کریک ڈاون کئے جارہے ہیں۔

لاہور پولیس سٹیشن ستوکتلہ میں ڈکیتی، اغواء اور چوری سے متعلقہ تفصیلات

1787: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولیس سٹیشن ستوکتلہ تحصیل وضلع لاہور سال یکم جنوری 2016 تا 28۔فروری 2017 چوری ،ڈکیتی، اور اغواء کی وارداتیں ہوئیں، کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں اور کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فروری 2017 میں مذکورہ تھانے میں بجرم 451/380 کی بے شمار وارداتیں ہوئیں اگر ہاں تو کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں اور کتنے لوگوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی، تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقدمہ نمبر 130/17 کی ایف آئی آر بجرم 457/380 درج ہوئی آج تک کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنی برآمدگی ہوئی تفصیل بیان کریں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مقدمے کے ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے اور چوری کیا ہوا سامان واپس دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اسمبلی سوال ہذا کی بابت مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے جو ذیل ہے:

نمبر شمار	تھانہ	نوعیت	کل مقدمات	تعداد ملزمان گرفتار
1	ستوکتلہ	ڈکیتی	1	3
2	ستوکتلہ	چوری	226	158
3	ستوکتلہ	اغواء	40	32

(ب)

نمبر شمار	تھانہ	نوعیت	کل مقدمات	کل ملزمان
1	ستوکتلہ	بجرم 457/380 ت پ	7	2

(ج)

نمبر شمار	تھانہ	نوعیت	تعداد ملزمان گرفتار	تفصیل برآمدگی
1	ستوکتلہ	بجرم 457/380 ت پ	نامعلوم ملزمان کی تلاش جاری ہے۔	--

(د) مقدمات مندرجہ بالا میں ملزمان کی گرفتاری اور مال مسروقہ کی برآمدگی کے لئے تمام تر کاوشوں کو بروئے کار لایا جارہا ہے۔

ڈسکہ شہر میں سرکاری بنک کے سامنے ٹریفک کے مسائل سے متعلقہ تفصیلات

1790: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسکہ شہر میں سرکاری بنک اور پرائیویٹ بنک سڑکوں کے اوپر واقع ہیں اور ان تمام برانچز کے باہر بے ترتیب گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں کھڑی کی جاتی ہیں جس سے ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان بنک برانچز کے مینجرز کو اس بات کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ یہ پرائیویٹ گارڈز کا بندوبست کریں تاکہ ٹریفک کا مسئلہ پیدا نہ ہو؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزارش ہے کہ سٹی ایریا یا ڈسکہ میں 27 عدد سرکاری و غیر سرکاری بنک ہیں جو بر لب سڑک واقع ہیں کسی بھی بنک کی اپنی پارکنگ نہ ہے تمام بنک روڈ پر پارکنگ کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں دشواری پیش آتی ہے لہذا بنک کے مینجرز صاحبان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی پارکنگ کا بندوبست کریں۔

(ب) بنک کے مینجر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ گارڈز کا بندوبست بھی کریں تاکہ ٹریفک کا مسئلہ نہ ہو۔

شیخوپورہ: تھانہ فیروز والا کے ملازمین اور مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1793: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ فیروز والا (شیخوپورہ) میں کون کون سے ملازم تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس تھانہ میں یکم جنوری 2017 سے آج تک کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ہیں ان کے نمبر مع جن دفعات کے تحت درج ہوئے ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے خلاف شکایات آئی جی پنجاب / ڈی پی او متعلقہ کو موصول ہوئی ہیں کہ یہ مقدمہ جات جھوٹے اور پولیس ملازمین تھانہ ہذا کی وجہ سے درج ہوئے ہیں ان کے نمبر اور ان کے ملزمان کے نام بتائیں؟

(د) کیا ان جھوٹے درج ہونے والے مقدمہ جات کی تحقیقات کسی اعلیٰ افسر سے کروائی گئی تھیں یا متعلقہ تھانہ کے اے ایس آئی / سب انسپکٹر سے کروائی گئی؟

(ہ) کیا حکومت ان مقدمہ جات کی تحقیقات دوبارہ کسی ایماندار آفیسر سے کروانے اور جعلی / جھوٹے مقدمہ جات درج کرنے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں تعینات پولیس ملازمان کی مفصل فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) تھانہ فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں مذکورہ عرصہ کے دوران درج ہونے والے مقدمات کی مفصل فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) تھانہ ہذا میں کسی پولیس ملازم کی ایماء پر کوئی جھوٹا مقدمہ درج ہوا ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں آئی جی صاحب پنجاب اور دفتر ہذا میں کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(د) تھانہ ہذا میں ایسا کوئی جھوٹا مقدمہ درج ہوا ہے اور نہ ہی اس کی تحقیقات افسران بالا نے کروائی ہے۔

(ہ) تھانہ ہذا میں پولیس ملازمین کے ایماء پر کوئی جھوٹا مقدمہ درج نہ ہوا ہے تاہم اگر کوئی پولیس ملازم اس سلسلہ میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ محکمانہ اور فوجداری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور تھانہ مغلپورہ میں ملازمین کی تعداد اور تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1833: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ مغلپورہ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں اور کتنے ملازمین عرصہ دراز سے اسی تھانہ میں تعینات ہیں نام، عہدہ گریڈ اور مدت تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ہذا میں تعینات اکثر ملازمین ایسے ہیں جو تھانہ کی حدود کا ڈومیسائل رکھتے ہیں اور مستقل رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس تھانہ میں عرصہ دراز سے تعینات ملازمین کو یہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بروئے رپورٹ مقامی پولیس تھانہ مغل پورہ میں اس وقت شعبہ آپریشن میں 66 افسران وملازمان تعینات ہیں جن کا گوشوارہ ذیل ہے۔

SI/5, ASI/7, HC/13, FC/41, Total /66

علاوہ ازیں تھانہ ہذا میں تعینات تمام افسران وملازمان کی حتمی فہرست علیحدہ مرتب کر کے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) بروئے رپورٹ مقامی پولیس تھانہ ہذا میں کوئی افسر یا ملازم علاقہ تھانہ ہذا کا سکونتی نہ ہے۔

(ج) متعلقہ سینئر افسران

لاہور جی ٹی روڈ باغبانپورہ اور لنک روڈ مغلپورہ میں ٹریفک وارڈن کی ڈیوٹی سے متعلقہ تفصیلات

1834: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی ٹی روڈ باغبانپورہ اور لنک روڈ مغلپورہ لاہور میں اس وقت کتنے وارڈنز کس کس جگہ پر کن کن اوقات میں ڈیوٹی کرتے ہیں؟

(ب) ٹریفک وارڈنز کو دوران ڈیوٹی چیک کرنے کا اختیار کس آفیسر کے پاس ہے اوروہ اپنے اختیارات کو کس طرح استعمال کرتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2015 سے آج تک ان علاقہ جات میں تعینات ٹریفک وارڈنز کے خلاف درخواستیں یاشکایات وصول ہوئیں اوران پر کیاکارروائی عمل میں لائی گئی معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اسمبلی سوال متذکرہ موصول ہونے پر معاملہ ہذاکا بغور جائزہ لیاگیا اور اس سلسلہ میں سینئر ٹریفک آفیسر، سٹی ڈویژن لاہور سے مفصل رپورٹ طلب کی گئی جس کے مطابق جی ٹی روڈ باغبانپورہ اور لنک روڈ مغلپورہ لاہور میں اس وقت کتنے وارڈنز کس کس جگہ پر کن کن اوقات میں ڈیوٹی کرتے ہیں کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔ تفصیل ڈیوٹی جی ٹی روڈ لاہور

نمبر شمار	نام پوائنٹ	st1شفٹ 6/30 بجے صبح تا 3 بجے دن	nd2شفٹ 2/30 بجے دن تا 11/30 بجے رات	rd3شفٹ 11 بجے رات تا 7 بجے صبح
1۔	داروغہ والا	01TW	01TW	01TW
2۔	سکھ نہر چوک	01TW	01TW	01TW
3۔	شالیمار چوک	01TW	01TW	01TW
4۔	گھاس منڈی	01TW	01TW	01TW
5۔	گھاس منڈی تا قائداعظم انٹرچینج	01PO	01PO	01PO

تفصیل ڈیوٹی لنک روڈ شالیمار

نمبر شمار	نام پوائنٹ	1ST شفٹ 6/30 بجے صبح تا 3 بجے دن	2ND شفٹ 2/30 بجے دن تا 11/30 بجے تا صبح	3RD شفٹ 11 بجے رات 7 بجے صبح
1۔	رام گڑھ	01TW	01TW	01TW
2۔	شالامار ہسپتال	01TW	01TW	01TW
3۔	پٹرولنگ آفیسر	01PO	01PO	01PO

(ب) جی ٹی روڈ باغبانپورہ اور لنک روڈ مغلپورہ کی تمام ڈیوٹی کو سرکل آفیسر مغلپورہ ڈی ایس پی اورنج لائن ٹرین سٹی ڈویژن، سیکٹر انچارج مغلپورہ اور STW اورنج ٹرین لائن سیکٹر مغلپورہ چیک کرتے ہیں اور افسران بالا کی جانب سے جاری کردہ احکامات کے بارے میں تمام سٹاف کو

بریف کیا جاتا ہے زیر دستخطی کی جانب سے بھی وقتاً فوقتاً مذکورہ تمام نفری کو دوران ڈیوٹی چیک کیا جاتا ہے اور کسی ملازم کا اپنے ڈیوٹی پوائنٹ سے غیر حاضر ہونے کی صورت میں بمطابق SOP غیر حاضری درج روزنامچہ کروائی جاتی ہے اور اُن کے خلاف مناسب کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2015 سے آج تک ٹریفک سٹاف کے خلاف آٹھ درخوستیں موصول ہوئیں جن میں سے دو داخل دفتر ہو چکی ہیں اور ایک میں ٹریفک وارڈن کو stoppage of pay کی سزا ہوئی جبکہ پانچ درخواستیں برائے کارروائی pending ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، یااللہ خیر۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں محترم رانا ثناء اللہ خان، راجہ اشفاق سرور کو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد بھی دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں بڑا خوش ہوں کہ ہماری پنجاب اسمبلی میں آج ایک حاجی ثناء اللہ بھی ہے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ صرف حاجی ثناء اللہ نہیں ہیں، رانا ثناء اللہ ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں۔ حاجی ثناء اللہ۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: حاجی رانا ثناء اللہ خان!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! حج کرکے آئے ہیں اور میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ پنجاب کی جو ایک لوک ضرب المثل ہے کہ "توں کوئی وڈا حاجی ثناء اللہ ایں" ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ

ایک جو روایتی اور ایک مثالی کردار حاجی ثناء اللہ خان ہے اس کی یہ راناثناء اللہ خان تقلید کریں گے۔ میں انہیں ایک دفعہ پھر مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ماشاء اللہ، آپ کا شکریہ۔ میں آپ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دوں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، کر دیں۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 9 قاضی احمد سعید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 653 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری!۔۔۔ دونوں ہی موجود نہیں ہیں، ابھی تو تھے، پھر یہ اب dispose of ہو جائے گی، وہ موقع پر نہیں ہیں، میں کیا کروں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 656 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ جی، بھچر صاحب!

ناکہ بندی اور فول پروف پٹرولنگ سسٹم کے باوجود موٹر سائیکل چھیننے اور چوری کی وارداتوں میں ریکارڈ اضافہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 4- جولائی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور شہر بھر میں پولیس کی جانب سے 84 تھانوں کی حدود میں روزانہ کی بنیاد پر لگائے جانے والے 252 ناکوں، ڈولفن سکواڈ کے فول پروف پٹرولنگ سسٹم، ناکہ بندی کے تمام تر دعوؤں کے باوجود غریب اور متوسط طبقے کی سواری موٹر سائیکل کے چھیننے اور چوری کی وارداتوں میں ریکارڈ اضافہ ہو گیا۔ رواں سال میں چھ ماہ کے دوران شہر کی سڑکوں، گلیوں، بازاروں، بارونق مقامات، شاپنگ سنٹرز و دیگر مقامات سے 110 موٹر سائیکلیں ڈاکوؤں نے چھین لیں جبکہ 1190 سے زائد چوری ہو گئیں جس سے شہری عدم تحفظ کا شکار ہو گئے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ موٹر سائیکلوں کی برآمدگی کی شرح کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہے۔ واضح رہے کہ موٹر سائیکل کے چھیننے کی ایف آئی آر فوری درج کر لی جاتی ہے مگر چوری کے زیادہ تر مقدمات کا اندراج تاخیر سے درج کیا جاتا ہے اور یہ پولیس کا معمول ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ہوم سے متعلقہ ہے، یہ بات آپ سے متعلقہ ہے۔ اس کا جواب کب دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! کل دے دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلے ہفتہ میں دے دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اگلے ہفتہ میں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلے ہفتہ میں جواب دے دینا، مہربانی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 659 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 662 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 665 میاں محمود الرشید کی ہے۔ جی، قائد حزب اختلاف صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار پڑھنے سے پہلے آپ سے گزارش کروں گا کہ پچھلے ہفتے میں نے ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی، وہ انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے، پورے پنجاب میں مہنگائی کا ایک طوفان آیا ہوا ہے، میری وہ تحریک التوائے کار اسی مہنگائی سے متعلق تھی۔ آج کا ریٹ جو ہے وہ 150 روپے کلوretail میں دکانوں کے اوپر ٹماٹر کا بکنا ہے، 80 روپے کلو پیاز بک رہا ہے، 40 سے 50 روپے کلو آلو بک رہے ہیں، تمام سبزیوں اور پھلوں کی قیمتیں آسمانوں سے چھو رہی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جو تحریک التوائے کار ہم یہاں پر لاتے ہیں اس کا مقصد تو یہ ہے کہ حکومت اور جو متعلقہ ادارے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ نے پڑھی تھی؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پڑھی تھی اور آپ نے کہا تھا کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے میں آئے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، ہم منتخب نمائندے ہیں، لوگ مہنگائی کے ہاتھوں ایک اذیت ناک صورتحال سے دوچار ہیں، ایک عام آدمی جس کی پندرہ، بیس ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ہے وہ اس میں اگر سارا مہینے صرف سبزی چاہے کہ وہ اس سے گزارہ کرلے تو وہ بھی اس کی پہنچ سے دور ہے، اس سے دور ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میری وہ جو تحریک التوائے کار ہے اس کا جواب حکومت دے یا اس پر آپ یہاں ایوان کے اندر debate کریں کہ ہو کیا رہا ہے، یہ پیاز کدھر چلے گئے، آلو کدھر چلے گئے، ٹماٹر کدھر چلے گئے؟ اگر تو یہ دو چار دن کی بات ہوتی تو کوئی بات نہیں تھی لیکن یہ عید سے پہلے کی مہنگائی کی لہر شروع ہے اور اب ایک مہینہ ہونے کو ہے اس پر کوئی قابو نہیں پایا جاسکا۔

جناب سپیکر: اس کو جمعہ تک pending کرتے ہیں، جمعہ کو اس کا جواب آجائے گا۔ (قطع کلامیاں) جی، cross talk نہیں ہونی چاہئے۔ بڑی مہربانی۔ آپ کی یہ تحریک التوائے کار جمعہ تک pending کی ہے۔ اب آپ اپنی نئی تحریک التوائے کار پڑھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر تو بعد میں بات کروں گا لیکن جو بڑا اہم issue ہے، روزمرہ جس سے ہر آدمی پریشان ہے وہ مہنگائی ہے۔

جناب سپیکر: جی، جمعہ کو انشاء اللہ آپ کی تحریک التوائے کار کا جواب آجائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جواب کو ایک ہفتہ تو ہو گیا ہے، یہ تو اگلے دن ہی جواب آجانا چاہئے تھا کہ یہ یہ وجوہات ہیں اور مہنگائی کو روکنے کے لئے ہم یہ اقدامات کر رہے ہیں، مجسٹریٹی سسٹم آپ نے بحال کیا، اوپر DCO's ہیں، elected government ہے اور elected government اور جو ہماری elected local government ہے اس پورے سسٹم کے ہوتے ہوئے اگر آپ وہاں پر ریٹ لسٹ آویزاں کرتے ہیں کہ 80 روپے اور وہ چیز 150 روپے بک رہی ہے تو کسی کو تو پوچھنا چاہئے کہ عوام لٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جمعہ کو جواب آجائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل اس کا جواب لائیں اور ایوان کے اندر بحث کریں کہ اگر یہ کنٹرول نہیں کر سکتے تو پھر یہاں بات ہو۔

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کریں۔ آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 665 ہے۔

لاہور سمیت دیگر بڑے شہروں کے سیف سٹی منصوبے کی پیشکش بدنام زمانہ چینی کمپنی زیڈ ٹی ای کو جمع کرانے کی اجازت کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 6۔ جولائی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور پنجاب حکومت کی طرف سے دارالحکومت لاہور کے بعد صوبہ کے دیگر چھ بڑے شہروں سرگودھا، راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد اور بہاولپور میں بھی 40۔ ارب روپے کی لاگت سے سیف سٹی منصوبے شروع کرنے کا نیا مرحلہ شروع ہو گیا جبکہ "دُنیا" نیوز کی تحقیقات اور متعلقہ حکام سے انٹرویو کے دوران انکشاف ہوا کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی نے ایک ایسی چینی کمپنی زیڈ ٹی ای کو بھی پیش کش جمع کرانے کی اجازت دے دی جسے امریکہ میں تجارتی قوانین کی سنگین خلاف ورزیوں پر بعض سخت پابندیوں اور

جرمانے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کمپنی نے سیف سٹی اتھارٹی کو دُنیا کے کسی ملک میں تجارتی پابندی اور بلیک لسٹ نہ ہونے کا مبینہ طور پر جعلی سرٹیفکیٹ بھی جمع کرا دیا جس سے اسلام آباد میں چینی سفارتخانہ کے کمرشل قونصلر نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ معلوم ہوا کہ پنجاب کے چھ بڑے شہروں میں کیمروں کی تنصیب، ٹریفک کا نظام بہتر بنانے اور سٹریٹ کرائم روکنے کے علاوہ پولیس اور تھانہ کلچر تبدیل کرنے کے لحاظ سے شروع کردہ اپنی نوعیت کے اس اہم ترین منصوبہ کے لئے پنجاب حکومت نے سپلائر کریڈٹ طریق کار کے تحت 35 کروڑ ڈالر کا غیر ملکی قرض لینے کا فیصلہ کیا جبکہ خواہشمند چودہ کمپنیز میں سے 9 کو 8۔ جولائی 2017 تک اپنی پیشکش جمع کرانے کی ہدایت کی گئی ان 9 کمپنیز میں چین کی زیڈ ٹی ای کارپوریشن بھی شامل ہے جس کو امریکہ میں تجارتی قوانین کی خلاف ورزی پر مجرم قرار دے کر اسی سال مارچ میں 89 کروڑ 23 لاکھ 60 ہزار ڈالر کا کریمنل اور سول جرمانہ عائد کیا گیا جبکہ سات برسوں کے لئے کمپنی پر مختلف تجارتی پابندیاں بھی لگا دی گئیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب امیر محمد خان مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 14/ 237، 15/ 728، نشان زدہ سوالات نمبر 2401، 4437 اور زیرو آر نوٹس نمبر 197 کے بارے میں مجلس قائمہ

برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امیر محمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No.237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229)
2. Adjournment Motion No.728/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
3. Starred Question No.2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11)
5. Zero Hour No.197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229)
2. Adjournment Motion No.728/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
3. Starred Question No.2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11)
5. Zero Hour No.197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229)
2. Adjournment Motion No.728/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
3. Starred Question No.2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11)
5. Zero Hour No.197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب خرم عباس سیال مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 4، 2477، 3254، 6950، 6960، 7991، 7995 اور غیر نشان زدہ سوالات نمبر 407، 596، 718 اور 1245 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب خرم عباس سیال: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7991, 7995.
2. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

3. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7991, 7995.
4. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

5. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7991, 7995.
6. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب شوکت علی لالیکا مجلس قائمہ برائے آبپاشی وتوانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر6669 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی وتوانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب شوکت علی لالیکا: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.6669 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.6669 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.6669 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلام اسلم مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8531 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد اسلام اسلم: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.8531 asked by Main Tariq Mehmood MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8531 asked by Main Tariq Mehmood MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8531 asked by Main Tariq Mehmood MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

رپورٹیں
(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب سپیکر: اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے:

(A) Extension of Ordinances
(B) Laying of Reports
(C) Consideration and Passage of Bills.

Minister for Law!

آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) حکومت پنجاب بابت سال 2015-16 کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report by the Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab, Audit Report Civil (Expenditure) for the year 2015-16.

MR SPEAKER: Audit Report by the Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab, Audit Report Civil (Expenditure) for the year 2015-16 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No.2 for examination and report upto 31st May 2018.

کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women for the year 2016.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women for the year 2016 has been laid.

جوڈیشل اکیڈمی پنجاب کی سالانہ رپورٹیں

بابت سال 2009 تا 2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Reports of the Punjab Judicial Academy for the years 2009-10, 2010-11, 2011-12, 2012-13, 2013-14 and 2014-15.

MR SPEAKER: The Annual Reports of the Punjab Judicial Academy for the years 2009-10, 2010-11, 2011-12, 2012-13, 2013-14 and 2014-15 has been laid.

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ

بابت سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Pension fund for the year 2012-13.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Pension fund for the year 2012-13 has been laid.

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع)

آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1) The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 (XII of 2017)
2) The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 (XIII of 2017)
3) The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 (XIV of 2017)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1) The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 (XII of 2017)
2) The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 (XIII of 2017)
3) The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 (XIV of 2017)

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats. Secretary Assembly may count the members.

(There were more than 93 members)

(The motion was carried.)

قراردادیں

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

(Azan-e-Zohar)

آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 17th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2017."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 17th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 17th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2017."

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 19th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th October 2017."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 19th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th October 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 19th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th October 2017."

(The Resolution is passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017, promulgated on

18th August 2017, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017, promulgated on 18th August 2017, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017, promulgated on 18th August 2017, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2017."

(The Resolution is passed.)

Applause!

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Police Order (Amendment) Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Police Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intsar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Faiza Ahmed Malik and Makhdoom Syed Murtaza Mehmood. Any mover may move it.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے اس میں جو ترمیم دی تھی اُس پر اسمبلی سیکرٹریٹ نے Rules-106 and 199 کا اعتراض لگا کر disallow کیا تھا تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اگر اس پر عرض کروں تو یہ مشکل ذرا اور آسان ہو جائے گی۔ یہ ترمیم اُس وقت کی گئی تھی لیکن اب چونکہ نیا پولیس ایکٹ draft ہو چکا ہے اور اُسے بل کی صورت میں انشاء اللہ تعالیٰ اسی سیشن میں پیش کر دیا جائے گا تو پھر بھی اگر قائد حزب

اختلاف اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں welcome کرتا ہوں لیکن اب اس کی as such ضرورت نہیں ہے، اس کو legal formality کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ضرورت کیوں پیش آرہی ہے کہ آپ اس میں سے نیشنل سیفٹی کمیشن کو نکال رہے ہیں۔ آئی جی پولیس کی تقرری کے لئے اس کمیشن سے تین نام آتے تھے اور اُن میں سے حکومت کسی ایک کو choose کر لیتی تھی۔ اب یہ اُس barrier کو ختم کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ حکومت جس افسر کو چاہے بلا کر آئی جی پولیس پنجاب لگادے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے والے طریق کار کو چلنا چاہئے اُس سے اُن سینئر ترین پولیس افسران کی efficiency, performance and merit کے حوالے سے ساری چیزیں دیکھ کر فائنل کیا جاتا ہے اور یہ کمیشن بھی ایک institution ہے جس کو یہ الگ تھلگ کر رہے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ آئندہ عام انتخابات کی تیاری کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے کہ حکومت کا جو خاص الخاص بندہ ہے جو بے چوں و چرا اں آنکھیں بند کر کے حکومت کے ہر حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حکومت کو وہ نتائج دے حکومت جو نتائج چاہتی ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمیں حکومت کی بدنیتی ظاہر ہوتی ہے۔ پہلے والے طریقہ میں اس طرح کی کوئی دقت نہیں آتی اس لئے نیشنل سیفٹی کمیشن کے ذریعے پولیس افسران کا جو پینل آتا ہے اُسی طریقہ کو جاری رہنا چاہئے اس لئے ہم اس ترمیم کو oppose کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں یہ democratic spirit کے مطابق نہیں ہے۔ پولیس کی efficiency پہلے بھی کوئی قابل رشک نہیں ہے پچھلے دس سال سے یہاں پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کے باقی تمام راہنمابات کرتے نہیں تھکتے، تھانہ کلچر کی تبدیلی کی بات کرتے ہیں، لوگوں کو انصاف کی فراہمی کی بات کرتے ہیں، جرائم کی روک تھام کی بات کرتے ہیں لیکن عملاً on ground حالات دن بدن خرابی کی طرف جا رہے ہیں۔ حکومت اگر یہ ترمیم لے آئے گی اور اپنے منظور نظر پولیس افسر کو طلب کر کے آئی جی پولیس پنجاب لگا دیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پولیس کی رہی سہی کارکردگی بھی متاثر ہو گی اس

لئے یہ ضروری ہے کہ نیشنل سیفٹی کمیشن کی طرف سے تین پولیس افسران کے نام فائنل کر کے بھیجنے کا طریقہ جاری رہنا چاہئے تو ہم اس ترمیم کو oppose کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے دو تین چیزیں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ پنجاب بارہ کروڑ عوام کا صوبہ ہے اور پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے لیکن اس کے سارے محکمے تنزلی کی طرف آ رہے ہیں اور مسائل کم ہونے کی بجائے بڑھتے جا رہے ہیں جس کی وجہ وہ mind set ہے کہ ذاتی وفاداریوں کی بنیاد پر ایسے لوگوں کو تعینات کرنا جو ریاست کی بجائے حکومت کے وفادار ہوں جبکہ ہمیں ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ حالات میں لاء اینڈ آرڈر کا جو مسئلہ ہے، لوگوں کی جان و مال کے تحفظ کا جو مسئلہ ہے جس طرح کہ اس صوبے میں جرائم کی شرح بڑھتی جا رہی ہے تو ہم آئی جی پولیس کی تعیناتی کا طریق کار ایسا transparent کریں کہ سیاسی وابستگیوں اور ذاتی loyalty سے بالاتر ہو کر عوام کے تحفظ کے لئے قابل ترین شخص کو لگانا بہت ضروری ہے لیکن جیسا کہ موجودہ حکومت کا ایک mindset ہے ان کی ایک history ہے کہ یہ اپنے ذاتی اور مالی مفادات پر یقین رکھتے ہیں اور ہماری بدقسمتی ہے کہ ہائی کورٹ کے حکم پر آئی جی پولیس لگا۔ کتنے عرصے تک ایک ڈی آئی جی قائم مقام آئی جی کی ڈیوٹی دیتا رہا کیونکہ ان کو شاید کوئی من پسند بندہ نہیں مل رہا تھا یا اس طرح کے کوئی اور معاملات تھے۔ نیشنل سیفٹی کمیشن کے ذریعے سینئر پولیس افسران کا character, performance, record, and ability دیکھ کر تین نام صوبائی حکومت کے پاس آتے تھے۔ مرکز میں بھی ان کی حکومت ہے اور صوبے میں بھی ان کی حکومت ہے تو یہ کوئی check and balance برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ بجائے اس کے کہ یہ اس سے بھی اچھا نظام لانے کی کوشش کرتے تاکہ اس سے بھی بہتر تعیناتی ہو لیکن میں سمجھتا ہوں یہ تو بالکل ہی چمڑے کے سکے چلانے والی بات ہے کہ اس تعیناتی کے بیچ میں check and balance کا جو چھوٹا موٹا سا سسٹم ہے اُس کو بھی ختم کر دو۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب میں پچھلے دس سال سے پنجاب پولیس مسلم لیگ (ن) کے politically wing کا کردار ادا کر رہی ہے۔ الیکشن ہوں یا کوئی بھی دنیا کا کام ہو انہوں نے ہمیشہ پولیس کو ذاتی ملازم کی حیثیت دی ہے اور چونکہ یہ پولیس کے سربراہ کی تعیناتی کا مسئلہ ہے تو اگر ایک آئی

جی پولیس ٹھیک بندہ لگ جائے تو نیچے محکمہ ٹھیک ہو سکتا ہے، اس کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے لیکن یہ کارکردگی صرف اُس صورت میں بہتر ہو سکتی ہے جب آپ کی نیت معاملات کو ٹھیک کرنے کی ہو، آپ کی نیت عوام کو تحفظ دینے کی ہو، آپ کی نیت امن وامان کے معاملات کو ٹھیک کرنے کی ہے، آپ کی نیت جرائم کو ختم کرنے کی ہو، جب آپ کی نیت یہ ہو کہ ہم نے پولیس سے ماڈل ٹاؤن والا واقعہ کروانا ہے، ہم نے پولیس سے سیاسی مخالفین کو کس طرح دبانا ہے، ہم نے الیکشن میں پولیس سے کس طرح سے کام لینا ہے تو پھر اس طرح کی ترامیم کی ضرورت پڑتی ہے، پھر اس طرح کی ترامیم لائی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس ایوان اور حکمرانوں سے یہ درخواست ہے کہ اس قسم کی مثالیں قائم نہ کریں کہ آنے والے وقت میں ان کو بھگتنا پڑ جائے۔ اس وقت ان کا چل چلاؤ ہے اور ان کے جانے کا وقت قریب ہے تو کم از کم یہ میرٹ کا کام کر جائیں۔ یہ کوئی ایسا کام کر جائیں کہ آنے والے وقت میں انہی کی مثال کو استعمال کرتے ہوئے انہی کے خلاف کچھ نہ ہو اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ظلم ہے۔ اس طرح سے جمہوری معاشروں میں نہیں ہوتا۔ ہم اس کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم عباسی صاحب نے ہماری نیت کی بات کی اور ہمیں کہا کہ ہم ظلم کرنے جارہے ہیں کہ یہ نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن کو بھی اب ختم کر کے کیا سکہ چلانا چاہتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ 2002 کا پولیس آرڈیننس تھا اس میں نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن کا ذکر تھا کہ یہ بنے گا اور پھر اس کے ذریعے تین نام recommend ہوا کریں گے اور ان میں سے ایک کا بطور آئی۔جی تقرر ہو گا اور جب تک نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن نہیں بنے گا تو وفاقی حکومت نام بھیجے گی۔ پچھلے پندرہ سال میں یہ نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن بنا ہی نہیں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو ختم کر رہے ہیں۔ یہ تو بنا ہی نہیں اس کا صرف وہاں پر ذکر تھا۔ اب اس confusion کو دور کیا گیا ہے۔ اب پولیس ایکٹ نیا بن رہا ہے اس لے اب اس کی relevance as such نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Police Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا اور نادار بچے پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan

Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mr Asif Mehmood, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since none is moving, it is taken as withdrawn.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے آپس میں مشاورت کی ہے اس لئے ہم اپنی تمام ترامیم واپس لیتے ہیں۔ اس میں صرف ایک گزارش ہے کہ جرمانوں اور سزاؤں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ہمارا concern اس میں یہ ہے کہ سزائیں اور جرمانے بڑھانے سے کسی ادارے کی کارکردگی بہتر نہیں ہوتی۔ آپ عمومی طور پر لاہور اور پنجاب میں دیکھ لیں کہ کوئی چوک اور چوراہا ایسا نہیں ہے جہاں بھکاریوں کی فوج ظفر موج نہیں ہے اور وہاں چھوٹے بچے شدید ترین موسم میں چاہے سخت گرمی ہو یا سخت سردی ہو ننگے پاؤں بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس تجویز کے ساتھ کہ حکومت بحیثیت مجموعی اس ادارے کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے جرمانے اور سزاؤں میں اضافہ تجویز کر رہی ہے تو ان کے ساتھ دیگر اقدامات بھی اٹھائے جائیں تاکہ اس لعنت سے چھٹکارا مل سکے۔ اس کے علاوہ جگہ جگہ چوک اور چوراہوں میں ہم تماشا دیکھتے ہیں اس سے ہماری جان چھوٹ سکے اور جو بے سہارا اور نادار بچے ہیں جن کو استعمال کیا جاتا ہے اس کی روک تھام ہو سکے۔ ہم اپنی باقی تمام ترامیم withdraw کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کے اس gesture کو welcome کرتا ہوں۔ یہ بالکل ہمارا ایک سماجی مسئلہ ہے۔ اس کو حل کرنے کے لئے سزاؤں کا بڑھانا اس لئے ضروری ہے کہ ان بچوں کے پیچھے جو مافیا اور گروہ ہیں ان کو deter کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے اقدامات زیر غور ہیں ان پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ اگر اس سلسلہ میں قائد

حزب اختلاف کی جانب سے بھی جو تجاویز دی جائیں گی ان کو نہ صرف welcome کیا جائے گا بلکہ ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی جائے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 12

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 12 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Faisalabad Medical University Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch. Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move**:**

> "That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 17th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be

circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 17th November 2017."

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میڈیکل کالجز کو یونیورسٹیز میں اپ گریڈ کرنے کے لئے جو تین بل آ رہے ہیں ان میں سب سے پہلا فیصل آباد کا ہے۔ یہ ایک اچھا اقدام ہے کہ ہم اپنے صوبہ میں یونیورسٹیز کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس میں ہماری دو تین reservations تھیں جن پر ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی discussion کی تھی مگر گورنمنٹ کی will نہیں تھی اس لئے اس پر توجہ نہیں دی گئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اب آخری موقع ہے کہ ہم اس پر دوبارہ سوچ بچار کر لیں اور public opinion بھی لے لیں۔ اس میں وائس چانسلر کے لئے جو age limit رکھی گئی ہے کہ

A person who is eligible and who is not more than sixty five years of age on the last date fixed for submission of applications for the post of Vice Chancellor may apply for the post.

جناب سپیکر! اس پر ہماری یہ reservations تھیں کہ اگر آپ 65 سال کی عمر میں ایک وائس چانسلر کو appoint کرتے ہیں تو چونکہ اس کی سروس کی میعاد چار سال یعنی وہ 69 سال تک اس آفس کو hold کرے گا۔ یہ ایسا ملک جہاں پر اتنا بڑا youth bulk موجود ہے اور اتنی بڑی تعداد میں ہمارے لوگ نیچے سے اوپر کی طرف آ رہے ہیں اور ہم اتنے عمر رسیدہ آدمی کو وائس چانسلر آف یونیورسٹی بنا رہے ہیں جو کہ اتنی important post ہے۔ ہمیں اس پوسٹ کے لئے ایک energetic قسم کا آدمی چاہئے تاکہ وہ ان تمام ذمہ داریوں کو نبھا سکے۔ اس پر ہماری یہ reservations تھیں۔ اگر آپ 65 سال کی عمر میں ایک وائس چانسلر کو appoint کرتے ہیں تو نہ ہی اس میں 69 سال کی عمر تک اپنی duties perform کرنے

کا stamina ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی وہ capability ہوتی ہے جو کہ ایک younger person کی ہوتی ہے تو اس پر ہماری تجویز یہ تھی اس کے لئے 61 سال age limit کر دی جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جب یہ یونیورسٹیاں بنی ہیں جو کہ ہم نے اس tenure میں دیکھا ہے کہ بہت سے کالجز کو اپ گریڈ کر کے universities بنا دیا گیا ہے تو وہاں پر اخراجات بڑھ جاتے ہیں اور جو سٹوڈنٹس ہوتے ہیں ان کی فیسوں میں اضافہ ہو جاتا ہے یہ وہ یونیورسٹیاں ہیں جہاں پر متوسط طبقہ کے لوگ آتے اور ان کے بچے پڑھتے ہیں۔ مگر وہی کالج جو کہ affordable institution ہوتا ہے یونیورسٹی بننے کے بعد اس کی fee اور دوسری form میں expenses بڑھ جاتے ہیں جو کہ لوگوں کی برداشت سے تھوڑا باہر ہو جاتے ہیں تو یہ ہماری دو suggestion تھیں جن پر میں سمجھتی ہوں کہ اگر مزید تھوڑا غور وخوض کر لیا جائے تو شاید ہم بہتر طریقے سے اس کو کر لیں گے۔ یہ جو تین universities کا بل آ رہا ہے یہ تجاویز ان تینوں universities کے لئے ہیں۔ ایک تو وائس چانسلر کی age کو review کیا جائے کیونکہ یہ پوری سٹینڈنگ کمیٹی کی رائے تھی، جس کو ڈیپارٹمنٹ اور کچھ گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں pressurize کیا گیا کہ اس کو as 65 age ہی approve کیا جائے لہٰذا اس پر ہماری یہ reservations ہیں اس کا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کے اقدامات میں سے جو یہ step ہے کہ ان تینوں میڈیکل کالجز کو راولپنڈی میڈیکل کالج، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد اور نشتر میڈیکل کالج کو جو universities کا درجہ دیا گیا ہے یہ long due تھا اور یہ ایک بہت ہی اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان علاقوں میں میڈیکل کی تعلیم کے حوالے سے faculty وجود میں آئے گی جیسا کہ ان علاقوں کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کے پاس وہ experience اور level میسر نہیں ہوتا جو کہ ہونا چاہئے تو جب وہاں پر یونیورسٹی بنے گی تو پھر یہ ساری چیزوں کا وہاں پر standard high ہوگا اس میں نہ صرف یہ کہ وہاں پر یونیورسٹی کا وجود آئے گا بلکہ اس سے وہاں پر جو پروفیسرز available ہوں گے اس سے میڈیکل ہیلتھ کیئر کے سسٹم میں بھی بہت بہتری آئے گی۔ میری بہن نے بھی جس طرح اس بات کو appreciate کیا ہے اس میں ان کا صرف ایک ہی اعتراض ہے

جس کی انہوں نے بات کی ہے تو اس پر ہم ایک general debate ایوان میں کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ یہ جو 65 سال عمر کی بات انہوں نے کی ہے یہ age limit صرف ان تین universities کے لئے ہی نہیں بلکہ باقی بھی جتنی ملک میں medical universities ہیں ان سب کے لئے ہے۔ ہماری Engineering universities Agriculture universities, General universities and ان سب میں وائس چانسلر on the last date of application اگر وہ within 65 year of age ہے تو وہ apply کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات ان کی درست ہے کہ اگر وہ چار سال اس میں شامل کئے جائیں تو will he serve till the age of 69 years. لیکن اس میں youth کا ایک پہلو ہے وہ یہ ہے کہ experience کا کوئی نعم البدل نہیں ہے اور پوری دنیا میں age limit نہیں ہے۔ پوری دنیا میں اگر ایک آدمی کام کرنے کے لئے fit ہے اور اس کا experience ہے تو وہاں پر 65 سال چھوڑ کر 70 سال کی بھی age limit نہیں ہے اور ویسے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ اگر آپ سیاست کی طرف دیکھیں تو ہماری اس وقت جتنی بھی لیڈر شپ ہے وہ میرے محتاط اندازے کے مطابق 65 سال کی عمر کو cross کر چکی ہے تو 66 سال کی عمر میں ایک آدمی youth کو lead کرنے کی بات کر سکتا ہے تو اگر اس کے پاس experience اور اس بارے میں مکمل علم ہے اور اگر انٹرنیشنل لیول پر دیکھیں تو یونیورسٹی تو ایک minor سا حصہ بنتا ہے تو اس کو وہ کیوں نہیں lead کر سکتا لہٰذا میں اپنی بہن سے اور اپوزیشن ممبران سے یہی گزارش کروں گا یہ تینوں universities کے بل بہت ہی move positive ہے اس پر وہ ہمارا ساتھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ سیاستدانوں کی age limit کے حوالے سے کوئی بل لا رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر ایوان کی منشا ہو تو اس پر discussion ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

The motion moved and the question is:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 17th November 2017."

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 41

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 41 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Rawalpindi Medical University Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch. Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

No one wants to move it and the same has been taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 41

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 41 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Nishtar Medical University Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch. Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since no one wants to move it and same has been taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 41

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 41 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, be passed."

Now the motion moved and the question is:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں اور پہلا نوٹس ڈاکٹر فرزانہ نذیر کا ہے۔

چیئرمین شیخ زید گریجویٹ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے ایم ڈی، ایم ایس پارٹ I، II کے طلباء کو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے امتحان میں شامل ہونے کا حکم

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چیئرمین شیخ زید گریجویٹ انسٹیٹیوٹ نے اچانک ایم ڈی اینڈ ایم ایس پارٹ۔I، II کو بذریعہ نوٹیفکیشن کہا ہے کہ وہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے امتحان میں شامل ہوں جبکہ یہ طلباء نہ صرف یونیورسٹی آف پنجاب میں رجسٹرڈ ہیں بلکہ امتحان بھی دے چکے ہیں۔ اس اقدام کی وجہ سے طلباء کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مزید بات کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ تقریباً ایک سال سے ہم try کر رہے ہیں۔ اچانک PMDC نے ایک نوٹیفکیشن بھیجا کہ پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ چونکہ constituent میڈیکل کالج نہیں ہے اس لئے وہ امتحان نہیں لے سکتی لہٰذا تمام students یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز میں exam

دیں جبکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اگر گزٹ آف پاکستان دیکھیں تو اُس کے مطابق Punjab University is only examining institution اور ڈگری issue کرتا ہے اس لئے اس پر یہ قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔ ہم نے یہ لیٹر وزیر اعلیٰ، پنجاب یونیورسٹی اور PMDC کو بھی بھیجا تو اس میں کسی کی کوئی effort نہیں ہے۔ اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ میں نے ذاتی effort سے مسئلہ حل کرا لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جس معاملے کو زیرو آر نوٹس میں اٹھایا ہے یہ بالکل relevant ہے اور اس میں گورنمنٹ کو positive step لینا چاہئے لیکن آج اتفاق یہ ہے کہ اسلام آباد میں ایک میٹنگ کے سلسلے میں دونوں ہیلتھ منسٹر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان گئے ہوئے ہیں لہٰذا میرے خیال میں اس زیرو آر نوٹس کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی چیمبر میں میٹنگ کروادوں گا اور ہم اس مسئلے کا حل نکالیں گے۔ آج چونکہ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اس زیرو آر نوٹس کو next week تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہ کل آجائیں گے تو یہ بے شک کل پر رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ڈاکٹر صاحبہ! اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔ میں نے ذاتی effort سے meetings کر کے اور PMDC میں خود جا کر مسئلہ حل کروالیا ہے لیکن یہاں یہ آج discuss ہوا ہے۔ میں نے دو ہفتے پہلے اس مسئلے کو حل کروالیا ہے جو کہ میری ذاتی کوشش تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): چلیں، ان کی effort کو accept کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم نے کوشش کر کے PMDC سے یہ قدغن ہٹوالی ہے کیونکہ دنیا میں کہیں بھی یہ نہیں ہے۔ اب یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ Thank you very much because Rana Sahib is always helping us.

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اسے اب dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 21۔ ستمبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 21۔ ستمبر 2017
(یوم الخمیس، 29۔ ذوالحج 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 9

689

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21- ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- این ایف سی ایوارڈ بابت جولائی۔ دسمبر 2012، جنوری۔ جون 2013، جولائی۔ دسمبر 2013، جنوری۔ جون 2014، جولائی۔ دسمبر 2014، جنوری۔ جون 2015، جولائی۔ دسمبر 2015 اور جنوری۔

جون 2016 پر عملدر آمد کی ششماہی مانیٹرنگ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر این ایف سی ایوارڈ بابت جولائی ۔ دسمبر 2012، جنوری ۔ جون 2013، جولائی۔ دسمبر 2013، جنوری۔ جون 2014، جولائی ۔ دسمبر 2014، جنوری ۔ جون 2015،

جولائی۔دسمبر 2015اور جنوری۔جون 2016پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

690

2۔ پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال2016ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال2016ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 14-2013، 15-2014اور 2015-16ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 14-2013، 15-2014 اور 2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

691

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعرات، 21۔ستمبر 2017

(یوم الخمیس، 29۔ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴿١﴾

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ

خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ﴿٤﴾

سورۃ المُلک آیات 1 تا 4

وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (1) اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے (2) اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (اللہ) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟

(3) پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر، تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی (4)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تو کجا من کجا تو کجا من کجا
تو امیر حرم میں فقیر عجم
تیرے گن اور یہ لب میں طلب ہی طلب
تو عطا ہی عطا تو کجا من کجا
الہام ہے جامہ تیرا
قرآن ہے عمامہ تیرا
منبر تیرا عرش بریں
یا رحمت العالمین
تو حقیقت ہے میں صرف احساس ہوں
تو سمندر میں بھٹکی ہوئی پیاس ہوں
میرا گھر خاک پر اور تیری راہ گزر
سدرۃ المنتہا تو کجا من کجا
خیر البشر رتبہ تیرا آواز حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعین سائیں جبرئیل آمین
یا رحمت العالمین

سوالات

(محکمہ جات لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے لیکن سب سے پہلے جو بروز منگل 19۔ ستمبر کے ایجنڈے پر موجود سوالوں کے جواب نہیں آئے تھے ان میں ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کے زیر التواء نشان زدہ سوال نمبر 3970 کا جواب آ گیا ہے اور منسٹر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جواب دیں گے۔ ڈاکٹر صاحبہ! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

لاہور: شالامار ٹاؤن میں یوتھ فیسٹیول کا انعقاد و دیگر تفصیلات

*3970: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور کو یوتھ فیسٹیول 13-2012 اور 14-2013 کے لئے کتنا فنڈ دیا گیا؟

(ب) مذکورہ فنڈ کی رقم کن کن کاموں پر خرچ کی گئی؟

(ج) شالامار ٹاؤن میں یوتھ آفیئر پر کھیلوں کے لئے کتنا فنڈ خرچ ہوا اور مختلف کھیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں کو کتنی رقم انعامات میں دی گئی، انعامات حاصل کرنے والی ٹیموں کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

شالامار ٹاؤن (Defunct) لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور یوتھ فیسٹیول 13-2012 اور 14-2013 کے لئے گورنمنٹ نے کوئی فنڈ نہ دیا ہے ۔ تاہم ٹاؤن نے اپنے فنڈز میں سے سال 13-2012 میں یوتھ فیسٹیول پر -/5,16,500 روپے اور سال 14-2013 میں -/15,30064 روپے خرچ کئے۔

(ب) 13-2012 میں شالامار ٹاؤن نے مذکورہ رقم اپنے فنڈز میں سے خرید سپورٹ آئٹم، کرکٹ بیٹ ، کرکٹ پیڈ، کرکٹ کٹ، ہارڈ بال، ٹیبل ٹینس بال ، راکٹ، ٹی شرٹ ، ہاکی بال ، سپورٹس یونیفارم، جوگر اور ہیلمٹ پر خرچ کئے۔

14-2013 میں شالامار ٹاؤن نے اپنے فنڈز میں سے یوتھ فیسٹیول پر مبلغ -/15,30064 روپے خرچ کئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(i) خرید سپورٹس آئٹمز یونیفارم سامان کرکٹ، فٹبال، ٹینس ودیگر۔ -/11,54,314 روپے

(ii) فیس پروفیشنل ریفریز/ ایمپائرز -/1,85,750 روپے

(iii) انعامات 19 ونرز ٹیم -/10,000 روپے فی ٹیم -/1,90,000 روپے

(ج) شالا مار ٹاؤن نے اپنے فنڈز میں سے سال 13-2012 میں یوتھ فیسٹیول پر -/5,16,500 روپے اور سال 14-2013 میں -/15,30064 روپے خرچ کئے اور 14-2013 میں جیتنے والی انیس ٹیموں کو دس دس ہزار روپے بطور انعام دیئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ حکومت نے شالامار ٹاؤن کو یوتھ فیسٹیول کے لئے کتنا فنڈ دیا اس کا جواب یہ آیا ہے کہ حکومت نے ان کو کوئی فنڈ نہیں دیا تھا بلکہ شالامار ٹاؤن نے اپنی self help basis پر اس یوتھ فیسٹیول کا انعقاد کیا تھا۔ جب ہم ضمنی بجٹ یا بجٹ کی دوسری کتابیں دیکھتے ہیں تو ہمیں یوتھ فیسٹیول کے لئے بڑی بڑی رقومات نظر آتی ہیں۔ میرا صرف یہ سوال ہے کہ حکومت کی طرف سے شالامار ٹاؤن کو یوتھ فیسٹول کے لئے فنڈ provide کیوں نہیں کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! اس وقت حکومت کی طرف سے انہیں کوئی فنڈ نہیں دیا گیا تھا اور انہوں نے ذاتی طور پر ایک فیسٹیول کا انعقاد کیا تھا جس میں انعامات تقسیم کئے تھے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا یہی ضمنی سوال تھا کہ گورنمنٹ نے شالامار ٹاؤن کو فنڈ کیوں نہیں دیا جبکہ بجٹ میں بہت بڑی بڑی رقومات یوتھ فیسٹیول کے لئے رکھی جاتی ہیں بلکہ ضمنی بجٹ میں بھی یوتھ فیسٹیول کے لئے بڑی بڑی رقومات نظر آتی ہیں۔ میرا simple سا سوال یہ ہے کہ یہ فنڈ کیوں نہیں دیا گیا ؟

جناب سپیکر: چلیں پہلے نہیں دیا گیا تو آئندہ خیال رکھیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! یوتھ فیسٹیول کے لئے واقعی بجٹ دیا جاتا ہے۔ متعلقہ ٹاؤنز کو کہا گیا تھا کہ وہ اپنے طور پر یوتھ فیسٹیول کے arrangements کریں اور انہوں نے اس کے لئے بڑے اچھے arrangements کئے تھے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ایک سوال نمبر 9044 کا جواب موصول نہیں ہوا تو اس کی وجہ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب ہمارے پاس آیا تھا لیکن وہ satisfactory نہیں تھا۔ ہم اس کا جواب اگلے اجلاس میں لازماً دے دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے سوالات میں پہلا سوال نمبر 8460 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا اور اگر نہ آئے تو اس سوال کو dispose of سمجھا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8625 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8462 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں

ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ جی، چنیوٹی!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8715 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے کالجز میں اسسٹنٹ لائبریرین کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*8715: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کالجز میں اسسٹنٹ لائبریرین کس سکیل میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے دیگر محکموں میں اسسٹنٹ لائبریرین کو گریڈ 16 مل رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کے کالجز کے اسسٹنٹ لائبریرین کو گریڈ 16 میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) پنجاب کے کالجز میں اسسٹنٹ لائبریرین درج ذیل سکیلز میں کام کر رہے ہیں:

سکیل	جنرل کیڈر	نیشنلائزڈ کیڈر
B-5	0	10
B-6	4	5
B-7	1	2
B-12	1	0
کل ملازمین	6	17

(ب) جی، ہاں!

(ج) اسسٹنٹ لائبریرین 30-09-2013 سے قبل بی ایس-16 میں کام کرتے تھے جبکہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے 30-09-2013 کو تمام اسسٹنٹ لائبریرین بی ایس-16 کو بی ایس-17 میں اپ گریڈ کر دیا ہے۔ جن کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوئٹس مع ڈپلومہ ان لائبریری سائنس ہو۔ تاہم درج بالا نان گزیٹڈ اسسٹنٹ لائبریرین جن کی تعلیمی قابلیت انٹر

مع سرٹیفکیٹ لائبریری سائنس ہے کو درج ذیل سکیل میں اپ گریڈ کرنے کے لئے چیف سیکرٹری پنجاب کو حتمی فیصلے کے لئے سفارشات ارسال کی ہیں:

موجودہ سکیل	اپ گریڈ سکیل
B-5تاB-7	BS-11
BS-12	BS-14

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ اسسٹنٹ لائبریرین 30-09-2013سے قبل بی ایس-16 میں کام کرتے تھے جبکہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے 30-09-2013کو تمام اسسٹنٹ لائبریرین بی ایس-16 کو بی ایس-17 میں اَپ گریڈ کر دیا ہے جن کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوئٹس مع ڈپلومہ ان لائبریری سائنس ہو۔ ہمارے چنیوٹ کالج میں ایک اسسٹنٹ لائبریرین ہے، اس کی تعلیم ایم اے ہے اور اس وقت بھی وہ گریڈ-7 میں کام کر رہا ہے۔ اگر وہ محکمہ کی شرائط پر پورا اُترتا ہے تو کیا محکمہ اپنے اس قانون کے مطابق ان کو گریڈ-17 میں اَپ گریڈ کر دے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ ہائر ایجوکیشن نے لائبریرین کے لئے Fortier cadreبنایا ہے جو کہ بی ایس-17، 18، 19اور 20گریڈ کا ہے۔ پہلے جو لائبریرین بی ایس-5، 6، 7اور 12 میں کام کر رہے تھے اور ان کی تعلیمی قابلیت بی۔اے یا اس سے اُوپر تھی تو ان کو اَپ گریڈ کر کے گریڈ-17 دے دیا گیا ہے۔ جن لائبریرین کی تعلیمی قابلیت بی۔اے نہیں تھی وہ ابھی اسی گریڈ میں کام کر رہے ہیں۔ ہمارے معزز ممبر نے جس لائبریرین کی نشاندہی کی ہے وہ اس کی مجھے detail دے دیں اگر وہ ہمارے معیار پر qualify کرتا ہے تو definitely اس کو promote کر دیا جائے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں اس لائبریرین کا سارا ریکارڈ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو پیش کر دیتا ہوں تو یہ اسے اس کا حق دلوا دیں۔

جناب سپیکر: اگر اس لائبریرین کا حق بنتا ہو گا تو ضرور دلوائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8880 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8881 بھی محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئیں تو ان سوالات کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8900 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اور اس سوال کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ زخمی ہیں۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 8908 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب شہزاد منشی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سرکاری یونیورسٹیز میں مینارٹی کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8908: **جناب شہزاد منشی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں واقع سرکاری یونیورسٹیز میں مینارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد کوٹا کی کتنی اسامیاں ہیں تفصیل یونیورسٹی وار بتائیں؟

(ب) اس وقت ان یونیورسٹیز میں کتنے ملازمین مینارٹی کوٹا کے تحت کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز کتنی اسامیاں ان یونیورسٹیز میں اس کوٹا کی خالی ہیں؟

(ج) حکومت کب تک ان پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے صرف مینارٹی کے لئے مختص کوٹا کی تفصیل دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) لاہور میں واقع سرکاری یونیورسٹیز میں مینارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد کوٹا کی اسامیوں کی یونیورسٹی وار تفصیل درج ذیل ہے:

یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور میں بینارٹی کے لئے مختص 5 فیصد کوٹا کے تحت 65 اسامیاں ہیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور میں بینارٹی کے لئے 5 فیصد کوٹا کے تحت گریڈ 1 سے 15 تک کی 52 اور گریڈ 17 اور اس سے اوپر تک 22 نشستیں مختص ہیں۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور میں بینارٹی کے لئے مختص 5 فیصد کوٹا کے تحت 62 اسامیاں ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور: بینارٹی سے متعلق نوٹیفکیشن جامعہ پنجاب میں اختیار کرنے کے لئے متعلقہ اتھارٹی سنڈیکیٹ کو منظوری کے لئے بھجا گیا ہے جب منظوری ہو جائے گی متعلقہ نوٹیفکیشن جامعہ پنجاب میں اختیار کر لیا جائے گا۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں بینارٹی کے لئے مختص 5 فیصد کوٹا کے تحت 83 اسامیاں ہیں۔

آئی ٹی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور: انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور جو کہ ایک پبلک یونیورسٹی ہے جس کا قیام 2013 میں ہوا جو کہ اپنی ابتدائی مراحل میں ہے جس میں گورنمنٹ کے بینارٹی کے لئے مختص کردہ 5 فیصد کوٹا پر بھی عملدرآمد ہو رہا ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور میں بینارٹی کوٹا کے تحت کام کرنے والے 69 ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کے مطابق تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور میں اس وقت کل 56 ملازمین بینارٹی کوٹا کے تحت کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز بینارٹی کوٹا کے تحت گریڈ 1 سے 15 تک کی ایک نشست اور گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے گریڈ کی 17 نشستیں خالی ہیں۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور میں اس وقت کل 86 ملازمین بینارٹی کوٹا کے تحت کام کر رہے ہیں اور کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے تفصیل (Flag-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور: اس وقت جامعہ پنجاب کے مختلف شعبہ جات میں بینارٹی سے تعلق رکھنے والے 534 افراد کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کے مطابق تفصیل (Flag-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں اس وقت بینارٹی سے تعلق رکھنے والے کل 111 ملازمین کام کر رہے ہیں اور کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے تفصیل (Flag-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آئی ٹی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور: انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور میں اس وقت کل سات ملازمین بینارٹی کوٹا کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (Flag-F) ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور میں بینارٹی کی کوئی نشست خالی نہیں ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور میں بھرتیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور میں ضرورت کے مطابق مختلف اوقات میں نشستیں مشتہر کی جاتی ہیں جن کے تحت بینارٹی کوٹا پر بھی بھرتیاں کی جاتی ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور: جامعہ پنجاب میں مختلف ٹیکنیکل کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں، عنقریب ان اسامیوں کو مشتہر کر دیا جائے گا اور قانون کے مطابق بھرتی عمل میں لائی جائے گی۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں بینارٹی کی کوئی نشست خالی نہیں ہے۔

آئی ٹی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور: انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور جس میں ضرورت کے مطابق مختلف اوقات میں نشستیں مشتہر کی جاتی ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی میں بھرتیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ "پنجاب یونیورسٹی، لاہور بینارٹی سے متعلق نوٹیفکیشن جامعہ پنجاب میں اختیار کرنے کے لئے متعلقہ اتھارٹی سنڈیکیٹ کو منظوری کے

لئے بھیجا گیا ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کب بھیجا گیا، اس کا ابھی تک نوٹیفکیشن کیوں نہیں ہو سکا اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گی کہ مینارٹی کوٹا کے حوالے سے یہ بہت important issue ہے۔ اس سوال کے آنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی کو خصوصی طور پر سخت ترین ہدایات دی گئی ہیں کہ فوری طور پر سنڈیکیٹ کی میٹنگ بلائیں اور مینارٹی کوٹا کے حوالے سے فیصلہ کریں۔ امید ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر سنڈیکیٹ کی میٹنگ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے پہلے ہی اس کا نوٹس لے لیا ہے۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8929 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں بوائز اور گرلز کالجز میں مسنگ فیسلیٹیز اور
خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8929: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں اس وقت کتنے بوائز اور گرلز کالجز ہیں؟

(ب) ان کالجز میں کون کون سی ماسٹر ڈگریاں کروائی جا رہی ہیں ان کی missing facilities کون کون سی ہیں اور ان کو کب تک پورا کیا جائے گا، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) چنیوٹ کے کالجز میں کون کون سے مضامین کے اساتذہ کی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور کیا حکومت ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع چنیوٹ میں اس وقت کل آٹھ کالجز کام کر رہے ہیں ان میں سے چار گرلز، تین بوائز اور ایک کامرس کالج ہیں۔

گرلز کالجز

نمبر شمار	کالج کا نام
1	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج چنیوٹ
2	گورنمنٹ جامعہ نصرت گرلز کالج چناب نگر
3	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج لالیاں
	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھوانہ

بوائز کالجز

نمبر شمار	کالج کا نام
1	گورنمنٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ
2	گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج چناب نگر
3	گورنمنٹ کلیات العربیہ اسلامیہ کالج جامعہ محمدی شریف

کامرس کالج

نمبر شمار	کالج کا نام
1	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس چنیوٹ

(ب) ضلع چنیوٹ میں دو کالجز میں ایم اے / ایم ایس سی کی تعلیم دی جا رہی ہے ان کالجز میں ایم اے / ایم ایس سی کے مضامین اور missing facilities کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	کالج کا نام	مضامین	missing facilities
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چنیوٹ	انگلش اور اسلامیات	1- طلباء وطالبات کے لئے ہاسٹلز کا قیام 2- ایم اے بلاک کی تعمیر
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج تعلیم الاسلام کالج چناب نگر	فزکس، اُردو، انگریزی، عربی اور تاریخ	1- طلباء اور اساتذہ کے لئے ہاسٹلز کا قیام 2- کمپیوٹر لیب اور پوسٹ گریجویٹ بلاک کا قیام 3- اُردو اور انگریزی کے مضامین میں اساتذہ کی نئی اسامیوں کی فراہمی

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مندرجہ بالا کالجز کے منصوبہ جات موجودہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل نہیں تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب بھر کے کالجز کی missing facilities کے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے اور موجودہ مالی سال میں ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی جائے گی تاکہ کالجز کی فوری ضروریات کو مرحلہ وار مکمل کیا جا سکے۔ جہاں تک نئی اسامیوں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ

مذکورہ بالا کالج سے رپورٹ طلب کی جارہی ہے تاکہ قواعد وضوابط کے مطابق نئی اسامیاں فراہم کی جاسکیں۔

(ج) چنیوٹ کے کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی سبجیکٹ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔خالی اسامیوں پر بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے زیر عمل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چنیوٹ میں اساتذہ اور دیگر عملہ پورا ہے، تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ اس کالج میں انگلش اساتذہ کی دو اور اسلامیات کی ایک اسامی خالی ہے تو یہ اسامیاں کب تک fill کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!پورے پنجاب میں اساتذہ کی recruitment ایک important issue ہے اور محکمہ ہائر ایجوکیشن اس بابت لگاتار کام کر رہا ہے۔ہائر ایجوکیشن کی طرف سے 3271 اساتذہ کی بھرتی کے لئے ایک سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوائی گئی تھی۔وہ سمری منظور ہو چکی ہے اور اس کی requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوا دی گئی تھی۔پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ان بھرتیوں کے لئے اپنا process شروع کر دیا ہے۔پبلک سروس کمیشن امتحانات اور انٹرویو مکمل کرنے کے بعد کامیاب ہونے والے اساتذہ کے نام ہمیں بھجوا رہا ہے۔جب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کامیاب ہونے والے تمام اساتذہ کی مکمل فہرست ہمیں موصول ہو جائے گی تو اس کے بعد ان تمام اساتذہ کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!جو سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوائی گئی تھی کیا اس میں چنیوٹ کالجز کی خالی اسامیوں کو شامل کیا گیا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!اس سمری میں need and demand base کی بنیاد پر posts identify کی گئی تھیں۔انگلش اور اسلامیات اہم مضامین ہیں اور ان کی demand بھی زیادہ ہے۔چنیوٹ کالجوں کی خالی اسامیاں بھی اس سمری میں شامل ہیں

اور جیسے ہی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کامیاب ہونے والے اساتذہ کی ہمیں مکمل فہرست موصول ہوتی ہے تو ہم چنیوٹ کالجز کی demand کو بھی ضرور پورا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 8964 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8964: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد کتنی ہے، کتنوں کی بلڈنگ مکمل ہے اور کتنوں کی بلڈنگ نامکمل ہے اور کتنے کالج کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کالجوں میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے کالجوں میں کئی اسامیاں خالی ہیں اگر ہاں تو کب سے خالی ہیں؟

(د) حکومت کب تک خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) حلقہ پی پی۔133 شکر گڑھ ضلع نارووال میں کالجوں کی تعداد چار ہے۔ ان میں سے تین جنرل کالج اور ایک کامرس کالج ہے۔ تین کالجز کی عمارات مکمل ہیں تاہم گورنمنٹ کالج آف کامرس کی اپنی عمارت نہ ہے اور گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج (بوائز) شکر گڑھ کی عمارت

کے ایک حصہ میں قائم کیا گیا ہے۔ حلقہ پی پی-133 نارووال میں کوئی بھی کالج کرایہ کی عمارت میں قائم نہیں کیا گیا۔

(ب) حلقہ میں موجود چار کالجوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 117 ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں موجود چار کالجوں میں اساتذہ کی 60 اسامیاں مختلف تاریخوں سے خالی ہیں۔ تاہم 2016-12-31 سے ان خالی اسامیوں کی اطلاع محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب کو کر دی گئی ہے

۔

(د) حکومت حلقہ پی پی-133 نارووال بلکہ پورے پنجاب کے کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے منتخب شدہ امیدواران چند دنوں میں تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ "حلقہ پی پی-133 شکر گڑھ ضلع نارووال میں کالجوں کی تعداد چار ہے۔ ان میں سے تین جنرل کالج اور ایک کامرس کالج ہے۔ تین کالجز کی عمارات مکمل ہیں تاہم گورنمنٹ کالج آف کامرس کی اپنی عمارت نہ ہے اور یہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج (بوائز) شکر گڑھ کی عمارت کے ایک حصہ میں قائم کیا گیا ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت گورنمنٹ کالج آف کامرس کی عمارت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا وہ اسی طرح فقیرانہ طور پر دوسرے کالج میں گزر اوقات کرتے رہیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ گورنمنٹ کالج آف کامرس شکر گڑھ میں اس وقت کل 147 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ سال 2012 میں ہائر ایجوکیشن کو ٹیوٹا کی طرف سے کامرس کالجز ملے تھے، ان کی بہت ساری عمارتیں ٹیوٹا کی پراپرٹی تھیں اور جن کو چھوڑ کر انہیں ہائر ایجوکیشن کی طرف آنا پڑا۔ یہ کالج بھی ٹیوٹا کی طرف سے ہائر ایجوکیشن کو ملا ہے تو اسے عارضی طور پر پوسٹ گریجویٹ کالج میں چار کمرے دیئے گئے ہیں جہاں پر یہ کامرس کی تعلیم فراہم کر رہا ہے۔ چونکہ اس کالج میں ابھی تک صرف 147 طالب علموں کی strength ہے اس لئے اس کے لئے نئی عمارت بنانے کی ضرورت محسوس

نہیں ہوئی۔ جب اس کالج میں طالب علموں کی strength بڑھ جائے گی تو پھر اس کے لئے الگ عمارت بنانے کے لئے محکمہ تجویز کرے گا۔

جناب سپیکر: کیا حکومت اس کالج کے لئے عمارت بنانے کا ارارہ رکھتی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اگر طالب علموں کی strength بڑھے گی تو پھر definitely ارادہ ہے، صرف 147 بچوں کے لئے نیا کالج بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: طالب علموں کی تعداد اتنی نہیں ہے کہ نیا کالج بنایا جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! وہاں پر ہمارے پاس TEVTA کی کوئی 8/10 ایکڑ زمین موجود ہے تو ہم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس زمین موجود ہے تو آپ وہاں پر عمارت بنا دیں لیکن پتا نہیں انہوں نے عمارت کیوں نہیں بنائی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم معزز ممبر کی تجویز پر غور بھی کر لیں گے لیکن issue یہ ہے کہ 147 طلباء کے لئے ایک full fledge کالج بنایا جائے گا تو اُس پر حکومت کا بہت زیادہ خرچہ آئے گا جبکہ یہ طلباء ہمارے پوسٹ گریجویٹ کالج میں آسانی سے accommodate ہو رہے ہیں اور اگر وہاں پر طلباء کی تعداد بڑھتی ہے تو پھر ہم بالکل یہ عمارت بنا دیں گے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! اگر محکمہ یہ عمارت بنائے گا اور طلباء کے ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ ہو گی تب ہی وہاں پر طلباء کی تعداد بڑھے گی۔ ہماری اتنی بڑی تحصیل ہے اور بہت سارے بچے وہاں پر یہ تعلیم لینا چاہتے ہیں۔ اس وقت ان ٹیکنیکل کالجوں کی ویسے بھی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ جب درجہ چہارم کے لئے ایم اے پاس بچے درخواستیں دیتے ہیں تو ندامت سے ہمارا سر جھکتا ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ بچوں کو ٹیکنیکل ایجوکیشن دی جائے لیکن جب کالج کی عمارت ہی نہیں تو پھر ہمارے بچے ٹیکنیکل ایجوکیشن کہاں سے لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم معزز ممبر سے consult کر کے ان کی تجویز پر غور بھی کر لیتے ہیں لیکن issue صرف طلباء کی تعداد کا ہے۔

جناب سپیکر: ابو حفص صاحب! آپ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری سے ایک میٹنگ کر لیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! جز (ج) کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ ان چار کالجوں میں 117 اسامیاں ہیں جن میں سے 60 اسامیاں خالی ہیں اور یہ اسامیاں کئی سالوں سے خالی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ چار کالجوں میں 57 اساتذہ کام کر رہے ہیں اور 60 اسامیاں خالی ہیں تو وہاں تعلیم کا کیا حال ہو گا۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ ہم نے 2016-12-31 سے اسامیاں پُر کرنے کی اطلاع کر دی ہے تو محترمہ بتائیں کہ یہ اسامیاں کب تک پُر ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو ایک دفعہ پھر سے بتانا چاہوں گی کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو 3271 اسامیاں پُر کرنے کے لئے جو لسٹ بھیجی تھی اُن کے ٹیسٹ ہو گئے ہیں یعنی اُن اسامیوں کو پُر کرنے کا process جاری ہے تو ہم اس کالج کے لئے بھی کوئی نہ کوئی لیکچرار ضرور بھیجیں گے لیکن جہاں تک تعلیم کے حرج کا تعلق ہے وہاں پر میں اس معزز ایوان میں بتانا چاہوں گی کہ ہمارے جس کالج میں لیکچرار نہیں ہوتے وہاں پر متعلقہ پرنسپل صاحب CTI بھرتی کرتے ہیں جو لیکچرار کی کمی کو پورا کرتے ہیں اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ کالجوں میں لیکچرار کی کمی کی وجہ سے والدین پریشان ہیں انہیں اپنے بچوں کو اکیڈمیوں میں بھیجنا پڑتا ہے تو کیا محکمہ لیکچرار کی اسامیاں پُر کر کے بچوں کے غریب والدین کا بوجھ اُتاریں گے یا اسی طرح سے وعدہ چلتا رہے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! پنجاب بھر میں لیکچرار کی کمی کا جو مسئلہ ہے ہمیں اس کا بالکل اندازہ ہے لیکن جیسے میں نے پہلے بھی بتایا کہ لیکچرار کی اس کمی کو

CTI کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے۔ ہمارے زیر غور ایک اور تجویز بھی ہے جیسے محکمہ سکولز ایجوکیشن میں کیا جاتا ہے کہ district base پر بھرتیاں کی جاتی ہیں تو ہمارے زیر غور ایک تجویز ہے کہ اگر district base پر لیکچرارز کی بھرتیاں کی جائیں تو اس طرح سے لیکچرارز کی کمی پوری ہو جائے گی اس پر بھی ہم غور کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بھی جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 8966 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8966: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے پوری ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالجوں میں اساتذہ کی کمی کا سامنا ہے اگر ہاں تو کب سے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ کالجوں میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے پوری ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔133 نارووال کے کالجوں میں اساتذہ کی کمی کا سامنا ہے اساتذہ کی مختلف اسامیاں مختلف تاریخوں سے خالی پڑی ہیں۔ تاہم 31-12-2016 سے ان سامیوں کے خالی ہونے کی اطلاع محکمہ ہائر ایجوکیشن کو دی جا چکی ہے مزید برآں محکمہ ہائر ایجوکیشن اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے منتخب شدہ امیدواران جلد تعینات کر دے گا لہٰذا یہ کمی جلد پوری کر دی جائے گی۔

(ج) حکومت حلقہ پی پی۔133 نارووال بلکہ پورے پنجاب کے کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے۔پنجاب پبلک سروس کمیشن کے منتخب شدہ امیدواران چند دنوں میں تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! کسی ملک و قوم کی ترقی کے لئے تعلیم بہت ضروری ہوتی ہے لیکن جب اساتذہ کرام ہی نہ ہوں گے تو پھر تعلیم کا یہ مسئلہ کیسے حل ہو گا اور جب پڑھے لکھے نوجوان موجود ہیں تو محکمہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان اسامیوں کو کیوں نہیں پُر کراتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم ہر سال پبلک سروس کمیشن کو خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے request بھیجتے رہتے ہیں اور وہ باقاعدہ اخبار اشتہار دیتے ہیں تو جو لوگ ٹیسٹ پاس کرتے ہیں اور ہمارے پاس اُن کی لسٹ آ جاتی ہے ہم خالی اسامیوں پر انہیں تعینات کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8972 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8990 جناب احسن ریاض فتیانہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9044 محترمہ نگہت شیخ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال 9046 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ اگلا سوال چودھری محمد اکرام کا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9141 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری محمد اکرام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ میں کالجز و یونیورسٹی کے نام، سٹاف اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*9141: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں کالجز و یونیورسٹی کتنی کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) ان میں بلڈنگ کی صورتحال کیا ہے؟

(د) ان میں طالب علموں کی تعداد کیا ہے؟

(ہ) ان میں کلاس رومز کی تعداد بتائیں؟

(و) حکومت ان کالجز اور یونیورسٹی کی تمام بنیادی سہولتیں کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) سیالکوٹ شہر میں 9 کالجز اور ایک یونیورسٹی ہے۔

1. گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ
2. گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ
3. گورنمنٹ علامہ اقبال پوسٹ گریجویٹ کالج سیالکوٹ (پیرس روڈ سیالکوٹ)
4. گورنمنٹ علامہ اقبال کالج برائے خواتین سیالکوٹ (خادم علی روڈ سیالکوٹ)
5. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین (حاجی پورہ روڈ سیالکوٹ)
6. گورنمنٹ نواز شریف کالج برائے خواتین (چائنا چوک پسرور روڈ سیالکوٹ)
7. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس (قلعہ سیالکوٹ)
8. گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین (پیرس روڈ سیالکوٹ)
9. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس (کچہری روڈ سیالکوٹ)
10. گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی (کچہری روڈ سیالکوٹ)

(ب)

1. سیالکوٹ شہر کے 9 گورنمنٹ کالجز میں ٹیچنگ سٹاف کی کل منظور شدہ 344 اسامیاں ہیں جن میں سے 95 اسامیاں خالی ہیں اور 249 اسامیاں پُر ہیں۔
2. سیالکوٹ شہر کے 9 گورنمنٹ کالجز میں نان ٹیچنگ سٹاف کی کُل منظور شدہ 277 اسامیاں ہیں جن میں سے 96 اسامیاں خالی ہیں اور 181 اسامیاں پُر ہیں۔

3. گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی (کچہری روڈ سیالکوٹ) ٹیچنگ سٹاف کی کل منظور شدہ 106 اسامیاں ہیں جن میں سے 62 اسامیاں خالی ہیں اور 44 اسامیاں پُر ہیں جبکہ نان ٹیچنگ سٹاف کی کُل منظور شدہ 68 اسامیاں ہیں جن میں سے 47 اسامیاں خالی ہیں اور 21 اسامیاں پُر ہیں۔

(ج) سیالکوٹ شہر کے کالجز اور یونیورسٹی کی عمارات کی صورتحال تسلی بخش ہے۔

(د) سیالکوٹ شہر کے کالجز میں ٹوٹل طالب علموں کی تعداد 16598 ہے اور یونیورسٹی میں ٹوٹل طالب علموں کی تعداد (7120)

(ہ) گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی سیالکوٹ 54 کلاس رومز پر مشتمل ہے جبکہ شہر سیالکوٹ کے کالجز میں 205 کلاس رومز ہیں۔

(و) یہاں پر وضاحت ضروری ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ اعلیٰ تعلیم نے اپنے سالانہ ترقیاتی بجٹ برائے سال 18-2017 میں 1972.763 ملین روپے کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کے تحت وومن یونیورسٹی سیالکوٹ کی نئی عمارت تعمیر کی جائے گی جس کے لئے سیالکوٹ ایمن آباد روڈ پر 200 ایکڑ زمین حاصل کی گئی ہے اور منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے تاہم دیگر کالجز کی ضروریات کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کو مرحلہ وار مکمل کیا جائے گا لیکن فی الوقت کسی بھی بنیادی سہولت کی عدم دستیابی کی نشاندہی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 344 اسامیوں میں سے 95 اسامیاں ابھی تک خالی ہیں اور 270 اسامیوں میں سے 96 اسامیاں خالی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کس کس مضمون کی اسامیاں خالی ہیں؟ یہاں پر ایک بڑا اہم نکتہ ہے کہ متعلقہ پرنسپلز جان بوجھ کر محکمہ کے نوٹس میں خالی اسامیاں کی تفصیل نہیں لاتے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے پاس اختیار ہوتا ہے کہ وہ ہر سال 6 ماہ کے لئے لیکچرارز کی induction کر لیں اور وہ اپنے پسندیدہ لوگوں کو وہاں پر بھرتی کرتے ہیں اسی وجہ سے وہ خالی اسامیوں کے حوالے سے محکمہ کو نہیں لکھتے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس الگ الگ subject wise position کی فہرست موجود نہیں ہے لیکن college wise موجود ہے کہ کس کالج میں کون سی post خالی ہے۔ انہوں نے جیسے بتایا ہے کہ پرنسپل حضرات خالی اسامیوں کی تفصیل گورنمنٹ کو نہیں بھیجتے تو میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ وہاں پر ڈائریکٹرز، ڈپٹی ڈائریکٹرز اور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز بھی موجود ہوتے ہیں یعنی محکمہ کا پورا سسٹم موجود ہوتا ہے جو کہ ہر کالج کے مطابق تفصیل چیک کرتا ہے اور اس کے بعد محکمہ ہائر ایجوکیشن کو اس کے مطابق رپورٹ کرتا ہے۔ ہمارے پاس خالی اسامیوں کی تمام تفصیل موجود ہے۔ یہ جو بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر عارضی ٹیچرز چھ ماہ کے لئے لگائے جاتے ہیں تو ان کا صحیح عرصہ آٹھ ماہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کو یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ وہاں پر کوئی من پسند CTI نہیں لگایا جا سکتا، CTIs لگانے کا ایک معیار موجود ہے جسے پرنسپل bypass نہیں کر سکتے۔ اگر ان کے پاس کوئی specific شکایت ہے تو یہ ہمیں بتائیں ہم اس پر ضرور نوٹس لیں گے اور چیک بھی کریں گے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ commitment دے دیں کہ یہ کب تک یہ posting کروا دیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے تھوڑی دیر پہلے بھی بتایا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کو ہماری 3271 اسامیوں کی request گئی تھی۔ ان کی طرف سے ہمارے پاس lists آ رہی ہیں جو ابھی مکمل نہیں ہوئیں کہ انہوں نے کتنی اسامیوں پر لیکچرر منتخب کر لئے ہیں۔ ہمارے پاس جب مکمل lists آ جائیں گی تو ہم اساتذہ کی placement جہاں جہاں خالی اسامیاں ہوں گی وہاں کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9153 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9155 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال چوہدری اشفاق احمد کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 9198 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشفاق احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیّہ: سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) سے متعلقہ تفصیلات

*9198: چودھری اشفاق احمد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیّہ شہر میں سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) کے نام اور جگہ بتائیں نیز ان میں کتنے طالب علم کلاس وار زیر تعلیم ہیں، ان کالجوں کی عمارات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیاں عہدہ / گریڈ وار بتائیں، کتنی پُر ہیں اور کتنی خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(ج) ان کالجوں کی کون کون سی مسنگ سہولیات ہیں، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ کالج وار بتائیں نیز یہ مسنگ سہولیات کب تک حکومت فراہم کرے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) لیّہ شہر میں سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) کے نام درج ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج لیّہ
2. گورنمنٹ کالج برائے خواتین لیّہ
3. گورنمنٹ کالج آف کامرس لیّہ
4. گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین لیّہ

نیز یہ چاروں کالجز کالج روڈ پر واقع ہیں۔ کلاس وار انرولمنٹ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تمام کالجز اپنی سرکاری عمارت میں موجود ہیں۔ تاہم گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین لیّہ کی عمارت ناکافی ہے جس کی توسیع کے لئے CM Directive ہو چکا ہے۔

(ب) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیاں عہدہ /گریڈ وار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کلاس فور کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جا چکا ہے جبکہ گزیٹڈ سٹاف کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہو گی۔

لیّہ شہر میں موجود کالجز کی missing facilities کے اعداد و شمار حاصل کر لئے گئے ہیں اور ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان missing facilities میں مختلف عمارات کی تعمیر و مرمت، فرنیچر کی فراہمی اور کمپیوٹر کی سہولیات فراہم کرنے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

(ج) یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ان کالجز کے منصوبہ جات موجودہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل نہیں تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب بھر کے کالجز کی missing facilities کے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے اور موجودہ مالی سال میں ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی جائے گی تاکہ کالجز کی فوری ضروریات کو مرحلہ وار مکمل کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں جز (ب) کے حوالے سے اپنی بہن سے پوچھنا چاہوں گا کہ کلاس 4 کی جو بھرتی ہے اس کا کیا معیار یا کیا میرٹ ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ کلاس 4 کی بھرتی کے لئے ہمارا معیار یہ ہے کہ پہلے اخبار اشتہار دیا جاتا ہے، اس میں اسامیوں کا بتایا جاتا ہے، اس کے بعد لوگ apply کرتے ہیں، انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کی final selection ہوتی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرے علم میں یہ آیا ہے کہ پچھلے چار سالوں میں کلاس 4 کی جتنی بھی recruitment میرے ڈسٹرکٹ میں ہوئی ہے یا پورے

پنجاب میں دیکھ لیں کلاس 4 کا اشتہار برائے نام دیا جاتا ہے۔ اس کی [*****] پی ایم ایل(ن) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز میں کی جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اپنے الفاظ درست کریں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات سن لیں کہ جب یہی [*****] کرنی ہے تو پھر اشتہار دینے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے معیار پوچھا ہے تو انہوں نے بتایا ہے کہ معیار اخبار اشتہار ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اب بھی یہ exercise ہی ہو گی۔ یہ [*****] ہوتی ہے خدارا اس میں حکومت کو چاہئے کوئی نہ کوئی میرٹ لائیں۔۔

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ان کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ پیپلز پارٹی تو خود [*****] کرتی رہی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ آپ بھی ایسی بات نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں کہ کلاس IV کا معیار نہیں ہے۔ میں کئی دفعہ ڈپٹی کمشنر کو مل چکا ہوں اور انہیں کہا کہ اگر میرا کوٹا نہیں ہے تو کوئی بات نہیں لیکن کچھ معذور۔۔۔

جناب سپیکر: آپ relevant question کریں تقریر نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہوں گا کہ کچھ دنوں کی بات ہے کہ میں خود ایک کام کے سلسلہ میں معزز منسٹر رانا مشہود صاحب کے کمیٹی روم میں گیا جہاں سیکرٹری سکولز ایجوکیشن ڈاکٹر اللہ بخش، سپیشل سیکرٹری سکولز ایجوکیشن رانا حسن اختر اور ڈپٹی سیکرٹری عبدالرزاق موجود تھے وہاں ان کی verdict یہ تھی، انہوں نے شاید میری طرف دھیان نہیں دیا، اس میٹنگ میں انہوں نے clear cut یہ کہا ہے کہ کلاس IV پر کوئی compromise نہیں ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! ہم نے اپنے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو یہ دینی ہیں۔ اگر کوئی پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر کسی بھی ادارے کا یہ غلطی کرے گا تو میں اس کا کیس انٹی کرپشن میں بھجواؤں گا۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا جو لایا ہوں۔ شکریہ

(قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی جانب سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: سوال نمبر 8460 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8625 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8462 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 8880 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8881 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگا سوال نمبر 8900 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے یہ سوال میں نے pending کیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8972 محترمہ شنیلا روت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8990 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9046 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9153 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9155 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ سے متعلقہ تفصیلات

*8460: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ٹی کالج کمالیہ کو ورچوئل یونیورسٹی کیمپس کی سہولیات فراہم کی گئی اور کب، کیا ساز و سامان فراہم کیا گیا اور لاگت کیا تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست کہ ورچوئل یونیورسٹی کیمپس، پی ایس ٹی کالج کمالیہ میں آپریشنل نہ ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کمپیوٹرز اور اے سی کہاں گئے، کیا پی سی، اے سی، ٹی وی کا فزیکل چیک کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی کالج کے پرنسپل کو اپنے دفتر میں اے سی لگانے کی اجازت نہ ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو پرنسپل پی ایس ٹی کالج کمالیہ کئی سالوں سے حکومتی خرچ پر اپنے دفتر میں اے سی کیوں استعمال کر رہا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ / حکومت پرنسپل کے دفتر میں اے سی کے غیر قانونی استعمال کی رقم کی وصولی کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ کو ورچوئل یونیورسٹی کی سہولیات کبھی بھی فراہم نہیں کی گئیں۔ کالج انتظامیہ کی طرف سے ورچوئل یونیورسٹی کو چٹھی نمبر 317 مورخہ 07.07.2007 کے تحت الحاق کی درخواست کی گئی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس پر یونیورسٹی رجسٹرار نے لیٹر نمبر 5643 مورخہ 23.08.2007 کو الحاق کے لئے کچھ شرائط عائد کیں چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ کالج کے لئے پوری کرنا ممکن نہ

تھا جس بناء پر یہ کیمپس قائم نہیں ہوا لہذا ورچوئل یونیورسٹی کی طرف سے کسی قسم کا کوئی سازوسامان فراہم نہیں کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں ورچوئل یونیورسٹی کا کیمپس آپریشنل نہ ہے جس کی وجوہات اوپر (الف) میں بیان کر دی گئی ہیں۔

(ج) کالج میں کمپیوٹر، اے سی اور ٹی وی وغیرہ 2007 میں کالج کمپیوٹر لیب کے لئے خریدے گئے جس کے لئے گرانٹ حکومت پنجاب نے آرڈر نمبر SO(P-III)1-175/2002 مورخہ 08.11.2007 کے تحت منظور کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ سارا سامان اس وقت کالج کمپیوٹر لیب میں موجود ہے۔ کالج کمپیوٹر لیب فنکشنل ہے اور اس سے انٹر، ڈگری، ایم اے اور بی ایس کے طلباء و طالبات مستفید ہو رہے ہیں نیز اس کی باقاعدہ فزیکل چیکنگ کی جاتی ہے۔

(د) گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں پرنسپل کے دفتر میں پہلے سے اے سی لگا ہوا تھا لیکن یہ خراب ہونے کی وجہ سے کبھی بھی استعمال میں نہیں رہا۔

(ہ) چونکہ پرنسپل کے دفتر میں اے سی استعمال ہی نہیں ہوتا لہذا رقم کی وصولی کا کوئی جواز نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں کالجز کی مانیٹرنگ اور عملہ کی تعداد کے حوالے سے معلومات

*8625: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے کتنے ڈپٹی ڈائریکٹرز اور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز گریڈز وار تعینات ہیں؟

(ب) ان آفیسرز کو فیلڈ میں مانیٹرنگ کے لئے کون سی اور کتنی گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں؟

(ج) کیا وومن کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے خاتون اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھی تعینات کی جاتی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر گریڈ 18 اور ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر گریڈ 17 تعینات ہوتے ہیں تاہم ڈپٹی ڈائریکٹر کی سیٹ 29۔مارچ سے خالی ہے جس کا

اضافی چارج بحکم ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر (کالجز) گوجرانوالہ کو دیا گیا ہے جبکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (کالجز) کی سیٹ دسمبر 2016 سے خالی پڑی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے فیلڈ میں مانیٹرنگ کے لئے صرف ایک گاڑی سینٹرو کار cc1000 مہیا کی گئی ہے۔

(ج) وومن کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے حکومت پنجاب خاتون اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعیناتی کے بارے لائحہ عمل پر غور کر رہی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ کے آڈٹ کے بارے میں تفصیلات

*8462: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ٹی کالج کمالیہ کا آخری آڈٹ 2013 سے پہلے ہوا تھا اس میں کون سی بے ضابطگیاں پائی گئیں اور کس کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) کیا حکومت اس کالج کا نیا آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ سٹیشنری کی خرید میں خُورد بُرد کی شکایات بہت ساری موصول ہوئی ہیں؟ کیا پراسپیکٹس کی پرنٹنگ PEPRA کے قواعد کے تحت کی گئی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) پی ایس ٹی کالج کمالیہ کا آخری آڈٹ جون 2013 تک ہو چکا ہے جس کی آڈٹ رپورٹ 13.02.2014 کو موصول ہوئی۔ اس میں کل 16 آڈٹ اعتراضات لگائے گئے۔ جن کے جوابات بھی ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بروقت موصول ہوئے۔ ان میں سے 9 اعتراضات دور ہونے کے بعد آڈٹ پیراز ختم ہو چکے ہیں جبکہ 7 پیراجات زیر التواء ہیں پیراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس آڈٹ رپورٹ میں سابقہ پرنسپل امین عازم بیگ کے خلاف مبلغ 302565 روپے کی ریکوری کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ 13175 روپے یکم اگست 2015 سے بذریعہ ماہانہ اقساط کٹوتی کر رہا ہے۔ اب تک

249865 روپے کی کٹوتی ہو چکی ہے جبکہ 52700 بقایا ہے جو دسمبر 2017 تک وصول کر لیا جائے گا۔

(ب) پنجاب کے تمام کالجز کی فہرست ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کو مہیا کی گئی ہے۔ اس فہرست میں سے ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب آفس اپنے شیڈول کے مطابق آڈٹ کرتا رہتا ہے۔ اس کالج کے نئے آڈٹ کے لئے درخواست ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کو بھیج دی گئی ہے۔ ہاں پراسپیکٹس کی پرنٹنگ پیپرا قوانین 2014 کی شق 59 (اے) کے تحت کی گئی ہے جس کا ریکارڈ کالج میں موجود ہے۔

ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور میں سال 17-2016 میں لیپ ٹاپ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*8880: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور میں سال 17-2016 کے دوران ماسٹر کرنے والوں کو لیپ ٹاپ دینے کی تقریب میں بیشتر کو اطلاع نہیں کی گئی جس کی وجہ سے وہ لیپ ٹاپ حاصل کرنے سے محروم رہے اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جن لوگوں نے سال 17-2016 کے دوران فرسٹ پوزیشن حاصل کی اور انہیں لیپ ٹاپ دینا بنتا تھا، یونیورسٹی انتظامیہ نے جان بوجھ کر انہیں بذریعہ فون اطلاع نہیں کی؟

(ج) مذکورہ سیشن کے جن افراد کو لیپ ٹاپ ملنے تھے لیکن کسی بھی وجہ سے نہیں مل سکے حکومت انہیں کب تک لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز ان افراد کے نام کی فہرست مہیا کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ ماسٹر کرنے والے طلباء و طالبات کو اطلاع نہیں کی گئی کیونکہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور میں 2016 کے دوران ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد میں وزیرِ اعظم لیپ ٹاپ سکیم کے تحت 1734 لیپ ٹاپ دیئے اور وہ تمام میرٹ پر آنے والے طلباء و طالبات میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات لیپ ٹاپ حاصل کرنے سے محروم رہے، کیونکہ ایسے تمام طلباء و طالبات جنہوں نے ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کے آن لائن سسٹم میں اپنے درست کوائف کا اندراج کیا اور ان کا نام میرٹ (حاصل کردہ نمبر + مضمون وار کوٹا وغیرہ) کی بنیاد پر منتخب طلباء و طالبات کی فہرست میں شامل تھا، ان سب میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے۔

(ج) سابقہ تمام لیپ ٹاپ تقسیم کئے جا چکے ہیں اور اب ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کی طرف سے یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے کوٹا کے مطابق 2017 میں تقسیم کئے جانے والے لیپ ٹاپ فراہم کر دیئے گئے ہیں، تاہم میرٹ پر منتخب ہونے والے طلباء و طالبات کے ناموں کی حتمی فہرست جاری ہونا ابھی باقی ہے۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کے وائس چانسلر کے غیر ملکی دوروں اور مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*8881: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) ایجوکیشن یونیورسٹی میں موجودہ وائس چانسلر کون ہے، حکومت کی طرف سے انہیں کیا کیا مراعات حاصل ہیں نیز موجودہ وائس چانسلر نے اب تک کتنے غیر ملکی دورے کئے ہیں اور ان دوروں کی اجازت کس اتھارٹی سے لی گئی؟

(ج) ایجوکیشن یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر کے غیر ملکی دوروں پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، سال وار خرچ کی گئی، رقم کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کے کل کتنے کیمپسز ہیں نیز یہ کیمپسز کہاں کہاں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کے کیمپس بنک روڈ لاہور میں موجود ہوسٹل میں بچیوں کے لئے جنریٹر کی سہولت موجود نہ ہے جبکہ ہاسٹل میں بجلی کا انتظام نہ ہونے کے برابر ہے اور طالبات اندھیرے میں پڑھائی کرنے پر مجبور ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ گرمیوں کے دنوں میں ہاسٹل میں موجود طالبات کو ہفتے بعد ایک دن کولر کے استعمال کرنے کی اجازت ہے حکومت اس بابت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کا قیام 2002 میں عمل میں آیا۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے موجودہ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر روف اعظم ہیں اور ان کی تقرری حکومت پنجاب نے مقرر کردہ قواعد وضوابط کے مطابق کی ہے۔ مزید برآں وائس چانسلر صاحب نے کل پانچ غیر ملکی دورے کئے جن کی اجازت چانسلر / گورنر پنجاب نے دی۔

(ج) تمام دورے ڈونر ایجنسیز کی طرف سے فنڈڈ تھے اور یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور نے اس امر میں کسی قسم کی رقوم خرچ نہیں کی۔

(د) یونیورسٹی آف ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کے کیمپسز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	کیمپس	نمبر شمار	کیمپس
1۔	ٹاؤن شپ، کیمپس، لاہور	2	بنک روڈ کیمپس، لاہور
3	لوئر مال کیمپس، لاہور	4	فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد
5	ملتان کیمپس، ملتان	6	ڈی جی خان کیمپس، ڈی جی خان
7	اٹک کیمپس، اٹک	8	وہاڑی کیمپس، وہاڑی
9	جوہر آباد کیمپس، جوہر آباد		

(ہ) یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے بنک روڈ کیمپس کے ہاسٹل میں جنریٹر کی سہولت موجود نہیں ہے اور مزید برآں جنریٹر کی خرید کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے، طلباء ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ سے اجازت کے بعد روم کولر استعمال کر سکتے ہیں۔

حلقہ پی پی۔153 لاہور میں گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8972: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور میں گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اگر حلقہ میں کوئی کالج نہیں تو کیا حکومت وہاں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور میں گورنمنٹ گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد 2 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز کالج: گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹ لکھپت، لاہور۔

بوائز کالج: گورنمنٹ شاہ حسین کالج فار بوائز، ٹاؤن شپ، لاہور۔

(ب) مذکورہ کالجز میں سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔153 لاہور میں علاقہ کی ضرورت کے مطابق پہلے سے دو کالجز کام کر رہے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ کے رقبہ اور پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8990: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ PST کالج کمالیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا 15 ایکڑ رقبہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پندرہ ایکڑ رقبہ کا نہری پانی کتنا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جب سے موجودہ پرنسپل کالج ہذا نے چارج سنبھالا ہے اس وقت سے یہ نہری پانی کالج ہذا کو فراہم نہیں کیا جا رہا ہے؟

(د) یہ نہری پانی کون استعمال کر رہا ہے اور اس سے کتنی رقم کالج ہذا کی انتظامیہ وصول کر رہی ہے؟

(ہ) کیا اس کالج کا جو رقبہ ہے وہ کالج کے پاس ہے یا کسی کو لیز / ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) رقبہ کا نہری پانی دو گھنٹے، تینتالیس منٹ۔ (ہفتہ وار) ہے۔

(ج) نہری پانی کے کھال پر رہائشی آبادیاں بن چکی ہیں جس کی وجہ سے پانی کی ترسیل میں رکاوٹیں درپیش ہیں تاہم کالج انتظامیہ کی کوششوں سے اب پانی کالج کو پہنچایا جا رہا ہے جبکہ پانی کی تقسیم جس موگہ (موگہ نمبر 13980/R چک نمبر 711 گ ب) سے ہو رہی ہے وہ کالج ہذا سے 11 مربع (3.5 کلومیٹر) کے طویل فاصلے پر ہے جس کی وجہ سے کالج کے رقبہ تک پانی پہنچانا نہایت مشکل تھا لیکن کالج انتظامیہ کی کوششوں سے اس وقت نہری پانی کالج ہذا کو نسبتاً بہتر روانی سے فراہم کیا جا رہا ہے۔

(د) درج بالا مشکلات کی وجہ سے سال 16-2015 میں کالج کا پانی فروخت کیا گیا تھا جس کی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروادی گئی تھی۔ اس کے بعد سے پانی کالج ہذا کو ہی فراہم کیا جا رہا ہے۔ تاہم پانی کا موگہ زیادہ دور ہونے کی وجہ سے پانی کی ترسیل کا نظام بہت مشکل ہے اور زیادہ تر پانی راستے میں ہی ضائع ہو جاتا ہے۔

(ہ) کالج کا رقبہ کالج ہذا کے پاس ہے اور کسی کو بھی لیز / ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا۔

پنجاب کے سرکاری کالجوں میں طلباء سے اضافی فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*9046: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر کے تمام سرکاری کالجوں نے انٹرمیڈیٹ سے ماسٹرز لیول تک نئے داخل ہونے والے طلباء سے کمپیوٹر فیس کی مد میں 2400 سے -/6000 ہزار روپے تک فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے متذکرہ واجبات کی منظوری نہیں لی گئی اور کالجز کے سربراہان اپنے طور پر ایسا کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایس آنرز میں داخل ہونے والے طلباء سے 4800 روپے اضافی اور ماسٹر لیول میں داخلہ کے ساتھ -/6000 ہزار روپے اضافی وصول کئے جا رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی منظوری نہیں لی گئی اور کالجز کے پرنسپل صاحبان نے از خود ہی اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے ملی بھگت سے طلباء پر اضافی بوجھ ڈالنا شروع کر رکھا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یہ درست نہ ہے صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری کالجز میں داخل ہونے والے نئے طلباء سے گورنمنٹ رولز / پالیسی کے تحت کمپیوٹر فیس وصول کی جاتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

انٹر میڈیٹ:	300روپے سالانہ
ڈگری:	400روپے سالانہ
ماسٹرز:	600روپے سالانہ
بی ایس:	300روپے سالانہ

(ب) پنجاب کے تمام سرکاری کالجز کے سربراہان محکمہ ہائر ایجوکیشن کے منظور شدہ نوٹیفکیشن کے مطابق فیس وصول کر رہے ہیں اور اپنی مرضی سے کوئی فیس یا واجبات وصول نہیں کرتے۔

(ج) پنجاب کے تمام سرکاری کالجز کے سربراہان گورنمنٹ رولز کے مطابق فیس وصول کرتے ہیں اور کوئی اضافی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

(د) یہ درست نہ ہے پنجاب کے تمام کالجز کے سربراہان گورنمنٹ رولز کے مطابق فیس وصول کرتے ہیں اور کوئی اضافی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

سرگودھا: گورنمنٹ کالج فار بوائز بھیرہ میں خالی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9153: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے بوائز بھیرہ (سرگودھا) میں منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کالج ہذا میں موجود نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل نیز خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ کالج کے طلباء کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے بسیں فراہم کی گئی ہیں تو کتنی؟

(د) مذکورہ کالج میں کل طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف)

نمبر شمار	عہدہ اسامی	سکیل	مضمون	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	پرنسپل	19	تاریخ	01	01	0
2۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	کیمسٹری	01	01	0
3۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	انگلش	01	0	01
4۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	فزکس	01	01	0
5۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	ریاضی	01	0	01
6۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	اردو	01	0	01
7۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	عمرانیات	01	01	0
8۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	ان کلاسیفائیڈ	01	0	01
9۔	لیکچرار	17	بیالوجی	01	0	01
10۔	لیکچرار	17	کیمیا	01	0	01
11۔	لیکچرار	17	اکنامکس	02	02	0
12۔	لیکچرار	17	ایجوکیشن	01	0	01
13۔	لیکچرار	17	انگلش	01	01	0
14۔	لیکچرار	17	جغرافیہ	02	0	02
15۔	لیکچرار	17	تاریخ	01	01	0
16۔	لیکچرار	17	اسلامیات	02	02	01
17۔	لیکچرار	17	ریاضی	01	0	02

18۔	لیکچرار	17	فزکس	02	0	02
19۔	لیکچرار	17	شماریات	02	0	0
20۔	لیکچرار	17	اردو	01	01	01
21۔	ڈی پی ای	17	فزیکل ایجوکیشن	01	0	01
22۔	لائبریرین	17	لائبریرین	01	0	01
	میزان			27	11	16

(ب)

نمبر شمار	عہدہ اسامی	سکیل	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	ہیڈ کلرک	16	01	01	0
2۔	سینئر لیکچرار اسسٹنٹ	10	01	01	0
3۔	کیئر ٹیکر	09	01	0	01
4۔	سینئر کلرک	14	01	01	0
5۔	جونیئر کلرک	11	02	0	02
6۔	لائبریری کلرک	11	01	0	01
7۔	لیکچرار اسسٹنٹ	07	04	0	04
8۔	نائب قاصد	01	03	03	0
9۔	لیبارٹری اٹنڈنٹ	01	05	05	0
10۔	بیلدار	01	03	03	0
11۔	چوکیدار	01	04	04	0
12۔	مالی	01	03	03	0
13۔	خاکروب	01	03	03	0
	میزان	--	32	24	08

(ج) کوئی بس فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(د) 541 طلباء

گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانی سرگودھا میں اسامیوں اور بسوں کی تفصیل

*9155: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانی (سرگودھا) میں منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کالج ہذا میں موجود نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل نیز خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ کالج کے طلباء کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے بسیں فراہم کی گئی ہیں تو کتنی؟

(د) مذکورہ کالج میں کل طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) عنوان بالا قلمی ہے کہ کالج ہذا میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 50 ہے ایک ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 20 ہے جبکہ ایک پرنسپل کی اسامی ہے دو نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تعداد 29 ہے:

الف: ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل:

1۔ عربی	BS-17	اسامی خالی ہے
2۔ بیالوجی	BS-17	اسامی خالی ہے
3۔ کیمسٹری	BS-17	ٹیچر موجود ہے
4۔ کمپیوٹر سائنس	BS-17	ٹیچر موجود ہے
5۔ ایجوکیشن	BS-17	اسامی خالی ہے
6۔ اکنامکس	BS-17	اسامی خالی ہے
7۔ انگریزی	BS-17	اسامی خالی ہے
8۔ انگریزی	BS-17	اسامی خالی ہے
9۔ ہوم اکنامکس	BS-17	اسامی خالی ہے
10۔ ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن BS-17	اسامی خالی ہے	
11۔ اسلامیات	BS-17	اسامی خالی ہے
12۔ ریاضی	BS-17	ٹیچر موجود ہے
13۔ ریاضی	BS-18	اسامی خالی ہے
14۔ فزکس	BS-17	ٹیچر موجود ہے
15۔ سیاسیات	BS-17	اسامی خالی ہے

16۔ سائیکالوجی	BS-17	آسامی خالی ہے
17۔ شماریات	BS-17	اسامی خالی ہے
18۔ سوشیالوجی	BS-17	اسامی خالی ہے
19۔ اردو	BS-17	ٹیچر موجود ہے
20۔ زوالوجی	BS-17	ٹیچر موجود ہے

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل:

1۔ لائبریرین	BS-17	اسامی خالی ہے
2۔ ہیڈ کلرک	BS-16	اسامی خالی ہے
3۔ سینئر کلرک	BS-14	دو عدد اسامیاں خالی ہیں
4۔ جونیئر کلرک	BS-11	1 عدد اسامی پر ہے جبکہ 1 عدد اسامی خالی ہے
5۔ لائبریری کلرک	BS-11	اسامی خالی ہے
6۔ کیئر ٹیکر	BS-09	اسامی خالی ہے
7۔ لیکچرار اسسٹنٹ	BS-7	5 عدد اسامیاں خالی ہیں
8۔ لیب اٹنڈنٹ	BS-1	5 عدد اسامیاں پر ہیں
9۔ نائب قاصد	BS-1	3 عدد اسامیاں پر ہیں
10۔ چوکیدار	BS-1	4 عدد اسامیاں پر ہیں
11۔ مالی	BS-1	2 عدد اسامیاں پر ہیں
12۔ خاکروب	BS-1	2 عدد اسامیاں پر ہیں

(ج) کالج ہذا کو کوئی بس فراہم کی گئی تاہم یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ موجودہ مالی سال 2017-18 کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں ایک بلاک 500 ملین روپے کی مالیت کے ساتھ شامل کیا گیا ہے جس کے تحت کالجز کو بسیں فراہم کی جائیں گی۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب بھر کے کالجز کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک سمری تیار کر رہا ہے جس میں طلباء و طالبات کی تعداد اور دیگر قواعد و ضوابط کے مطابق بسوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

(د) کالج ہذا میں طالبات کی کل تعداد 501 ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بہاولپور: کالجوں سے متعلقہ تفصیلات

1629: سردار خالد محمود وارن: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔269 بہاولپور میں کتنے کالج کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں ٹیچرز کی منظور شدہ تعداد کتنی ہے، کتنی اسامیاں کس کس کالج میں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا ان کالجوں کی عمارات طالب علموں کی تعداد کے مطابق پوری ہیں اگر نہیں تو مزید بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) پی پی۔269 میں گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی موجود ہے۔ یہ 16-2015 میں قائم ہوا۔

(ب) فرسٹ ائر 28، سیکنڈ ائر 31، تھرڈ ائر داخلے جاری ہیں، فورتھ ائر 10

انرولمنٹ کم ہونے کی وجہ فیڈنگ گرلز ہائی سکول کا نہ ہونا ہے۔

(ج) منظور شدہ اسامیاں 22 خالی اسامیاں 18 دو سال سے خالی پڑی ہیں خالی سیٹوں پر CTI رکھ لئے جاتے ہیں تاکہ طالبات کا تعلیمی حرج نہ ہو۔

(د) بلڈنگ بمطابق تعداد طالبات کافی ہے۔

اوکاڑہ: گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن دیپالپور سے متعلقہ تفصیلات

1702: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن دیپالپور ضلع اوکاڑہ کب بنا اور اس کالج کا منظور شدہ سٹاف کتنا ہے؟

(ب) کالج کی موجودہ پرنسپل کب تعینات ہوئی، اس کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(ج) کیا موجودہ پرنسپل بطور پرنسپل مطلوبہ تعلیمی قابلیت پر پورا اُترتی ہے؟

(د) کیا موجودہ پرنسپل Out of turn پروموٹ ہوئی ہیں؟

(ہ) متذکرہ بالا کالج کو پچھلے تین سال میں کتنی گرانٹ جاری ہوئی اور کیا اس گرانٹ کے خرچ کا کوئی آڈٹ ہوا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) کالج کا قیام 1987 میں بطور انٹر میڈیٹ ہوا بعد ازاں 1989 میں ڈگری کالج کا درجہ دے دیا گیا۔

ٹیچنگ سٹاف	22
نان ٹیچنگ سٹاف	21

تفصیل درج ذیل ہے:

ٹیچنگ سٹاف	کلیریکل سٹاف	درجہ چہارم سٹاف
پرنسپل 01	ہیڈ کلرک 01	لیب اٹنڈنٹ 03
ایسوسی ایٹ پروفیسر 01	سینئر کلرک 01	نائب قاصد 02
اسسٹنٹ پروفیسر 06	جونیئر کلرک 01	چوکیدار 02
لیکچرارز 10	لائبریری کلرک 01	بیلدار 03

لائبریرین 01 مالی 01
لیبارٹری اسسٹنٹ 03 واٹر مین 02
ڈرائیور 01
کنڈیکٹر 01
خاکروب 02

(ب) کالج کی موجودہ پرنسپل میڈیم عاطرہ طارق 11.10.2008 بطور OPS تعینات ہوئی اور بعد ازاں مورخہ 29.11.2016 کو بطور ریگولر پرنسپل تعینات ہوئی۔ان کی قابلیت ایم ایس سی فزکس ہے۔

(ج) جی ہاں!

(د) جی نہیں!

(ہ) 2013-14 17517000/-

2014-15 15505000/-

2015-16 15765775/-

2014

سال 2014 کے آڈٹ پیراز 09 عدد تھے جن کے جوابات متعلقہ آڈٹ آفس میں جمع کروا دیئے گئے ہیں لیکن ابھی تک DAC/SDAC نہ ہونے کی وجہ سے پیراز Settle نہ ہو سکے۔

نارووال: شکر گڑھ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں سٹاف اور فرنیچر سے متعلقہ تفصیلات

1840: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں ایم اے/ایم ایس سی کلاسز کا اجراء تو کر دیا گیا ہے لیکن فرنیچر اور سٹاف کی کمی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک فرنیچر اور سٹاف کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں پانی کی کمی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو محکمہ پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے ٹربائن لگانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(ج) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں کمپیوٹر لیب ہے اگر جواب نہ میں ہے تو اس کے لئے کیا اقدمات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے رقبہ پر یا اس کے ساتھ ملحقہ طلباء کے ہاسٹل کی زمین پر کسی نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو محکمہ نے اس پر کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے کالج ہاسٹل کی چار دیواری نہیں ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے کالج ہاسٹل کی زمین 35 کنال تھی جو محکمہ مال نے کم کر کے 30 کنال کر دی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس پر محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ز) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کے لئے رہائش گاہ ہے اگر نہیں ہے تو اس سلسلہ میں کوئی منصوبہ بندی کی گئی ہے تو کب تک اس پر عمل ہو گا؟

(ح) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے تعمیر شدہ ہال کے لئے فرنیچر خریدا گیا تو کہاں ہے اور اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجہ بتائی ہے؟

(ط) اگر مندرجہ بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ اس بارے میں مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز (ایم اے اردو/ ایم انگلش) کا اجراء کیا گیا ہے اور ان میں فرنیچر کی کمی کو پورا کر دیا گیا ہے۔

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں پانی کی کمی نہ ہے۔ واٹر پمپس کے ذریعے پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(ج) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں کمپیوٹر لیب نہ ہے۔

(د) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے ہاسٹل کی زمین کے کچھ حصہ پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے جس کو واگزار کروانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ نیز ایک مقدمہ بھی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(ہ) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے کالج ہاسٹل کی عمارت کے گرد چار دیواری مکمل کر کے خاردار تار لگا دی گئی ہے تاہم گراؤنڈ کی شمال کی دیوار کورٹ کیس ہونے کی وجہ سے تعمیر نہیں ہو سکی۔

(و) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے ہاسٹل کی زمین میں محکمہ ریونیو کی طرف سے ردوبدل کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق ہاسٹل وارڈن اور ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کو ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ محکمہ مال کے ریکارڈ میں درستی کروائیں اسے جلد از جلد مکمل کروانے کی کوشش کی جائے گی۔

(ز) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کے لئے رہائش گاہ نہ ہے۔

(ح) کالج ہذا کے تعمیر شدہ ہال کے لئے فرنیچر نہیں خرید ا گیا ہے۔

(ط) مندرجہ بالا وضاحت کے علاوہ یہاں یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ مندرجہ بالا کالج کا منصوبہ موجودہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل نہیں تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب بھر کے کالجز کی missing facilities کے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے اور موجودہ مالی سال میں ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی جائے گی تاکہ کالجز کی فوری ضروریات کو مرحلہ وار مکمل کیا جا سکے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بھچر صاحب!

واں بھچراں اور موسیٰ خیل (میانوالی) کے منظور شدہ بوائز ڈگری کالج کی تعمیر میں تاخیر

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کئی ڈگری کالجز جو منظور ہو چکے ہیں اور وہ subject to provision of funds نہیں بن رہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے شعبہ تعلیم کو focus کیا ہوا ہے اس لئے میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان کالجز کے لئے کوئی initiative لیا جا رہا ہے؟ میرے ڈسٹرکٹ میں واں بھچراں اور موسیٰ خیل میں دو بوائز ڈگری کالج منظور ہو چکے ہیں۔ یہ ہر دفعہ رہ جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے کچھ ہو رہا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے اپنے کالجز کے بارے میں لکھ کر دے دیں تو میں ان کو چیک کروا لوں گی اور پوری تفصیل سے آگاہ کر دوں گی۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو کالجز کے بارے میں لکھ کر بھجوا دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ ایک میٹنگ رکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان سے میٹنگ کر لوں گی۔

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن لیہ کیمپس کی ڈگری کو تسلیم کرنے کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ لیہ میں ایک نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن لیہ کیمپس ہے۔ آج ہی مجھے پتا چلا ہے کہ لیّہ میں ایک ٹی ڈی اے چوک پر بہت بڑا protest ہو رہا تھا۔ لیّہ وہ واحد ڈسٹرکٹ ہے جہاں پر اساتذہ کی موجودہ recruitment ہو رہی ہے لیکن نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن لیّہ کیمپس کی graduate degrees کو CEO ایجوکیشن نہیں مان رہا۔ جس کی وجہ سے وہاں کے گریجویٹس مظفر گڑھ، بھکر اور پورے پنجاب میں recruit ہو گئے ہیں لیکن لیّہ میں ان کو recruitment letters دے کر واپس لئے جا رہے ہیں کہ جی ہم نے ان کی HEC سے تصدیق کروانی ہے

تو اس وجہ سے وہاں پر protest ہو رہا تھا تو میری بہن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہیں اگر وہ اس issue کو resolve کروا دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس issue کو بھی ہم take up کر لیتے ہیں۔ وہاں کیا problem آ رہی ہے اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں اور اس کو sort out کر لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ شنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 9 قاضی احمد سعید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 11 میاں طاہر کی ہے اس کا جواب آنا تھا لہٰذا اس تحریک استحقاق کا جواب Monday تک آ جانا چاہئے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، معزز لیڈر آف دی اپوزیشن!

مہنگائی کے حوالے سے پیش کی گئی تحریک التوائے کار کا ایوان میں جواب دینے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار مہنگائی کے حوالے سے تھی جس کے بارے میں کل بھی آپ نے کہا تھا لہٰذا آج حکومت اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دے کہ مہنگائی کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں اور اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر لیڈر آف دی اپوزیشن مناسب سمجھیں تو کل اس پر باقاعدہ بحث کے لئے ٹائم رکھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری اسلام آباد میں ایک میٹنگ ہے میں آج رات شاید اسلام آباد چلا جاؤں لیکن اگر آپ اس پر بحث رکھنا چاہیں تو ہمارے اپوزیشن کے ممبران ضرور اس میں حصہ لیں گے۔ یہ ایک انتہائی اہم issue ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بحث تو ہو گی لیکن حکومت کو فوری طور پر جو اقدامات اٹھانے چاہئیں وہ ہمیں نظر نہیں آ رہے یعنی روزانہ ہم یہاں ایوان میں اور اخبارات میں بھی چیخ و پکار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ اقدامات کر رہے ہیں کیوں نہیں کر رہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا مقصد تو یہ ہے کہ حکومت کو متوجہ کریں کہ وہ مہنگائی کو کنٹرول کرے۔ پیاز، آلو اور ٹماٹر جو کہ بنیادی ضرورت کی چیزیں ہیں وہ بھی عوام کو نہیں مل رہیں اور اوپر سے بجلی بم بھی گرا دیا گیا ہے۔ میں اس پر بھی آپ سے عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ جو بجلی کی قیمتوں میں 3 روپے 80 پیسے فی یونٹ حکومت نے اضافہ کر دیا ہے میں نے اس پر ایک قرارداد جمع کروائی ہے جو out of turn پیش کرنے کے لئے آپ سے گزارش کروں گا۔ آپ تحریک التوائے کار کے فوری بعد مجھے وہ پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! قرارداد out of turn آپ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے لئے rules relax کرنے پڑتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ عوام کا مسئلہ ہے لہٰذا آپ rules relax کر دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے rules relax نہیں کرنے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس ایوان میں بیٹھے تمام لوگ عوام کے نمائندے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کل کی بحث میں اس کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، اس پر تو آج ہی ہم نے بحث کرنی ہے کیونکہ حکومت نے یہ ایک بجلی بم گرا دیا ہے، کہاں گئے ان کے وعدے کہ ہم بجلی کے ریٹس کو کم کریں گے، ریٹس کم کرنے کی بجائے نیپرا کی سفارش پر اکٹھا ہی 3 روپے 80 پیسے فی یونٹ کا اضافہ کر دیا گیا ہے یہ انتہائی اذیت ناک صورتحال ہے۔ عام آدمی پس کر رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے غریب ڈرائیور کی اوور بلنگ کی وجہ تین مرتبہ واپڈا کے دفتر گیا ہوں اس کو سابقہ ماہ 16 ہزار روپے اور اس ماہ 18 ہزار روپے بجلی کا بل آیا ہے اور جو حال وہاں پر عام آدمی کا وہ کرتے ہیں وہ سب کو پتا ہے لہٰذا آپ اس پر بات کرنے کی اجازت دے دیں۔ یہ مہنگائی تو ہر آدمی کا مسئلہ ہے اور خاص طور پر بجلی کی مہنگائی تو ہر آدمی کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں صرف آپ کو قرارداد پڑھنے کی اجازت دے سکتا ہوں۔ اگر آپ اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس چیز کی اجازت نہیں ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ بس مجھے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ قرارداد پڑھ لیں۔ نہیں، اگر یہ قرارداد ہے تو پھر اس کے لئے آپ کو rules relax کرنے پڑیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ایک مرتبہ آرڈر کر چکے ہیں اور آپ نے پہلے مجھے پڑھنے کی اجازت دے دی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے آپ کو تحریک التوائے کار پڑھنے کا کہا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ایک مرتبہ آرڈر کر کے واپس لے رہے ہیں۔ یہ کوئی سیاسی issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں اگر یہ قرارداد ہے تو اس کے متعلق میں نے آپ کو بات عرض کر دی ہے کہ اس کے لئے آپ کو پہلے rules relax کرنے پڑیں گے۔ اگر آپ تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتے ہیں تو وہ میں ضرور سنوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے پھر ہم تحریک التوائے کار لے آتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے تو یہ بات عرض کی ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور دوسرے معزز اپوزیشن ممبران اگر مناسب سمجھیں تو کل اس حوالے سے بھی اور دیگر حوالوں سے بھی جو وہ مہنگائی سے متعلق تجاویز دینا چاہتے ہیں اس پر بحث کے لئے ٹائم رکھ لیں اور جو متعلقہ منسٹرز ہیں وہ بھی اس حوالے سے اپنی پوری تیاری کر کے آجائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کل انشاءاللہ اس پر بحث ہو گی۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کی ہی تحریک التوائے کار تھی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے بیٹھے بیٹھے کورم کی نشاندہی کر دی ہے جبکہ ان کو کھڑے ہو کر کورم کی نشاندہی کرنی چاہئے تھی یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے۔ جی، میاں صاحب! اب آپ بیٹھ جائیں۔ No further۔ میں نے سن لیا ہے یہ ان کا حق ہے۔ میں ان کو ان کے حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ مہربانی کریں۔ انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 22۔ ستمبر صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعتہ المبارک، 22۔ ستمبر 2017

(یوم الجمع، یکم محرم الحرام 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 10

739

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ این ایف سی ایوارڈ بابت جولائی۔دسمبر 2012، جنوری۔جون 2013، جولائی۔دسمبر 2013، جنوری۔جون 2014، جولائی۔دسمبر 2014، جنوری۔جون 2015، جولائی۔دسمبر 2015 اور جنوری۔جون 2016 پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر این ایف سی ایوارڈ بابت جولائی۔دسمبر 2012، جنوری۔جون 2013، جولائی۔دسمبر 2013، جنوری۔جون 2014، جولائی۔دسمبر 2014، جنوری۔جون 2015، جولائی۔دسمبر 2015 اور جنوری۔جون 2016 پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

740

3۔ پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(درج بالا رپورٹوں کی نقول مورخہ 21۔ ستمبر 2017 کو مہیا کر دی گئی ہیں)

(بی) عام بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

741

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 22- ستمبر 2017

(یوم الجمع، یکم محرم الحرام 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿41﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿42﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿43﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿44﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿45﴾ وَّ
دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿46﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿47﴾

سورة الأحزاب آيات 41تا47

اے اہل ایمان! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو(41) اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو(42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے(43) جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے(44) اے پیغمبرؐ ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے(45) اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن(46) اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہوگا(47)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا حسینؓ باغ نبوت کا پھول ہے
حیدر کی اس میں جان ہے خون بتول ہے
دنیا میں اور کون ہے شبیر کے سوا
ایسا سوار جس کی سواری رسولؐ ہے
کیسی عظیم ذات ہے مولا حسینؓ کی
جس کے لئے حضورؐ کے سجدوں میں طول ہے
جس کے لئے یزید نے اتنے ستم کئے
وہ تاج تو حسینؓ کے قدموں کی دھول ہے

سوالات

(محکمہ جات داخلہ، سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ ان سوالوں کو take up کیا جائے 20۔ ستمبر 2017 کے ایجنڈے سے محکمہ داخلہ کے جو سوال زیر التواء تھے ان کے جوابات آگئے ہیں لہٰذا پہلے وہ take up کئے جاتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 8377 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9006 محترمہ نبیرہ عندلیب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے اس سوال کا جواب آ گیا ہے۔ محترمہ! کیا اس کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9039 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے لیکن مجھے تو سوال کا ہی نہیں پتا۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ پولیس کے لئے موٹر سائیکلیں خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

*9039: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس لاہور نے سال 15-2014 کے دوران موٹر سائیکلیں خریدی ہیں؟

(ب) سال 15-2014 کے دوران لاہور پولیس کے لئے کل کتنی موٹر سائیکلیں کیوں اور کن کن مقاصد کے لئے خریدی گئیں نیز جن مقاصد کے لئے موٹر سائیکلیں خریدی گئیں محکمہ اس ہدف کو پورا کرنے میں کتنا کامیاب ہوا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) یہ موٹر سائیکلیں کس کمپنی سے کتنے میں خریدی گئیں نیز اس کی خریداری کے لئے کن کن اخبارات میں اشتہار دیا گیا مقامی اخبارات کی تفصیل اور تاریخ سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور پولیس کے لئے سال 15-2014 کے دوران خریدی گئی موٹر سائیکلوں میں پیپرا رولز کو follow نہ کیا گیا اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے

(ب) 15-2014 کے دوران ڈولفن فورس لاہور کے لئے 300 موٹر سائیکلز خریدی گئیں۔ ڈولفن فورس کیپیٹل سٹی لاہور میں سٹریٹ کرائمز پر قابو پانے کے لئے بنائی گئی ہے اور یہ فورس اپنے اہداف میں کافی حد تک کامیاب ہے جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

1. کمیونٹی پولیس کے ذریعے عوام اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کے درمیان فرق کو ختم کیا گیا ہے۔
2. لاہور میں قانون وامان کی صورتحال میں بہتری لائی ہے۔
3. جرائم کی روک تھام کو کافی حد تک کنٹرول کیا گیا ہے۔
4. کنٹرول رجسٹریشن کے نظام سے شہریوں کی شکایات کو دور کیا گیا ہے۔

(ج) یہ موٹر سائیکلز اٹلس ہنڈا لمیٹڈ سے مبلغ۔/38,99,99,700 روپے میں خریدی گئیں۔ جس کی بابت مورخہ 21۔ فروری 2015 کو روزنامہ "ڈان"، "نوائے وقت" اور "میڈیا نیوز" میں اشتہارات شائع ہوئے۔

(د) جی نہیں! لاہور پولیس کے لئے خریدی گئیں موٹر سائیکلز کی خریداری میں پیپرا رولز کی سختی سے پیروی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے سوال کا پتا ہے کہ کون سا ہے اور نہ ہی میرے پاس کاپی ہے۔

جناب سپیکر: سوال کا نہیں پتا؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے ابھی اس کا جواب تو نہیں پڑھا لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈولفن فورس کے لئے جو 500cc موٹر سائیکل خریدی گئی تھیں وہ زیادہ قیمت پر خریدی گئیں جبکہ دوسری کمپنی 650cc کی موٹر سائیکل کم قیمت پر دے رہی تھی۔ تو پھر اس کمپنی سے موٹر سائیکلیں کیوں خریدی گئیں؟

جناب سپیکر: قیمتیں گرتی بڑھتی رہتی ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! فاضل ممبر کی انفارمیشن درست نہیں ہے۔ سوزوکی کمپنی اور ہنڈا دو کمپنیاں تھیں لیکن pre-qualification میں سوزوکی کمپنی معیار پر پورا نہیں اترتی تھی۔ ایک تو وہ 650cc موٹر سائیکل دے رہی تھی جبکہ ہماری requirement 500cc موٹر سائیکل کی تھی پھر اس کی قیمت کم نہیں بلکہ بہت زیادہ تھی۔ ہم نے جو موٹر سائیکلیں خریدی ہیں اس میں بھی ان کی قیمت ہنڈا سے زیادہ تھی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر سوزوکی کمپنی کی موٹر سائیکل requirement کے مطابق نہیں تھی تو پھر ان کو procedure میں شامل کیوں کیا گیا؟ ان کو تو پہلے ہی فارغ کر دینا چاہئے تھا اور انہیں procedure میں آنے ہی نہیں دینا چاہئے تھا لیکن جب procedure complete ہو گیا ان کے ساتھ بات ہو گئی اور آپ end پر ہنڈا سے لے رہے ہیں۔ آپ مجھے صرف قیمتیں بتا دیں کہ آپ نے 500cc موٹر سائیکل کتنے میں خریدی ہے اور 650cc موٹر سائیکل کتنے میں مل رہی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میرے خیال میں محترمہ نگہت شیخ کو پوری انفارمیشن نہیں ہے۔ جب open bid دی جاتی ہے تو اس میں ہر کمپنی participate کر سکتی ہے اس کے بعد pre-qualification ہوتی ہے اس میں معیار دیکھا جاتا ہے۔ سوزوکی کمپنی pre-qualification میں unfit ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر: جو lowest bidder آیا آپ نے اسے دے دی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جو lowest bidder تھا اسے دے دی تھی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے نہیں معلوم کہ وزیر موصوف ہیں یا پارلیمانی سیکرٹری، یہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم میری گزارش ہے کہ وہ تھوڑا سا اپنے علم کو بھی دیکھ لیں کہ جب open bid آتی ہے تو تمام کمپنیز اپنی اپنی bids جمع کروا دیتی ہیں پھر open bids ہوتی ہیں اور جو کمپنی requirement پر پورا اترتی ہے جس کی price suite کرتی ہے اسے order دیا جاتا ہے، اس کے ساتھ بات چیت کی جاتی ہے اس کے ساتھ negotiate کیا جاتا ہے۔ آپ نے دو کمپنیوں کو negotiate کے لئے بلایا میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ سوزوکی کمپنی کو final procedure تک لے کر کیوں گئے؟ open bids ہوتے ہی اسے cancel کیوں نہیں کیا؟

جناب سپیکر: جی، بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! سوزوکی کمپنی آخر تک کب گئی ہے؟ وہ تو پہلے ہی out ہو گئی تھی۔ پاک سوزوکی کمپنی نے تو qualify ہی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر میں یہ prove کر دوں کہ اس نے qualify کیا اور آخر تک گئی اور سوزوکی کمپنی کی موٹر سائیکل finalize ہوئی لیکن بعد میں جا کر ہنڈا کی 500cc موٹر سائیکل لی گئی درمیان میں کوئی game ہوئی یا کمیشن وغیرہ کا سلسلہ بنا۔ میں ایوان میں کھڑے ہو کر اعتماد کے ساتھ بات کر رہی ہوں۔ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری اس سلسلے میں انکوائری کرانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں کسی انکوائری کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے بلکہ ہر چیز open ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ کمپنی عدالت میں جا سکتی تھی۔ اس سلسلے میں باقاعدہ اشتہار دیا گیا اور PPRA کے rules کو follow کیا گیا ہے open bids مانگی گئی ہیں نہ صرف پاکستان سے بلکہ internationally اخبارات میں بھی دیا گیا تو صرف دو کمپنیاں، پاک سوزوکی کمپنی اور ہنڈا کمپنی آئی تھیں۔ سوزوکی والے کہہ رہے تھے کہ ہم 500cc موٹر سائیکل نہیں

دے سکتے بلکہ ہمارے پاس 650cc موٹر سائیکل ہے لیکن ہماری requirement 500cc تھی اس لئے وہ pre-qualify نہیں کر سکے اور ہنڈا نے جو ریٹ دیا اس پر اسے order دے دیا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے قیمت بتا دیں تا کہ ایوان کو بھی پتا چل جائے کہ جو موٹر سائیکل خریدی گئی ہے اس کی قیمت کیا تھی اور جو نہیں خریدی گئی اس کی قیمت کیا تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ 12,99,999/- روپے میں فی موٹر سائیکل خریدی گئی اور اس میں ٹوٹل رقم 38,99,99700/- روپے ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب مہربانی کریں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9042 ہے، جواب پڑھ ہوا تصور کر لیا جائے لیکن میں تو اس سوال پر ضمنی سوال کر رہی تھی۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پولیس کی ڈولفن فورس کے لئے خرید کی گئی موٹر سائیکلوں سے متعلقہ تفصیلات

*9042: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس میں ڈولفن کے نام سے نئی پولیس فورس بنا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب فورس ڈولفن کو 300 موٹر سائیکلوں کی ضرورت پڑے گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس فورس کو 250 سی سی کی بجائے 500 سی سی کی موٹر سائیکلیں تقسیم کی جارہی ہیں ان کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) پنجاب پولیس ڈولفن 2500 سی سی اور 500 سی سی کی خرید کی گئی موٹر سائیکلوں کی خرید پر کل کتنی لاگت خرچ کی گئی نیز یہ موٹر سائیکلیں کس کمپنی سے خریدی گئیں اور ان کے ٹینڈرز کن کن اخبارات میں دیئے گئے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) پنجاب پولیس لاہور جو ڈولفن فورس کے نام سے نئی فورس تشکیل دے رہی ہے اس کے محرکات اور مقاصد کیاہیں اوران کے حصول کے کیا کیا اہداف ہوں گے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ڈولفن پولیس فورس ضلع لاہور میں قائم کی جاچکی ہے۔

(ب) ڈولفن پولیس فورس لاہور کو ابتدائی طور پر 300 موٹر سائیکل فراہم کی گئی تھیں۔ ڈولفن فورس کو ضلع لاہور کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید300 موٹر سائیکل فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) جی ہاں!ڈولفن پولیس لاہور کو استنبول میں کامیابی سے کام کرنے والی پٹرولنگ فورس سے متاثر ہو کر وجود میں لایا گیا ہے، اس بات کے پیش نظر پنجاب پولیس میں تعینات ترکش افسران کی سفارشات پر500 سی سی موٹر سائیکل ڈولفن پولیس لاہور میں متعارف کرائی گئی ہیں۔

(د) ڈولفن پولیس کے لئے 2500 سی سی موٹر سائیکل نہ خریدی گئی ہیں ڈولفن پولیس لاہور پہلے مرحلہ میں500 سی سی خریدی گئی300 موٹر سائیکل پر -/38,99,99,700روپے فی موٹر سائیکل رقم خرچ آئی۔ جبکہ مزید ڈولفن پولیس لاہور کے لئے500 سی سی300 موٹر سائیکل کی خرید پر365,700,000روپے فی موٹر سائیکل رقم خرچ آئی جو ابھی الاٹ نہ کی گئی ہے۔ یہ موٹر سائیکلز M/S Atlas Honda, Ltd Lahore سے بعد از ٹینڈر ضابطہ خریدی گئیں۔ موٹر سائیکلز کی خریداری کے لئے ٹینڈر روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 14.08.2016 ، روز نامہ "نوائے وقت" مورخہ 15.08.2016 اور روز نامہ "دی نیوز" مورخہ 15.08.2016 کو اشتہارات دیئے گئے۔

(ہ) مقاصد

a. شہریوں کی طرف سے پریشانیاں دور کرنے لئے تیز رفتار اور مؤثر رد عمل کا تعارف

b. جرائم کی روک تھام کے لئے سڑکوں پر گشت

c. شہری شکایات کے لئے ایک کنٹرول رجسٹریشن کا نظام نافذ کرنا

d. دوبارہ یقین دہانی کی پالیسی کا تعارف، ایک چھتری کے تحت مبنی پولیس اور کیونٹی پولیس کی دشواری کا مسئلہ

e. جرمانہ تجزیہ پر مبنی جدید پولیس کی ٹیکنالوجی اور حکمت عملی کا انعقاد

f. دستیابGSM،GPS، GIS وغیرہ کی ٹیکنالوجی سے با خبر رہنے والے تخیف اور جرائم کے نقشے کی بنیاد پر ذہین عملے اور تعینات

g. محکمہ پولیس کی پوری تصویر میں سخت تبدیلی لانے کے لئے

h. فراہم کردہ سائل کو ختم کرنے کے لئے ملک میں قانون وامان کی صورتحال کی بہتر بنانے کے لئے ان کے استعمال میں بہتر استعمال

i. پبلک تنظیم کے اندر اندر گہری پائیدار، منطقی احتساب اور مکمل طور پر ہم آہنگ گراؤنڈ یونٹ قائم کرنے کے لئے

جناب سپیکر: اب میں نے اگلے سوال کا نمبر بول دیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ سوال بھی ڈولفن کے متعلق ہے لیکن اس پر بھی میرا وہی سوال ہے کہ مجھے قیمت بتادیں۔

جناب سپیکر: ان کا بھی وہی جواب ہے۔ جو آپ کا سوال ہے اس کا وہی جواب آگیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! وہ جواب نہیں ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ سوزوکی کمپنی نے bidمیں کیا قیمت دی تھی۔ مجھے بتادیں کہ PPRA Rules کے مطابق کم قیمت والے کو دی جاتی ہے یا زیادہ قیمت والے کو دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ یہ بتادیں کہ آپ نے زیادہ قیمت والے کو دی ہے یا کم قیمت والے کو دی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! کم قیمت والے کو دی ہے۔

جناب سپیکر: جی ، lowest bidder کو دی ہے۔ چلیں، ٹھیک ہے بات ختم ہوئی۔ اگلا سوال نمبر 9136 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9199 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ یہ سوالات dispose of ہو گئے ہیں۔

اب ہم محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے سوالات پوچھتے ہیں اور ان کے جوابات سنتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 5913 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں اپنا سوال take up نہیں کر رہی کیونکہ جب جواب مطمئن نہیں کر سکتا، جب صحیح جواب نہیں ملتا تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہے لہٰذا میں اپنا سوال take up نہیں کرتی اور ایوان سے باہر جا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے مہربانی، آپ تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ نگہت شیخ ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

بس ٹھیک ہے ان کو جانے دیں۔ یہ بلا وجہ ایک بات کو linger on کرتی ہیں۔ ان کا سوال 5913 dispose of کیا جاتا ہے اگر نہیں سننا چاہتیں تو ان کی مرضی ہے۔ اگلا سوال نمبر 6362 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پہلے مجھے سوالات take up کر لینے دیں پھر میں آپ کی بات سُنوں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محترمہ نگہت شیخ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں کہ محکمہ اسمبلی کے سوالات کا غلط جواب دے رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت نہیں دی۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4866 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔

موجود نہیں ہیں۔اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر 4868 بھی جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ)کا ہے۔اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 7945 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8036 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8305 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8552 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 6311 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے،چونکہ وہ زخمی ہیں اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 6968 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 7724 جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ)کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔اگلا سوال نمبر 8037 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8709 جناب محمد راشد ملک(ایڈووکیٹ)کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8911 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9005 محترمہ نبیرہ عندلیب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9017 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9018 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9024 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔جی،میاں صاحب!

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!سوال نمبر 9115 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور سروسز ہسپتال میں فارمیسی ٹیکنیشن کی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9115: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں فارمیسی ٹیکنیشن کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کب سے کس بناء پر خالی پڑی ہیں؟

(ب) فارمیسی ٹیکنیشن کو سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران تنخواہوں کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی اور جن کو ادا کی گئی ہے ان کے نام بتائیں؟

(ج) کیا جو اسامیاں خالی ہیں حکومت ان کو جلد از جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں فارمیسی ٹیکنیشن کی 74 اسامیاں ہیں ان میں 26 اسامیاں خالی ہیں اور کچھ وقتاً فوقتاً ریٹائرمنٹ ہونے کی وجہ سے خالی ہیں خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے سال 2015 میں اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اس بھرتی میں لاہور ہائی کورٹ لاہور نے حکم امتناعی دیا ہوا ہے اس کیس کا فیصلہ آنے پر بھرتی کا عمل دوبارہ شروع کیا جائے گا۔

(ب) فارمیسی ٹیکنیشن کو سال 16۔2015 کے دوران تنخواہوں کی مد میں مبلغ ۔/16002833 روپے اور سال 17۔2016 کے دوران تنخواہوں کی مد میں مبلغ ۔/15782123 روپے ادا کئے گئے سال وار فارمیسی ٹیکنیشن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہاں! حکومت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مگر عدالت کی طرف سے جاری کردہ حکم امتناعی ختم ہونے کے بعد خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "سروسز ہسپتال لاہور میں فارمیسی ٹیکنیشن کی 74 اسامیاں ہیں ان میں 26 اسامیاں خالی ہیں اور کچھ وقتاً فوقتاً ریٹائرمنٹ ہونے کی وجہ سے خالی ہیں۔ خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے سال 2015 میں اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اس بھرتی میں لاہور ہائی کورٹ لاہور نے حکم امتناعی دیا ہوا ہے اس کیس کا فیصلہ آنے پر بھرتی کا عمل دوبارہ شروع کیا جائے گا۔" کیا محکمہ نے اس case کو pursue نہیں کیا کہ آج تک اس کا سٹے آرڈر چل رہا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر یہ case سٹے آرڈر کی پوزیشن میں ہے تو پھر آپ مہربانی کریں اور اگر اس میں سٹے آرڈر نہیں ہے تو پھر پارلیمانی سیکرٹری سے اس کا جواب لیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! یہ بتائیں کہ کیا اس case میں ابھی تک سٹے آرڈر موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ case ابھی تک عدالت میں چل رہا ہے اور جیسے ہی اس کا فیصلہ ہو گا تو اس کے بعد محکمہ اس بارے میں further proceed کرے گا۔

جناب سپیکر: چونکہ case عدالت میں pending ہے اس لئے اس پر بحث نہیں کی جا سکتی۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9116 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9123 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*9123: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میڈیکل فیکلٹی محکمہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا تھے اور یہ کیا ذمہ داری ادا کر رہی ہے؟

(ب) پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں کون کون سی اسامیاں اور عہدے ہیں اوران پر کون کون کب سے تعینات ہیں؟

(ج) پنجاب میڈیکل فیکلٹی نے کتنے اداروں کو سند الحاق جاری کی ہے اوروہ کہاں کہاں واقع ہیں اور انہیں کون کون سا کورس کروانے کی اجازت دی گئی ہے؟

(د) پنجاب میڈیکل فیکلٹی کو ان اداروں سے مختلف فیسوں کی مد میں سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے اور یہ کن مدات پر خرچ کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) پنجاب میڈیکل فیکلٹی ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SO(TIBB)9-40/8،5 بتاریخ 03.07.1986 کے تحت کام کرتا ہے اور اپنے منظور شدہ قواعد وضوابط کے مطابق مندرجہ ذیل امور سرانجام دیتا ہے:

1. پیرامیڈیکس کی تمام کیٹیگریز جن میں ایک سالہ ڈسپنسر، اور باقی تمام دوسالہ کورسز ڈینٹل ٹیکنیشن، میڈیکل لیب ٹیکنالوجی، آپریشن تھیٹر ٹیکنالوجی، ریڈیوگرافی اینڈ امیجنگ ٹیکنالوجی، آفتھالمک ٹیکنالوجی، فزیوتھراپی ٹیکنالوجی، ڈائیلسز ٹیکنالوجی، نیوکلیئر میڈیسن ٹیکنالوجی اور پبلک ہیلتھ ٹیکنالوجی کی تعلیم کو جدید معیار کے مطابق کرنا۔
2. پیرامیڈیکل کی تعلیم دینے والے اداروں کو سرکاری و پرائیویٹ شعبوں میں الحاق دینا اور ان کی تنظیم کرنا۔
3. منظور شدہ کورسز کا امتحان لینا۔
4. پاس شدہ امیدواروں کو سرٹیفکیٹ یا ڈپلومہ جات جاری کرنا

(ب) پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں اسامیوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے ساتھ الحاق شدہ اداروں اور ان کو دی گئی کیٹیگریز اور سیٹوں کی تعداد برائے سال 2017 کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سرکاری ادارہ جات	70 =	منظور شدہ سیٹیں=4305
2. پرائیویٹ ادارہ جات	82 =	منظور شدہ سیٹیں=8850

نیز ان تمام اداروں کی تفصیل برائے سال 2017(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے ساتھ اداروں کے الحاق کا طریق کار ایک گورنمنٹ کی منظور شدہ affiliation committee طے کرتی ہے۔ الحاق کے قواعد وضوابط کی منظوری بھی یہ کمیٹی دیتی ہے۔

(د) پنجاب میڈیکل فیکلٹی ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ حکومت سے کسی قسم کی کوئی گرانٹ یا فنڈ وصول نہیں کرتا اور اپنے تمام اخراجات اپنی حاصل کردہ آمدنی سے پورے کرتا ہے اور الحاق شدہ اداروں سے مندرجہ ذیل فیسیں سالانہ بنیادوں پر وصول کی جاتی ہیں۔

i. فیس برائے سالانہ معائنہ برائے الحاق 70 ہزار روپے فی ادارہ
ii. فی کیٹیگری فیس 10 ہزار روپے۔ اس ضمن میں سال 17-2016 میں 51,67,500/- روپے کی آمدن ہوئی۔

پنجاب میڈیکل فیکلٹی اپنی آمدنی سے مندرجہ ذیل اخراجات خود پورے کرتا ہے:

i. عملے کی تنخواہیں وپنشن وغیرہ
ii. تمام یوٹیلٹی بلز
iii. تمام امتحانی اخراجات
iv. مختلف اقسام کی سٹیشنری کی پرنٹنگ
v. دفتری استعمال کی تمام مشینری کی خرید
vi. اداروں کے الحاق کے لئے بھیجی جانے والی معائنہ جماعتوں کے آمدورفت کے اخراجات

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ سوالات کے جوابات دے رہے ہیں دوسرا میں اس جواب سے مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9147 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر9150 بھی چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9204جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9294 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) تشریف لے آئے ہیں تو ان کے سوال کو take up کر لیتے ہیں۔ملک صاحب!اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!سوال نمبر4868ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں طبی ٹیسٹوں کے لئے مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*4866: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں طبی ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس ہسپتال کو کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے خرید کر فراہم کی گئی ہے اور اس مشینری کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) ہسپتال ہذا میں طبی ٹیسٹوں کے لئے یہ مشینری موجود ہے۔

1. شعبہ ایکسرے (Radiology)

Ultrasound Machine (2) (01 Color Doppler, 01 Plain) X-Ray Machine (1) CT scan Machine

2. شعبہ پیتھالوجی (Pathology)

Microscope (3) Colorimeter (1), Hot Air Oven (1), Platelet Reader (1), Auto Washer (1), Beckman Counter

Machine (1), Syxmex Machine (1), Centrifuge Machine(1), Micro lab 300(1)

علاوہ ازیں ایک سی ٹی سکین مشین اور دو ایکسرے مشینیں اس سال کے بجٹ میں لے رہے ہیں جس کی LC اوپن ہو گئی ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال 830169170 روپے کی لاگت سے خریدی گئی ان تمام مشینوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تمام مشینیں ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ کی بڑی اچھی performance ہے۔ معزز وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن اور معزز پارلیمانی سیکرٹری سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کے معاملات بہت جلد بہتر ہو جائیں گے۔ اس یقین دہانی پر میں ان کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) کے آخر میں انہوں نے لکھا ہے کہ

"علاوہ ازیں ایک سی ٹی سکین مشین اور دو ایکسرے مشینیں اس سال کے بجٹ میں لے رہے ہیں جس کی LC اوپن ہو گئی ہے۔"

میں ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر عملدرآمد کب تک ہو جائے گا، کب تک یہ مشینیں پرچیز کر لی جائیں گی اور اس کا کوئی time limit دے دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس کی LC open ہو گئی ہے اور اس process کا آدھا کام مکمل ہو چکا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ باقی کام بھی ایک دو ماہ کے اندر مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا دو ماہ کے اندر یہ کام ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! انشاءاللہ ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دو ماہ کا time fix کر دیں تو میں آپ، اس معزز ایوان اور پارلیمانی سیکرٹری کا بڑا شکر گزار رہوں گا۔

جناب سپیکر: میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ بہر حال اگر اس یقین دہانی پر عملدرآمد نہ ہوا تو پھر آپ اس کو دوبارہ لے آیئے گا۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4868 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال کے ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشین کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*4868: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ساہیوال کے کون کون سے ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینیں ہیں؟

(ب) کیا تمام مشینیں کام کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مشینوں کو مخصوص مفادات کے حصول کے باعث ناکارہ بنایا جاتا ہے؟

(د) حکومت ان ناکارہ مشینوں کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کے زیرِ انتظام تین ہسپتال ہیں جن میں ایم آئی آر مشین فی الوقت موجود نہ ہے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال اپنی اپ گریڈیشن کے مراحل میں ہے موجودہ سہولتوں میں سٹی سکین اور دیگر ریڈیالوجی مشینیں شامل ہیں۔ ایم آئی آر مشین ڈی ایچ کیو کے PC-1 میں موجود ہے۔ جو اگلے مالی سال میں خریدی جائے گی اور جدید ترین سٹی سکین تنصیب کے مراحل میں ہے۔

(ب) جی! تمام مشینیں کام کر رہی ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں گورنمنٹ آف پنجاب سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بائیو میڈیکل انجینئر کو ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں پوسٹ کیا گیا ہے جو کہ خراب ہونے والی مشین کو فوری چیک کر کے ٹھیک کر دیتے ہیں یا متعلقہ کمپنی سے ٹھیک کروا دیتے ہیں۔ لہذا ہسپتال ہذا میں کسی مشین کو کسی کے بھی مخصوص مفاد کے حصول کے لئے بند نہ کیا جاتا ہے اور عوام کی سہولت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے

نوٹ: رواں مالی سال میڈیکل ایکوپمنٹ ریپئر کی مد میں 300,000روپے کی رقم مختص ہے۔

(د) جیسا کہ پہلے بھی عرض گزاری کی جا چکی ہے ہسپتال ہذا کی تمام کار آمد مشینری ٹھیک ہے قابل استعمال ہے ہسپتال ہذا میں گورنمنٹ آف پنجاب سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بائیو میڈیکل انجینئر کو ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں پوسٹ کیا گیا ہے جو کہ خراب ہونے والی مشین کو فوری چیک کر کے ٹھیک کر دیتے ہیں یا متعلقہ کمپنی سے ٹھیک کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال کے کون کون سے ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینیں ہیں تو معزز پارلیمانی سیکرٹری ذرا اس کی وضاحت فرما دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! پچھلے پانچ سالوں کے دوران ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال کے لئے-/83,16,9170 روپے کی لاگت سے خریدی گئی تمام مشینوں کی تفصیل جواب کے ساتھ لف ہے۔ یہ تمام مشینیں کام کر رہی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مشین خراب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ تو خوش قسمت ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال کیا تھا جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جز (ب) کا جواب دیا ہے۔ انہوں نے اس سوال کے جواب میں خود

لکھا ہے کہ ان ہسپتالوں میں ایم آئی آر مشین فی الوقت موجود نہ ہے۔ 30/35 لاکھ آبادی کا یہ شہر ہے یہاں پر کوئی ٹراما سنٹر نہیں ہے، نہ ہی کسی ہسپتال میں کوئی ایم آئی آر مشین ہے تو وہاں پر عوام بہت پریشان ہیں اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ ساہیوال کے تین ہسپتالوں میں ایم آئی آر مشینیں فی الوقت موجود نہ ہیں۔ ایم آئی آر مشین کو چلانے کے لئے specialized skilled labour چاہئے ہوتی ہے اور یہ بڑی مہنگی مشین ہے جو کہ ہمارے ہسپتالوں میں نہیں تھی یا بہت کم ہسپتالوں میں یہ مشین تھی۔ ہم نے ماضی سے لے کر اب تک پنجاب کے بہت سارے ہسپتالوں میں ایم آئی آر مشینیں مہیا کی ہیں۔ معزز ممبر نے یہ سوال اپنے حلقے کی عوام کی بہتری کے لئے کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم معاملہ ہے لیکن فی الوقت ساہیوال کے کسی ہسپتال میں ایم آئی آر مشین نہیں ہے تو مستقبل میں وہاں پر ایم آئی آر مشین مہیا کر دی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کے جواب میں خود لکھا ہے کہ ڈی ایچ کی ہسپتال کے PC-1 میں ایم آئی آر مشین موجود ہے تو یہ نکلے گی کب؟ اس کا کوئی time limit بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس کی time limit تو as such نہیں دی جا سکتی کیونکہ یہ مشینیں باہر سے منگوانی ہوتی ہیں اور بعض اوقات وہاں سے مشینیں منگوانے پر بہت وقت لگ جاتا ہے پھر بھی ہم کوشش کریں گے کہ جلد ہی انہی ایم آئی آر مشین مہیا کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 7945 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*7945: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی کمی ہونے کی وجہ سے موجود ڈاکٹرز 24 گھنٹے کام کرنے پر مجبور ہیں۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں میڈیکل آفیسرز کی کوئی کمی نہیں ہے تمام منظور شدہ پوسٹوں پر میڈیکل آفیسرز کام کر رہے ہیں ایمرجنسی ہذا میں ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، ایمرجنسی پتھالوجسٹ کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ ایمرجنسی ریڈیالوجسٹ، فزیشن اور سرجن کی کمی کو سینئر رجسٹرارز on call پورا کرتے ہیں جن کو ان پوسٹوں پر لگایا ہوا ہے ابھی حال ہی میں 82 میڈیکل آفیسرز / وومن میڈیکل آفیسرز ایڈہاک بنیادوں پر بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا کی ایمرجنسی میں 24 گھنٹے کے لئے ایک یونٹ on call ہوتا ہے اور اس یونٹ کے ڈاکٹرز ڈیوٹی روسٹر کے مطابق کام کرتے ہیں۔ مارننگ اور ایوننگ میں آٹھ گھنٹے کام کرتے ہیں اور نائٹ شفٹ میں 12 گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں۔ اور جب کوئی ڈاکٹر گھریلو مجبوری کی وجہ

سے اپنی ڈیوٹی کسی دوسرے ڈاکٹر سے تبدیل کرلے تو بعض اوقات اس کو 12 گھنٹے سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔

(ج) حال ہی میں 82 میڈیکل آفیسرز / وومن میڈیکل آفیسرز کو بھرتی کیا گیا ہے جس سے ڈاکٹرز کی کمی پوری ہوگئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ڈاکٹر قانون کے مطابق 12 گھنٹے ڈیوٹی دے سکتا ہے اگر دے سکتا ہے تو اس کی performance کیا ہوگی؟ کیا آٹھ گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی لی جاسکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں ایک on call unit ہوتا ہے اور اس یونٹ کے ڈاکٹرز duty roster کے مطابق کام کرتے ہیں۔ صبح اور شام میں آٹھ گھنٹے کام کرتے ہیں اور night shift میں بارہ گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں۔ جب کوئی ڈاکٹر گھریلو مجبوری یا کسی اور مسئلے کی وجہ سے اپنی ڈیوٹی کسی دوسرے ساتھی ڈاکٹر سے تبدیل کرتا ہے یا swap کرتا ہے تو اُس صورت میں اُس ڈاکٹر کو اپنے duty hours پورے کرنے کے لئے بعض اوقات بارہ گھنٹے ڈیوٹی دینا پڑتی ہے لیکن محکمے کی طرف سے اُن پر کوئی ایسی بندش نہیں ہے کہ تمام ڈاکٹرز نے وہاں پر بارہ گھنٹے ڈیوٹی دینی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ ایمرجنسی میں اچھی performance کے لئے ڈاکٹرز سے آٹھ گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی نہیں لینی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! محترمہ کی تجویز بالکل جائز ہے لیکن عام طور پر ڈیوٹی آٹھ گھنٹے ہی ہوتی ہے صرف night shift میں ڈاکٹرز کو بارہ گھنٹے ڈیوٹی دینا ہوتی ہے اور اگر محترمہ سمجھتی ہیں کہ کہیں پر کوئی weakness ہے تو

محترمہ ویسے اُس کا تذکرہ کر دیں یا ہمیں کوئی written application دیں ہم اُس کے اوپر نظر ثانی کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8036 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فزیوتھراپسٹ کو ڈاکٹرز کے برابر مراعات اور الاؤنس دینے سے متعلقہ تفصیلات

*8036: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہسپتالوں میں تعینات فزیوتھراپسٹ نے ڈاکٹرز (ایم او) کو ملنے والی مراعات اور الاؤنسز کے حصول کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو درخواست گزاری جس پر چیف منسٹر آفس کے ڈائریکٹو نمبر 0098227 مورخہ 13۔ اپریل 2016 کے تحت اس معاملہ کو examine کرنے اور اس بابت سمری ارسال کرنے کے احکامات صادر فرمائے گئے؟

(ب) اس ڈائریکٹو پر محکمہ نے جو ایکشن لیا ہے اس کی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ مگر اس ضمن میں عرض ہے کہ اس ڈائریکٹو کے ساتھ موصول ہونے والی درخواست میں فزیوتھراپسٹ حضرات نے صرف نان پریکٹس الاؤنس دیئے جانے کا مطالبہ کیا تھا۔ مزید بر آں انہوں نے لکھا تھا کہ ٹیچنگ ہسپتالوں میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے والے فزیوتھراپسٹ میں ایک بہت بڑی تعداد ایم فل اور پی ایچ ڈی حضرات کی ہے۔

(ب) جہاں تک ایم فل اور پی ایچ ڈی ڈگری رکھنے والے فزیوتھراپسٹ کا تعلق ہے انہیں ہائر کوالیفکیشن کا مروجہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ جہاں تک ان کے نان پریکٹسنگ الاؤنس دیئے جانے کا تعلق ہے تو Pakistan Medical and Dental Council Ordinance

1962کے سیکشن29سب سیکشن1(b)کی رو سے صرفRMP (میڈیکل ڈاکٹرز)یاRDP(ڈینٹسٹ)ہی میڈیسن اور ڈینٹیسٹری کی پریکٹس کرنے کے اہل ہیں اور فزیوتھراپسٹ کا پریکٹس الاؤنس کا مطالبہ مندرجہ بالا آرڈیننس کی مخالفت کے مترادف ہے لہٰذا ان حقائق کی روشنی میں چیف منسٹر پنجاب کو سمری ارسال کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ Pakistan Medical and Dental Council Ordinance 1962 کے تحت Physiotherapists پر practice کرنے پر پابندی لگائی گئی ہے کہ وہ practice نہیں کر سکتے نیز یہ قانون Pharmacists پر بھی apply ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! Physiotherapists نے یہ گزارش کی تھی کہ انہیں بھی باقی ڈاکٹرز کی طرح practice کرنے کی اجازت ملے اور اُنہیں non practicing allowance بھی ملے۔ Pharmacists مکمل طور پر ڈاکٹرز نہیں ہوتے اُن کا کام مختلف عمر کے مریضوں کو physical therapy دے کر بہتر کرنا ہوتا ہے اور practice کرنے کی سہولت صرف ڈاکٹرز کے لئے available ہے کہ وہ اپنی practice medical کر سکتے ہیں لیکن چونکہ Pharmacists کے پاس ڈاکٹری کی ڈگری نہیں ہوتی اس لئے انہیں practice کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا مطلب یہ ہے کہ Physiotherapists کو non practicing allowance نہیں ملتا جبکہ Pharmacists and Nurses کو non practicing allowance ملتا ہے کیونکہ اس ordinance میں یہ نہیں کہا گیا کہ وہ پریکٹس نہ کریں تو جو پرائیویٹ پریکٹس نہیں کرتے انہیں non practicing allowance کیوں نہیں ملتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں پہلے ایک دفعہ جواب پڑھ لوں تاکہ اس پر بات واضح ہو جائے۔ جہاں تک ایم فل اور پی ایچ ڈی ڈگری رکھنے والے فزیو تھراپسٹ کا تعلق ہے انہیں ہائر کوالیفکیشن کا مروجہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ جہاں تک ان کے نان پریکٹسنگ الاؤنس دیئے جانے کا تعلق ہے تو Pakistan Medical and Dental Council Ordinance 1962 کے سیکشن 29 سب سیکشن 1(b) کی رو سے صرف RMP (میڈیکل ڈاکٹرز) یا RDP (ڈینٹسٹ) ہی میڈیسن اور ڈینٹیسٹری کی پریکٹس کرنے کے اہل ہیں اور فزیو تھراپسٹ کا پریکٹس االاؤنس کا مطالبہ مندرجہ بالا آرڈیننس کی مخالفت کے مترادف ہے، لہٰذا ان حقائق کی روشنی میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری ارسال کر دی گئی ہے تو چیف منسٹر جو فیصلہ کریں گے اُس کے مطابق آنے والے ٹائم میں عملدرآمد کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8305 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8552 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6311 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6968 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 7724 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے بجٹ اور ایل پی سے متعلقہ تفصیلات

*7724: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال کا سال 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 کا کل بجٹ مد وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم LP پر خرچ ہوئی اور LP کے تحت خرید کردہ ادویات کہاں سے خرید کی گئیں؟

(ج) LP کے تحت خرید کردہ ادویات کس کو فراہم کی جا سکتی ہیں؟

(د) کیا LP خرید کرنے کا کوئی طریق کار، پالیسی، قاعدہ، قانون ہے تو اس کی نقل فراہم کریں؟

(ہ) اگر ان سالوں کے دوران LP کی ادویات میں کوئی خورد برد پکڑی گئی تھی تو اس کی تفصیل بتائیں؟

(و) یہ ادویات خرید کرنے کا اختیار کس کے پاس تھا اس کا عہدہ گریڈ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال کے بجٹ کی مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں میں جو رقم LP پر خرچ کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

برائے سال	کل بجٹ	15٪ رقم برائے LP
2010-11	7,500,000	1,875,000
2011-12	11,500,000	2,875,000
2012-13	50,000,000	12,500,000
2013-14	44,500,000	11,175,000
2014-15	44,500,000	11,175,000
2015-16	75,000,000	18,750,000
2016-17	90,000,000	22,500,000
ٹوٹل	80,850,000	

LP ادویات کی جن جن کنٹریکٹرز سے خرید کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

برائے سال	کنٹریکٹر / میڈیکل سٹور
2010-11	انیس ٹریڈرز اور میاں میڈیکل سٹور ساہیوال
2011-12	انیس ٹریڈرز اور میاں میڈیکل سٹور ساہیوال
2012-13	میاں میڈیکل سٹور۔ پاک میڈیکوز

2013-14	کوئی سٹور نہ ہے۔ایل پی کا ٹھیکہ نہ ہوا۔
2014-15	شریف میڈیکل ہال۔میاں میڈیکل سٹور
2015-16	پاک میڈیکوز
2016-17	شریف میڈیکل ہال۔پاک میڈیکوز۔

(ج) جان بچانے والی ادویات یا نہایت ضروری ادویات جو ہسپتال میں موجود نہ ہوں ان کی مقامی مارکیٹ سے بارعایت ایمرجنسی طور پر (منظور شدہ ٹھیکیداران) سے خریداری کے عمل کو ایل پی (لوکل پرچیز) کہا جاتا ہے۔حکومتِ پنجاب سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کے علاج کے لئے جان بچانے والی ادویات کی خریداری کے لئے بجٹ مخصوص کرتی ہے۔ایل پی سے خرید کردہ دوائی داخل مریضوں کو دی جاتی ہے اس طرح وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے چٹھی نمبری SO(P-I)H/3-64/2008 بتاریخ 12۔ستمبر 2013 کو پالیسی و طریق کار برائے لوکل پرچیز میڈیسن (ڈے ٹو ڈے) کا اجراء کیا ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ایل پی سے خرید کی جانے والی ادویات کا بل پاس ہونے سے پہلے ساہیوال میڈیکل کالج کا انٹرنل آڈٹ برانچ میں انٹرنل آڈٹ آفیسر صاحب بلوں کی مکمل چھان بین اور جانچ پڑتال اور ویریفکیشن (فزیکل سٹاک کی اور مارکیٹ ریٹس کی) کرنے کے بعد بل کو منظوری واسطے فنانس ڈیپارٹمنٹ (ڈائریکٹر فنانس) بھیجا جاتا ہے، مزید ازاں بیان ہے کہ ہر سال سالانہ پوسٹ آڈٹ بذریعہ آڈیٹر جنرل پنجاب کیا جاتا ہے۔گزشتہ پانچ سال کے دوران ہسپتال ہذا کا سپیشل آڈٹ بھی ہو چکا ہے۔ان تمام مراحل میں ایل پی کے بلز کی تفصیلی جانچ پڑتال کی گئی اور کسی قسم کی کوئی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے۔

(و) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال جو کہ گریڈ 19 یا 20 کے سرکاری آفیسر ہیں بطور ڈی ڈی او ادویات خرید کرنے کا درج بالا طریق کار کے تحت مجاز اتھارٹی ہیں۔پرنسپل

صاحب نے درج ذیل کمیٹی برائے خریداری ایمر جنسی ادویات بنائی ہے جو دوائی کی ضرورت کی جانچ پڑتال کرتے ہیں:

1. ڈاکٹر ساجد مصطفی (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اطفال) چیئرمین
2. ڈاکٹر عبدالمجید چودھری (ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر) ممبر
3. ڈاکٹر طارق محمود (ریڈیالوجسٹ) ممبر
4. عقیل احمد خان (ڈرگ کنٹرولر / چیف فارماسسٹ) ممبر

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! L.P کے تحت خرید کردہ ادویات کس کو فراہم کی جا سکتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! bulk purchase کے علاوہ جان بچانے والی ادویات یا نہایت ضروری ادویات جو ہسپتال میں موجود نہ ہوں ان کی مقامی مارکیٹ سے بارعایت ایمر جنسی طور پر (منظور شدہ ٹھیکیداران) سے خریداری کے عمل کو ایل پی (لوکل پرچیز) کہا جاتا ہے۔ حکومتِ پنجاب سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کے علاج کے لئے جان بچانے والی ادویات کی خریداری کے لئے بجٹ مخصوص کرتی ہے۔ ایل پی سے خرید کردہ دوائی داخل مریضوں کو دی جاتی ہے اس طرح وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو انہوں نے بھی پڑھ لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ایل پی میڈیسن ان مریضوں کو دی جاتی ہے جو مریض ہسپتال میں داخل ہوتے ہیں جو وارڈ میں یا ایمر جنسی میں داخل ہوتے ہیں ان کو یہ تمام ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایل پی میڈیسن کو مریض کس طریقہ سے لے سکتا ہے، کیونکہ مریضوں کو کبھی ایک ڈاکٹر سے دستخط کرانا پڑتے ہیں اور کبھی دوسرے سے کرانا پڑتا ہے اس دوران پتا چلتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ کیا اس کا کوئی آسان طریقہ بنایا جا سکتا ہے؟ میں نے

دیکھا ہے کہ ایل پی میڈیسن کے لئے مریضوں کو یا ان کے لواحقین کو کئی جگہوں پر دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ مشن ہے کہ مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جائیں اور آسان سے آسان طریقہ بنایا جائے تو یہ مریضوں کو ایل پی میڈیسن کی فراہمی کے لئے یہ کیا آسانی لا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں یہ واضح کر دوں کہ وارڈ میں موجود مریض یا ایمرجنسی میں جو بھی مریض آتا ہے تو اس کا معائنہ کرنے کے بعد جو دوائی اسے چاہئے ہوتی ہے ڈاکٹر اس کو لگا دیتے ہیں۔ ایل۔پی کے لئے باقاعدہ اجازت ایم ایس یا اے ایم ایس سے لینی ہوتی ہے۔ ان کو باضابطہ طور پر تحریری اطلاع کی جاتی ہے اور وہ اس پر allow کر دیتا ہے کہ یہ دوائی اس مریض کو لگا دی جائے۔ اس میں کوئی خاص لمبے چوڑے چکر نہیں ہیں کہ پرچی لے کر مریض خود لائنوں میں لگ کر دوائیاں لے۔ مریض کو جو دوائی required ہوتی ہے ڈاکٹر اس کو خود فراہم کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے مزید خوشی ہوئی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن پر ملک صاحب کافی توجہ دے رہے ہیں۔ اسی طریقہ سے یہ توجہ کرتے رہیں گے تو میں امید کرتا ہوں کہ ان کے اس مقامی ہسپتال کے معاملات مزید بہتر ہو جائیں گے۔ ان کی توجہ پہلے بھی وہاں رہتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی اپنے آپ کو اس حد تک محدود رکھیں جو انہوں نے پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس کے علاوہ وہاں پر غریب لوگوں کے لئے وزیر اعلیٰ نے الگ سے ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ ان کو بھی ادویات مفت فراہم کی جائیں۔ اگر وہاں پر ایسے غریب حضرات ہوں جو ادویات نہ خرید سکتے ہوں تو ان کو وہاں سے فارم ملتا ہے جو پُر کر کے اور ایم ایس آفس سے approval لے کر ادویات لے سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر قومی اسمبلی کے آفیسرز کا وفد مہمانوں کی گیلری میں آیا)

جناب سپیکر: ایوان کی کارروائی دیکھنے کے لئے قومی اسمبلی کے آفیسرز مہمانوں کی گیلری میں آئے ہیں۔ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم بھی ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ ایل پی کا جو سسٹم ہے اس میں دیکھا یہ گیا ہے کہ کسی بھی ہسپتال میں جب مریض ایم ایس کے پاس جاتا ہے تو ایسے لگتا ہے کہ ایم ایس صاحب اپنی جیب سے وہ دوائی خرید کر دینے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ان کے پاس امانت ہے اس لئے ایسا سب کے لئے ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ liking or disliking پر زیادہ چلتے ہیں اور reference پر کام ہوتا ہے۔ میں ایوان کے توسط سے ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ غریبوں کے لئے جیسا کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ پالیسی بنا رہے ہیں یا بنائی ہے۔ اگر ادویات فراہم کرنے والا بندہ front desk پر موجود ہو تو اچھا ہے تا کہ غریبوں کو تکلیف نہ ہو۔ اس کے لئے یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں ہے بلکہ یہ ایک تجویز ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ میں نے جز (ہ) میں پوچھا تھا کہ ان سالوں میں ادویات میں کوئی خُورد بُرد پکڑی گئی ہے تو اس کی تفصیل بتائیں؟ اس میں جو جواب آیا ہے کہ LP سے خرید کی جانے والی ادویات کا بل پاس ہونے سے پہلے ساہیوال میڈیکل کالج کا انٹرنل آڈٹ برانچ میں انٹرنل آڈٹ آفیسر صاحب بلوں کی مکمل چھان بین اور جانچ پڑتال اور ویریفکیشن (فزیکل سٹاک کی اور مارکیٹ ریٹس کی) کرنے کے بعد بل کو منظوری کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ (ڈائریکٹر فنانس) بھیجا جاتا ہے، مزید ازاں بیان ہے کہ ہر سال سالانہ پوسٹ آڈٹ بذریعہ آڈیٹر جنرل پنجاب کیا جاتا ہے۔ گزشتہ پانچ سال کے دوران ہسپتال ہذا کا سپیشل آڈٹ بھی ہو چکا ہے۔ ان تمام مراحل میں ایل پی کے بلز کی تفصیلی جانچ پڑتال کی گئی اور کسی قسم کی کوئی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں میڈیسن میں غبن ہوا ہے جس کی ریکوری بھی ہو چکی ہے۔ وہ ایل پی میں نہیں بلکہ ویسے میڈیسن میں ہوئی ہے اس کے لئے یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ اس کا نیا سوال دے دیں تو میں ان سے پوچھ لوں گا۔ آپ کا ضمنی سوال اس میں نہیں بنتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ prove ہو چکا ہے۔ آپ ان سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: یہ سوال نہیں بنتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے عرض ہے کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید ملک صاحب آج ناشتہ صحیح طریقے سے نہیں کر کے آئے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ ناشتہ کر کے آتے ہیں۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ملک صاحب فرما رہے تھے کہ وہاں پر ہسپتال میں liking or disliking پر ادویات دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات چھوڑیں اور ان کے سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ جو سوال کر رہے ہیں اس کا جواب واضح طور پر یہاں لکھا ہوا ہے کہ ایل پی میڈیسن میں کسی قسم کی خُورد بُرد نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8037 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میو ہسپتال لاہور کے شعبہ فزیو تھراپی کی مشینوں کی Lumbar traction سے متعلقہ تفصیلات

*8037: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میو ہسپتال لاہور کے شعبہ فزیو تھراپی میں روزانہ کتنے مریض علاج اور تھراپی کے لئے آتے ہیں؟

(ب) اس وارڈ/شعبہ میں کل Lumbar traction اور تھراپی کے لئے الٹرا ساؤنڈ مشین کتنی ہیں یہ کب، کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھیں؟

(ج) ان مشینوں میں کتنی، کب سے خراب ہیں ان کی خرابی کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان مشینوں کی repairing پر سال 2008 سے آج تک کتنی رقم سالانہ خرچ ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شعبہ/وارڈ کی تمام پرانی مشینیں جو ناقابل مرمت ہیں کو replace کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) شعبہ فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور مین روزانہ تقریباً 35 مرد اور 50 عورتیں فزیو تھراپی کے علاج کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

(ب) اس وارڈ/شعبہ میں کل Lumbar traction مشینوں کی تعداد تین عدد ہے جو کہ تمام کی تمام ٹھیک کام کر رہی ہے اور الٹرا ساؤنڈ مشین دس عدد ہیں جن میں سے کچھ مشینیں اپنی میعاد پوری کر چکی ہیں۔ تمام مشینیں 2005 میں خریدی گئیں اور صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں۔ Lumbar traction مشینیں yen۔/393000 فی مشین کے حساب سے خریدی گئی اور الٹرا ساؤنڈ مشینیں yen۔/138400 فی مشین کے حساب سے خریدی گئی۔

(ج) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں تمام Lumbar traction مشینیں ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں۔

(د) 2008 کے بعد دو عدد مکینیکل traction مشینیں مفت مرمت کروائی گئیں اور فروری 2017 میں سات عدد الٹرا ساؤنڈ پروب خریدی گئی جن کی قیمت فی پروب -/60000 روپے ہے۔

(ہ) تمام مشینوں سے کام لیا جا رہا ہے لیکن مریضوں کی تعداد دن بدن بڑھنے کی وجہ سے مزید مشینیں درکار ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی مشینیں اپنی میعاد پوری کر چکی ہیں اور کیا انہیں replace کرنے کے لئے کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں یا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس وارڈ یا شعبے میں Lumbar traction مشینوں کی تعداد تین عدد ہے جو تمام کی تمام ٹھیک کام کر رہی ہیں۔ الٹرا ساؤنڈ مشینیں دس عدد ہیں جن میں کچھ مشینیں اپنی میعاد پوری کر چکی ہیں۔ تمام مشینیں 2005 میں خریدی گئی تھیں جو صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سیدھی بات کریں۔ محترمہ جو پوچھ رہی ہیں ان کے متعلق بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! وہ پوچھ رہی ہیں کہ اگر وہاں پر کوئی مشین خراب ہے تو وہ کب ٹھیک ہو جائے گی تو یہ ہمیں وہاں پر point out کر دیں۔ ہمارے علم کے مطابق مشینیں ٹھیک ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نشاندہی کر دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں personally نشاندہی کر دوں گی کہ جتنی بھی Lumbar traction مشینیں وہاں ہیں جو کام نہیں کر رہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر وہ مشینیں کام نہیں کر رہیں تو کیا محکمہ ان کو replace کرنے کے لئے نئی مشینیں خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ ساری مشینیں functional ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میرے علم اور محکمے کی رپورٹ کے مطابق وہاں پر تمام مشینیں functional ہیں لیکن محترمہ کی رائے۔۔۔

جناب سپیکر: اس سوال کو مجلس قائمہ برائے صحت کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months آنی چاہئے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8709 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں گائناکالوجسٹ کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8709: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سول ہسپتال ضلع ساہیوال میں گائناکالوجسٹ کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور اس وقت کتنی گائناکالوجسٹ تعینات ہیں؟

(ب) کیا حکومت ضلع ساہیوال سول ہسپتال میں گائنی کی نئی وارڈ بنانے اور اس میں عورتوں کو مکمل علاج معالجہ فراہم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ گائناکالوجسٹ ڈاکٹر تعینات کرے گی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) سول ہسپتال ضلع ساہیوال میں 11 گائناکالوجسٹ کی پوسٹیں منظور ہیں اور 9 پوسٹوں پر گائناکالوجسٹ تعینات ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اور باقی دو خالی اسامیوں پر interview مورخہ 5- اکتوبر 2017 کو ہوں گے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کے زیر انتظام تین ہسپتال ٹیچنگ کے طور پر attached ہیں۔ جن میں درج بالا گائنی سٹاف تعینات ہے۔ علاوہ ازیں ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں گائنی یونٹ۔II کی تعمیر کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے اور مالی سال کے اختتام تک تکمیل ہو جائے گا۔ جس میں ٹیچنگ فیکلٹی کی تعیناتی بھی کر دی جائے گی۔

علاوہ ازیں ساہیوال میں 75 بی ایچ یوز اور 11 آر ایچ سیز ہیں۔ تمام RHCs میں گائناکالوجسٹ تعینات ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ کے باعث ہر حاملہ عورت کو ڈیلیوری کی صورت میں گھر سے قریبی RHC اور کسی بھی قسم کے specialized علاج کے لئے قریبی ٹیچنگ ہسپتال تک مفت ایمبولینس کی فراہمی کی سہولت میسر کر دی جاتی ہے۔

نوٹ: فی الحال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں تعمیراتی کام جاری ہونے کی وجہ سے گائنی یونٹ۔II کو گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال میں عارضی طور پر شفٹ کیا گیا ہے اور تعمیراتی کام مکمل ہونے پر یہ یونٹ دوبارہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں فعال ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں میرے سوال کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ علاوہ ازیں ساہیوال میں 75 BHUs & 11 RHCs ہیں اور تمام RHCs میں گائناکالوجسٹ تعینات ہیں۔ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ assure کرواتے ہیں کہ وہاں پر گائناکالوجسٹ تعینات ہو جائیں گے کیونکہ ابھی تک وہاں پر گائناکالوجسٹ تعینات نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! انہوں نے کیا جواب دیا ہے کہ وہاں پر گائناکالوجسٹ تعینات نہیں ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، محکمے نے یہ جواب دیا ہے لیکن وہاں پر گائناکالوجسٹ ابھی تک تعینات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کی رپورٹ کیا ہے کہ وہاں پر گائناکالوجسٹ تعینات ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں پانچ گائناکالوجسٹ کی اسامیاں خالی تھیں جن میں سے تین اسامیوں پر گائناکالوجسٹ بالکل موجود ہیں اور دو اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ملک صاحب فرما رہے ہیں کہ وہاں پر گائناکالوجسٹ تعینات نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! باقی دو خالی اسامیوں پر interviews مورخہ 5۔ اکتوبر 2017 کو ہوں گے اور اس کے بعد وہ دونوں سیٹیں بھی پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری میرے بہت پیارے بھائی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کو اس بات کی کس نے اجازت دی ہے، آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ وقت ضائع نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے وہ سوال ہی نہیں پوچھا جس کا انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں پوچھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جز (الف) کا پوچھا ہی نہیں میں نے تو جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کیا ہے۔ جز (الف) کے حوالے سے میں نے ان کے ساتھ میٹنگ کی تھی اس میں انہوں نے commit کر لیا تھا کہ ہم وہاں پر گائناکالوجسٹ تعینات کر دیں گے لہٰذا میں نے تو وہ سوال پوچھا ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اب آپ آگے چلیں جو پوچھنا ہے وہ بتائیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جز (الف) کے حوالے سے جو جواب دیا ہے اس پر عملدرآمد کر دیں وہ تو ان کی مہربانی ہوگی میں ان سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جز (ب) کے حوالے سے سوال کیا تھا جس میں محکمے نے جواب دیا ہے اگر آپ حکم دیں تو میں وہ پورا پڑھ دوں ورنہ short کر کے پڑھ دیتا ہوں کہ مالی سال کے اختتام تک تکمیل ہو جائے گا، جس میں ٹیچنگ فیکلٹی کی تعیناتی بھی کر دی جائے گی۔ ایک تو یہ وہاں پر تعیناتی کر دیں۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں ساہیوال میں 75 BHUs and 11 RHCs میں گائناکالوجسٹ تعینات ہیں اگر مجھے یہ تعیناتی کا بتا دیں تو میرا سوال مکمل ہے اور میں ان سے بہت مطمئن ہوں اور ان کی مہربانی ہوگی۔ آپ خود سمجھتے ہیں کیونکہ آپ بھی rural area سے belong کرتے ہیں جب بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں ڈسپنسر کام کر رہا ہو اور وہاں پر گائناکالوجسٹ موجود نہ ہو تو وہاں پر خواتین کی کیا حالت ہوگی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کے سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ اس سال centrally پورے پنجاب میں انشاءاللہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے عین مطابق referral system کو بہتر بنایا جا رہا ہے اور اس میں اس طرح کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل تھے کہ BHUs میں ڈاکٹرز کی غیر حاضری یا ان کا available نہ ہونا جس وجہ سے ultimately مریضوں کا رش لاہور یا قریبی بڑے شہروں میں shift ہو رہا تھا اس سال انشاءاللہ

تعالیٰ system referral کو بہتر کرتے ہوئے تمام مریضوں کو BHU سے ہی بہترین طبی سہولت ملنا شروع ہو جائے گی اور بہت جلد ملک صاحب یہ دیکھیں گے کہ نہ صرف ساہیوال بلکہ پورے پنجاب میں تمام BHUs سے لے کر ٹیچنگ ہسپتالوں تک حکومت پنجاب کا پورا ارادہ ہے کہ ہم انشاء اللہ ڈاکٹرز کی فراہمی کو یقینی بنائیں تاکہ عوام اس سے مستفید ہو سکے اور بڑے ہسپتالوں کی طرف جو رش بڑھ گیا ہوا ہے وہ رش divide ہو کر تمام ہسپتالوں کی طرف منتقل ہو جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! چلیں، ٹھیک ہے آپ کی بہت مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک گزارش رہتی ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ضمنی سوال کریں، گزارش کیا کرنی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہی ہے۔ جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ کرنے جا رہے ہیں یا کریں گے۔ اس ضمن میں، میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ کب تک کر دیں گے کیونکہ وہاں پر آج ضرورت ہے؟ سب سے بڑی اہم بات جو کہ اس ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ہے کہ ساہیوال میں دو بڑے ہسپتال جن میں ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال اور حاجی عبدالقیوم ہسپتال ہیں۔ اب حاجی عبدالقیوم ہسپتال کے ایم ایس کو ہی ایڈیشنل چارج ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے ایم ایس کا دیا گیا ہے یعنی وہاں پر ایک ایم ایس بھی independent نہیں لگایا گیا تو پھر اتنا بڑا ہسپتال جہاں پر اربوں روپے کا کام ہو رہا ہے وہ کس طرح چلے گا؟ چلیں ایک ایم ایس کو ہی وہاں پر independent depute کر دیں یا ڈیوٹی لگا دیں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ آپ کے سامنے وعدہ فرما دیں کہ بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں کب تک گائناکالوجسٹ تعینات کر دیں گے تو یہ ان کی اور آپ کی بھی مہربانی ہو گی اور ہمارے حلقے اور ہمارے ضلع ساہیوال پر آپ کا احسان ہو گا؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی بہت مہربانی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کتنی جلدی وہاں RHCs میں گائناکالوجسٹ تعینات کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! آر ایچ سی تو پرائمری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں ان کو ہم انشاءاللہ آج ہی intimate کر دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! convey کر دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! کہ اس پر وہ کام شروع کریں اور جہاں پر ملک صاحب کی نشاندہی کے مطابق کوئی اسامی خالی ہے تو وہ fill کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب آپ بیٹھ جائیں۔ ملک صاحب آپ سے رابطہ کر کے ایم ایس اور گائناکالوجسٹ کے بارے میں بتا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ایم ایس کو وہاں پر ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے لیکن وہاں پر اس اسامی کو پُر کرنے کے لئے interviews ہو چکے ہوئے ہیں اور بہت جلد وہاں پر ایم ایس صاحب تعینات ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ جی، اگلا سوال نمبر 8911 محترمہ فائزہ احمد ملک ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9005 محترمہ نبیرہ عندلیب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9017 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ کو پتا نہیں ہے اس سوال کو چھوڑ دیں کیونکہ آپ بعد میں تشریف لائے ہیں یہ معاملہ کچھ اور ہے۔ آپ کسی اور سوال پر آ جائیں اور اس سوال کو dispose of ہونے دیں۔ مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9018 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9024 محترمہ شینلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ میرا سوال پہلے ہی take up ہو چکا ہے لیکن میں نے آپ سے ایک گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! چلیں، آپ پھر شروع ہو جائیں۔ مجھے پہلے یہ سوالات مکمل کرنے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی بات سنوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9116 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے یہ پہلے ہی take up ہو چکا ہے۔ اگلا سوال چودھری محمد اکرام کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9147 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ علامہ اقبال ہسپتال، سردار بیگم سول ہسپتال کے ڈاکٹر کے عہدہ جات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9147: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ، سردار بیگم سول ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز کی عہدہ وار اور گریڈ وار کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ کی چالیس لاکھ آبادی کے لئے ضلع کے کسی سرکاری ہسپتال میں برن یونٹ اور کارڈیالوجی یونٹ موجود نہ ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ یونٹس کب تک بنا دیئے جائیں گے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) 2010 سے آج تک کل کتنے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے پر رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) چالیس لاکھ کی آبادی کے لئے کتنے ہسپتال کتنے کتنے بیڈز کے ہونے چاہئیں، کیا سیالکوٹ میں اتنے ہسپتال اور بیڈز کی سہولت ہے اگر نہیں تو یہ سہولت کب تک مہیا کی جائے گی تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ میں ٹوٹل ڈاکٹروں کی منظور شدہ اسامیاں 152 ہیں جن میں 51 خالی ہیں اور جو اسامیاں خالی ہیں ان پر جلد ہی تعیناتی کر دی جائے گی جس کی گریڈ اور عہدہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) علامہ اقبال میموریل ہسپتال میں کارڈیالوجی وارڈ موجود ہے اور کام کر رہا ہے۔ باقاعدہ برن یونٹ موجود نہ ہے۔ تاہم خصوصی طور پر دو کمرے جلے ہوئے مریضوں کے لئے مختص ہیں۔ نئے ہسپتال کے منصوبہ میں برن یونٹ شامل ہے۔ امید ہے یہ منصوبہ اس مالی سال کے دوران شروع ہو جائے گا۔

(ج) 2010 سے اب تک جتنے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں ان کی کل تعداد 3,059,386 ہے اور ان مریضوں کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

2010-11	10.00 ملین روپے
2011-12	11.42 ملین روپے
2012-13	13.00 ملین روپے
2013-14	11.90 ملین روپے
2014-15	27.00 ملین روپے
2015-16	110.00 ملین روپے
2016-17	130.00 ملین روپے
2017-18	230.00 ملین روپے

(د) WHO کے معیار کے مطابق ہر ایک ہزار کی آبادی پر ہسپتال میں پانچ بستر درکار ہیں۔ اس حساب سے چالیس لاکھ کی آبادی پر ضلع بھر میں ہسپتال کے بیس ہزار بیڈز درکار ہیں۔ علامہ اقبال اور سردار بیگم ہسپتال میں مجموعی طور پر 534 بیڈز موجود ہیں اور پورے ضلع میں تقریباً گیارہ سو بیڈز دستیاب ہیں۔ علامہ اقبال میموریل ہسپتال کے اضافی بیڈز کے منصوبہ میں تقریباً 550 بیڈز شامل ہیں۔ امید ہے کہ یہ منصوبہ اس مالی سال کے دوران شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ اس ہسپتال میں جو 51 اسامیاں خالی ہیں وہ کب تک پُر کر دی جائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ جو 51 اسامیاں خالی ہیں یہ دراصل ڈائریکٹ کوٹا اور پروموشن کوٹا کے تحت خالی ہوتی ہیں اور وہاں جوں جوں ڈاکٹرز یا باقی سٹاف نیچے سے promote ہوتے جاتے ہیں اس طریقے سے یہ seats fill ہوتی جاتی ہیں اور انشاءاللہ جس طرح ہی کوئی promote ہو گا تو آگے اس اسامی کو fill کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے یہ ہے کہ سیالکوٹ میں کوئی برن یونٹ نہیں ہے کیونکہ سیالکوٹ ایک پورا ضلع ہے اور اس کی 38 لاکھ کی آبادی میں کوئی برن یونٹ نہیں ہے تو وہاں پر کب تک برن یونٹ بنا دیا جائے گا کیا ہم یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ وہاں پر برن یونٹ بہت جلد بنا دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ برن یونٹ کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! بالکل، وہاں سیالکوٹ میں کوئی برن یونٹ نہیں ہے لیکن پنجاب کے تمام ہسپتالوں میں یہ سہولت

موجود ہے کہ جب کوئی جلا ہوا مریض وہاں پر آتا ہے تو اس کو وہاں پر first aid دی جاتی ہے بلکہ اس بات کا تعین کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد مریض کو لاہور refer کر دیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اگر مریض 30 فیصد سے زیادہ جلا ہو تو پھر اسے باقاعدہ burn units میں refer کیا جاتا ہے لیکن 30 فیصد سے کم جلا ہوا ہو تو اسی ہسپتال میں اس کا علاج کر لیا جاتا ہے۔ ان کے سیالکوٹ ہسپتال میں 30 فیصد سے کم جلے ہوئے مریضوں کے لئے بیڈ اور ڈاکٹر بالکل موجود ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان کے سیالکوٹ میں جلے ہوئے مریضوں کی ratio زیادہ نہیں ہے بہر حال ہم کچھ عرصے میں cope up کر لیں گے کیونکہ burn unit صرف ایک عمارت کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے لئے باقاعدہ skilled man power کی ضرورت ہوتی ہے جس میں پلاسٹک سرجن اور special bed and special equipment چاہئے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ چودھری صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9150 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال و دیگر ہسپتالوں کے ملازمین کی تعداد اور گریڈ سے متعلقہ تفصیلات

*9150: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ سے منسلک خواجہ صفدر میڈیکل کالج میں جنوری 2012 سے آج تک کتنے افراد کو کس کس عہدہ و گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور ایڈریس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ میں کس کس مرض کے وارڈ کتنے بیڈ پر مشتمل ہے ہر وارڈ میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد علیٰحدہ سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ میں مریضوں کے لئے کون کون سی مشینیں کام کر رہی ہیں کیا یہ تمام مشینیں مکمل طور پر ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں اگر نہیں تو حکومت انہیں کب تک ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ سے منسلک خواجہ صفدر میڈیکل کالج میں 2012 سے آج تک جتنے افراد بھرتی کئے گئے ان کے نام اور عہدہ اور تعلیمی قابلیت، اور ایڈریس کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ میں وارڈز اور سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

گائنی وارڈ	24 بیڈز	گائنی وارڈ + یورالوجی وارڈ + سرجری وارڈ میں تین شفٹوں میں موجود ہوتے ہیں
یورالوجی وارڈ	15 بیڈز	(3 ڈاکٹرز، 3 ہیڈ نرس، 5 چارج نرس، 8 وارڈ سرونٹ + سینٹری ورکرز) موجود ہوتے ہیں۔
سرجری وارڈ	20 بیڈز	بچہ وارڈ (3 ڈاکٹرز، 2 ہیڈ نرس، 7 چارج نرس، 8 وارڈ سرونٹ + سینٹری ورکرز) موجود ہوتے ہیں۔
بچہ وارڈ	65 بیڈز	ایمرجنسی وارڈ میں (4 ڈاکٹر، 3 ہیڈ نرس، 3 چارج نرس، 5 پیرامیڈک سٹاف،
ایمرجنسی وارڈ	155 وارڈ	6 وارڈ سرونٹ + سینٹری ورکر) موجود ہوتے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں مریضوں کے لئے مندرجہ ذیل مشینیں کام کر رہی ہیں۔

ایکسرے مشینیں الٹراساؤنڈ مشین، لیبارٹری میں متعلقہ تمام مشینیں ورکنگ حالت میں ہیں۔آپریشن تھیٹر کی مشینیں بے ہوشی والی مشینcattery،autoclave مشین کام کر رہی ہے تاہم اگر کوئی خرابی ہو تو ترجیحی بنیاد پر ٹھیک کروادی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ آپریشن تھیٹر کی مشینیں بے ہوشی والی مشین، autoclave اور cattery مشین کام کر رہی ہیں تاہم اگر کوئی خرابی ہو تو ترجیحی بنیاد پر ٹھیک کروادی جاتی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کچھ مشینیں آج بھی خراب ہیں جس پر میں چاہوں گا کہ ہمیں بتایا جائے کہ کتنی مشینیں خراب ہیں اور کب تک ٹھیک ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! خراب مشینوں کی تعداد اور وہ کب تک ٹھیک ہو جائیں گی اس حوالے سے بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس میں گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں مریضوں کے لئے ایکسرے، الٹراساؤنڈ اور لیبارٹری سے متعلقہ تمام مشینیں کام کر رہی ہیں باقی آپریشن تھیٹر، بے ہوشی والی اور دیگر مشینیں کام کر رہی ہیں جبکہ reportedly ایسی مشین نہیں ہے جو کام نہ کر رہی ہو۔ ویسے روٹین میں یہ ہوتا ہے کہ ہسپتال میں جو بھی مشین خراب ہو اس کو ساتھ ہی ساتھ repair کرنے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا سیالکوٹ والے خود مشینیں بناتے بھی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! وہ مشینیں تو نہیں بناتے البتہ اوزار وغیرہ بناتے ہیں۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! مشینیں خراب ہیں کیونکہ لوگوں کو وہاں پر شکایت ہے کہ ڈاکٹر لکھ کر باہر بھیج دیتے ہیں کہ باہر سے ایکسرے اور الٹراساؤنڈ کروا کر واپس آؤ۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! معزز ممبر کی اس شکایت پر غور کرنا بہت ضروری ہے۔ مشینیں تو خراب نہیں ہیں لیکن اگر کسی دوسری وجہ سے ڈاکٹر باہر refer کر رہا ہے تو اس پر بالکل ہمیں یہ point out کریں تو ہم اس پر سخت کارروائی کریں گے اور جو لوگ بھی اس کام میں ملوث ہیں کہ ہسپتال میں مشینری ہونے کے باوجود مریضوں کو باہر بھیج رہے ہیں اُن کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

چودھری محمد اکرام: بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9204 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9294 محترمہ شنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔ کیا کسی کے سوال ابھی رہتے ہیں؟

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سیف سٹی پراجیکٹ / پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*8377: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سیف سٹی پراجیکٹ پروگرام شروع کیا ہے اگر ہاں تو یہ کب قائم ہوا اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟

(ب) اس کے دفاتر کس کس شہر میں ہیں اس کا سال 16-2015 اور 17-2016 کا کل بجٹ کتنا ہے تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) اس پراجیکٹ کے تحت لاہور اور فیصل آباد میں جو جو کام دو سالوں کے دوران ہوئے ہیں ان کی تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس پراجیکٹ کے تحت فیصل آباد میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کو کیا کیا سہولیات حکومت کی جانب سے مہیا کی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیف سٹیز اتھارٹی کا آغاز: 25۔اگست 2015 کو حکومت پنجاب کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب سیف سٹیز آرڈیننس 2015 (XVI of 2015 کے تحت کیا۔ پنجاب سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 (Act 1 of 2016) پنجاب اسمبلی سے منظور ہو چکا ہے

مقاصد: پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے قیام کا مقصد صوبہ کے شہری علاقوں میں کمانڈ، کنٹرول اینڈ کمیونیکشن (IC3 کا ایسا نظام رائج کرنا ہے جس سے امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے میں مدد ملے اور جرائم کی تفتیش کے دوران جدید کمپیوٹر آلات کا استعمال عمل میں لایا جائے گا مجرموں کی سرکوبی اور شہروں کی اہم شاہراہوں پر رہزنی ودیگر جرائم کی روک تھام میں مدد ملے گی اس کے علاوہ E-Traffic چالان کا نظام اور دیگر شہری سہولیات شامل ہیں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی شہریوں کے جان ومال کی حفاظت کو یقینی بنانے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی معاونت کرے گی۔

(ب) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کا ہیڈ آفس قربان لائنز لاہور میں ہے اس کے تحت لاہور میں ایک جدید کمانڈ، کنٹرول اینڈ کمیونیکشن (IC3) قائم کر دیا گیا ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اس میں جزوی طور پر کام بھی شروع کر دیا ہے جبکہ پنجاب کے دیگر چھ شہروں میں IC3 سنٹر قائم کرنے کے لئے جگہیں مختص کر دی گئی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔	ملتان	2۔	راولپنڈی	3۔	بہاولپور
4۔	فیصل آباد	5۔	سرگودھا	6۔	گوجرانوالہ

پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے روزمرہ کے اخراجات کے لئے سال16۔2015کا بجٹ 50 ملین روپے تھا جبکہ سال17۔2016کے 241 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں علاوہ ازیں IC3سنٹر لاہور کے لئے ڈویلپمنٹ ہیڈ میں سال17۔2016 کے لئے13334 ملین روپے منظور کئے گئے ہیں جن میں سے 6880 ملین روپے مورخہ 2016۔11۔30 تک خرچ کئے جاچکے ہیں۔ تاہم دیگر شہروں کے IC3سنٹر کے قیام کے لئے PC-1 ابھی منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ج) لاہور کمانڈ، کنٹرول اینڈ کمیونیکشن سنٹر(IC3)

بجٹ	13334 ملین
خرچ	6880 ملین(2016۔11۔31)

فیصل آباد منصوبہ ابھی پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے پاس منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے

(د) فیصل آباد میں یہ منصوبہ ابھی پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے پاس منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے اس لئے فیصل آباد میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کا کوئی ملازم کام نہیں کر رہا۔

سیف سٹی پراجیکٹ لاہور کے فنڈز اور منصوبے سے متعلقہ تفصیلات

*9006: **محترمہ نبیرہ عندلیب:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیف سٹی پراجیکٹ لاہور کا منصوبہ کل کتنی لاگت کا ہے اس کے لئے سال 2016 میں کتنے فنڈ release کئے گئے تھے اور اب تک کتنے خرچ ہو چکے ہیں؟

(ب) یہ منصوبہ کب مکمل ہو گا اور اس کے Contractors کے کیا نام ہیں؟

(ج) اس منصوبے کی تکمیل سے عوام کو کیا کیا سہولتیں اور فوائد حاصل ہوں گے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیف سٹی پراجیکٹ لاہور کی کل لاگت 13717.050 ملین روپے ہے اس کے لئے سال 2016 میں 10632 ملین روپے فنڈز جاری کئے گئے، جس میں سے 5348 ملین روپے اب تک خرچ ہو چکے ہیں

(ب) یہ منصوبہ 30- ستمبر 2017 تک مکمل ہو جائے گا۔ کنٹریکٹر کا نام Huawei Technologies, Pakistan (Pvt) Ltd ہے

(ج) اس منصوبہ کی تکمیل سے عوام کو مندرجہ ذیل سہولتیں اور فوائد حاصل ہوں گے۔

i) شہر میں نگرانی کا مربوط نظام بنایا جائے گا، تا کہ جرائم پر قابو پایا جاسکے اس مقصد کے لئے شہر بھر میں 8000 کیمرے نصب کئے جا رہے ہیں۔

ii) ہنگامی صورتحال میں پولیس اور متعلقہ اداروں کے بروقت حفاظتی اور ضروری اقدامات کرنے کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔

iii) ٹریفک کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا اس کے لئے نصب کئے گئے کیمرے خود کار ٹریفک چلان کریں گے جو کہ خلاف ورزی کرنے والوں کے گھر کے پتا پر ارسال کر دیئے جائیں گے۔

iv) پولیس اور متعلقہ اداروں کے درمیان رابطہ کو تیز، مؤثر اور بہتر بنایا جائے گا۔

v) پولیس اور متعلقہ اداروں کی کارکردگی اور مہارت میں اضافہ ہو گا۔

vi) دہشت گردی اور ملک دشمن عناصر کی نگرانی کے نظام کو بہتر اور مؤثر بنایا جائے گا۔

vii) عام عوام کے لئے بنائے گئے تفریحی مقامات، اہم شاہراہوں اور اہم سرکاری و غیر سرکاری مقامات کی حفاظت کے لئے نگرانی کی جائے گی۔

viii) جلسے جلوسوں و سیاسی و مذہبی تقریبات کی بہتر طریقہ سے نگرانی کی جائے گی۔

پولیس میں اقلیتی کوٹا اور این ٹی ایس کے ذریعے بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*9136: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس میں نئی بھرتیوں میں اقلیتوں کے لئے کوٹا مقرر کیا ہوا ہے سال 16-2015 میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کتنے افراد کو اقلیتی کوٹے پر بھرتی کیا گیا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 16-2015 میں این ٹی ایس کے ذریعے سے کتنے افراد کو اقلیتی کوٹا پر محکمہ پولیس میں بھرتی کیا گیا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پولیس میں براہ راست بھرتی میں حکومت پنجاب کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق پانچ فیصد کوٹا اقلیتی برادری کے مختص ہے سال16۔2015 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پانچ فیصد کوٹا کے مطابق بھرتی ہونے والے سب انسپکٹرز کی تعداد درج ذیل ہے:

بھرتی کا سال	2015	2016
کل اسامیاں	200	226
اقلیتی کوٹا پر مختص اسامیاں	11	11
کمیشن کی طرف سے اقلیتی کوٹا	11	03
پر سفارش کردہ امیدواران	-	-
محکمہ کی طرف سے بھرتی کردہ امیدواران	11	03

(ب) سال16۔2015 میں NTS کے ذریعے پانچ فیصد کوٹا کے مطابق بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد درج ہے:

اسامی کا نام	اقلیتی کوٹا	بھرتی کردہ تعداد
جونیئر کلرک	03	03
کانسٹیبل/ڈرائیور	206	206
وائرلیس آپریٹر	5	5
پولیس سٹیشن اسسٹنٹ	11	11

ضلع سیالکوٹ میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*9199: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں 15-2014 اور 17-2016 میں چوری ڈکیتی قتل کی کتنی وارداتیں ہوئیں؟

(ب) کیا تمام وارداتیں ٹریس ہوئیں اور ملزمان گرفتار ہوئے اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں سال15۔2014 میں قتل کے کل 344 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 319 مقدمات ٹریس ہوئے۔ ڈکیتی کے کل 73 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 57 مقدمات

ٹریس ہوئے جبکہ چوری کے کل 1429 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 1129 مقدمات ٹریس ہوئے۔

ضلع ہذا میں سال 17-2016 میں قتل کے کل 188 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 162 مقدمات ٹریس ہوئے۔ڈکیتی کے کل 22 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 18 مقدمات ٹریس ہوئے جبکہ چوری کے کل 993 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 770 مقدمات ٹریس ہوئے۔

(ب) ماسوائے کچھ ایسی وارداتیں جن میں ملزمان نامعلوم تھے ضلع ہذا میں سال 15-2014 اور 17-2016 میں چوری، ڈکیتی اور قتل کی تمام وارداتیں ٹریس ہوئیں اور ضلع پولیس نے ملزمان کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا۔ ضلع پولیس چوری، ڈکیتی اور قتل کی وارداتوں کو ٹریس کرنے اور ملزمان کو گرفتار کرنے میں متحرک ہے۔

ضلع سرگودھا: سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیل

*5913: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کل کتنے سرکاری ہسپتال، ٹیچنگ ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال ہیں نیز یہ ہسپتال کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع سرگودھا میں ٹیچنگ ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) ضلع سرگودھا کے کتنے ہسپتالوں میں ایمرجنسی یونٹ قائم ہیں جہاں پر مریضوں کو فوری طبی امداد بہم پہنچائی جاتی ہے؟

(د) سال 2014 کے دورن کتنے ایم ایس نے سرکاری ہسپتالوں کا دورہ کیا نیز ان دوروں کے دوران پائی جانے والی بے قاعدگیوں کو دور کرنے کے متعلق کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ہ) ضلع سرگودھا کے سرکاری ہسپتالوں میں آکسیجن سلنڈروں کی کل تعداد موجود ہوتی ہے نیز ایمرجنسی کی صورت میں کیا کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ضلع سرگودھا میں ایک ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال موجود ہے جو کہ شہر کے وسط میں واقع ہے۔ علاوہ ازیں آٹھ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال اور بارہ رورل ہیلتھ سنٹرز ضلع سرگودھا میں موجود ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ	2-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال
3-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن	4-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال 90/SB
5-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھاگٹانوالہ	6-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شاہ پور
7-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال	8-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سیلانوالی

رورل ہیلتھ سنٹرز کی تفصیل

1-	RHC Miani	2-	RHC Phullarwan
3-	RHC Lillamo	4-	RHC Moazamabad
5-	RHC Midh Ranjha	6-	RHC Bhabra
7-	RHC 46/SB	8-	RHC 71/SB
9-	RHC 75/SB	10-	RHC 104/NB
11-	RHC Jhawarian	12-	RHC Farooqa

(ب) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں مندرجہ ذیل ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ یونٹس میں کل 151 ڈاکٹرز اور ٹیچنگ یونٹس میں 286 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع سرگودھا میں آٹھ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال اور بارہ رورل ہیلتھ سنٹرز میں ایمرجنسی یونٹ قائم ہیں اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں ایمرجنسی یونٹ 24 گھنٹے کام کر رہا ہے۔ جہاں پر مریضوں کو فوری طور پر طبی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

(د) ضلع سرگودھا 2014 میں چھ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کام کر رہے تھے اور ان ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان روزانہ کی بنیاد پر اپنے ماتحت ہسپتالوں کا دورہ کرتے تھے اور دوران معائنہ پائی جانے والی شکایات کو روزانہ کی بنیاد پر حل کرواتے تھے اور کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی تھی۔

(ہ) ضلع سرگودھا میں ہر تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں دس عدد، ہر رورل ہیلتھ سنٹر پر دس عدد اور ہر بنیادی مراکز صحت پر دو عدد آکسیجن سلنڈر ایمرجنسی کی صورت میں موجود ہوتے ہیں ۔ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال دو حصوں پر مشتمل ہے۔

1. نئی بلڈنگ میں سنٹرل آکسیجن سپلائی سسٹم کام کر رہا ہے جس میں ایک آکسیجن ٹینک ہے جس کی گنجائش 10000 لیٹر ہے۔ جب گیج کی ریڈنگ 1500 سے 2000 لیٹر پر پہنچتی ہے تو دوبارہ ری فل کروالیا جاتا ہے۔ مزید ایمرجنسی صورتحال کے لئے 240 مکعب فٹ کے 8 سلنڈرز ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں موجود ہوتے ہیں۔ مزید برآں 240 مکعب فٹ کے 30 سلنڈر Reserve میں موجود ہوتے ہیں۔ جو کہ فوری استعمال کے لئے موجود ہیں اس کے علاوہ 48 مکعب فٹ کے 18 سلنڈرز مریضوں کی شفٹنگ کے لئے اور ایمرجنسی میں کہیں بھی استعمال کرنے کے لئے ہسپتال ہذا میں موجود ہیں۔
2. پرانے حصہ میں آئی سی یو قائم ہے جس میں 240 مکعب فٹ کے پندرہ سلنڈرز استعمال میں ہیں۔ جن میں آٹھ سلنڈرز استعمال میں رہتے ہیں اور سات سلنڈرز کو Reserve میں رکھا جاتا ہے۔ خالی ہونے والے سلنڈر کو روزانہ کی بنیاد پر ری فل کروایا جاتا ہے۔ نیفرالوجی یونٹ میں 240 مکعب فٹ کے 4 سلنڈرز ہیں خالی ہونے کی صورت میں روزانہ کی بنیاد پر ری فل کروائے جاتے ہیں۔

ضلع لاہور میں غیر قانونی لیبارٹریوں کی انسپکشن کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6362: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں غیر قانونی لیبارٹریوں کی انسپکشن کرنے والے افسران و اہلکاران کی عہدہ وار فہرست فراہم کریں؟

(ب) ضلع لاہور میں کل کتنی رجسٹرڈ لیبارٹریاں کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ج) کس قانون کے تحت لیبارٹری کھولنے کی اجازت ہے، نئی لیبارٹری کھولنے کے لئے کن کن شرائط کا ہونا لازمی قرار دیا گیا؟

(د) ضلع لاہور میں موجود ایسی لیبارٹریاں جو قانونی تقاضے پورا نہیں کرتی ان کے خلاف محکمہ نے سال 13-2012 میں کیا کارروائی کی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے انسداد عطائیت ریگولیشن 2016 کے تحت ضلعی حکومت لاہور کے مجاز افسران جن کی فہرست Annexure-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، ضلع لاہور میں غیر قانونی علاج گاہوں بشمول لیبارٹریوں کی انسپکشن کرتے ہیں۔ مزید بر آں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ایڈیشنل وڈپٹی ڈائریکٹرز بھی غیر قانونی لیبارٹریوں کی انسپکشن کے مجاز ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے مکمل فنکشنل ہونے سے پہلے یہ کام محکمہ صحت حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار میں تھا۔

(ب) کمیشن کے قیام سے قبل کسی بھی ادارہ بشمول محکمہ صحت پنجاب کے پاس ایسا کوئی تصدیق شدہ ریکارڈ موجود نہ تھا جس سے یہ پتا چل سکے کہ پنجاب میں کل کتنی علاج گاہیں اور لیبارٹریاں ہیں۔

12-2011 میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو قیام کے بعد مکمل طور پر فعال ہونے کے لئے کسی بھی دوسرے ادارے کی طرح مختلف مراحل سے گزرنا پڑا۔ جس میں انسانی اور مالی وسائل کی دستیابی وغیرہ شامل تھی۔ ایسے ادارے کے قیام کی مثال اس خطے میں پہلے موجود نہیں تھی۔ جو مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد 14-2013 میں مکمل فعال ہوا۔ اس امر پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اپنے کام میں رکاوٹ نہیں بننے دیا اور غیر قانونی لیبارٹریوں کے خلاف اپنا کام جاری رکھا اور علاج گاہوں بشمول لیبارٹریوں کی رجسٹریشن اور لائسنسز کا کام شروع کیا۔ جس کے تحت اب تک تقریباً 33500 Healthcare Establishments بشمول کلینیکل لیبارٹریز رجسٹرڈ ہو چکی ہیں اور تقریباً 18900 لائسنس حاصل کر چکی ہیں کیونکہ کسی بھی ادارے کا اس طرح کا کوئی بھی ریکارڈ/ڈیٹا موجود نہ ہے جس سے پتا چل سکے کہ پنجاب میں کل کتنی علاج گاہیں ہیں اس لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اربن یونٹ کے ساتھ مل کر پنجاب میں موجود تمام علاج گاہوں کا census شروع کروا دیا ہے۔ پانچ ڈویژن بشمول لاہور

میں censusکا کام مکمل ہونے کے آخری مراحل میں اس کے ساتھ باقی چار ڈویژنز میں بھی censusکا کام شروع ہو چکا ہے اور امید ہے کہ اس سال کے آخر میں وہ مکمل ہو گا جس سے پتا چل سکے گا کہ پنجاب میں کل کتنی علاج گاہیں اور لیبارٹریاں ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ساتھ ضلع لاہور میں رجسٹرڈ لیبارٹریوں کی کل تعداد 91ہے جس کی فہرست Annexure-IIایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لیبارٹری کھولنے کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہ ہے لیکن صوبہ پنجاب میں صحت کی سہولت فراہم کرنے والے تمام اداروں بشمول لیبارٹریوں کا پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010کے سیکشن 13اور 14کے تحت کمیشن سے رجسٹرڈ ہونا اور لائسنس حاصل کرنا قانوناً لازمی ہے۔ لائسنس کے حصول کے لئے ان لیبارٹریوں اور ہیلتھ کیئر اسٹیبلشمنٹس کا پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے مقرر کردہ Minimum Service Delivery Standerds،(MSDS) پر عملدرآمد لازمی ہے۔

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے مکمل فنکشنل ہونے سے پہلے یہ کام محکمہ صحت حکومت پنجاب کرتا تھا۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے 2013میں انسداد عطائیت کے لئے ایک جامع حکمت عملی اپنائی اور اس سلسلہ میں مختلف اسٹیک ہولڈرز جن میں محکمہ صحت، ڈاکٹرز آرگنائزیشنز اور پرائیویٹ ہسپتالوں کی ایسوسی ایشنز شامل ہیں کے ساتھ مشاورت کی اور اس کے بعد پہلے مرحلے میں پرنٹ میڈیا کے ذریعے عطائیت کے نقصانات کو اجاگر کیا اور مختلف ڈویژنز میں ضلعی انتظامیہ کے افسران کے لئے Orientation Sessionsکا انعقاد کیا اور اس کے بعد جولائی 2015میں انسداد عطائیت مہم کا آغاز کیا۔ جولائی 2015سے انسداد عطائیت کی مہم میں ضلع لاہور میں 105غیر قانونی لیبارٹریوں کو بند کیا جا چکا ہے۔

سرکاری میڈیکل کالجز میں پی ایچ ڈی ڈاکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*8305: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت صوبہ کے کس کس سرکاری میڈیکل کالج میں کتنے ڈاکٹرز / پروفیسر ز ایسے ہیں جو کہ پی ایچ ڈی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ڈاکٹرز / پروفیسر ز کو پی ایچ ڈی کرنے پر کوئی incentive یا پروموشن دیتی ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) اگر ان ڈاکٹرز / پروفیسر ز کو کوئی incentive نہیں دیا جاتا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس وقت محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت کام کرنے والے سرکاری میڈیکل کالجز میں اکیس پروفیسرز / ایسوسی ایٹ پروفیسرز / اسسٹنٹ پروفیسرز ایسے ہیں جو پی ایچ ڈی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب پی ایچ ڈی کرنے والے تمام سرکاری ملازمین بشمول ڈاکٹرز / پروفیسر ز کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کے circular لیٹر نمبر FD/SR/1-9-36/2007 مورخہ 21-06-2012 کے تحت پی ایچ ڈی الاؤنس دیتی ہے۔ تاہم پی ایچ ڈی کرنے والے ڈاکٹرز کو پی ایچ ڈی کرنے کی بنیاد پر ترقی نہیں دی جاتی۔ ان کو ترقی مروجہ قوانین کے مطابق دی جاتی ہے۔

(ج) اس جز کا جواب جز (ب) میں ملاحظہ فرمایا جائے۔

سرگودھا: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں برن یونٹ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*8552: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں برن یونٹ کے قیام کی منظوری پر دس سال قبل کام شروع کیا گیا لیکن صرف تین ماہ کام کرنے کے بعد اس کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر ادھورا چھوڑ دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا میں برن یونٹ نہ ہونے کی وجہ سے سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور منڈی بہاؤالدین کے اضلاع کے لوگوں کو علاج کے لئے لاہور یا فیصل آباد جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ڈی ایچ کیو سرگودھا میں جلد از جلد برن یونٹ پر کام شروع کر کے اس کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہ ہے ہسپتال ہذا میں برن یونٹ کا قیام نہ ہوا ہے۔ شروع سے ہسپتال میں برن کے مریضوں کا ابتدائی طبی علاج کیا جاتا رہا ہے۔ 2010 میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے عملی اقدام کی وجہ سے پانچ کریڈل خریدے گئے تھے اور پانچ بیڈز پر مشتمل کمرہ کو برن یونٹ کا نام دے دیا گیا تھا۔ بعد ازاں ہسپتال کی نئی بلڈنگ بنتے ہی وہ کریڈل سرجیکل یونٹس میں شفٹ کر دیئے گئے تھے اور وہاں سرجن برن کے مریضوں کا ابتدائی طبی علاج کرتے ہیں۔ پلاسٹک سرجن کے ہسپتال ہذا میں تعینات نہ ہونے کی وجہ سے پیچیدہ مریضوں کو فیصل آباد یا لاہور ریفر کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ سرگودھا میڈیکل کالج سرگودھا اور ہسپتال ہذا میں پلاسٹک سرجن کی اسامی نہ ہے۔ ہسپتال ہذا میں برن کے مریضوں کے علاج کے لئے تمام ادویات Antibiotic, Analgesic IV Fluid اور Dressing کا سامان کافی تعداد میں موجود ہے نیز برن کے مریضوں کے علاج کے لئے استعمال ہونے والے پانچ cradile موجود ہیں۔ جو کہ برن کے مریضوں کے علاج کے لئے استعمال ہوتے ہیں برن کا مریض جیسے ہی ایمرجنسی میں آتا ہے تو متعلقہ سرجیکل یونٹ مریض کو stable کر کے وارڈ میں منتقل کرتا ہے۔ 30-25 فیصد برن والے مریضوں کا علاج ہسپتال ہذا میں کیا جاتا ہے۔ جبکہ اس سے زیادہ جلے

ہوئے مریضوں کو stable کرنے کے بعد فیصل آباد ریفر کر دیا جاتا ہے۔ برن کے مریضوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2014 میں کل 140 مریض آئے جن میں 26 مریضوں کو ریفر کیا گیا جبکہ 114 مریضوں کا ہسپتال ہذا میں علاج کیا گیا۔

2015 میں کل 388 مریض، آئے جن میں 99 مریضوں کو ریفر کیا گیا جبکہ 289 مریضوں کا ہسپتال ہذا میں علاج کیا گیا۔

2016 میں کل 62 مریض آئے جن میں 23 مریضوں کو ریفر کیا گیا۔ 39 مریضوں کا ہسپتال ہذا میں علاج کیا گیا۔

2017 میں کل 115 مریض آئے جن میں 34 مریضوں کو ریفر کیا گیا۔ 81 مریضوں کا ہسپتال ہذا میں علاج کیا گیا۔

(ب) پہلے مریض کو ڈی ایچ کیو ہسپتال میں طبی امداد دی جاتی ہے اور حالت قدرے بہتر (stable) ہونے پر 30 فیصد سے زیادہ برن کے مریض کو فیصل آباد یا لاہور بھیجا جاتا ہے۔ جو کہ اس کے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ اس کی پلاسٹک سرجری اور پیچیدہ علاج صرف وہاں ہی ممکن ہے۔ 30 فیصد سے کم برن والے مریضوں کا مکمل علاج ہسپتال ہذا میں کیا جاتا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب سرگودھا میں برن یونٹ کا قیام چاہتی ہے لیکن اس کے لئے عملہ کا مہیا ہونا بہت ضروری ہے اس کے لئے کوشش کی جارہی ہے جیسے ہی عملہ دستیاب ہو گا تو برن یونٹ کا قیام فوری طور پر عمل میں لایا جائے گا۔ کیونکہ حکومت پنجاب ہسپتالوں میں مریضوں کی سہولت اور بہترین علاج معالجے کے لئے بہت کوشش کر رہی ہے۔

صوبہ میں 1997 سے بھرتی ہونے والی سٹاف نرسز کی پروموشن سے متعلقہ تفصیلات

* 8911: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سال 1997 میں سٹاف نرسز کی بھرتی کی تھی مذکورہ سال میں بھرتی ہونے والی سٹاف نرسز کے نام مع ولدیت بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 1997 میں بھرتی ہونے والی تمام سٹاف نرسز کی عرصہ 20 سال گزر جانے کے باوجود پروموشن نہ کی گئی ہے اگر کی گئی ہے تو تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہونے والی سٹاف نرسز کو مذکورہ سٹاف نرسز سے سینئر بنا کر پروموشن کر دی گئی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت 1997 میں بھرتی ہونے والی تمام سٹاف نرسز کو بھی پرموٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست ہے حکومت پنجاب نے سال 1997 میں چارج نرسز کی بھرتی کی تھی ان کے نام مع ولدیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جیسا کہ 1998 سے لے کر 2015 تک 2386 چارج نرسز کی ترقی بطور ہیڈ نرس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1998	53
2003	60
2004	32
2006	52
2009	124
2011	46
2012	152
2014	1322
2015	545

موجودہ دور حکومت میں ہیڈ نرسز کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے 15-2014 میں 2000 نرسز کی نئی اسامیاں منظور کر کے چارج نرسز کو بطور ہیڈ نرسز ترقی دی جا چکی ہے اور جیسے جیسے

بذریعہ پروموشن، ریٹائرمنٹ، فوتیدگی، ٹرمینیشن ہو یا مزید اسامیوں کی تعداد بڑھائی جاتی ہے تو اس پر فوراً پروموشن کا کیس تیار کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ حکومت نے2011میں کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والی4500اور2015میں600اور 2017میں2420سٹاف نرسز کو ریگولر کر دیا۔2016-17میں تقریباً6500نرسز کو بھرتی کیا گیا اور ابھی4700سٹاف نرسز کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیا گیا ہے جو عنقریب تعینات ہو جائیں گی جس سے ہسپتالوں میں بہتری آئے گی۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہونے والی چارج نرسز کی سنیارٹی اسی تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس تاریخ سے ان کے آرڈر جاری ہوتے ہیں جبکہ مذکورہ سٹاف نرسز کو ترقی بمطابق سنیارٹی دی جاتی ہے البتہ Direct Quotaکے تحت PPSCسے منتخب ہونے والی ہیڈ نرسز کی سنیارٹی بھی ان کے احکامات کے مطابق کی جاتی ہے۔

(د) حکومت پنجاب1995-12-28تک بھرتی ہونی والی سٹاف نرسز کو بطور ہیڈ نرسز ترقی دے چکی ہے اور اب عنقریب مزید خالی اسامیوں پر1997-04-30تک ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

محکمہ صحت کے ہسپتالوں میں نارمل ڈیلیوری کے کیسز لیڈی ڈاکٹر سے کروانے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

*9005: **محترمہ نبیرہ عندلیب:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت کے زیر انتظام ہسپتالوں میں ڈلیوری کے نارمل کیسز میں حاملہ خواتین کا چیک اپ لیڈی ڈاکٹرز کی بجائے مرد ڈاکٹرز کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہونے کے باوجود نارمل ڈلیوری مرد ڈاکٹرز کرواتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت تمام سرکاری ہسپتالوں میں یہ ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ نارمل ڈلیوری لیڈی ڈاکٹرز ہی کروائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اگرچہ PMDC کے قوانین کے مطابق اس سلسلے میں کوئی قانونی بندش نہیں تاہم محکمہ میں ڈلیوری کے نارمل کیسز میں حاملہ خواتین کا چیک اپ خواتین ڈاکٹر ہی سرانجام دیتی ہیں۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے بلکہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیرانتظام تمام ہسپتالوں میں نارمل ڈلیوری صرف لیڈی ڈاکٹرز ہی سرانجام دیتی ہیں۔

(ج) حکومت صوبہ بھر میں اس سلسلے میں رائج قوانین پر پہلے ہی عمل پیرا ہے۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں سٹنٹ ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*9017: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی آئی سی لاہور میں سال 15-2014 کے دوران کتنے مریضوں کو stunt ڈالے گئے؟

(ب) پی آئی سی لاہور میں مریضوں کو stunt ڈالنے کے لئے کن کن ضرورتوں کو پورا کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے اور کیوں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی آئی سی میں stunt ڈالنے والے ڈاکٹرز صاحبان مریضوں کو پرائیویٹ کلینکس پر سٹنٹ ڈالنے کی ترغیب دیتے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) پی آئی سی لاہور میں سال 2014 میں مجموعی طور پر 3221 مریضوں کو بہترین کوالٹی کے مختلف سائزوں کے سٹنٹ ڈالے گئے سال 2015 میں مجموعی طور پر 3647 مریضوں کو بہترین کوالٹی کے مختلف سائزوں کے سٹنٹ ڈالے گئے۔ تمام سٹنٹ فنانس کمیٹی اور بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری کے بعد خریدے جاتے ہیں اور پیپرا قوانین کے عین مطابق کئے جاتے ہیں۔

(ب) پی آئی سی لاہور میں انجیوگرافی کے بعد PIC Review Committee مریض کی بیماری کی شدت کے مطابق سٹنٹ ڈالنے کا فیصلہ کرتی ہے اور مریضوں کو consultant کی ہدایت اور بیماری کی شدت کے مطابق ٹائم اور تاریخ دی جاتی ہے۔ ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو ایمرجنسی وارڈ میں ہی فوراً انجیو پلاسٹی کر دی جاتی ہے۔ ہسپتال میں سٹنٹ ریویو کمیٹی اور سرجیکل کمیٹی کام کر رہی ہیں۔ ان کمیٹیوں میں سینئر consultants کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری بیماری کی تشخیص کے مطابق علاج کا تعین کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشینوں سے متعلقہ تفصیلات

*9018: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کن کن ہسپتالوں میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشینیں موجود ہیں؟

(ب) ضلع لاہور کے جن ہسپتالوں میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشینیں موجود ہیں ان کو کب خرید ا گیا نیز ان کی خریداری پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) ان مشینوں کو چلانے کے لئے کتنا ٹیکنیکل سٹاف موجود ہے نیز اس سٹاف نے کہاں سے ٹریننگ حاصل کی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی تفصیل:

جنرل ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی کی دو مشینیں موجود ہیں اور ایک مشین سے مریضوں کو سہولیات دی جا رہی ہیں اور دوسری مشین جلد ہی نصب کر دی جائے گی۔

جنرل ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین کی تین مشینیں نصب ہیں جو کہ مکمل طور پر کام کر رہی ہیں

۔

گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور کی تفصیل:۔

گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور میں ایک سی ٹی سکین مشین موجود ہے جبکہ ایم آر آئی مشین نہ ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور کی تفصیل:

سروسز ہسپتال لاہور میں دو سی ٹی سکین مشینیں موجود ہیں جو کہ بہترین حالت میں کام کر رہی ہیں اور ایم آئی آر مشین موجود نہیں ہے۔

میو ہسپتال لاہور کی تفصیل:

میو ہسپتال لاہور میں دو عدد سی ٹی سکین مشینیں موجود ہیں جو کہ زیر استعمال ہیں اور ایم آئی آر مشین موجود نہ ہے۔

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہو کی تفصیل:

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں ایک عدد سی ٹی سکین مشین موجود ہے اور ایم آئی آر مشین موجود نہیں ہے۔

گورنمنٹ سید مٹھا ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ سید مٹھا ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں ایک عدد سی ٹی سکین مشین موجود ہے اور ایم آئی آر مشین موجود نہیں ہے۔

جناح ہسپتال لاہور کی تفصیل:

جناح ہسپتال لاہور میں ایک ایم آر آئی(philips)مشین اور دو سی ٹی سکین مشینیں toshibaاورphilipsموجود ہیں۔

(ب) لاہور جنرل ہسپتال لاہور ایم آر آئی مشینوں کی خریداری کی تفصیل:

ایک ایم آر آئی مشین Tasla 105 سال 2005 میں خریدی گئی جو کہ مبلغ 85 ملین روپے میں خرید کی گئی تھی۔

دوسری ایم آر آئی مشین Tasla 3.0 سال 2017 میں خریدی گئی جو کہ مبلغ 260 ملین روپے میں خرید کی گئی اور دونوں مشینوں کی کل لاگت خرید 345 ملین روپے ہے۔

لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشینوں کی خریداری کی تفصیل:

ایک سی ٹی سکین مشین (Single Slice) 20M 2002 میں خریدی گئی جس کی قیمت خرید 2,87,000 us dollars تھی۔

دوسری سی ٹی سکین مشین (Slice) 16 سال 2010 میں خریدی گئی جس کی قیمت خرید 60 ملین روپے تھی۔

تیسری سی ٹی سکین مشین (Slice)128 سال 2016 میں خریدی گئی جس کی قیمت 110 ملین روپے تھی اور تینوں مشینوں کی کل لاگت خرید ہے۔

گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور میں سی ٹی سکین مشین یکم جنوری 2013 کو خریدی گئی اور اس پر کل لاگت 19870 امریکن ڈالر آئی۔

سروسز ہسپتال لاہور کی تفصیل:

سروسز ہسپتال لاہور میں دو سی ٹی سکین مشینیں ہیں جس میں سے ایک سی ٹی سکین مشین AQulion-16 14۔اگست 2007 سے کام کر رہی ہے جو کہ سال 2006 میں مبلغ۔/4,76,77,331 روپے میں خریدی گئی تھی اور دوسری سی ٹی سکین مشین 128 سلائس prime سال 2016 میں مبلغ۔/6,23,15000 روپے میں خریدی گئی جو کہ ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہے۔

میو ہسپتال لاہور کی تفصیل:

میو ہسپتال لاہور میں دو سی ٹی سکین مشینیں زیر استعمال ہیں۔ جن میں سے ایک مشین Toshiba برانڈ مورخہ 1997-03-27 کو خریدی گئی جس کی کل لاگت 12,000000 روپے ہے جبکہ دوسری مشین ہٹاچی برانڈ April 2015 میں خریدی گئی جس کی کل لاگت ۔/7,44,245 ڈالر ہے۔

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشین 2009 میں خریدی گئی تھی جس کی قیمت 60,600 امریکن ڈالر ہے اور اس وقت صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

گورنمنٹ سید مٹھا ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ سید مٹھا ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشین 2011 میں لگائی گئی تھی اس کی خریداری پر کل لاگت 5.5 کروڑ لاگت آئی۔

جناح ہسپتال لاہور کی تفصیل:

جناح ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی (Philips) مشین 2008 میں خریدی گئی جس پر 1700,000 امریکن ڈالر لاگت آئی جبکہ پہلی سی ٹی سکین مشین (Toshiba) مشین 2004 میں خریدی گئی اور اس پر کل لاگت 320,000 امریکن ڈالر تھی اور دوسری سی ٹی سکین مشین (Philips) مشین 2015 میں خریدی گئی اور اس پر کل لاگت 515,000 امریکن ڈالر تھی۔

(ج) لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ان مشینوں کو چلانے کے لئے لاہور جنرل ہسپتال میں مستند، اور ماہر ٹیکنیکل سٹاف موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں 11 ریڈیو گرافر موجود ہیں جو کہ ان مشینوں کو چلاتے ہیں اور ان ریڈیو گرافرز نے پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے ٹریننگ حاصل کی ہے اور پانچ میڈیکل ایمیجنگ ٹیکنالوجسٹ ہیں جو کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور، سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اور چلڈرن ہسپتال لاہور سے ٹریننگ یافتہ ہیں۔

گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور میں سی ٹی سکین مشین کو چلانے کے چار سی ٹی سکین ٹیکنیشن موجود ہیں اور ان میں سے دو نے ٹریننگ میو ہسپتال لاہور سے اور دو نے گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور سے حاصل کی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور کی تفصیل:

سروسز ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین ٹیکنیشن کی ایک پوسٹ ہے جو کہ ایف ایس سی پری میڈیکل اور دو سالہ ڈپلومہ پنجاب میڈیکل فیکلٹی اور دس سالہ تجربہ کی بناء پر ہے اور اس کے علاوہ سات جونیئر ٹیکنیشنز اور ریڈیو اینڈ امیجنگ ٹیکنالوجی (ریڈیو گرافرز) تعینات ہیں جنہوں نے پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے ڈپلومہ کیا ہوا ہے جو ان دونوں مشینوں کو بہترین طریقے سے چلا رہے ہیں۔

میو ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ایک سی ٹی سکین مشین 24 گھنٹے چلانے کے لئے آٹھ ٹیکنیکل سٹاف کی ضرورت ہوتی ہے Radiographer/ CT Technician موجود ہوتے ہیں اور یہ سٹاف ریڈیو گرافرز ڈپلومہ ہولڈر ہیں اور ان کی ٹریننگ متعلقہ کمپنیوں کے تعاون سے مختلف ہسپتالوں میں جہاں ان کمپنیوں کے تعاون سے مختلف ہسپتالوں میں جہاں ان کمپنیوں کے سی ٹی سکین لگے ہوئے ہیں دی گئی ہے۔

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین ٹیکنیشن کی کوئی سیٹ نہیں ہے جبکہ ریڈیو گرافر اور ایکسرے ٹیکنیشنز اس مشین کو چلا رہے ہیں۔

گورنمنٹ سید مٹھا ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ سید مٹھا ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشین کو چلانے کے لئے دو کنسلٹنٹ ریڈیالوجسٹ اور چار سی ٹی سکین ٹیکنیشنز موجود ہیں۔

جناح ہسپتال لاہور کی تفصیل:

جناح ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر سات ٹیکنیشنز ہیں اور سی ٹی سکین Toshiba پر سات ٹیکنیشنز اور سی ٹی سکین Philips پر تین ٹیکنیشنز کام کر رہے ہیں اور ان سٹاف نے متعلقہ کمپنی سے مشین کی ٹریننگ حاصل کی ہوئی ہے۔

لاہور جنرل ہسپتال میں وینٹی لیٹر سے متعلقہ تفصیلات

*9024: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور جنرل ہسپتال میں کتنے وینٹی لیٹر موجود ہیں اور ان میں کتنے ورکنگ پوزیشن میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ وینٹی لیٹر کافی عرصہ سے خراب ہیں اور ہسپتال انتظامیہ ان کو ٹھیک نہیں کروا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان وینٹی لیٹر کو درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس وقت لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں 63 وینٹی لیٹر موجود ہیں اور ان میں سے 62 وینٹی لیٹر مکمل طور پر ورکنگ پوزیشن میں ہیں۔

(ب) اس وقت لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں صرف ایک وینٹی لیٹر خراب ہے اس وینٹی لیٹر کو ریپئر کروانے کے لئے ٹینڈر دے دیا ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک خراب وینٹی لیٹر ہے جس کو ریپئر کروانے کے لئے ٹینڈر دے دیا گیا ہے۔

محکمہ صحت میں سنٹرل پرچیز کے تحت خرید کی گئی مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*9116: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ صحت نے سنٹرل پرچیز کے تحت سال 16-2015 سے آج تک کون سی مشینری اور equipment خریدی ہے؟

(ب) مذکورہ مشینری اور equipment کن کن ہسپتالوں اور میڈیکل سنٹرز کو فراہم کی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ مشینری اور equipment کے موجودہ status سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نے 16-2015 سے اب تک کوئی سنٹرل پرچیز نہیں کی، البتہ تمام ٹیچنگ ہسپتال خود مختاری کے تحت اپنے لئے خود پرچیز کرتے ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

فیصل آباد: چلڈرن ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9204: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کا منصوبہ کب شروع ہوا تھا اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت کتنا تھا اور اس وقت اس منصوبہ پر کتنی لاگت آچکی ہے؟

(ب) اس وقت اس کی کون کون سی عمارت / وارڈ مکمل ہوئے ہیں کتنا کام بقایا ہے؟

(ج) اس میں تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا؟

(ہ) اس منصوبہ کے لئے موجودہ بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) فیصل آباد جو کہ پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا شہر اور پنجاب کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اس شہر میں 14 سال تک کے بچوں کی آبادی کا تناسب تقریباً 47 فیصد ہے۔ اس شہر کے دو بڑے ہسپتال الائیڈ ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بچوں کے علاج کے لئے صرف 180 بیڈ مختص ہیں اور یہ ہسپتال بھی بچوں کی صرف تین specialties جن میں پیڈیاٹرک میڈیسن، پیڈیاٹرک سرجری اور نیوناٹالوجی کی سروسز مہیا کر رہے تھے۔ اس شہر کے ملحقہ اضلاع جن میں جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، بھکر، میانوالی، سرگودھا، چنیوٹ سے تعلق رکھنے والے بچے بھی انہی دو ہسپتالوں کا رخ کر رہے تھے۔ یہ دونوں ہسپتال بچوں کی اتنی بڑی آبادی کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے سے قاصر تھے اور ان specialty کے علاوہ باقی specialty کے علاج کے لئے زیادہ تر بچوں کو چلڈرن ہسپتال لاہور کا رخ کرنا پڑتا تھا اور اکثر مریض جن کو ایمرجنسی علاج کی ضرورت ہوتی تھی دوران سفر ہی زندگی کی بازی ہار جاتے تھے۔

وسطی پنجاب کی اتنی بڑی بچوں کی آبادی کو صحت کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے 25۔جون2012 کو وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر DS(RE4U)CMS/12/ot-4/Aچلڈرن ہسپتال فیصل آباد کے قیام کی منظوری دی۔ تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس منصوبہ کا ابتدائی کل تخمینہ لاگت4055.414ملین روپے تھا۔ جس میں3155.414 ملین روپے بلڈنگ پورشن اور900ملین روپے ریونیو پورشن پر مشتمل تھا۔ تفصیل(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) اس منصوبے کو تین فیز میں تقسیم کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

فیز-I جو کہ 50بیڈ ایمرجنسی(3منزلہ)اور آؤٹ ڈور بلاک(3منزلہ)پر مشتمل ہے۔

فیز-II جو کہ ڈائیگناسٹک بلاک، گزیٹڈ ملازمین کی رہائش، ایڈمن بلاک، نرسنگ سکول، پیرامیڈیکل سکول اور Patient Facilitation Centre پر مشتمل ہے۔

فیز-IIIجو کہ600بیڈز انڈور بلاک اور سروسز بلاک پر مشتمل ہے۔

فیز-I جو کہ 50بیڈ ایمرجنسی(تین منزلہ)اور آؤٹ ڈور بلاک(تین منزلہ)پر مشتمل ہے۔ اس فیز-I کی ایڈمنسٹریشن اپرول 7۔فروری 2014کو ہوئی۔ اس فیز-I کی تعمیر کا completion period یکم جولائی2014سے 30۔جون 2016(دو سال)تھا اس فیز-Iکی تعمیر اکتوبر2014میں شروع ہوئی اور 13۔اگست 2015کو اس کی آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ نے کام شروع کیا اور 14۔مارچ2016کو اس کی50بیڈ ایمرجنسی نے کام شروع کیا اور اس طرح اس کے فیز-I کی عمارت کو مقررہ مدت سے پہلے مکمل کر کے آپریشنل کر دیا گیا۔

اس ہسپتال کے فیز-I کا ابتدائی اصل تخمینہ لاگت939.49ملین روپے تھا(جس میں836ملین روپے کیپیٹل پورشن اور103ملین روپے ریونیو پورشن تھا)جب ضرورت محسوس کی گئی کہ ایمرجنسی مریض زیادہ ہیں اور 50بیڈز کی ایمرجنسی ناکافی ہے تو اس فیز-I کا Revised PC-I منظور ہوا جس کے تحت اس ہسپتال میں200بیڈز انڈور ڈیپارٹمنٹ کا اضافہ کیا جارہا ہے۔ جو کہ انشاء اللہ 30۔نومبر

2017تک کام شروع کر دے گا۔ اب فیز۔I کا revised تخمینہ لاگت 1583.799 ملین روپے ہے جس میں 1056.812 ملین روپے کیپیٹل پورشن اور 526.987 ملین ریونیو پورشن پر مشتمل ہے۔ جس کے بعد 50 بیڈز سے اب یہ ہسپتال 250 بیڈز کا ہو جائے گا۔

(ب) فیز۔I میں اس ہسپتال کی ایمرجنسی بلاک OPD بلاک اور connecting lobby کی عمارت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ موجودہ ایمرجنسی بلاک میں 50 بیڈز ایمرجنسی کام کر رہی ہے اور اسی بلڈنگ فرسٹ اور سیکنڈ فلور میں 200 بیڈز انڈور کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ ایمرجنسی بلاک میں اس وقت 9 شعبہ جات کی ایمرجنسی سروسز فراہم کی جا رہی ہیں جبکہ آوٹ ڈور میں اس وقت 13 شعبے کام کر رہے ہیں۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس منصوبہ کی تکمیل میں کوئی تاخیر نہ ہوئی اور اس کو ریکارڈ مدت میں مکمل کیا جا رہا ہے۔

(د) اس منصوبے میں فیز۔I کا original scope اپنی مقررہ مدت سے پہلے مکمل کیا جا چکا ہے۔ اور اس منصوبے کا revised scope جو کہ 200 بیڈ انڈور پر مشتمل ہے۔ جس کے لئے مشینری کی خریداری کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے۔ تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ انشاء اللہ 30۔ نومبر 2017 تک کام شروع کر دے گا۔ اس منصوبہ کی فیز۔I کے revised scope مکمل ہونے پر جو کہ 200 بیڈ انڈور پر مشتمل ہے۔ فیز۔II اور فیز۔III کو اکٹھا کر کے منظوری کے لئے متعلقہ فورم میں بھیجا جائے گا۔ جس کا کل تخمینہ لاگت تقریباً 3500 ملین روپے ہے۔

(ہ) چونکہ اس منصوبے کا فیز۔I مالی سال 17-2016 کے بجٹ میں مکمل کر لیا گیا ہے۔ 18-2017 کے مالی سال میں اس کے لئے 30 ملین روپے رکھے گئے ہیں جن میں 12 ملین کیپیٹل پورشن اور 18 ملین ریونیو پورشن ہے۔

ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں پینے کے صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*9294: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع لاہور میں موجود حکومت کے زیر انتظام ہسپتالوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں میں پینے کا پانی باقاعدگی سے لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! تمام ہسپتال جو کہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کام کر رہے ہیں ان کے مطابق صاف پانی کی سہولت موجود ہے اور فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں جن کی باقاعدگی سے صفائی کروائی جاتی ہے۔ تمام کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

میو ہسپتال، لاہور کی تفصیل:

میو ہسپتال میں مریضوں اوران کے لواحقین کے لئے پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔ جن کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

a. میو ہسپتال میں سات فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں۔ ان میں سے صرف ایک فلٹر پلانٹ اس وقت خراب ہے اور وہ زیر مرمت ہے۔

b. میو ہسپتال میں 40 سے زائد الیکٹرک واٹر کولر آؤٹ ڈور اور انڈور میں لگائے گئے ہیں جن کے ساتھ واٹر فلٹرز نصب ہیں جو باقاعدگی سے تبدیل کئے جاتے ہیں۔

لاہور جنرل ہسپتال کی تفصیل:

اس وقت لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں دو فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں جہاں سے صاف پانی مہیا ہو رہا ہے۔

لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور کی تفصیل:

لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور میں پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے۔

گورنمنٹ میاں منشی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال میں واٹر کولروں کے ساتھ فلٹر نصب کئے گئے ہیں جس سے مریضوں کو پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے۔

گورنمنٹ مزنگ ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ مزنگ ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں مریضوں ان کے لواحقین اور سٹاف کے لئے پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال، لاہور کی تفصیل:

جی ہاں!

سر گنگارام ہسپتال لاہور کی تفصیل:

سر گنگارام ہسپتال لاہور میں پینے کے صاف پانی کے تین واٹر ٹرٹمنٹ پلانٹ نصب ہیں جن کو لوکل گورنمنٹ اور واسا کے زیر انتظام چلایا جارہا ہے اور صاف پانی وافر مقدار میں موجود ہے۔

گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور کی تفصیل:

جی ہاں! گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور میں مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ہسپتال ہذا میں پینے کے پانی کے تین بڑے واٹر پلانٹ لگے ہوئے ہیں پینے کے پانی کے پانچ مختلف جگہوں سے نمونے لے کر لیبارٹری بھجوائے گئے جو کہ پینے کے لئے fit قرار دیا گیا۔ لیبارٹری رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

چلڈرن ہسپتال وانسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ لاہور کی تفصیل:

جی ہاں! چلڈرن ہسپتال میں پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے۔

گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہے جس سے ہسپتال میں آنے والے مریضوں کو صاف پانی کی سہولت میسر ہے۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور کی تفصیل:

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور میں پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

جناح ہسپتال، لاہور کی تفصیل:

جناح ہسپتال، لاہور میں صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

(ب) جی ہاں! ان کا باقاعدگی سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے اور ان کی روشنی میں بہتری کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔

میو ہسپتال، لاہور کی تفصیل:

باقاعدگی سے تقریباً ہر تین ماہ بعد مختلف جگہوں سے واٹر سیمپل IPH بھجوائے جاتے ہیں اور ان کی رپورٹ کی روشنی میں بہتری کے لئے مختلف اقدامات کئے جاتے ہیں۔

لاہور جنرل ہسپتال کی تفصیل:

فلٹریشن پلانٹ کے افتتاح سے پہلے اس سے حاصل ہونے والا پانی لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا گیا۔

لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور کی تفصیل:

لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور میں پینے کے صاف پانی کو متعلقہ لیبارٹری سے باقاعدگی سے ٹیسٹ کرایا جاتا ہے۔

گورنمنٹ میاں منشی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال میں پینے کے پانی کا ہر سال لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔

گورنمنٹ مزنگ ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ مزنگ ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں پینے کا پانی باقاعدگی سے لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال، لاہور کی تفصیل:

فلٹر کارٹریج باقاعدگی کے ساتھ ہر پندرہ دن کے بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔

سر گنگارام ہسپتال لاہور کی تفصیل:

پینے کے پانی کا باقاعدگی سے ہر تین ماہ بعد لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے جس کی آخری ٹیسٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور کی تفصیل:

جی ہاں! گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور میں پینے کے پانی کا ٹیسٹ ہر تین ماہ بعد انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور سے کروایا جاتا ہے۔

گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور کی تفصیل:

گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہے اور اس کے پانی کا باقاعدگی سے لیبارٹری ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں کوئی شکائیت نہ ہے۔ ٹیسٹ رپورٹ کے مطابق پانی میں تحلیل شدہ تمام اجزاء کی مقدار حفظان صحت کے عین مطابق ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ہسپتال ہذا میں پینے کا پانی باقاعدگی سے لیبارٹری سے چیک کروایا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ہسپتال ہذا کی حدود میں موجود واٹر کولرز کے ساتھ واٹر فلٹر بھی لگائے گئے ہیں جس سے مریضوں کو پینے کا پانی میسر ہے۔ علاوہ ازیں ہسپتال انتظامیہ ہسپتال کے مختلف مقامات سے پانی کے سیمپل لے کر انسٹیٹیوٹ پبلک ہیلتھ لاہور کو بھیجتی ہے۔

چلڈرن ہسپتال وانسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ۔ لاہور کی تفصیل:

چلڈرن ہسپتال میں پینے والے پانی کے کولرز کے ساتھ فلٹریشن اور Chilling Plant لگے ہوئے ہیں جن کی صفائی باقاعدگی سے کی جاتی ہے اور گاہے بگاہے پانی کے لیبارٹری ٹیسٹ Pakistan Council of Research in Ministry of Science and Technology Water Resources (PCRWR) سے بھی کروائے جاتے ہیں۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور کی تفصیل:

اس پانی کو باقاعدگی کے ساتھ لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔

جناح ہسپتال،لاہور کی تفصیل:

جناح ہسپتال، لاہور میں چھ مقامات پر پینے کے صاف پانی کے حصول کے لئے آر او پلانٹ لگائے گئے ہیں جن سے عوام الناس کو صاف پانی مہیا کیا جاتا ہے ۔ جناح ہسپتال میں دو ٹیوب ویل ہیں جن سے چھت پر پانی کی ٹینکیاں بھری جاتی ہیں۔ان ٹینکیوں کی باقاعدگی سے صفائی کی جاتی ہے ۔حال ہی میں علامہ اقبال میڈیکل کالج میں ایک نیا ٹیوب ویل لگایا گیا ہے۔جس کا باقاعدہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے پانی کا نمونہ ٹیسٹ کروایا گیا۔اس ٹیوب ویل کو بھی جناح ہسپتال سے منسلک کیا گیا ہے تاکہ عوام الناس کو مسلسل صاف پانی میسر آسکے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناح ہسپتال لاہور: خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیل

646: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی سمری 2009 اور 2011 میں محکمہ صحت کو بھجوائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال ابھی تک جناح ہسپتال میں خالی اسامیاں پر نہ کی جاسکیں ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2014 میں جناح ہسپتال میں کل 242 خالی اسامیاں تھیں؟

(د) حکومت کب تک مذکورہ خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جناح ہسپتال، لاہور میں نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے سمری 2009 اور 2011 میں محکمہ صحت کو بھجوائی گئی تھی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔جناح ہسپتال، لاہور میں 11-2010اور 2016میں خالی اسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔سال 2014میں جناح ہسپتال میں کل 273خالی اسامیاں تھیں۔

(د) حکومت جناح ہسپتال لاہور میں خالی اسامیاں کو بہت جلد پر کرنے کے لئے کوشاں ہے تاکہ ہسپتال میں ہر طرح کے علاج معالجہ میں بہتری آسکے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ملتان کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

1012: **پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ملتان کی بلڈنگ کی تعمیر اور توسیع کب کی گئی، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال کی بلڈنگ کا 44 کروڑ روپے کا ٹینڈر منظور کیا گیا جبکہ اس کے مقابلہ میں 41 کروڑ کا ٹینڈر دینے والے ٹھیکیدار کو نہیں دیا گیا، تفصیل دیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کرپشن میں ایس ای پراونشل بلڈنگ سرکل ملتان اور ٹھیکیدار ملوث ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ کرپشن میں ملوث افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ملتان کی بلڈنگ کی تعمیر اور توسیع کا کام ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگز ڈویژن ملتان کی چٹھی نمبری CB/6020 مورخہ 31-12-2014 کے تحت شفیق کنسٹرکشن کمپنی انجینئرز اینڈ کنٹریکٹرز لاہور کو تخمینہ لاگت -/440310813 روپے کے تحت الاٹ کیا گیا۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) مذکورہ کام کی تعمیر اور توسیع میں کسی قسم کی کرپشن نہیں کی گئی اور نہ ہی محکمہ بلڈنگز کا افسر ملوث ہے۔

سید میٹھا ہسپتال لاہور کی مشینوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1236: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سید میٹھا ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کب خرید کی گئیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں اس وقت چالو حالت میں ہیں اگر نہیں تو کب سے خراب ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت پر سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل مشین وار بتائیں نیز یہ مشینیں کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کی مرمت کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) وینٹی لیٹر کی تعداد پانچ عدد ہے دو عدد وینٹی لیٹر SO(P-III) نے 11-2010 میں خریدے ایک عدد ہسپتال نے خود خریدا اور دو عدد وینٹی لیٹر MSD سے 16-2015 میں وصول ہوئے۔

ایکسرے مشین کی تعداد کل تین عدد ہیں ایک عدد مشین پہلے کی ہے اور دو عدد مشین 11-2010 میں SO(P-III) نے خریدی تھی۔

الٹرا ساؤنڈ مشین کی تعداد دو عدد ہے ایک عدد SO(P-III) نے 11-2010 میں خریدی اور ایک مشین PMU نے 13-2012 میں خریدی تھی۔

(ب) تمام وینٹی لیٹر، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشین اس وقت ٹھیک اور چالو حالت میں ہیں۔

(ج) تمام مشینیں وینٹی لیٹر ،ایکسرے دو عدد اورالٹرا ساؤنڈ کی وارنٹی تھی اور ایک عدد پرانی ایکسرے مشین جس کا سروس کنٹریکٹ میڈی ایکوئپس کو دیا گیا تھا۔

(د) تمام مشینیں، وینٹی لیٹرز، ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں اس لئے تحقیقات کی ضرورت نہیں۔

چلڈرن ہسپتال لاہور کے بارے میں تفصیلات

1660: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال کب قائم کیا گیا ہے اور یہ کتنے بستروں پر مشتمل ہے؟

(ب) 2013 سے 2016 جون تک اس ہسپتال میں کتنی (بھرتیاں) کی گئیں تمام کی تفصیلات مع ایڈریس ایوان کو مہیا کی جائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں ورک چارج ملازمین کی کل تعداد کتنی ہے اور ان کی تنخواہ کتنی ہے؟

(د) چلڈرن ہسپتال کا کل بجٹ 15-2014 کتنا تھا مد وار استعمال کی تفصیلات بیان کریں؟

(ہ) یہاں پر تعینات ایم ایس (میڈیکل سپرنٹنڈنٹ) اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا عرصہ تعیناتی کتنا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چلڈرن ہسپتال 1988 میں قائم ہوا اور چلڈرن ہسپتال 1100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) 2013 سے 2016 جون تک بھرتیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Associate Professor	:	10
Associate Professor	:	10
Assistant Professor	:	50
Senior Registrar	:	68
Medical Officer	:	124
Charge Nurse	:	109
Para-medical Staff	:	1061

(ج) چلڈرن ہسپتال میں ورک چارج ملازمین کوئی نہیں ہے۔

(د) چلڈرن ہسپتال کا کل بجٹ 15-2014 میں 1,048,032,000 تھا۔ مدوار تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) چلڈرن ہسپتال specialized ادارہ ہے، جس میں انتظامی سیٹ اپ teaching cadre پر مشتمل ہے۔ یہاں پر ڈین اور میڈیکل ڈائریکٹر کی اسامیاں ہیں، جو کہ شعبہ بچگان کے پروفیسر اور specialist تعینات ہیں۔ ڈین چلڈرن ہسپتال پروفیسر ڈاکٹر مسعود صادق پچھلے تین سال سے تعینات ہیں اور میڈیکل ڈائریکٹر پروفیسر احسن وحید راٹھور پچھلے 9 سال سے تعینات ہیں، جو کہ اس ماہ retire ہو رہے ہیں۔

مینٹل ہسپتال کے بارے میں تفصیلات

1661: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مینٹل ہسپتال لاہور کب کتنے رقبہ پر تعمیر ہوا؟

(ب) 2013 سے جون 2016 تک کتنی بھرتیاں کی گئی ان کی تمام تفصیلات مع ایڈریس اور عہدہ مہیا کی جائیں؟

(ج) مینٹل ہسپتال کا مالی 15-2014 کا کل بجٹ کتنا تھا اس کے استعمال کی مدوار تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اس ہسپتال میں ورک چارج ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور وہ کب سے ملازمت کر رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) مینٹل ہسپتال لاہور 1900 میں معرض وجود میں آیا۔ اس وقت اس کا کل رقبہ 175 ایکڑ تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ یہ رقبہ کم ہوتا گیا اور موجودہ اس کا رقبہ 52 ایکڑ ہے۔

(ب) 2013 سے جون 2016 تک 46 افراد کی بھرتیاں کی گئیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مینٹل ہسپتال کا مالی سال 15-2014 کا کل بجٹ -/522537000 روپے جس میں سے خرچ شدہ رقم -/497918027 روپے تھی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) اس ہسپتال میں ورک چارج پر کوئی ملازم کام نہیں کرتا ہے۔

گنگارام ہسپتال لاہور میں گاڑیوں اور ایمبولینسز سے متعلقہ تفصیلات

1744: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گنگارام ہسپتال لاہور میں کتنی گاڑیاں اور ایمبولینس کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے پٹرول / مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) 15۔2014 اور 16۔2015 کون کون اس ہسپتال میں ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات رہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسر ز نے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے دوران گاڑیوں کی مرمت و پٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے / ڈی اے وصول کیا سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت / پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کے بارے میں پچھلے دو سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے جبکہ ہسپتال ہذا کی ایمبولینس صرف مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

(ب) گاڑیوں کی خریداری کے بارے میں تفصیلات (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) ان گاڑیوں پر سال 15-2014 اور 16-2015 میں پٹرول / مرمت کی مد میں آنے والے اخراجات کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) سال 15-2014 اور 16-2015 میں ڈاکٹر احمد رضا خان بطور ڈی ایم ایس (ٹرانسپورٹ) فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

(ہ) ان گاڑیوں پر سال 15-2014 اور 16-2015 میں پٹرول / مرمت کی مد میں آنے والے اخراجات کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے جبکہ ڈی ایم ایس ٹرانسپورٹ نے اس دوران کوئی ٹی اے / ڈی اے وصول نہیں کیا۔

(و) ان گاڑیوں کی مرمت / پٹرول ودیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کے بارے میں پچھلے دو سالوں کی آڈٹ رپورٹ (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے جبکہ پچھلے دو سال میں اس مد میں کوئی آڈٹ پیرا نہیں ہے۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور کی گاڑیوں کی نیلامی ودیگر تفصیلات

1746: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں سال 16۔2015 کے دوران کتنی اور کون کون سی ناکارہ گاڑیاں نیلامی کے ذریعے فروخت کی گئیں؟

(ب) متذکرہ گاڑیاں جو فروخت کی گئیں ان کی کل کتنی مالیت تھی؟

(ج) متذکرہ کالج میں فروخت کی جانے والی گاڑیوں کے علاوہ کیا بسیں بھی شامل تھیں اگر ہاں تو ان کی نیلامی کتنے میں ہوئی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور میں سال 16-2015 کے دوران کوئی بھی ناکارہ گاڑی نیلامی کے ذریعے فروخت نہیں کی گئی۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضًا

میو ہسپتال لاہور میں گاڑیوں اور ایمبولینسز سے متعلقہ تفصیلات

1747: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور میں کل گاڑیاں اور ایمبولینس کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے دوران پٹرول / مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) 15۔2014 اور 16۔2015 پر کون کون اس ہسپتال میں ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات رہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسر ز نے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے دوران گاڑیوں کی مرمت و پٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے / ڈی اے وصول کیا۔ سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت / پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کے بارے میں پچھلے دو سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال میں گاڑیوں کی کل تعداد 15 ہے ان میں سے 10 ایمبولینسز ہیں جو کہ مریضوں کے زیر استعمال ہے جبکہ تین عدد لوڈر گاڑیاں ہیں جو کہ آکسیجن سلنڈر لانے لے جانے پر مامور ہیں، ایک ہنڈا سٹی کار جو کہ ایم ایس کے زیر استعمال ہے، ایک عدد سوزوکی بولان (کیری ڈبہ)جو کہ دفتر ہذا میں جنرل ڈیوٹی پر مامور ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 15-2014 میں -/22,34,455 روپے اور 16-2015 میں 16,84,918 روپے پٹرول کی مد میں خرچ ہوئے جبکہ سال 15-2014 میں -/7,41,340 روپے اور 16-2015 میں -/5,47,920 روپے مرمت کی مد میں خرچ ہوئے۔

(د) 15-2014 میں ڈاکٹر علی حسن اور 16-2015 میں ڈاکٹر شیخ صدف دستگیر ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات تھے۔

(ہ) سال 15-2014 میں -/22,34,455 روپے اور 16-2015 میں -/16,84,918 روپے پٹرول کی مد میں خرچ ہوئے جبکہ سال 15-2014 میں -/7,41,340 روپے اور 16-2015 میں -/5,47,920 روپے مرمت کی مد میں خرچ ہوئے جبکہ کسی قسم کا ٹی اے / ڈی اے وصول نہ کیا ہے۔

(و) ہاں! آڈٹ ہوا ہے رپورٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناح ہسپتال لاہور کی گاڑیوں اور ایمبولینسز سے متعلقہ تفصیلات

1749: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں کل کتنی گاڑیاں اور ایمبولینس کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے دوران پٹرول / مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) سال 15۔2014 اور 16۔2015 میں اس ہسپتال میں کون کون سے ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات رہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسرز نے سال15۔2014 اور16۔2015 کے دوران گاڑیوں کی مرمت و پٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے/ڈی اے وصول کیا۔ سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت/پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کے بارے میں پچھلے دو سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جناح ہسپتال، لاہور میں پانچ ایمبولینس مریضوں کے لئے مختص ہیں سٹاف کار تین عدد (Suzuki Bolan, Honda City, Suzuki Cultus) جبکہ لوڈر ٹرک (ISUZU 4400 CC) میڈیکل گیسز اور سیلنڈر ڈیوٹی کے لئے علاوہ ازیں ایک عدد بس نرسنگ سکول کی طالبات کے لئے مختص ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 15-2014 میں پٹرول کی مد میں -/4,239,298 روپے جبکہ مرمت کی مد میں -/527,275 روپے خرچ ہوئے جبکہ سال 16-2015 میں پٹرول کی مد میں -/4,183,059 روپے جبکہ مرمت کی مد میں -/502,485 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) سال 15-2014 اور 16-2015 میں جناح ہسپتال میں ڈاکٹر یحییٰ سلطان، اے ایم ایس (ایڈمن) ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات رہے۔

(ہ) سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران گاڑیوں کی مرمت و پٹرول کی مد میں خرچ کی تفصیل درج بالا میں بتائی گئی ہے۔ ٹرانسپورٹ آفیسر نے ان سالوں میں کوئی ٹی اے / ڈی اے وصول نہیں کیا۔

(و) سال 15-2014 اور 16-2015 جناح ہسپتال کی ٹرانسپورٹ کا آڈٹ ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں کوئی آڈٹ پیرا نہیں لگا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جے سُر دا بولیں تے فیر ٹھیک، نئیں تے اگلے معزز ممبر نوں پوائنٹ آف آرڈر دتّا جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہ رہا ہوں کہ کل میں نے ہائی کورٹ کے فیصلہ کے regarding ایک قرارداد جمع کروائی تھی کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن جس میں 17 نہتے لوگوں کا خون ہوا تھا۔

جناب سپیکر: کیا ہو گیا تھا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد میں یہ request کی ہے کہ جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کو at least اس ایوان کے اندر پیش کیا جائے۔ یہ پنجاب کا سب سے بڑا ایوان ہے لہٰذا کم از کم پارلیمنٹیرین کو اس پر اعتماد میں لیا جائے اور اگر گورنمنٹ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے تو بتایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ عوام کا مسئلہ ہے اور پنجاب کے 17 لوگوں کا قتل ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کورٹ میں pending ہے لہٰذا اس کے بارے میں ہم کچھ کر سکتے ہیں اور نہ بات سنیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: یہ pending adjudication ہے اس لئے ہم نہیں سن سکتے۔ آپ عدالت کے معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی اور آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آپ نے میرے دو سوالوں کے بارے میں پوچھا تھا جو reject ہوئے تھے لیکن ابھی تک نہیں بتایا گیا۔ میرا ایک سوال نمبر 8780 جو ہسپتالوں کی ادویات کے بارے میں ہے اور سوال نمبر 9053 حلقے کی ڈویلپمنٹ کے بارے میں ہے۔ مجھے اس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: یہ اُدھر سے اس کا جواب نہیں آئے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ دونوں سوالات reject ہوئے تھے اس لئے میں نے request کی تھی کہ reject ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ ایک میٹنگ کر لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس کا ابھی تک مجھے کوئی جواب نہیں ملا اور دوسرا تحاریک التوائے کار کے پچھلے ایک سال سے جواب نہیں آ رہے۔ میری ایک نہایت ہی اہم تحریک التوائے کار جس میں البراک کمپنی نے راولپنڈی میں لیڈیز پارک کی زمین پر قبضہ کیا ہے اور اس کے ساتھ نالہ لئی ہے اس کی زمین پر بھی قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ تحریک التوائے کار ایک سال سے گئی ہوئی ہے لیکن کچھ پتا نہیں کہ آج تک اس پر کیا ہوا ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ سوالوں کے جواب آتے ہیں اور نہ تحاریک التوائے کار کے جواب آتے ہیں؟

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا نمبر کیا ہے؟ سارے سوالات کے جوابات آتے ہیں لیکن وہ سوال un-starred ہو گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اگر un-starred ہے تو اس کا جواب میں آپ کو دیتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کو دکھا دیتا ہوں کہ راولپنڈی میٹرو اور اورنج ٹرین کے بارے میں سوال ہے لیکن دونوں کے آگے لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوئے۔ اسی طرح تحریک التوائے کار ایک سال سے گئی ہوئی ہے لیکن ابھی تک اس پر جواب نہیں آیا۔ ہمیں بتا دیں کہ ہم یہ practice ہی نہ کریں اور اتنی محنت ہی نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، کیوں محنت نہ کریں آپ؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ اس کا جواب آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آئے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہماری بات اس ایوان میں کیوں نہیں سنی جاتی۔

MR SPEAKER: No, please have your seats. For God sake please have your seats.

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ 17 لوگوں کے قتل کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایوان کو کیا سمجھتے ہیں، کیا کر رہے ہیں آپ؟ کوئی بہتر طریقہ اختیار کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا ہم اپنے لوگوں کے معاملات کو یہاں discuss نہیں کر سکتے تو پھر اس ایوان کا کیا فائدہ؟

جناب سپیکر: یہ pending adjudication ہے اس لئے میں آپ کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر آپ ہماری بات نہیں سن سکتے تو میں اس ایوان کا بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب آصف محمود بائیکاٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ ہے، کیا اس طرح ایوان میں بات کی جاتی ہے، کیا ان کو attitude نہیں آتا؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پر میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ اس معاملے کو ہم دیکھتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! نواز شریف کے حق میں یہاں out of turn قرارداد پاس کر لی۔

جناب سپیکر: جس discussion کی یہاں ضرورت نہیں ہے وہ مہربانی کر کے نہ کریں۔ آپ پلیز ایوان کو in order رہنے دیں۔ بڑی مہربانی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب میاں محمد شہباز شریف کا نام بھی ECL میں ڈالا جائے۔

جناب سپیکر: جو آپ کا un-starred question ہے اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے ؟ میرے خیال میں آپ میرے ساتھ آکر میٹنگ کر لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے دو سوالوں اور تحریک التوائے کار پر آپ کو بات سننی پڑے گی۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ This is no Point of Order آپ کیا بات رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب آصف محمود نے جو قرارداد کا کہا ہے اس پر آپ کو بات سننی پڑے گی۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ وہ میں نہیں پڑھنے دوں گا۔ وہ آپ نہیں پڑھ سکتے کیونکہ وہ pending adjudication ہے۔ مجھے پتا ہے جو آپ پڑھنا چاہتے ہیں لیکن یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: آپ کو سننا پڑے گا۔

جناب سپیکر: .This is no Point of Order بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب یہ کوئی عدالتی معاملہ نہیں ہے۔ یہ پنجاب کی عوام کا قتل عام کا معاملہ ہے۔ میں اس پر ایوان سے بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد عارف عباسی بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: یہ غلط بات ہے اور جو غلط بات ہے میں نہیں سنوں گا۔ جو معاملہ عدالت میں pending ہے اس پر میں ان کو کیسے اجازت دے دوں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ان معاملات سے تھوڑا ہٹ کر ہے۔ میں نے پرسوں بھی آپ سے request کی تھی۔

جناب سپیکر: کس بارے میں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن اور سپیشل سکولوں کے معاملے میں ہے۔ میں سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن سے جا کر ملا تھا کہ قصور میں disable بچوں کا ایک سکول ہے جس کی گاڑی کا معاملہ ہے۔ صرف دولاکھ روپیہ سالانہ بجٹ چاہئے اور actual پانچ چھ disable بچے آسکتے ہیں۔ میری آپ request سن لیں۔

جناب سپیکر: میں انہیں بلواؤں گا اور ان سے پوچھوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان سے مل کر آیا ہوں اور اگر آپ مہربانی کرکے یہ والا معاملہ کمیٹی کو refer کر دیں کیونکہ یہ policy level پر۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ in time کہتے تو شاید ہو جاتا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری بات تو پوری سن لیں۔

جناب سپیکر: مجھے آپ تحاریک استحقاق لینے دیں گے یا نہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! Ruling تو دے دیں کہ یہ معاملہ کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کے کہنے پر میں کمیٹی کو refer کرنے کی ruling دے دوں، یہ کوئی بات ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ ruling تو دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے جب آپ سے کہا ہے کہ انہیں بلوا کر آپ کی بات کروا دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No, Point of Order from you. You sit down, you sit down please.

یہ کیا طریقہ آپ نے بنایا ہوا ہے؟

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے تحاریک استحقاق لینے دیں تو اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنے کے لئے دے دیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: نہیں، معزز ممبران کی تحاریک استحقاق ہیں مجھے ان کی تحریک لینے دیں۔ جی، چودھری ارشاد احمد آرائیں کی تحریک استحقاق نمبر 12 ہے۔ جی، چودھری صاحب!

ڈی ایس پی میلسی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

چودھری ارشاد احمد آرائیں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے چند معززین میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مقدمہ نمبر 338/17 تھانہ گگو منڈی تحصیل بورے والا میں درج ہے جس کی تفتیش مسٹر اکمل رسول ڈی ایس پی میلسی کر رہا ہے جو ملزمان سے ساز باز اور ملی بھگت کے نتیجہ میں جانبدارانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے مدعی کی حق تلفی کر رہا ہے۔ آپ ہماری قانونی مدد کریں۔ میں مورخہ 9۔ ستمبر 2017 کو مسٹر اکمل رسول ڈی ایس پی میلسی کے دفتر ان کو ملنے کے لئے گیا۔ میرے ہمراہ شہزاد ڈوگر چیئرمین اوورسیز پاکستانی بورے والا اور مسٹر زاہد رسول چیئرمین یونین کونسل نمبر 51 بورے والا بھی تھے۔ میں نے مسٹر اکمل رسول ڈی ایس پی میلسی کو اپنا تعارف کرواتے ہوئے اپنے آنے کا مدعا بتایا تو موصوف آفیسر انتہائی کرخت لہجے میں بولے کہ اگر آپ ایم پی اے ہیں تو میں کیا کروں؟ میں نے کہا کہ آپ میرٹ پر غیر جانبدارانہ تفتیش کریں، فریق نہ بنیں، ملزمان کو غیر قانونی طریقے سے تحفظ نہ دیں، آپ ایف آئی آر

کے حقائق کو مسخ نہ کریں اور حقیقت اور سچ کا ساتھ دے کر تفتیش کریں۔ بس میرا اتنا ہی کہنا تھا کہ موصوف آفیسر سیخ پا ہو گیا۔ اس نے میرے ساتھ توہین آمیز لہجہ میں بات کی اور مجھے کہا کہ میں کسی ایم پی اے اور ایوان اسمبلی کو نہیں جانتا۔ میں وہی کروں گا جو میں درست سمجھتا ہوں۔ موصوف آفیسر نے میری کوئی بات نہ سنی بلکہ میرے ساتھ آنے والے معززین کے سامنے میری توہین کر دی۔

جناب سپیکر! آفیسر موصوف کا میرے ساتھ ہتک آمیز رویہ اختیار کرنے، معزز ایوان اور ممبران اسمبلی کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ چودھری ارشاد احمد آرائیں نے جو تحریک پیش کی ہے اور ان کے ساتھ بڑی cogent evidence بھی ہے تو میری گزارش ہو گی کہ اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے۔

چودھری ارشاد احمد آرائیں: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: مظہر عباس راں کی بھی تحریک استحقاق نمبر 7 ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے۔ منسٹر صاحب اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا؟

ڈی ایس پی یزمان اور ڈی پی او بہاولپور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق پڑھی جا چکی ہے لیکن ابھی اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا تو اس تحریک کو بھی مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو بھی مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے and report within two months۔ منسٹر صاحب! اگلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید کی ہے۔ یہ تحریک استحقاق ابھی پڑھی نہیں گئی اور میاں طاہر کی بھی تحریک استحقاق ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! متعلقہ آر پی او سے کل بات ہوئی ہے تو اس کی رپورٹ ایک دو دن میں آ جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے اور کمیٹیوں کو سپرد کی جانے والی تحاریک کا جواب دو ماہ کے اندر آ جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! بڑی کوشش کے بعد پارلیمانی کیلنڈر بنوایا تھا جس کے مطابق ہر ماہ کی پہلی سے 10۔ تاریخ تک اجلاس ہونا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کیلنڈر آپ کے پاس ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ذرا میری بات سن لیں کیونکہ اگر آپ سے ہم نے بات نہیں کرنی تو پھر کس سے کرنی ہے، مجھے یہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: کس سے کرنی ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم نے تو Chair سے ہی بات کرنی ہے تو اس کیلنڈر پر عملدرآمد کروائیں۔ میری کہانی سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس کیلنڈر کی binding نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے ذہن میں تھا کہ اب اجلاس نہیں ہو رہا تو میں بیرون ملک چلا گیا اور اس دوران اجلاس آ گیا تو میرے سارے سوالات dispose of ہو گئے تو میرا گناہ کیا ہے مجھے بتایا

جائے؟ ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے کیونکہ ممبران اسمبلی بھی کوئی حیثیت رکھتے ہیں اور انہوں نے بھی کئی کام کرنے ہوتے ہیں اور ملک سے باہر بھی جانا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: دوسرے ممبران کو اپنے ساتھ شامل نہ کریں کیونکہ یہ آپ کے ساتھ باہر دورے پر نہیں گئے تھے؟ یہ تو اپنے کام کے لئے آئے ہیں اور اپنے اپنے کام کرتے ہیں۔ ایسے نہ بات کو اٹھایا کریں۔ مہربانی کرکے تشریف رکھیں اور مجھے تحریک التوائے کار لینے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی کیلنڈر کے مطابق اجلاس ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، کیلنڈر کا ایک طریق کار ہے جسے آپ دیکھ لیں اور اس کے مطابق ہی عمل ہوتا ہے لیکن اس میں دو چار دن کا آگے پیچھے ہو جاتا ہے۔ اگر کیلنڈر آپ کے پاس نہیں ہے تو آپ سیکرٹری اسمبلی سے
کیلنڈر دیکھ لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 615 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ!

صوبہ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی ادویات ان کے گھر پہنچانے میں تاخیر

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 15۔جون 2017 کی خبر کے مطابق "صوبہ پنجاب میں ہیپاٹائٹس ادویات کی عدم دستیابی کی وجہ سے 90 ہزار مریضوں کی زندگیاں داؤ پر لگ گئی ہیں۔ ہیپاٹائٹس سی کے مریضوں کی ادویات گھروں پر پہنچانے کا پروگرام بنایا گیا تھا لیکن چھ ماہ گزرنے کے باوجود کسی مریض کو کچھ نہ ملا حالانکہ 40 ہزار مریضوں کی ادویات کی ڈرگ ٹیسٹنگ بھی مکمل ہو چکی ہے۔ 90 ہزار مریضوں

کے لئے 80 کروڑ روپے سے زائد کی ادویات خریدی جا چکی ہیں اور ان میں سے 40 ہزار سے زائد کی DLT بھی ہو چکی ہے لیکن کوریئر کمپنی کے ذریعے ہیپا ٹائٹس سی کی خریدی گئی ادویات مریضوں کے گھروں پر پہنچانے کا کام آج تک شروع نہیں ہو سکا۔ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے گزشتہ سال ہیپاٹائٹس سی کی ادویات ہسپتالوں میں فراہم کرنے کی بجائے مریضوں کے گھروں پر کوریئر کمپنی کے ذریعے بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا جس کے بعد 90 ہزار مریضوں کے لئے ادویات خریدنے اور مریضوں کے گھر پہنچانے کے لئے ایک کمپنی کے ساتھ ٹینڈر ہوا تھا۔ ادویات تو تین سے چار دفعہ مختلف اوقات میں خرید لی گئی ہیں اور ان میں 40 ہزار سے زائد مریضوں کی ادویات کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیب سے رپورٹیں بھی مکمل ہو گئی ہیں لیکن مریضوں کے گھر پر بھیجنے کا کام تاحال شروع نہیں ہو سکا۔ ماہرین صحت نے کہا ہے کہ ادویات نہ بھیج کر مریضوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے کیونکہ ہیپاٹائٹس کے علاج میں تاخیر جگر کو تباہ کر دیتی ہے اور مریض موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اس تمام تر صورتحال کے پیش نظر ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں انتہائی بے چینی پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب laying of annual reports کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کی مانیٹرنگ رپورٹیں بابت جولائی 2012 تا جون 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Reports on Biannual monitoring of the implementation of NFC award for July-December 2012, January-June 2013, July-December 2013, January-June 2014, July

–December 2014, January-June 2015, July-December 2015 and January-June 2016.

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

کورم کی نشاندہی

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(97)/2017/1648. Dated: 22nd September, 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **Friday, 22nd September 2017** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the	**MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA**
21st September, 2017	**GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING- 562

-Details about road constructed in PP-32 Sargodha *(Question No. 7319*)*
-Details about shops constructed in surroundings of Police Stations in Sargodha *(Question No. 8876*)* 616
-Employees of Highway branch of City District Government Lahore *(Question No. 1192)* 584
-Establishment of BHU in Chak No. 34 North UC -81, Sadiqabad *(Question No. 1391)* 512
-Establishment of burn unit in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 8552*)* 792
-Pavement of Streets in Kundian, Mianwali *(Question No. 1355)* 588
-Payment of Medical Allowance to employees of BHU Chak No. 34 South Sargodha *(Question No. 1440)* 513
-Payment of pension and gratuity to retired employees of TMA Sargodha *(Question No. 7317*)* 561
-Recruitment in Police in Sargodha *(Question No. 8875*)* 641

ABDUL QADEER ALVI, MR.

questions REGARDING-

-Details about employees working on contract and daily wages in Hospitals of Toba Tek Singh *(Question No. 9187*)* 500
-Details about Health Councils System in Government Hospitals *(Question No. 9188*)* 501

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

question REGARDING-

-Provision of anesthesia machine in Gynae Centre Satellite Town Gujranwala *(Question No. 9194*)* 467

ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.

question REGARDING-

-Details about buildings of colleges in PP-133 Narowal *(Question No. 8964*)* 703
-Details about staff and furniture in Government Post Graduate College Shakargarh, Narowal *(Question No. 1840)* 729
-Number of colleges in PP-133 Narowal and vacant posts therein 706

PAGE NO.

(*Question No. 8966**)

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Delay in delivery of medicines to Hepatitis Patients at doorstep 826

-Disclosure of giving permission to a defamed Chines Company ZTE for Safe City Project 653

-Increase in motorcycle snatching and theft incidents in Lahore 651

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-18th September, 2017 429

-19th September, 2017 521

-20th September, 2017 595

-21st September, 2017 689

-22nd September, 2017 739

AHMED KHAN BHACHER. MR

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Increase in motorcycle snatching and theft incidents in Lahore 651

point of order REGARDING-

-Delay in establishment of sanctioned Degree College for Boys Wah Bhachran and Musa Khail (Mianwali) 731

AHMED SAEED, QAZI

questions REGARDING- 550

-Details about poor efficiency of TMA Liaqatpur (*Question No. 6500**) 574

-Details about roads in PP-286, Rahim Yar Khan (*Question No. 828*) 505

-Establishment of BHU in UC Sadiqabad Deh (*Question No. 829*)

AKHTAR ALI, BAO

QUESTION regarding-

-Registration of stall holders in Atwar Bazars (*Question No. 7301**) 560

ALIA AFTAB, DR.

question REGARDING- 567

-Details about dilapidated buildings in Lahore (*Question No. 7605**)

AMEER MUHAMMAD KHAN, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Adjournment Motion No. 728/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 655

-Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr. Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229) 655

-Starred Question No. 2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 655

-Starred Question No. 4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11) 655

-Zero Hour Notice No. 197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu,

PAGE NO.

MPA (PP-42) 655

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING-

-Details about machinery of Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No. 5186*)* 543

-Details about machinery purchased under central purchase *(Question No. 9116*)* 802

-Details about not including Faizabad Road Okara in Rural Road Programme *(Question No. 1013)* 579 580

-Details about Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No. 1142)*

-Details about street lights installed at Nigar Phatak to Chan da Qilla Gujranwala *(Question No. 4966*)* 539

AWAIS QASIM KHAN, MR.

question REGARDING-

-Details about pavement of way of Jamia Naeemia to main road in Zafarwal district Narowal *(Question No. 1194)* 584

B

BILLS *(Considered and passed by the House)*

-The Faisalabad Medical University Bill 2017 674-679

-The Nishtar Medical University Bill 2017 682-687

-The Police Order (Amendment) Bill 2017 665-670

-The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 670-673

-The Rawalpindi Medical University Bill 2017 679-685

C

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-

-Cases registered in Police Station Ferozwala, Sheikhupura and employees therein *(Question No. 1793)* 646

-Details about audit of PST College Kamalia *(Question No. 8462*)* 717

-Details about buildings of check posts and police stations in Faisalabad *(Question No. 8338*)* 640

-Details about construction of Children Hospital Faisalabad *(Question No. 9204*)* 802 602

PAGE NO.

-Details about establishment of Dolphin Force *(Question No. 7947*)*
-Details about offices and employees in Population Welfare Department in district Faisalabad *(Question No. 8983*)* 433
-Details about problems faced by employees working under Local Government *(Question No. 7059*)* 558
715
-Details about PST colleges Kamalia *(Question No. 8460*)* 783
-Details about Safe City Project *(Question No. 8377*)*
-Details about taxes collected from industries in Faisalabad *(Question No. 7378*)* 562
-Supply of canal water to PST college Kamalia and area thereof *(Question No. 8990*)* 720

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 18th September, 2017 517

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 728/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 655
-Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr. Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229) 655
-Starred Questions No. 2401/2016 and 6669 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 655, 658
-Starred Question No. 8531 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 659
-Starred Question No. 4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA PP-11 655
-Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7991, 7995 657
-Unstarred Questions No. 407, 596, 718 and 1245 657
-Zero Hour Notice No. 197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42) 655

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING-
-Details about area and beds of Civil Hospital Manga Mandi Lahore *(Question No. 8998*)* 496
608
-Details about complaints of instigating speeches *(Question No. 8328*)* 727
-Details about Government Degree College for Women Depalpur Okara *(Question No. 1702)* 791
-Details about PhD Doctors in Government Hospitals *(Question No. 8305*)* 794
-Details about promotion of charge Nurses recruited in 1997 *(Question No. 8911*)* 507

PAGE NO.

-Details about service structure of Lab Attendant *(Question No. 928)*

FARZANA NAZIR, DR.

zero hour NOTICE REGARDING-

-Orders of Chairman Sheikh Zayed Graduate Institute for Students 685
of M.D and M.S to appear in examination of Univeristy of Health Sciences

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

question REGARDING- 716

-Details about monitoring of colleges in district Sialkot *(Question No. 8625*)*

h

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 717

-Details about audit of PST College Kamalia *(Question No. 8462*)*
-Details about buildings of colleges in PP-133 Narowal 703
(Question No. 8964)* 727
-Details about colleges in PP-269 Bahawalpur *(Question No. 1629)*
-Details about distribution of laptops in University of 718
Education Lahore *(Question No. 8880*)*
-Details about emoluments and foreign visits of Vice Chancellor 719
of University of Education Lahore *(Question No. 8881*)*
-Details about extra fee charged by Government Colleges 721
(Question No. 9046)* 711
-Details about Government Colleges in Layyah *(Question No. 9198*)*
-Details about Government Degree College for Women 727
Depalpur Okara *(Question No. 1702)*
-Details about minorities quota in Government Universities 697
(Question No. 8908)*
-Details about monitoring of colleges in district Sialkot 716
(Question No. 8625)* 715
-Details about PST colleges Kamalia *(Question No. 8460*)*
-Details about staff and furniture in Government Post Graduate 729
College Shakargarh, Narowal *(Question No. 1840)*
-Details about upgradation of Assistant Librarian in Colleges 695
(Question No. 8715)*
-Missing facilities and vacant posts in colleges in Chiniot 700
(Question No. 8929)*
708

PAGE NO.

-Names of colleges and universities in Sialkot and details about buildings and staff thereof *(Question No. 9141*)* 706

-Number of colleges in PP-133 Narowal and vacant posts therein 720
(Question No. 8966)*

-Number of girls and boys colleges in PP-153 Lahore *(Question No. 8972*)* 724

-Number of vacant posts and buses in Government College for Women Miani Sargodha *(Question No. 9155*)* 720

-Supply of canal water to PST college Kamalia and area thereof *(Question No. 8990*)* 723

-Vacant posts in Government College for Boys Bhera Sargodha *(Question No. 9153*)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

826

-DELAY IN DELIVERY OF MEDICINES TO HEPATITIS PATIENTS AT DOORSTEP

761

questions REGARDING-

815

-Details about allowances and emoluments of Physiotherapist *(Question No. 8036*)*

571

-Details about auction of vehicles in Fatima Jinnah Medical University *(Question No. 1746)*

466

-Details about encroachment in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 7742*)*

566

-Details about Health Councils System in Government Hospitals *(Question No. 9154*)*

769

-Details about involvement of Municipal and Town Officers of Lahore in corruption *(Question No. 7584*)*

459

-Details about machinery of Physiotherapy and Lamber traction in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8037*)*

814

-Details about spurious drugs and numbers of Drug Inspectors in Lahore *(Question No. 8821*)*

817

-Details about vehicles and ambulances in Ganga Raam Hospital Lahore *(Question No. 1744)*

815

-Details about vehicles and ambulances in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 1749)*

724

-Details about vehicles and ambulances in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1747)* 487

-Number of vacant posts and buses in Government College for Women Miani Sargodha *(Question No. 9155*)*

759

-Parking in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 8125*)*

811

-Recruitment of senior doctors and Medical Officers in emergency of Services Hospital Lahore *(Question No. 7945*)*

723

-Repair of machinary in Syed Mitha Hospital Lahore

PAGE NO.

(Question No. 1236)
-Vacant posts in Government College for Boys Bhera Sargodha *(Question No. 9153*)*

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Cases registered in Police Station Ferozwala, Sheikhupura and 646
employees therein *(Question No. 1793)* 630
-Construction of District Police Complex in Gujrat *(Question No. 8301*)*
-Construction of new building for Police Station Rawalpindi Airport 628
(Question No. 9274)*
-Details about action taken against criminals living in Shafiqabad 644
and Dera Mahar Siraj Lahore *(Question No. 1724)* 643
-Details about ban on issuance of arms licence *(Question No. 1606)*
-Details about buildings of check posts and police stations in Faisalabad 640
(Question No. 8338)* 608
-Details about complaints of instigating speeches *(Question No. 8328*)*
-Details about dacoity, ransome and theft cases in Police Station 644
Satto Kattla Lahore *(Question No. 1787)*
-Details about duty points of Traffic Wardens on G.T Road 648
Baghbanpura and Link Road Mughalpura Lahore *(Question No. 1834)* 602
-Details about establishment of Dolphin Force *(Question No. 7947*)*
-Details about expenditures and tenders for change of Punjab Police uniform 624
(Question No. 9269)* 784
-Details about funds of Safe City Project *(Question No. 9006*)*
-Details about incidents of theft and dacoity in district Sialkot 786
(Question No. 9199)*
-Details about minorities quota in Police and Home Department 642
(Question No. 8910)* 785
-Details about minorities quota in Police through NTS *(Question No. 9136*)*

-Details about motorbikes purchased for Dolphin Force 747
(Question No. 9042)*
-Details about persons arrested under National Action Plan 611
(Question No. 8329)*
-Details about Police posts and Police Stations in Gujrat 633
(Question No. 8347)*
-Details about posting of employees in Police Station Mughalpura, 647
Lahore *(Question No. 1833)*
-Details about purchase of motorbikes for Police Department 743
(Question No. 9039)*
-Details about ransome and murder cases registered in 637
district Gujrat *(Question No. 8870*)* 643
-Details about repair of old DPO office building in Gujrat *(Question No. 1682)* 783

PAGE NO.

-Details about Safe City Project *(Question No. 8377*)*
-Details about shops constructed in surroundings of Police Stations in Sargodha *(Question No. 8876*)* 616
-Number of employees under IG Punjab and quota of minorities therein *(Question No. 8801*)* 640
-Number of Traffic Wardens and their motorbikes in Sialkot 622
(Question No. 9140)* 619
-Number of Women Police Stations *(Question No. 8973*)* 641
-Recruitment in Police in Sargodha *(Question No. 8875*)* 646
-Traffic problems in front of banks in Daska city *(Question No. 1790)*

I

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING-

-Affiliation of DHQ Hospital Lodhran with Quaid-e-Azam 504
Medical College Bahawalpur *(Question No. 286)* 514
-Area of Government of Mian Mir Hospital Lahore *(Question No. 1450)*
-Criterion of posting of MS, D.O (Health) and E.D.O (Health) 498
(Question No. 9068)*
-Details about area and beds of Civil Hospital Manga Mandi Lahore 496
(Question No. 8998)* 469
-Details about BHUs and RHCs in district Sialkot (Question *No. 9201*)* 485
-Details about Civil Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 8086*)*
-Details about dispensaries under administrative control of District Councils Bahawalpur *(Question No. 8922*)* 493
-Details about doctors and other staff in Civil Hospital Daska *(Question No. 8749*)* 492
-Details about doctors, paramedical staff and DHQ Hospitals in district Mianwali *(Question No. 8634*)* 491
-Details about employees working on contract and daily wages in Hospitals of Toba Tek Singh *(Question No. 9187*)* 501

-Details about Government Shuja Gynae and Eye Hospital Lahore *(Question No. 1301)* 512
-Details about Gynae and Children Wards in THQ Hospital Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 975)* 510
-Details about Gynae ward in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6198*)* 453
-Details about Health Centres in Sialkot and vacant posts therein *(Question No. 9146*)* 499
-Details about Health Councils System in Government Hospitals *(Questions No. 9154* &9188*)* 466, 502
471

PAGE NO.

-Details about Hepatitis patients and machinery in district Hospital Vehari *(Question No. 9221*)* 461
-Details about jobs quota in Government Hospitals in Lahore *(Question No. 8909*)* 452
-Details about machinery of medical tests in District Head Quarter Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6196*)* 473
-Details about medical machinery in DHQ Hospital Vehari *(Question No. 9222*)* 490
-Details about medical stores in Gujrat *(Question No. 8279*)* 476
-Details about pay scale and performance of Nutrition Supervisors in district Lahore *(Question No. 9261*)* 483
-Details about promotion cases of Senior Medical Officers *(Question No. 7246*)* 458
-Details about salary of Lady Health Workers in district Sahiwal *(Question No. 8706*)* 503 507
-Details about service rules for Hakeems *(Question No. 9280*)*
-Details about service structure of Lab Attendant *(Question No. 928)* 460
-Details about spurious drugs and numbers of Drug Inspectors in Lahore *(Question No. 8821*)* 449 463
-Details about THQ Darya Khan *(Question No. 8830*)*
-Details about Trauma Centre Kallar Kahar *(Question No. 8967*)* 513
-Establishment of BHU in Chak No. 34 North UC -81, Sadiqabad *(Question No. 1391)* 505 510
-Establishment of BHU in UC Sadiqabad Deh *(Question No. 829)*
-Establishment of Cardialogy Centre in Rajanpur *(Question No. 990)* 514
-Establishment of more operation theater in Civil Hospital Daska *(Question No. 1458)* 489
-Installation of water filtration plant in Civil Hospital Daska *(Question No. 5401*)* 511
-Matter of shifting X-Ray Machine from Maternity Hospital Dinga Gujrat *(Question No. 1273)* 506 488
-Number of dispensaries in PP-222 Sahiwal *(Question No. 904)*
-Parking in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 8125*)* 513
-Payment of Medical Allowance to employees of BHU Chak No. 34 South Sargodha *(Question No. 1440)* 468
-Provision of anesthesia machine in Gynae Centre Satellite Town Gujranwala *(Question No. 9194*)* 495
-Provision of Cardic Doctors and facilities in THQ Hospital Haweli Lakha *(Question No. 8993*)* 508
-Provision of funds to THQ and DHQ Hospitals in Bahawalnagar *(Question No. 971)* 515
-Provision of medicine to Civil Hospital Daska *(Question No. 1459)* 485
-Provision of medicines and funds in BHUs of Nankana Sahib 489

PAGE NO.

(*Question No. 6194**)
-Recruitment of dispensers in distrit Gujrat *(Question No. 8185*)* 455
-Steps taken for established of BHUs Dispensaries and RHCs in district Sahiwal *(Question No. 6820*)* 478
-Upgradation of DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 9265*)* 509
-Vacant posts in BHUs and RHCs in Bahawalnagar *(Question No. 973)* 505
-Vacant posts in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 811)* 494
-Vacant posts in District Hospital Chiniot *(Question No. 8932*)*

IRSHAD AHMAD ARAIN, CH.

Privilege motion REGARDING- 823
-Insulting behaviour of DSP Melsi with honourable MPA

ISHFAQ AHMED, CHAUDHERY

questions REGARDING-
-Criterion of posting of MS, D.O (Health) and E.D.O (Health) *(Question No. 9068*)* 497
-Details about Government Colleges in Layyah *(Question No. 9198*)* 711

K

KHADIJA UMAR, MRS.

questions REGARDING-
-Details about area under administrative control of District Government Gujrat *(Question No. 4686*)* 527
-Details about land of TMA Gujrat *(Question No. 4684*)* 525
-Details about parks in Gujrat *(Question No. 4688*)* 534

KHALID MAHMOOD WARAN, SARDAR

question REGARDING- 727
-Details about colleges in PP-269 Bahawalpur *(Question No. 1629)*

PAGE NO.

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 824

Privilege motion REGARDING-

-Insulting behaviour of DSP Yazman and DPO Bahawalpur with honourable MPA 827

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Reports on Biannual monitoring of the implementation of NFC award for July 2012 to June 2016

KHURRAM ABBAS SIAL, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7991, 7995 657

-Unstarred Questions No. 407, 596, 718 and 1245 657

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

question REGARDING-

-Provision of Cardic Doctors and facilities in THQ Hospital Haweli Lakha *(Question No. 8993*)* 495

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Budget allocated for TMA Daska and District Government Sialkot *(Question No. 1155)* 581

-Condition of roads in Bhalwal and Kot Momin *(Question No. 947)* 577

-Details about acquisition of land for graveyards in UCs-83 and 90 Lahore *(Question No. 1397)* 589

-Details about area under administrative control of District Government Gujrat *(Question No. 4686*)* 527

-Details about abolishment of pond of dirty water in Layyah *(Question No. 1925)* 530

-Details about agreement between LWMC and Albarak Colony *(Question No. 7572*)* 565

-Details about Beautification Committee in Gujrat *(Question No. 1400)* 591

-Details about Commercialization Fee in Municipal Committee 575

	PAGE NO.
Sahiwal and Kameer *(Question No. 908)*	572
-Details about brick pavement on road to Jamia Naeemia Narowal *(Question No. 729)*	578
-Details about bricks lining in Villages of UC-45, Lahore *(Question No. 955)*	576
-Details about bricks lining of streets in PP-144, Lahore *(Question No. 922)*	553
-Details about construction of Dinga Chori Alam Road and Michiana Road *(Question No. 6874*)*	590
-Details about construction of Gymkhana Club in Gujrat *(Question No. 1399)*	540
-Details about development projects in South Punjab *(Question No. 5069*)*	563
-Details about development work in Tribal Area Dera Ghazi Khan *(Question No. 7502*)*	567
-Details about dilapidated buildings in Lahore *(Question No. 7605*)*	571
-Details about encroachment in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 7742*)*	556
-Details about encroachments in UCs-88 and 92 Lahore *(Question No. 6964*)*	545
-Details about expenses upon routes of "Ta'azia" Moharram-ul-Harram	549
in Chiniot *(Question No. 5797*)*	529
-Details about filtration plants in Chiniot *(Question No. 6452*)*	586
-Details about flood effected area of PP-263, Layyah *(Question No. 1927)*	
-Details about funds allocated for sports in Sangla Hill *(Question No. 1292)*	548
-Details about High Level Design Company (HLDC) Faisalabad *(Question No. 6304*)*	566
-Details about involvement of Municipal and Town Officers of Lahore in corruption *(Question No. 7584*)*	525
-Details about land of TMA Gujrat *(Question No. 4684*)*	531
-Details about maintenance of houses inside the Walled City Lahore *(Question No. 5512)*	543
-Details about machinery of Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No. 5186*)*	581
-Details about making Solid Waste Management Company Sialkot functional *(Question No. 1148)*	585
-Details about Minorities Quota in City District Government Lahore *(Question No. 1207)*	579
-Details about not including Faizabad Road Okara in Rural Road Programme *(Question No. 1013)*	547
-Details about operations against encroachments in district	534
Nankana Sahib *(Question No. 6181*)*	586
-Details about parks in Gujrat *(Question No. 4688*)*	569
-Details about parks in Sialkot *(Question No. 1280)*	

PAGE

NO.

-Details about patchwork of roads in Bahawalpur *(Question No. 7729*)* 584
-Details about pavement of way of Jamia Naeemia to main road in 550
Zafarwal district Narowal *(Question No. 1194)* 557
-Details about poor efficiency of TMA Liaqatpur *(Question No. 6500*)* 583
-Details about play grounds in Daska *(Question No. 7027*)*
-Details about private housing schemes in Chiniot *(Question No. 1185)* 558
-Details about problems faced by employees working under
Local Government *(Question No. 7059*)* 555
-Details about procedure of registration of Birth Certificate
(Question No. 6915)* 570
-Details about reconstruction of Noorpur Noranga to Head Rajkan Road
(Question No. 7732)* 534
-Details about reconstruction of View Hotel to Bonga Hayat Road Sahiwal 531
(Question No. 4201)* 568
-Details about registration of residential schemes *(Question No. 4549*)*
-Details about removal of pools from the roads in Daska *(Question No. 7709*)* 578
-Details about repair and construction of link Sultan Mehmood Road Sukh 562
Canal stop PP-144 Lahore *(Question No. 957)* 576
-Details about road constructed in PP-32 Sargodha *(Question No. 7319*)* 574
-Details about roads in PP-170, Nankana Sahib *(Question No. 909)* 573
-Details about roads in PP-286, Rahim Yar Khan *(Question No. 828)* 544
-Details about roads in PP-222, Sahiwal *(Question No. 795)*
-Details about Shadi Act *(Question No. 5727*)* 580
-Details about Solid Waste Management Company Gujranwala
(Question No. 1142) 539
-Details about street lights installed at Nigar Phatak to
Chan da Qilla Gujranwala *(Question No. 4966*)* 562
-Details about taxes collected from industries in Faisalabad 551
(Question No. 7378)* 559
-Details about towns in Lahore *(Question No. 6868*)*
-Details about vehicles for cleaning in TMA Sangla Hill *(Question No. 7089*)* 591
-Details about vehicles and budget of District Government
Dera Ghazi Khan *(Question No. 1404)* 584
-Employees of Highway branch of City District Government Lahore 693
(Question No. 1192) 588
-Holding of Youth Festival in Shalamar Town Lahore *(Question No. 3970*)*
-Pavement of Streets in Kundian, Mianwali *(Question No. 1355)* 561
-Payment of pension and gratuity to retired employees of 554
TMA Sargodha *(Question No. 7317*)* 571
-Policy about bill boards in TMA Jhelum *(Question No. 6888*)* 560
-Provision of facilities in Lorry Adda Bahawalpur *(Question No. 7883*)* 532
-Registration of stall holders in Atwar Bazars *(Question No. 7301*)*
-Requirements for construction of house inside Walled City *(Question No. 5513*)*

LUBNA FAISAL, MRS.

PAGE NO.

question REGARDING- 510
-Establishment of Cardialogy Centre in Rajanpur *(Question No. 990)*

M

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK

Privilege motion REGARDING-
-Insulting behaviour of DSP Yazman and DPO Bahawalpur with honourable MPA 824

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of giving permission to a defamed Chines Company ZTE for Safe City Project 653
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Police Order (Amendment) Bill 2017 660
-The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 671

point of order REGARDING- 732
-Demand to entertain the adjournment motion related with inflation
QUORUM- 528
-Indication of quorum of the House during sitting held on 19th September, 2017

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about buildings of colleges in PP-133 Narowal *(Question No. 8964*)* 703
-Details about Government Colleges in Layyah *(Question No. 9198*)* 711
-Details about minorities quota in Government Universities *(Question No. 8908*)* 698
-Details about upgradation of Assistant Librarian in Colleges *(Question No. 8715*)* 696
-Missing facilities and vacant posts in colleges in Chiniot *(Question No. 8929*)* 701
-Names of colleges and universities in Sialkot and details about buildings and staff thereof *(Question No. 9141*)* 708
-Number of colleges in PP-133 Narowal and vacant posts therein *(Question No. 8966*)* 707

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION
-*See under Raza Ali Gillani, Syed*

PAGE NO.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

-See under Muhammad Mansha Ullah Butt, Khawaja

MINISTER FOR POPULATION WELFARE

-See under Mukhtar Ahmed Bharath, Dr Malik

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE

-See under Imran Nazir, Khawaja

MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Salman Rafiq, Khawaja

MUHAMMAD AFZAL, DR.

questions REGARDING-

-Details about dispensaries under administrative control of District Councils Bahawalpur *(Question No. 8922*)* 492

-Details about patchwork of roads in Bahawalpur *(Question No. 7729*)* 569

-Details about reconstruction of Noorpur Noranga to Head Rajkan Road *(Question No. 7732*)* 570

MUHAMMAD AFZAL, RANA *(Parliamentary Seceretary for Home)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of District Police Complex in Gujrat *(Question No. 8301*)* 631

-Construction of new building for Police Station Rawalpindi Airport *(Question No. 9274** 628

-Details about complaints of instigating speeches *(Question No. 8328*)* 608

-Details about establishment of Dolphin Force *(Question No. 7947*)* 603

-Details about expenditures and tenders for change of Punjab Police uniform *(Question No. 9269*)* 624

-Details about motorbikes purchased for Dolphin Force *(Question No. 9042*)* 747

-Details about persons arrested under National Action Plan *(Question No. 8329*)* 612

-Details about Police posts and Police Stations in Gujrat *(Question No. 8347*)* 633

-Details about purchase of motorbikes for Police Department *(Question No. 9039*)* 744

-Details about ransome and murder cases registered in 637

PAGE NO.

district Gujrat *(Question No. 8870*)*
-Details about shops constructed in surroundings of Police 617
Stations in Sargodha *(Question No. 8876*)* 622
-Number of Traffic Wardens and their motorbikes in Sialkot *(Question No. 9140*)* 620
-Number of Women Police Stations *(Question No. 8973*)*

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

questions REGARDING-
-Details about Allama Iqbal and Sardar Begum Hospitals Sialkot 780
(Question No. 9150)* 469
-Details about BHUs and RHCs in district Sialkot (Question *No. 9201*)*
-Details about Health Centres in Sialkot and vacant posts therein 499
(Question No. 9146)*
-Details about incidents of theft and dacoity in district Sialkot 786
(Question No. 9199)* 586
-Details about parks in Sialkot *(Question No. 1280)*
-Names of colleges and universities in Sialkot and details about 708
buildings and staff thereof *(Question No. 9141*)* 622
-Number of Traffic Wardens and their motorbikes in Sialkot *(Question No. 9140*)*
-Sanctioned and vacant posts of doctors in Allama Iqbal and Sardar 777
Begum Hospital Sialkot *(Question No. 9147*)*

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

BILL *(Discussed upon)-*
-The Police Order (Amendment) Bill 2017 667

questions REGARDING-
-Construction of new building for Police Station Rawalpindi Airport 628
*(Question No. 9274** 643
-Details about ban on issuance of arms licence *(Question No. 1606)*
-Details about expenditures and tenders for change of Punjab Police uniform 624
(Question No. 9269)*

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-
-Details about budget and LP in DHQ Teaching Hospital Sahiwal 764
(Question No. 7724)*
-Details about Commercialization Fee in Municipal Committee 575
Sahiwal and Kameer *(Question No. 908)*
-Details about machinery for medical tests in DHQ Hospital 755
Sahiwal *(Question No. 4866*)*
-Details about posts of Gynaecologist in Civil Hospital district Sahiwal 772
(Question No. 8709)* 573
-Details about roads in PP-222, Sahiwal *(Question No. 795)*
458

PAGE NO.

-Details about salary of Lady Health Workers in district Sahiwal 757
(*Question No. 8706**) 506
-Installation of MRI machine in hospitals of Sahiwal (*Question No. 4868**)
-Number of dispensaries in PP-222 Sahiwal (*Question No. 904*) 454
-Steps taken for established of BHUs Dispensaries and RHCs
in district Sahiwal (*Question No. 6820**)

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Budget allocated for TMA Daska and District Government Sialkot 581
(*Question No. 1155*)
-Details about doctors and other staff in Civil Hospital Daska 492
(*Question No. 8749**)
-Details about making Solid Waste Management Company Sialkot 581
functional (*Question No. 1148*) 557
-Details about play grounds in Daska (*Question No. 7027**) 568
-Details about removal of pools from the roads in Daska (*Question No. 7709**)
-Establishment of more operation theater in Civil Hospital Daska 514
(*Question No. 1458*)
-Installation of water filtration plant in Civil Hospital Daska 489
(*Question No. 5401**) 515
-Provision of medicine to Civil Hospital Daska (*Question No. 1459*) 646
-Traffic problems in front of banks in Daska city (*Question No. 1790*)

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

questions REGARDING-

-Details about acquisition of land for graveyards in UCs-83 589
and 90 Lahore (*Question No. 1397*) 812
-Details about Children Hospital Lahore (*Question No. 1660*)
-Details about encroachments in UCs-88 and 92 Lahore 556
(*Question No. 6964**) 813
-Details about Mental Hospital Lahore (*Question No. 1661*) 551
-Details about towns in Lahore (*Question No. 6868**)

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING-

-Details about expenses upon routes of "Ta'azia" Moharram-ul-Harram 545
in Chiniot (*Question No. 5797**) 549
-Details about filtration plants in Chiniot (*Question No. 6452**) 583
-Details about private housing schemes in Chiniot (*Question No. 1185*)
-Details about upgradation of Assistant Librarian in Colleges 695
(*Question No. 8715**)

700

PAGE NO.

478
-Missing facilities and vacant posts in colleges in Chiniot *(Question No. 8929*)* 504
-Upgradation of DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 9265*)* 493
-Vacant posts in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 811)*
-Vacant posts in District Hospital Chiniot *(Question No. 8932*)*

MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. 8531 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 659

MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR. *(Parliamentary Secretary for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING- 753

-Aims and objects of Punjab Medical Faculty *(Question No. 9123*)*
-Details about Allama Iqbal and Sardar Begum Hospitals Sialkot *(Question No. 9150*)* 781
-Details about allowances and emoluments of Physiotherapist *(Question No. 8036*)* 762
-Details about budget and LP in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 7724*)* 764
-Details about machinery of Physiotherapy and Lamber traction in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8037*)* 770
-Details about machinery for medical tests in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 4866*)* 755
-Details about posts of Gynaecologist in Civil Hospital district Sahiwal *(Question No. 8709*)* 772
-Installation of MRI machine in hospitals of Sahiwal *(Question No. 4868*)* 757
-Number of posts of Pharmacy Technician in Services Hospital Lahore *(Question No. 9115*)* 751
-Recruitment of senior doctors and Medical Officers in emergency of Services Hospital Lahore *(Question No. 7945*)* 760
-Sanctioned and vacant posts of doctors in Allama Iqbal and Sardar Begum Hospital Sialkot *(Question No. 9147*)* 778

MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT, KHAWAJA (*Minister for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Budget allocated for TMA Daska and District Government Sialkot *(Question No. 1155)* 582
-Condition of roads in Bhalwal and Kot Momin *(Question No. 947)* 577
-Details about acquisition of land for graveyards in UCs-83 and 90 Lahore *(Question No. 1397)* 589
-Details about area under administrative control of District 528

PAGE NO.

Government Gujrat *(Question No. 4686*)*
-Details about abolishment of pond of dirty water in Layyah *(Question No. 1925)* 530
-Details about agreement between LWMC and Albarak Colony *(Question No. 7572*)* 566
-Details about Beautification Committee in Gujrat *(Question No. 1400)* 591
-Details about brick pavement on road to Jamia Naeemia Narowal *(Question No. 729)* 573
-Details about bricks lining in Villages of UC-45, Lahore *(Question No. 955)* 578
-Details about bricks lining of streets in PP-144, Lahore *(Question No. 922)* 577
-Details about Commercialization Fee in Municipal Committee Sahiwal and Kameer *(Question No. 908)* 575
-Details about construction of Dinga Chori Alam Road and Michiana Road *(Question No. 6874*)* 553
-Details about construction of Gymkhana Club in Gujrat *(Question No. 1399)* 590
-Details about development projects in South Punjab *(Question No. 5069*)* 541
-Details about development work in Tribal Area Dera Ghazi Khan *(Question No. 7502*)* 564
-Details about dilapidated buildings in Lahore *(Question No. 7605*)* 567
-Details about encroachment in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 7742*)* 571
-Details about encroachments in UCs-88 and 92 Lahore *(Question No. 6964*)* 557
-Details about expenses upon routes of "Ta'azia" Moharram-ul-Harram in Chiniot *(Question No. 5797*)* 546
-Details about filtration plants in Chiniot *(Question No. 6452*)* 549
-Details about flood effected area of PP-263, Layyah *(Question No. 1927)* 530
-Details about funds allocated for sports in Sangla Hill *(Question No. 1292)* 587
-Details about High Level Design Company (HLDC) Faisalabad *(Question No. 6304*)* 549
-Details about involvement of Municipal and Town Officers of Lahore in corruption *(Question No. 7584*)* 567
-Details about land of TMA Gujrat *(Question No. 4684*)* 526
-Details about maintenance of houses inside the Walled City Lahore *(Question No. 5512)* 532
-Details about machinery of Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No. 5186*)* 543
-Details about making Solid Waste Management Company Sialkot functional *(Question No. 1148)* 581
-Details about Minorities Quota in City District Government 585

	PAGE NO.
Lahore *(Question No. 1207)*	
-Details about not including Faizabad Road Okara in Rural Road Programme *(Question No. 1013)*	579
-Details about operations against encroachments in district Nankana Sahib *(Question No. 6181*)*	548
	535
-Details about parks in Gujrat *(Question No. 4688*)*	586
-Details about parks in Sialkot *(Question No. 1280)*	569
-Details about patchwork of roads in Bahawalpur *(Question No. 7729*)*	
-Details about pavement of way of Jamia Naeemia to main road in Zafarwal district Narowal *(Question No. 1194)*	585
	551
-Details about poor efficiency of TMA Liaqatpur *(Question No. 6500*)*	557
-Details about play grounds in Daska *(Question No. 7027*)*	583
-Details about private housing schemes in Chiniot *(Question No. 1185)*	
-Details about problems faced by employees working under Local Government *(Question No. 7059*)*	558
-Details about procedure of registration of Birth Certificate *(Question No. 6915*)*	556
-Details about reconstruction of Noorpur Noranga to Head Rajkan Road *(Question No. 7732*)*	570
-Details about reconstruction of View Hotel to Bonga Hayat Road Sahiwal *(Question No. 4201*)*	534
	531
-Details about registration of residential schemes *(Question No. 4549*)*	568
-Details about removal of pools from the roads in Daska *(Question No. 7709*)*	
-Details about repair and construction of link Sultan Mehmood Road Sukh Canal stop PP-144 Lahore *(Question No. 957)*	578
	562
-Details about road constructed in PP-32 Sargodha *(Question No. 7319*)*	577
-Details about roads in PP-170, Nankana Sahib *(Question No. 909)*	574
-Details about roads in PP-286, Rahim Yar Khan *(Question No. 828)*	573
-Details about roads in PP-222, Sahiwal *(Question No. 795)*	545
-Details about Shadi Act *(Question No. 5727*)*	
-Details about Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No. 1142)*	580
-Details about street lights installed at Nigar Phatak to Chan da Qilla Gujranwala *(Question No. 4966*)*	539
-Details about taxes collected from industries in Faisalabad *(Question No. 7378*)*	563
	552
-Details about towns in Lahore *(Question No. 6868*)*	
-Details about vehicles for cleaning in TMA Sangla Hill *(Question No. 7089*)*	559
-Details about vehicles and budget of District Government Dera Ghazi Khan *(Question No. 1404)*	592
-Employees of Highway branch of City District Government Lahore *(Question No. 1192)*	584
	693
-Holding of Youth Festival in Shalamar Town Lahore *(Question No. 3970*)*	588

PAGE NO.

-Pavement of Streets in Kundian, Mianwali *(Question No. 1355)* 561
-Payment of pension and gratuity to retired employees of TMA Sargodha *(Question No. 7317*)* 554
-Policy about bill boards in TMA Jhelum *(Question No. 6888*)* 572
-Provision of facilities in Lorry Adda Bahawalpur *(Question No. 7883*)* 560
-Registration of stall holders in Atwar Bazars *(Question No. 7301*)* 533
-Requirements for construction of house inside Walled City *(Question No. 5513*)*

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about Gynae and Children Wards in THQ Hospital Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 975)* 509
-Provision of funds to THQ and DHQ Hospitals in Bahawalnagar *(Question No. 971)* 508
-Vacant posts in BHUs and RHCs in Bahawalnagar *(Question No. 973)* 508

MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA
QUESTION regarding-
-Details about development work in Tribal Area Dera Ghazi Khan *(Question No. 7502*)* 563

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.
QUESTIONS regarding-
-Aims and objects of Punjab Medical Faculty *(Question No. 9123*)* 752
-Details about Chief Executive of Population Innovation Fund *(Question No. 9133*)* 436
-Details about expansion of Family Welfare Centres and Introduction of Community Based Family Planning Wrokers Programme *(Question No. 9245*)* 442

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Cases registered in Police Station Ferozwala, Sheikhupura and employees therein *(Question No. 1793)* 647
-Details about action taken against criminals living in Shafiqabad and Dera Mahar Siraj Lahore *(Question No. 1724)* 644
-Details about ban on issuance of arms licence *(Question No. 1606)* 643
-Details about buildings of check posts and police stations in Faisalabad *(Question No. 8338*)* 640
-Details about dacoity, ransome and theft cases in Police Station Satto Kattla Lahore *(Question No. 1787)* 645
-Details about duty points of Traffic Wardens on G.T Road Baghbanpura and Link Road Mughalpura Lahore *(Question No. 1834)* 648
-Details about funds of Safe City Project *(Question No. 9006*)* 785
-Details about incidents of theft and dacoity in district Sialkot *(Question No. 9199*)* 787

PAGE

NO.

-Details about minorities quota in Police and Home Department 642
(Question No. 8910)* 786
-Details about minorities quota in Police through NTS *(Question No. 9136*)*
-Details about posting of employees in Police Station Mughalpura, 648
Lahore *(Question No. 1833)* 644
-Details about repair of old DPO office building in Gujrat *(Question No. 1682)* 783
-Details about Safe City Project *(Question No. 8377*)*
-Number of employees under IG Punjab and quota of minorities 641
therein *(Question No. 8801*)* 641
-Recruitment in Police in Sargodha *(Question No. 8875*)* 646
-Traffic problems in front of banks in Daska city *(Question No. 1790)*

MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Area of Government of Mian Mir Hospital Lahore *(Question No. 1450)* 514
-Details about agreement between LWMC and Albarak Colony
(Question No. 7572)* 565

MUKHTAR AHMED BHARATH, DR MALIK *(Minister for Population Welfare)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about Chief Executive of Population Innovation Fund 436
(Question No. 9133)*
-Details about expansion of Family Welfare Centres and Introduction of Community Based Family Planning Wrokers Programme 443
(Question No. 9245)*
-Details about offices and employees in Population Welfare 434
Department in district Faisalabad *(Question No. 8983*)*
-Details about Population Welfare Centres in district Gujrat 482
(Question No. 8871)*
-Offices of Population Welfare Department in district Lahore 480
(Question No. 8593)*

MURAD RAAS, DR.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on
21st September, 2017 735

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-18th September, 2017 432
-19th September, 2017 524
-20th September, 2017 600
-21st September, 2017 692

PAGE NO.

-22nd September, 2017 742

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

question REGARDING-

-Details about reconstruction of View Hotel to Bonga Hayat Road Sahiwal *(Question No. 4201*)* 534

NABIRA INDLEEB, MRS.

questions REGARDING-

-Conducting normal delivery cases by lady doctors in Government Hospitals *(Question No. 9005*)* 796

-Details about funds of Safe City Project *(Question No. 9006*)* 784

NAHEED NAEEM, MRS.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 22nd September, 2017 827

NAJMA AFZAL KHAN, DR.

question REGARDING-

-Details about High Level Design Company (HLDC) Faisalabad *(Question No. 6304*)* 548

NAJMA BEGUM, MRS.

question REGARDING-

-Details about vehicles and budget of District Government Dera Ghazi Khan *(Question No. 1404)* 591

NAUSHEEN HAMID, DR.

BILL *(Discussed upon)-*

-The Faisalabad Medical University Bill 2017 675

questions REGARDING-

-Details about bricks lining in Villages of UC-45, Lahore *(Question No. 955)* 578

-Details about bricks lining of streets in PP-144, Lahore *(Question No. 922)* 576

-Details about duty points of Traffic Wardens on G.T Road Baghbanpura and Link Road Mughalpura Lahore *(Question No. 1834)* 648

-Details about Minorities Quota in City District Government Lahore *(Question No. 1207)* 585

-Details about posting of employees in Police Station Mughalpura, Lahore *(Question No. 1833)* 647

-Details about repair and construction of link Sultan Mehmood Road Sukh Canal stop PP-144 Lahore *(Question No. 957)* 578

462

PAGE NO.

-Details about Trauma Centre Kallar Kahar *(Question No. 8967*)* 693
-Holding of Youth Festival in Shalamar Town Lahore *(Question No. 3970*)*

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Details about extra fee charged by Government Colleges *(Question No. 9046*)* 721
-Details about inspection of illegal laboratories in district Lahore *(Question No. 6362*)* 789
-Details about maintenance of houses inside the Walled City Lahore *(Question No. 5512)* 531
-Details about motorbikes purchased for Dolphin Force *(Question No. 9042*)* 747
-Details about MRI and CT Scan Machines in Hospitals of Lahore *(Question No. 9018*)* 797
-Details about pay scale and performance of Nutrition Supervisors in district Lahore *(Question No. 9261*)* 476
-Details about purchase of motorbikes for Police Department *(Question No. 9039*)* 743
-Details about Shadi Act *(Question No. 5727*)* 544
-Details about vacant posts in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 646)* 809
-Fixing stunt to heart patients in PIC *(Question No. 9017*)* 796

-Number of government hospitals in district Sargodha *(Question No. 5913*)* 787
-Offices of Population Welfare Department in district Lahore *(Question No. 8593*)* 480
-Requirements for construction of house inside Walled City *(Question No. 5513*)* 532

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 31st session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 11th September, 2017 828

O

ORDINANCES-

-The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 *(Extended by the House)* 664
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 *(Extended by the House)* 663
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 *(Extended by the House)* 662

PAGE NO.

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HOME
-See under Muhammad Afzal, Rana
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Muhammad Hassaan Riaz, Mr.

points of order REGARDING-
-Death of several patients due to out of order ventilators in Nashtar Medical University Multan 516
-Delay in establishment of sanctioned Degree College for Boys Wah Bhachran and Musa Khail (Mianwali) 731
-Demand to entertain the adjournment motion related with inflation 732
-Demand for recognition of Degree of National College Business Administration (Layyah Campus) 731

POPULATION WELFARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about Chief Executive of Population Innovation Fund *(Question No. 9133*)* 436
-Details about expansion of Family Welfare Centres and Introduction of Community Based Family Planning Wrokers Programme *(Question No. 9245*)* 442
-Details about offices and employees in Population Welfare Department in district Faisalabad *(Question No. 8983*)* 433
-Details about Population Welfare Centres in district Gujrat *(Question No. 8871*)* 482
-Offices of Population Welfare Department in district Lahore *(Question No. 8593*)* 480

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Affiliation of DHQ Hospital Lodhran with Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 286)* 504
-Area of Government of Mian Mir Hospital Lahore *(Question No. 1450)* 514
-Criterion of posting of MS, D.O (Health) and E.D.O (Health) *(Question No. 9068*)* 497
-Details about area and beds of Civil Hospital Manga Mandi Lahore *(Question No. 8998*)* 496
-Details about BHUs and RHCs in district Sialkot (Question *No. 9201*)* 469
-Details about Civil Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 8086*)* 485
-Details about dispensaries under administrative control of 492

PAGE NO.

District Councils Bahawalpur *(Question No. 8922*)*
-Details about doctors and other staff in Civil Hospital Daska 492
(Question No. 8749)*
-Details about doctors, paramedical staff and DHQ Hospitals 491
in district Mianwali *(Question No. 8634*)*
-Details about employees working on contract and daily wages in 500
Hospitals of Toba Tek Singh *(Question No. 9187*)*
-Details about Government Shuja Gynae and Eye Hospital Lahore 511
(Question No. 1301)
-Details about Gynae and Children Wards in THQ Hospital Fort Abbas, 509
Bahawalnagar *(Question No. 975)*
-Details about Gynae ward in DHQ Hospital Nankana Sahib 453
(Question No. 6198)*
-Details about Health Centres in Sialkot and vacant posts therein 499
(Question No. 9146)*
-Details about Health Councils System in Government Hospitals 466, 501
(Questions No. 9154 &9188*)*
-Details about Hepatitis patients and machinery in district 471
Hospital Vehari *(Question No. 9221*)*
-Details about jobs quota in Government Hospitals in Lahore 461
(Question No. 8909)*
-Details about machinery of medical tests in District Head 452
Quarter Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6196*)*
-Details about medical machinery in DHQ Hospital Vehari 472
(Question No. 9222)* 490
-Details about medical stores in Gujrat *(Question No. 8279*)*
-Details about pay scale and performance of Nutrition Supervisors 476
in district Lahore *(Question No. 9261*)*
-Details about promotion cases of Senior Medical Officers 483
(Question No. 7246)*
-Details about salary of Lady Health Workers in district Sahiwal 458
(Question No. 8706)* 503
-Details about service rules for Hakeems *(Question No. 9280*)* 507
-Details about service structure of Lab Attendant *(Question No. 928)*
-Details about spurious drugs and numbers of Drug Inspectors 459
in Lahore *(Question No. 8821*)* 448
-Details about THQ Darya Khan *(Question No. 8830*)* 462
-Details about Trauma Centre Kallar Kahar *(Question No. 8967*)*
-Establishment of BHU in Chak No. 34 North UC -81, Sadiqabad 512
(Question No. 1391) 505
-Establishment of BHU in UC Sadiqabad Deh *(Question No. 829)* 510
-Establishment of Cardialogy Centre in Rajanpur *(Question No. 990)*
-Establishment of more operation theater in Civil Hospital Daska 514
(Question No. 1458)

PAGE NO.

-Installation of water filtration plant in Civil Hospital Daska *(Question No. 5401*)* 489
-Matter of shifting X-Ray Machine from Maternity Hospital Dinga Gujrat *(Question No. 1273)* 510 506
-Number of dispensaries in PP-222 Sahiwal *(Question No. 904)* 487
-Parking in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 8125*)*
-Payment of Medical Allowance to employees of BHU Chak No. 34 South Sargodha *(Question No. 1440)* 513
-Provision of anesthesia machine in Gynae Centre Satellite Town Gujranwala *(Question No. 9194*)* 467
-Provision of Cardic Doctors and facilities in THQ Hospital Haweli Lakha *(Question No. 8993*)* 495
-Provision of funds to THQ and DHQ Hospitals in Bahawalnagar *(Question No. 971)* 508 515
-Provision of medicine to Civil Hospital Daska *(Question No. 1459)*
-Provision of medicines and funds in BHUs of Nankana Sahib *(Question No. 6194*)* 484 488
-Recruitment of dispensers in distrit Gujrat *(Question No. 8185*)*
-Steps taken for established of BHUs Dispensaries and RHCs in district Sahiwal *(Question No. 6820*)* 454 478
-Upgradation of DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 9265*)* 508
-Vacant posts in BHUs and RHCs in Bahawalnagar *(Question No. 973)* 504
-Vacant posts in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 811)* 493

-VACANT POSTS IN DISTRICT HOSPITAL CHINIOT *(QUESTION NO. 8932*)*

PAGE NO.

Privilege motions REGARDING- 823

-INSULTING BEHAVIOUR OF DSP MELSI WITH HONOURABLE MPA 824

-Insulting behaviour of DSP Yazman and DPO Bahawalpur with honourable MPA

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 31ST SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 11TH SEPTEMBER, 2017 828

Q

questions REGARDING-

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT- 717

-Details about audit of PST College Kamalia *(Question No. 8462*)* 703

-Details about buildings of colleges in PP-133 Narowal *(Question No. 8964*)* 727

-Details about colleges in PP-269 Bahawalpur *(Question No. 1629)* 718

-Details about distribution of laptops in University of Education Lahore *(Question No. 8880*)* 719

-Details about emoluments and foreign visits of Vice Chancellor of University of Education Lahore *(Question No. 8881*)* 721

-Details about extra fee charged by Government Colleges *(Question No. 9046*)* 711

-Details about Government Colleges in Layyah *(Question No. 9198*)* 727

-Details about Government Degree College for Women Depalpur Okara *(Question No. 1702)* 697

-Details about minorities quota in Government Universities *(Question No. 8908*)* 716

-Details about monitoring of colleges in district Sialkot *(Question No. 8625*)* 715

-Details about PST colleges Kamalia *(Question No. 8460*)* 729

-Details about staff and furniture in Government Post Graduate College Shakargarh, Narowal *(Question No. 1840)* 695

-Details about upgradation of Assistant Librarian in Colleges *(Question No. 8715*)* 700

-Missing facilities and vacant posts in colleges in Chiniot

PAGE NO.

(Question No. 8929)*
-Names of colleges and universities in Sialkot and details about 708
buildings and staff thereof *(Question No. 9141*)*
-Number of colleges in PP-133 Narowal and vacant posts therein 706
(Question No. 8966)* 720
-Number of girls and boys colleges in PP-153 Lahore *(Question No. 8972*)*
-Number of vacant posts and buses in Government College for 724
Women Miani Sargodha *(Question No. 9155*)*
-Supply of canal water to PST college Kamalia and area 720
thereof *(Question No. 8990*)*
-Vacant posts in Government College for Boys Bhera Sargodha 723
(Question No. 9153)*

HOME DEPARTMENT-

-Cases registered in Police Station Ferozwala, Sheikhupura and 646
employees therein *(Question No. 1793)* 630
-Construction of District Police Complex in Gujrat *(Question No. 8301*)*
-Construction of new building for Police Station Rawalpindi Airport 628
*(Question No. 9274**
-Details about action taken against criminals living in Shafiqabad 644
and Dera Mahar Siraj Lahore *(Question No. 1724)* 643
-Details about ban on issuance of arms licence *(Question No. 1606)*
-Details about buildings of check posts and police stations in Faisalabad 640
(Question No. 8338)* 608
-Details about complaints of instigating speeches *(Question No. 8328*)*
-Details about dacoity, ransome and theft cases in Police Station 644
Satto Kattla Lahore *(Question No. 1787)*
-Details about duty points of Traffic Wardens on G.T Road 648
Baghbanpura and Link Road Mughalpura Lahore *(Question No. 1834)* 602
-Details about establishment of Dolphin Force *(Question No. 7947*)*
-Details about expenditures and tenders for change of Punjab Police uniform 624
(Question No. 9269)* 784
-Details about funds of Safe City Project *(Question No. 9006*)*
-Details about incidents of theft and dacoity in district Sialkot 786
(Question No. 9199)*
-Details about minorities quota in Police and Home Department 642
(Question No. 8910)* 785
-Details about minorities quota in Police through NTS *(Question No. 9136*)*
-Details about motorbikes purchased for Dolphin Force 747
(Question No. 9042)*
-Details about persons arrested under National Action Plan 611
(Question No. 8329)*
-Details about Police posts and Police Stations in Gujrat 633
(Question No. 8347)*
-Details about posting of employees in Police Station Mughalpura, 647

PAGE NO.

Lahore *(Question No. 1833)*
-Details about purchase of motorbikes for Police Department 743
(Question No. 9039)*
-Details about ransome and murder cases registered in 637
district Gujrat *(Question No. 8870*)* 643
-Details about repair of old DPO office building in Gujrat *(Question No. 1682)* 783
-Details about Safe City Project *(Question No. 8377*)*
-Details about shops constructed in surroundings of Police 616
Stations in Sargodha *(Question No. 8876*)*
-Number of employees under IG Punjab and quota of minorities 640
therein *(Question No. 8801*)*
-Number of Traffic Wardens and their motorbikes in Sialkot 622
(Question No. 9140)* 619
-Number of Women Police Stations *(Question No. 8973*)* 641
-Recruitment in Police in Sargodha *(Question No. 8875*)* 646
-Traffic problems in front of banks in Daska city *(Question No. 1790)*

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Budget allocated for TMA Daska and District Government Sialkot 581
(Question No. 1155) 577
-Condition of roads in Bhalwal and Kot Momin *(Question No. 947)*
-Details about acquisition of land for graveyards in UCs-83 589
and 90 Lahore *(Question No. 1397)*
-Details about area under administrative control of District 527
Government Gujrat *(Question No. 4686*)*
-Details about abolishment of pond of dirty water in Layyah 530
(Question No. 1925)
-Details about agreement between LWMC and Albarak Colony 565
(Question No. 7572)* 591
-Details about Beautification Committee in Gujrat *(Question No. 1400)*
-Details about Commercialization Fee in Municipal Committee 575
Sahiwal and Kameer *(Question No. 908)*
-Details about brick pavement on road to Jamia Naeemia Narowal 572
(Question No. 729)
-Details about bricks lining in Villages of UC-45, Lahore 578
(Question No. 955)
-Details about bricks lining of streets in PP-144, Lahore 576
(Question No. 922)
-Details about construction of Dinga Chori Alam Road and 553
Michiana Road *(Question No. 6874*)*
-Details about construction of Gymkhana Club in Gujrat 590
(Question No. 1399)
-Details about development projects in South Punjab 540
(Question No. 5069)*

PAGE

NO.

-Details about development work in Tribal Area Dera Ghazi Khan 563
(Question No. 7502)* 567
-Details about dilapidated buildings in Lahore *(Question No. 7605*)*
-Details about encroachment in Aziz Bhatti Town Lahore 571
(Question No. 7742)*
-Details about encroachments in UCs-88 and 92 Lahore 556
(Question No. 6964)*
-Details about expenses upon routes of "Ta'azia" Moharram-ul-Harram 545
in Chiniot *(Question No. 5797*)* 549
-Details about filtration plants in Chiniot *(Question No. 6452*)* 529
-Details about flood effected area of PP-263, Layyah *(Question No. 1927)* 586
-Details about funds allocated for sports in Sangla Hill *(Question No. 1292)*
-Details about High Level Design Company (HLDC) Faisalabad 548
(Question No. 6304)*
-Details about involvement of Municipal and Town Officers of 566
Lahore in corruption *(Question No. 7584*)* 525
-Details about land of TMA Gujrat *(Question No. 4684*)*
-Details about maintenance of houses inside the Walled City 531
Lahore *(Question No. 5512)*
-Details about machinery of Solid Waste Management Company 543
Gujranwala *(Question No. 5186*)*

-Details about making Solid Waste Management Company Sialkot 581
functional *(Question No. 1148)*
-Details about Minorities Quota in City District Government 585
Lahore *(Question No. 1207)*
-Details about not including Faizabad Road Okara in Rural Road 579
Programme *(Question No. 1013)*
-Details about operations against encroachments in district 547
Nankana Sahib *(Question No. 6181*)* 534
-Details about parks in Gujrat *(Question No. 4688*)* 586
-Details about parks in Sialkot *(Question No. 1280)* 569
-Details about patchwork of roads in Bahawalpur *(Question No. 7729*)*
-Details about pavement of way of Jamia Naeemia to main road in 584
Zafarwal district Narowal *(Question No. 1194)* 550
-Details about poor efficiency of TMA Liaqatpur *(Question No. 6500*)* 557
-Details about play grounds in Daska *(Question No. 7027*)* 583
-Details about private housing schemes in Chiniot *(Question No. 1185)*
-Details about problems faced by employees working under 558
Local Government *(Question No. 7059*)*
-Details about procedure of registration of Birth Certificate 555
(Question No. 6915)*
-Details about reconstruction of Noorpur Noranga to Head Rajkan Road 570
(Question No. 7732)*

PAGE NO.

-Details about reconstruction of View Hotel to Bonga Hayat Road Sahiwal (*Question No. 4201**) 534
531
-Details about registration of residential schemes (*Question No. 4549**) 568
-Details about removal of pools from the roads in Daska (*Question No. 7709**)
-Details about repair and construction of link Sultan Mehmood Road Sukh Canal stop PP-144 Lahore (*Question No. 957)* 578
562
-Details about road constructed in PP-32 Sargodha (*Question No. 7319**) 576
-Details about roads in PP-170, Nankana Sahib (*Question No. 909)* 574
-Details about roads in PP-286, Rahim Yar Khan (*Question No. 828)* 573
-Details about roads in PP-222, Sahiwal (*Question No. 795)* 544
-Details about Shadi Act (*Question No. 5727**)
-Details about Solid Waste Management Company Gujranwala (*Question No. 1142)* 580
-Details about street lights installed at Nigar Phatak to Chan da Qilla Gujranwala (*Question No. 4966**) 539
-Details about taxes collected from industries in Faisalabad (*Question No. 7378**) 562
551
-Details about towns in Lahore (*Question No. 6868**)
-Details about vehicles for cleaning in TMA Sangla Hill (*Question No. 7089**) 559
-Details about vehicles and budget of District Government Dera Ghazi Khan (*Question No. 1404)* 591
-Employees of Highway branch of City District Government Lahore (*Question No. 1192)* 584
693
-Holding of Youth Festival in Shalamar Town Lahore (*Question No. 3970**) 588
-Pavement of Streets in Kundian, Mianwali (*Question No. 1355)*
-Payment of pension and gratuity to retired employees of TMA Sargodha (*Question No. 7317**) 561
554
-Policy about bill boards in TMA Jhelum (*Question No. 6888**) 571
-Provision of facilities in Lorry Adda Bahawalpur (*Question No. 7883**) 560
-Registration of stall holders in Atwar Bazars (*Question No. 7301**)
-Requirements for construction of house inside Walled City (*Question No. 5513**) 532
POPULATION WELFARE DEPARTMENT-
-Details about Chief Executive of Population Innovation Fund (*Question No. 9133**) 436
-Details about expansion of Family Welfare Centres and Introduction of Community Based Family Planning Wrokers Programme (*Question No. 9245**) 442
-Details about offices and employees in Population Welfare Department in district Faisalabad (*Question No. 8983**) 433
-Details about Population Welfare Centres in district Gujrat (*Question No. 8871**) 482
-Offices of Population Welfare Department in district Lahore 480

PAGE NO.

(Question No. 8593)*

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

-Affiliation of DHQ Hospital Lodhran with Quaid-e-Azam 504
Medical College Bahawalpur *(Question No. 286)* 514
-Area of Government of Mian Mir Hospital Lahore *(Question No. 1450)*
-Criterion of posting of MS, D.O (Health) and E.D.O (Health) 497
(Question No. 9068)*
-Details about area and beds of Civil Hospital Manga Mandi Lahore 496
(Question No. 8998)* 469
-Details about BHUs and RHCs in district Sialkot (Question *No. 9201*)* 485
-Details about Civil Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 8086*)*
-Details about dispensaries under administrative control of 492
District Councils Bahawalpur *(Question No. 8922*)*
-Details about doctors and other staff in Civil Hospital Daska 492
(Question No. 8749)*
-Details about doctors, paramedical staff and DHQ Hospitals 491
in district Mianwali *(Question No. 8634*)*
-Details about employees working on contract and daily wages in 500
Hospitals of Toba Tek Singh *(Question No. 9187*)*
-Details about Government Shuja Gynae and Eye Hospital Lahore 511
(Question No. 1301)
-Details about Gynae and Children Wards in THQ Hospital Fort Abbas, 509
Bahawalnagar *(Question No. 975)*
-Details about Gynae ward in DHQ Hospital Nankana Sahib 453
(Question No. 6198)*

-Details about Health Centres in Sialkot and vacant posts therein 499
(Question No. 9146)*
-Details about Health Councils System in Government Hospitals 466, 501
(Questions No. 9154 &9188*)*
-Details about Hepatitis patients and machinery in district 471
Hospital Vehari *(Question No. 9221*)*
-Details about jobs quota in Government Hospitals in Lahore 461
(Question No. 8909)*
-Details about machinery of medical tests in District Head 452
Quarter Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6196*)*
-Details about medical machinery in DHQ Hospital Vehari 472
(Question No. 9222)* 490
-Details about medical stores in Gujrat *(Question No. 8279*)*
-Details about pay scale and performance of Nutrition Supervisors 476
in district Lahore *(Question No. 9261*)*
-Details about promotion cases of Senior Medical Officers 483
(Question No. 7246)*
-Details about salary of Lady Health Workers in district Sahiwal 458

PAGE NO.

(Question No. 8706)* 503
-Details about service rules for Hakeems *(Question No. 9280*)* 507
-Details about service structure of Lab Attendant *(Question No. 928)*
-Details about spurious drugs and numbers of Drug Inspectors 459
in Lahore *(Question No. 8821*)* 448
-Details about THQ Darya Khan *(Question No. 8830*)* 462
-Details about Trauma Centre Kallar Kahar *(Question No. 8967*)*
-Establishment of BHU in Chak No. 34 North UC -81, Sadiqabad 512
(Question No. 1391) 505
-Establishment of BHU in UC Sadiqabad Deh *(Question No. 829)* 510
-Establishment of Cardialogy Centre in Rajanpur *(Question No. 990)*
-Establishment of more operation theater in Civil Hospital Daska 514
(Question No. 1458)
-Installation of water filtration plant in Civil Hospital Daska 489
(Question No. 5401)*
-Matter of shifting X-Ray Machine from Maternity Hospital Dinga 510
Gujrat *(Question No. 1273)* 506
-Number of dispensaries in PP-222 Sahiwal *(Question No. 904)* 487
-Parking in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 8125*)*
-Payment of Medical Allowance to employees of BHU Chak No. 34 513
South Sargodha *(Question No. 1440)*
-Provision of anesthesia machine in Gynae Centre Satellite Town 467
Gujranwala *(Question No. 9194*)*
-Provision of Cardic Doctors and facilities in THQ Hospital 495
Haweli Lakha *(Question No. 8993*)*
-Provision of funds to THQ and DHQ Hospitals in Bahawalnagar 508
(Question No. 971) 515
-Provision of medicine to Civil Hospital Daska *(Question No. 1459)*
-Provision of medicines and funds in BHUs of Nankana Sahib 484
(Question No. 6194)* 488
-Recruitment of dispensers in distrit Gujrat *(Question No. 8185*)*
-Steps taken for established of BHUs Dispensaries and RHCs 454
in district Sahiwal *(Question No. 6820*)* 478
-Upgradation of DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 9265*)* 508
-Vacant posts in BHUs and RHCs in Bahawalnagar *(Question No. 973)* 504
-Vacant posts in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 811)* 493
-Vacant posts in District Hospital Chiniot *(Question No. 8932*)*
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT- 752
-Aims and objects of Punjab Medical Faculty *(Question No. 9123*)*
-Conducting normal delivery cases by lady doctors in Government Hospitals 796
(Question No. 9005)*
-Details about Allama Iqbal and Sardar Begum Hospitals Sialkot 780
(Question No. 9150)*

PAGE NO.

-Details about allowances and emoluments of Physiotherapist *(Question No. 8036*)* 761
-Details about auction of vehicles in Fatima Jinnah Medical University *(Question No. 1746)* 815
-Details about budget and LP in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 7724*)* 764
-Details about building of DHQ Hospital Multan *(Question No. 1012)* 810
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 1660)* 812
-Details about construction of Children Hospital Faisalabad *(Question No. 9204*)* 802
-Details about inspection of illegal laboratories in district Lahore *(Question No. 6362*)* 789
-Details about machinery for medical tests in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 4866*)* 755
-Details about machinery of Physiotherapy and Lamber traction in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8037*)* 769
-Details about machinery purchased under central purchase *(Question No. 9116*)* 802
-Details about Mental Hospital Lahore *(Question No. 1661)* 813
-Details about MRI and CT Scan Machines in Hospitals of Lahore *(Question No. 9018*)* 797
-Details about PhD Doctors in Government Hospitals *(Question No. 8305*)* 791
-Details about posts of Gynaecologist in Civil Hospital district Sahiwal *(Question No. 8709*)* 772
-Details about promotion of charge Nurses recruited in 1997 *(Question No. 8911*)* 794
-Details about vacant posts in Jinnah Hospita *(Question No. 646)* 809
-Details about vehicles and ambulances in Ganga Raam Hospital Lahore *(Question No. 1744)* 814
-Details about vehicles and ambulances in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 1749)* 817
-Details about vehicles and ambulances in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1747)* 815
-Details about ventilators in General Hospital Lahore *(Question No. 9024*)* 801
-Establishment of burn unit in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 8552*)* 792
-Fixing stunt to heart patients in PIC *(Question No. 9017*)* 796
-Installation of MRI machine in hospitals of Sahiwal *(Question No. 4868*)* 757
-Number of government hospitals in district Sargodha *(Question No. 5913*)* 787
-Number of posts of Pharmacy Technician in Services Hospital Lahore *(Question No. 9115*)* 751
-Provision of clean drinking water in hospitals of district 805

	PAGE NO.
Lahore *(Question No. 9294*)*	
-Recruitment of senior doctors and Medical Officers in emergency of Services Hospital Lahore *(Question No. 7945*)*	759
-Repair of machinary in Syed Mitha Hospital Lahore *(Question No. 1236)*	811
	777
-SANCTIONED AND VACANT POSTS OF DOCTORS IN ALLAMA IQBAL AND SARDAR BEGUM HOSPITAL SIALKOT *(QUESTION NO. 9147*)*	

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-18th September, 2017	517
-19th September, 2017	528
-21st September, 2017	735
-22nd September, 2017	827

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

question REGARDING-	554
-Policy about bill boards in TMA Jhelum *(Question No. 6888*)*	

RAZA ALI GILLANI, SYED *(Minister for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-	717
	727
-Details about audit of PST College Kamalia *(Question No. 8462*)*	
-Details about colleges in PP-269 Bahawalpur *(Question No. 1629)*	718
-Details about distribution of laptops in University of Education Lahore *(Question No. 8880*)*	719
-Details about emoluments and foreign visits of Vice Chancellor of University of Education Lahore *(Question No. 8881*)*	722
-Details about extra fee charged by Government Colleges *(Question No. 9046*)*	728
-Details about Government Degree College for Women Depalpur Okara *(Question No. 1702)*	716
-Details about monitoring of colleges in district Sialkot *(Question No. 8625*)*	715
-Details about PST colleges Kamalia *(Question No. 8460*)*	730
-Details about staff and furniture in Government Post Graduate College Shakargarh, Narowal *(Question No. 1840)*	720
-Number of girls and boys colleges in PP-153 Lahore *(Question No. 8972*)*	725
-Number of vacant posts and buses in Government College for Women Miani Sargodha *(Question No. 9155*)*	

PAGE NO.

-Supply of canal water to PST college Kamalia and area thereof *(Question No. 8990*)* 721
-Vacant posts in Government College for Boys Bhera Sargodha *(Question No. 9153*)* 723

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-18th September, 2017 431
-19th September, 2017 523
-20th September, 2017 599
-21st September, 2017 691
-22nd September, 2017 741

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Annual Report of the Punjab Commission on the status of Women for the year 2016 660
-Annual Reports of the Punjab Judicial Academy for the years 2009 to 2015 660
-Audit Report on Acccounts of Government of the Punjab, Civil (Expenditure) for the year 2015-16 660
-THE PUNJAB PENSION FUND FOR THE YEAR 2012-13 661
-The Reports on Biannual monitoring of the implementation of NFC award for July 2012 to June 2016 827

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

question REGARDING-
-Details about persons arrested under National Action Plan *(Question No. 8329*)* 611

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

question REGARDING-
-Details about doctors, paramedical staff and DHQ Hospitals in district Mianwali *(Question No. 8634*)* 491

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA (*Minister for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Conducting normal delivery cases by lady doctors in Government Hospitals *(Question No. 9005*)* 796
-Details about auction of vehicles in Fatima Jinnah Medical 815

PAGE NO.

University *(Question No. 1746)* 810
-Details about building of DHQ Hospital Multan *(Question No. 1012)* 812
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 1660)*
-Details about construction of Children Hospital Faisalabad *(Question No. 9204*)* 803
-Details about inspection of illegal laboratories in district Lahore *(Question No. 6362*)* 790
-Details about machinery purchased under central purchase *(Question No. 9116*)* 802
813
-Details about Mental Hospital Lahore *(Question No. 1661)*
-Details about MRI and CT Scan Machines in Hospitals of Lahore *(Question No. 9018*)* 798
-Details about PhD Doctors in Government Hospitals *(Question No. 8305*)* 792
-Details about promotion of charge Nurses recruited in 1997 *(Question No. 8911*)* 794
810
-Details about vacant posts in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 646)*
-Details about vehicles and ambulances in Ganga Raam Hospital Lahore *(Question No. 1744)* 814
-Details about vehicles and ambulances in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 1749)* 817
-Details about vehicles and ambulances in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1747)* 816
802
-Details about ventilators in General Hospital Lahore *(Question No. 9024*)*
-Establishment of burn unit in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 8552*)* 793
797
-Fixing stunt to heart patients in PIC *(Question No. 9017*)*
-Number of government hospitals in district Sargodha *(Question No. 5913*)* 788
-Provision of clean drinking water in hospitals of district Lahore *(Question No. 9294*)* 805
811
-Repair of machinary in Syed Mitha Hospital Lahore *(Question No. 1236)*

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Faisalabad Medical University Bill 2017 674, 676
-The Nishtar Medical University Bill 2017 682
-The Police Order (Amendment) Bill 2017 665, 669
-The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 670
-The Rawalpindi Medical University Bill 2017 680
ORDINANCES-
-The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 *(Extended by the House)* 664
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 *(Extended by the House)* 663

PAGE NO.

-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 *(Extended by the House)* 662

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 660

-Annual Report of the Punjab Commission on the status of Women for the year 2016 660

-Annual Reports of the Punjab Judicial Academy for the years 2009 to 2015 660

-Audit Report on Acccounts of Government of the Punjab, Civil (Expenditure) for the year 2015-16 661

-The Punjab Pension Fund for the year 2012-13

686

zero hour NOTICE REGARDING-

-Orders of Chairman Sheikh Zayed Graduate Institute for Students of M.D and M.S to appear in examination of Univeristy of Health Sciences

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

points of order REGARDING-

516

-DEATH OF SEVERAL PATIENTS DUE TO OUT OF ORDER VENTILATORS IN NASHTAR MEDICAL UNIVERSITY MULTAN 731

-Demand for recognition of Degree of National College Business Administration (Layyah Campus) 530

529

questions REGARDING- 531

448

-Details about abolishment of pond of dirty water in Layyah *(Question No. 1925)*

-Details about flood effected area of PP-263, Layyah *(Question No. 1927)*

-Details about registration of residential schemes *(Question No. 4549*)*

-Details about THQ Darya Khan *(Question No. 8830*)*

SHAHZAD MUNSHI, MR.

questions REGARDING-

-Details about jobs quota in Government Hospitals in Lahore *(Question No. 8909*)* 461

697

-Details about minorities quota in Government Universities *(Question No. 8908*)*

-Details about minorities quota in Police and Home Department *(Question No. 8910*)* 642

-Number of employees under IG Punjab and quota of minorities therein *(Question No. 8801*)* 640

PAGE NO.

SHAMEELA ASLAM, MRS.

questions REGARDING-

-Details about distribution of laptops in University of Education Lahore *(Question No. 8880*)* 718
-Details about emoluments and foreign visits of Vice Chancellor of University of Education Lahore *(Question No. 8881*)* 719
-Details about Hepatitis patients and machinery in district Hospital Vehari *(Question No. 9221*)* 471
-Details about medical machinery in DHQ Hospital Vehari *(Question No. 9222*)* 472

SHAZAD MAQBOOL BHUTTA, MIAN, PEER ZADA

question REGARDING- 810

-Details about building of DHQ Hospital Multan *(Question No. 1012)*

SHAZIA KAMRAN, MRS.

question REGARDING-

-Details about Government Shuja Gynae and Eye Hospital Lahore *(Question No. 1301)* 511

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. 6669 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 658

SHUNILA RUTH, MS.

questions REGARDING- 785

-Details about minorities quota in Police through NTS *(Question No. 9136*)* 801
-Details about ventilators in General Hospital Lahore *(Question No. 9024*)* 720
-Number of girls and boys colleges in PP-153 Lahore *(Question No. 8972*)* 619
-Number of Women Police Stations *(Question No. 8973*)*
-Provision of clean drinking water in hospitals of district Lahore *(Question No. 9294*)* 805

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 752

-Aims and objects of Punjab Medical Faculty *(Question No. 9123*)*
-Conducting normal delivery cases by lady doctors in Government Hospitals *(Question No. 9005*)* 796
-Details about Allama Iqbal and Sardar Begum Hospitals Sialkot *(Question No. 9150*)* 780
-Details about allowances and emoluments of Physiotherapist 761

	PAGE NO.
(Question No. 8036)*	
-Details about auction of vehicles in Fatima Jinnah Medical University *(Question No. 1746)*	815
-Details about budget and LP in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 7724*)*	764
-Details about building of DHQ Hospital Multan *(Question No. 1012)*	810
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 1660)*	812
-Details about construction of Children Hospital Faisalabad *(Question No. 9204*)*	802
-Details about inspection of illegal laboratories in district Lahore *(Question No. 6362*)*	789
-Details about machinery for medical tests in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 4866*)*	755
-Details about machinery of Physiotherapy and Lamber traction in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8037*)*	769
-Details about machinery purchased under central purchase *(Question No. 9116*)*	802
-Details about Mental Hospital Lahore *(Question No. 1661)*	813
-Details about MRI and CT Scan Machines in Hospitals of Lahore *(Question No. 9018*)*	797
-Details about PhD Doctors in Government Hospitals *(Question No. 8305*)*	791
-Details about posts of Gynaecologist in Civil Hospital district Sahiwal *(Question No. 8709*)*	772
-Details about promotion of charge Nurses recruited in 1997 *(Question No. 8911*)*	794
-Details about vacant posts in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 646)*	809
-Details about vehicles and ambulances in Ganga Raam Hospital Lahore *(Question No. 1744)*	814
-Details about vehicles and ambulances in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 1749)*	817
-Details about vehicles and ambulances in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1747)*	815
-Details about ventilators in General Hospital Lahore *(Question No. 9024*)*	801
-Establishment of burn unit in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 8552*)*	792
-Fixing stunt to heart patients in PIC *(Question No. 9017*)*	796
-Installation of MRI machine in hospitals of Sahiwal *(Question No. 4868*)*	757
-Number of government hospitals in district Sargodha *(Question No. 5913*)*	787
-Number of posts of Pharmacy Technician in Services Hospital	751

PAGE NO.

Lahore *(Question No. 9115*)*
-Provision of clean drinking water in hospitals of district 805
Lahore *(Question No. 9294*)*
-Recruitment of senior doctors and Medical Officers in emergency 759
of Services Hospital Lahore *(Question No. 7945*)*
-Repair of machinary in Syed Mitha Hospital Lahore 811
(Question No. 1236)
-Sanctioned and vacant posts of doctors in Allama Iqbal and Sardar
Begum Hospital Sialkot *(Question No. 9147*)* **777**

T

TAHIR AHMED SINDHU, ADVOCATE, CHAUDHARY

question REGARDING- 577

-Condition of roads in Bhalwal and Kot Momin *(Question No. 947)*

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING- 630

-Construction of District Police Complex in Gujrat *(Question No. 8301*)*
-Details about action taken against criminals living in Shafiqabad 644
and Dera Mahar Siraj Lahore *(Question No. 1724)* 591
-Details about Beautification Committee in Gujrat *(Question No. 1400)* 485
-Details about Civil Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 8086*)*

-Details about construction of Dinga Chori Alam Road and 553
Michiana Road *(Question No. 6874*)*
-Details about construction of Gymkhana Club in Gujrat 590
(Question No. 1399)
-Details about dacoity, ransome and theft cases in Police Station 644
Satto Kattla Lahore *(Question No. 1787)* 490
-Details about medical stores in Gujrat *(Question No. 8279*)*
-Details about Police posts and Police Stations in Gujrat 633
(Question No. 8347)*
-Details about Population Welfare Centres in district Gujrat 482
(Question No. 8871)*
-Details about procedure of registration of Birth Certificate 555
(Question No. 6915)*
-Details about promotion cases of Senior Medical Officers 483
(Question No. 7246)*
-Details about ransome and murder cases registered in 637
district Gujrat *(Question No. 8870*)* 643
-Details about repair of old DPO office building in Gujrat *(Question No. 1682)*
-Matter of shifting X-Ray Machine from Maternity Hospital Dinga 510

PAGE NO.

Gujrat *(Question No. 1273)*
-Number of posts of Pharmacy Technician in Services Hospital Lahore *(Question No. 9115*)* 751
-Recruitment of dispensers in distrit Gujrat *(Question No. 8185*)* 488

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

questions REGARDING-
-Details about funds allocated for sports in Sangla Hill *(Question No. 1292)* 586
-Details about Gynae ward in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6198*)* 453
-Details about machinery of medical tests in District Head Quarter Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6196*)* 452
-Details about operations against encroachments in district Nankana Sahib *(Question No. 6181*)* 547
-Details about roads in PP-170, Nankana Sahib *(Question No. 909)* 576
-Details about vehicles for cleaning in TMA Sangla Hill *(Question No. 7089*)* 559
-Provision of medicines and funds in BHUs of Nankana Sahib *(Question No. 6194*)* 484

TARIQ SUBHANI, CH.

question REGARDING-
-Details about service rules for Hakeems *(Question No. 9280*)* 503

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

questions REGARDING-
-Affiliation of DHQ Hospital Lodhran with Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 286)* 504
-Details about brick pavement on road to Jamia Naeemia Narowal *(Question No. 729)* 572
-Details about development projects in South Punjab *(Question No. 5069*)* 540
-Provision of facilities in Lorry Adda Bahawalpur *(Question No. 7883*)* 571

PAGE NO.

Z

zero hour NOTICE REGARDING-

-Orders of Chairman Sheikh Zayed Graduate Institute for Students of M.D and M.S to appear in examination of Univeristy of Health Sciences 685